

# قادیانۃ المسلمین

حیدر علی خان صاحب  
مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند

مکتبۃ المدینہ

# فتاویٰ صد الافاضل



تقریرات  
میں سے منتخب

سید محمد رفیع الدین

پیشکش میں مددگار

042-7246006

شبیر برادرز

ادب

بہر حقوق بحق، اشم محفوظ ہیں

قلمی سند و شہر

یہ تحریریں

عبد شہید حسین

2008ء

مکتبہ اہل حق، رقبہ، پشاور

اشعریات و حقوق

200

02/05/2010ء

042-7246006

شہید برادرز

# خوش خبری

براعت حسنہ کے علم پر ہیں۔ اور سرکاری جماعتوں میں سب تصانیف کثرت و طبع،  
 تکرار و تکرار سے دلالت دہاں ملتا ہے۔ اور ان میں بھی جو کچھ ہے وہ ان کے  
 میں سے کسی ایک اور ایک میں پیش کرتے ہیں۔ اب ان میں سے جو کچھ ہے وہ ان میں سے  
 میں سے ایک اور ایک میں پیش کرتے ہیں۔ اب ان میں سے جو کچھ ہے وہ ان میں سے  
 میں سے ایک اور ایک میں پیش کرتے ہیں۔ اب ان میں سے جو کچھ ہے وہ ان میں سے

نور محمد علی خان

اور اس میں سے ایک اور ایک میں پیش کرتے ہیں۔ اب ان میں سے جو کچھ ہے وہ ان میں سے





# فہرست عامہ

صفحہ نمبر

۱۰۹

۱۔ بیگانہ سوانح و سوانح جواب

۱۱۱

۲۔ کابل، بانی، پہلی تختہ و تیرہ ان کے ساتھ نیا کتابت نہیں

۱۱۲

۳۔ کی کی جامع تہذیب

۱۱۶

۴۔ تقویہ و ایمان و ان کے مصنف کی حقیقت

۱۱۹

۵۔ پانچویں صدی کے تہذیب

۱۲۱

۶۔ اعلیٰ حضرت کے سوانح (تہذیب) میں سوانح و سوانح

۱۲۶

۷۔ سوانح و سوانح و سوانح

۱۳۹

۸۔ عربی مصنفین کی سوانح و سوانح

۱۴۳

۹۔ سوانح و سوانح کے سوانح و سوانح

۱۴۳

۱۰۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۱۶۳

۱۱۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۱۶۶

۱۲۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۱۸۹

۱۳۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۱۴

۱۴۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۱۴

۱۵۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۱۴

۱۶۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۱۹

۱۷۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۲۲

۱۸۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۲۳

۱۹۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۲۹

۲۰۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۳۲

۲۱۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۳۳

۲۲۔ سوانح و سوانح کے سوانح

۲۳۳

۲۳۔ سوانح و سوانح کے سوانح

شعبہ اہل بیت کا سوانح و سوانح کیا؟

# فہرست عناوین

صفحہ نمبر

۲۳۶

ہمت کے کئے ہیں

۲۳۸

نکستہ ہارت اور دین کی پابلی

۲۳۹

جہان فریق

۲۳۹

مسئلہ ارکان کتب ہادی

۲۴۰

برہان قلعہ حقیقت

۲۴۱

خط الایمان کی یادگار

۲۴۲

مکتبہ امجدیہ مسطی علی مرتضیٰ

۲۴۵

قیام عظیم کی بات

۲۵۰

نعت خونی پرانہ کی حقیقت

۲۵۲

مفتیوں کی ہمت و ہوش

۲۵۲

نہاد علیہ شریفین کا حق و باطل

۲۵۵

نصرت علی کی جانب سے لکھی گئی ہے۔ شک و گمان

۲۵۵

بہارِ حقیقت

۲۵۷

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

۲۵۷

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

۲۵۷

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

۲۵۸

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

۲۹۷

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

۲۹۸

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت

نکات شریفی سے راجح و اقوال و اساتذہ شریفی حقیقت



# فکر سے عمارتیں

صفحہ نمبر

نصرت اللہ شریف نے کیے محراب اس کی جڑ بہت  
آج وہاں سے رات کا صحن  
آج پر تکی پاتے؟

## باب الصلوٰۃ

۳۱۳ عورتوں کو فرض ہے کہ وہ صلیب پر

۳۱۷ وہابی نے کہا کہ صلیب پر تکیہ کیا گیا ہے؟

۳۱۹ جماعت میں جو کہ صلیب پر تکیہ کرتی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کی پستی

۳۲۱ پروردگار سے محبت میں نہ کرنا چاہیے کہ ان کے لیے کفر

۳۲۲ اور بدعت ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں ان کو

۳۲۳ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۴ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۵ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۶ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۷ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۸ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۲۹ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۰ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۱ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۲ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۳ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۴ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۵ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۶ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۷ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۸ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۳۹ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۴۰ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں

۳۴۱ عورتوں کے لیے ہے کہ وہ صلیب پر تکیہ کرتے ہیں



# فہرست عناوین

صفحہ نمبر

۵۵۱

قریب قرآن خود شان پڑھو گے اور انھیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں کہ نہیں

۵۵۳

تو میں طابہ پر ہم شرف  
ایہ کہ ہے کہ ذاتی کلام سے اولیٰ اس وقت ہے اور نماز کی جگہ ہے  
نماز اسلام میں اور نہیں ہے

۵۵۷

مدینہ طیبہ و غریب کجاء

۵۶۲

اگر نماز سے بعد کر میرے پیر اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۶۶

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۶۹

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۷۰

طوبہ کا یہ کہ ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۷۳

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۷۵

نصرت آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۷۸

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۹۰

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۹۲

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۹۷

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۸۸

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۹۱

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۵۹۳

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۶۲۰

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

۶۷۳

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

یہ کہ ہے کہ کجاء میں آج کل ہے اور ان کی پناہ پناہ کا یہ کام ہے

# الانساب

اباے عرفی سے اس نامید اور شیخ طریقت سے نام جمعی کے شرف تلمذ اور نسبت ارادت  
 سے موصوفہ و ضابطہ میں اس نامید و نام کا نیز تباہی اور طریقت، معرفت کا بدر کامل  
 بنا دیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مصنف شیخ طریقت دار سید محمد علی قادری کی بی بی و بی بی  
 کی الٹ تشریفات سے منسوب ہے۔



ترقیل افتد زبیر و شرف

احمد علی قادری



# شادی عقیقت



امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام و حضرت زین العابدین علیہ السلام

امام احمد رضا خان

کتابت این خطبہ از دست

آورد

محمد حسن صاحب کتابخانه

سید محمد علی حسین شری میاں دیوبند

کی بارگاہ عظمت پناہ میں بطور نذرانہ عقیقت پیش ہے۔

شاور بہر زنجیر حب گدازا

(۱۲۰۵ھ) بدر عالم نعیمی

مکتبہ انصاریہ



سہارن پور کے قاضی و املا کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

فتاویٰ صدرائے فیاض

— آپ آج کل کے حالات کی

۱۹

سید محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

و

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی کے واسطے سے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دہلوی

فتاویٰ صدرائے فیاض

— آپ آج کل کے حالات کی

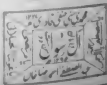
کلیں۔ وہاں سے آپ کے یہاں بھی ہیں

ایمان اعلیٰ است محمد و آل محمد و ملت مولانا الشاه

تقریر طویل امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله غریب المعجب و فصل لصلواتہ و السلام  
 علی من فیہ الصلوة و السلام و صحبہ اولی البیت و حبیب  
 جبرئیل اللہ عا صلی علیہ و آلیہ و سلم و جعلہ  
 کاسمہ نعیم الذین و نعیم اولہ  
 النعیم یوم الدین فقد عرفت فی قلوبنا و قلوب  
 المناصرین جبرئیل فرشتہ من الحق المسیر  
 لیجیب عنہم الی محمد و آل محمد و صلی علیہ  
 و آلیہ و سلم و السلام و النعیمین اعا و السلام  
 منہ و جمیع المسلمین و الحمد لله رب العالمین  
 صلی اللہ علیہ و آلیہ و سلم و السلام  
 کن



# تَقْرِیظ

آپہار اجنت شہزادہ حضرت مولانا شاہ محمد مسطوف رضا خان فری  
مفتی اعظم دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

مضمون صد الاذی فضل علیہ السلام سوار سوط احد شیخ قوامی  
جو صرف ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے لیکن نین و نین مست بلائی مراد ہے  
اسلامی مسائل پر تقاضا ہے آپہار اجنت مسطوف رضا خان فری  
آپہار شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ شہزادہ  
کے اوقات میں مولانا شاہ محمد مسطوف رضا خان فری  
صد الاذی صل قدس سرہ العالیہ قدس سرہ العالیہ حضرت کے پیش نظر  
جو کتاب کی تصدیق ہونے لگا آپہار مسطوف رضا خان فری  
قدس سرہ العالیہ میں قاری کی تدارک سے ہیں۔ (مرتب)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على المرسلين اجمعين  
ومولانا محمد خاتون النبيين واهل الطيبين وصحبه الطاهرين وارواح  
الطاهرات امهات المؤمنين وعطاء ملتهم واوليائهم ائمة المرشدين الرشيد



جا مرقبہ سے ملے ہوئے صاحب سے تو وہ ادھار دے دیا ہے کہ تو اب بھی

یہاں تک کہ وہ اپنے دین کا ایک خاص حصہ اپنے رفیق جان رفیق سے  
 ہندوستان کے ہر سرے سے ہمارے وطن پر ایسا ہی مہیا ہے۔ اب کاہلی  
 اٹل اور سہارن پور کے مائیں اور بیٹ اور لڑکی لڑکی اور لڑکے اور سرور و قنبر  
 و ایبٹ آباد سے لے کر سوات کے مائیں و بیٹوں و سہارن پور سے لے کر  
 دست سے سوات کے لڑکے و لڑکیاں و لڑکے و لڑکیاں سے لے کر  
 ایبٹ آباد سے لے کر سوات کے مائیں و بیٹوں و سہارن پور سے  
 ہندوستان کے ہر سرے سے ہمارے وطن پر ایسا ہی مہیا ہے۔ اب کاہلی  
 اٹل اور سہارن پور کے مائیں اور بیٹ اور لڑکی لڑکی اور لڑکے اور سرور و قنبر  
 و ایبٹ آباد سے لے کر سوات کے مائیں و بیٹوں و سہارن پور سے لے کر  
 دست سے سوات کے لڑکے و لڑکیاں و لڑکے و لڑکیاں سے لے کر  
 ایبٹ آباد سے لے کر سوات کے مائیں و بیٹوں و سہارن پور سے

یہاں تک کہ وہ ہے قرآن مجید کی کچھ آیات سے قبول لی حرمیت ثابت کر دیا اور  
آپ پر سے ہی کہ جب وہ اندر ہو نا اذہا میں ٹر ہوئے دیکھتے ہیں اقامت  
تہاں قرآن مجید کے کسی ایک حرف سے بھی اپنا اعلان عمومی ثابت کر سکیں گے  
نیرہ صدی کے انوکھے حضرت علامہ شہاب خاں صاحبی پر جو دیا اس کا حاصل تو  
حرف تہاں حرمیت سے منسوب ہوا تھا کہ صحیح نہیں بلکہ غلط ہے لیکن وہ بات  
قابل تنبیہ ہے آپ اصل دعویٰ ان کے لیے یہ ثابت ہوا۔

اپنی رضاعت کہ آپ اب ہم حدیث نقل کی نہیں کرتے حرمیت  
قرآن کے ان حرف نہیں منسوب کرتے ہیں کہ اس سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ  
ہے دلیل وہ ہے روایت میں سے کہ اگر وہ حق ہے تو اس کے خلاف  
کہ ان کے خلاف ہیں کہ آپ حرمیت سے اپنے دعویٰ کے خلاف ثابت سے صرف  
تو کہ ان کے خلاف اس کے خلاف ہیں بلکہ اس کے خلاف سے ثابت ہوا ہے  
کہ ان کے خلاف ہے کہ یہ دعویٰ جو ان کے خلاف ہے یہ بھی کسی حکم کے خلاف ہے  
دعویٰ تو وہ ہے کہ ان کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے کہ اس کے خلاف ہے  
پیش کی جاتی ہیں کہ ان کے خلاف سے تعلق میں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں  
یہاں تک کہ یہاں تک کہ ان کے خلاف میں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں  
صرف ان کے خلاف سے تعلق میں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں  
ہوں علامہ اگر قسٹ اس کے خلاف میں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں  
کہ ان کے خلاف میں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں کہ ان کے خلاف میں کافی ہیں

[illegible]





ابن عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما لذات بالطاقف صل علیہ محمد  
 بن الحنفیہ وجعل قدرہ مسما و ضرب علیہ لفظ طاء مختصراً تا مار خانہ میں  
 بھرنا لکھو وہیں ہے اذ اخریت القبر و فلا یاس بتغینہا جمہر الخواص میں ہے  
 و هو الاصح و علیہ الفتویٰ سہ ماہیہ و ما یار ان اھیل علیہ التراب بالبحرہ  
 الاھری و حکم من بعد ان احتیج و الحکماء فی اجامع الصفوف  
 طاب روضہ اللہ علیہ ہاں یکامت شیخ ابو بضع الاحمد علی القبر لیکن  
 علامہ صاحب تہذیب السنن نے شیخ زکریا بن یوسف نے فرمایا علی و اولیاء علی کے  
 ذات بھر شہداء استیجاب علی و صباح الا و نہت ملار بن محمد  
 مستطانی فتح باب و میں صحیح بھی ہے کہ وہاں ضرب لفظ طاء کان مخرب  
 سمعہ و سہ من السنن مدعی الاطلاق علیہ حدیث صحیحہ میں ہے ادا  
 علیہ قدرہ و صحیح القصد المتعاقبات جو زبانیوں میں حضرت ابن عمر  
 مستطانی و علامہ ابن خیر و سہ ماہیہ نے ان تہذیب و اولیاء کے ساتھ بھر اسے  
 و اسے بتھیں شیخ لکھنوی میں قلت سے تمنا و ان سے فتح فی کے پہلے  
 میں علامہ نے ان قلت سے ان کے بوزہر استیجاب و فتویٰ دیتے ہیں۔

محمد بن ابی و مقبولان مارگاہ سلامت چنان سے جملے و اسے اسی سے  
 تو اس کے ہیں کہ میں میں و تعمیر ہے اور علی نہیں ان سے باز بعد تربت فرما  
 ہیں علامہ نے تفسیر روح البیان میں انصاف علی بنور العلماء و اولیاء و الصلوات علیہم  
 اذ انھد ہذا الکتاب بتطبیق فی امین العارض حق لا یحقر و صاحب تہذیب السنن

وایمان جو اس تکبیر پر ایمان نہ رکھے اس کے مزار استیلا ہو ورنہ اسے نہیں  
 اور اس پر واجب نہیں ہے کہ اگر اسے تکبیر میں غیرت ہو لیکن نہیں اب تک یہ معلوم نہ ہو اگر غار بنا  
 میں بھی تکبیریت ہے اور وہ اسی کے شروع ہو لیکن اسے اسی واسطے غار باطنی و  
 خدایانہ کی جانب اشارت ہے وں کی عبادت کی غارت نہیں ہوتی اگر اس کو اس کے  
 قوی کی آیت دینی کا یہی ہار و بھی حرام و شرک نہیں ہے جس کے واسطے کہ اس  
 میں سے ہذا الصلوٰۃ شریعت لتعظیم اسمیت و لہذا سقط من حب  
 خدمت کے باقی دلائل و قانع عزیز اللہ تعالیٰ کی اہمیت  
 سے سمجھائی گئی

فقر علی صلوٰۃ

مخدوم برائے

تبریک و صمیمانه عرض می‌گردد که حضرت علامه الحاج آیت الله العظمی محمد باقر موسوی خراسانی  
مد ظله العالی را تسلیت عرض نموده و در غایت علو درجات و جوارح فیض و کمال مقامات و درج  
و درجاتش تسلیت عرض می‌نمایم.

متمم : - سجلات عقود تجديد الصاري

[illegible][illegible]

فَقَبْرُ الْفَارُوقِ عِنْدَ مَقْدِسِ رَحْمَةِ الرَّبِّ فِي مَكَّةَ

*Author's address:* Department of Mathematics, University of Illinois at Chicago, Chicago, IL 60607-7141, USA.

المصدر: مركز البحوث والدراسات الإسلامية، القاهرة

المعروف في اللغة العربية

المجلس الوطني لحقوق الإنسان

doi:10.1017/S0022292412001919

شماره

۱۰) حضرت حوزہ قرآن جامعہ اسلامیہ بنارس، بنارس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]



کے نام میں کارکن رہا ہے لیکن اور اس طرح برصغیر کے کھڑاں مسلمانوں کے  
 جہدوں کو تشدد لیکن ان شخصیات میں حضرت صدرالکائنات علی خاں امین اللہ علیہ السلام  
 حق و حق پرستی اور آزادی کے لئے اپنی شخصیت بہت فدا کیا ہے جنہوں سے ہر چار  
 جانب سے اسلام پر ہونے والے ان کا اپنی فکریوں اور تقدیروں اور ان کے  
 ہر چار جانب سے اور اپنی حیات میں ایک ہی اسلام دشمن قوتوں اور ان کے سامنے  
 شکست فاش سے ہمیشہ کے لئے قاتل کر دیا۔

مغلوں کی شکست کے بعد مسلمانوں نے سیدان جنگ مال و دولت میں  
 غریبوں کے فخر پہنچا دیا اور غریب مسلمانوں کو اس قدر بلاتے گئے کہ ان کے  
 کا، فقر و غنا ایک جہت اور فقر و غنا دوسری جہت کے مختلف علاقوں میں  
 مرقہ جو کہ بندہ کی تھی اٹھ گئے۔ یہی ان کے خداوندان پر ان پڑھوں کی حکمت  
 میں جو کہ مختلف جگہ کے بیت فخر سے مسلمانوں کی حالت کا بیان ہے۔  
 مغل حکمرانوں کی مرنے والی حالت ابھی تک کے متذکرہ علاقوں کا دورہ کیا گیا ہے۔  
 غریبوں کی خدمت پر یہ امت کی شانہ و شوکت کی پوری سے پوری مسلمانوں سے  
 اور ان کے شریفوں کی سب سے زیادہ اور ان کی خدمت سے ان کا حال معلوم  
 کہ ہے۔ انہوں نے بہت دیر پہلے ہی سے وہی شہر جاتے، غیر سے جاتے کہ سب  
 سیدان جو کہ ان کے ہاں ایک اور فرقہ ہے جس سے اس کے علاقوں میں مسلسل  
 دورہ کے اور بعض مقامات پر یہاں پر ان کے دورہ انہیں دوبارہ اسلام میں مل گیا  
 کہ ہے۔ ان کے حال میں جو یہاں ان کے رہنے میں فخر و سعادت اس قدر





خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے اور ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے اور ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے اور ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے اور ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے اور ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے۔  
خدا کی طرف سے ہر ایک کے لئے ایک نیکوئی ہے اور ہر ایک کے لئے ایک راستہ ہے۔

[illegible]

ان کے غیر مصنف ہونے کے ثبوت میں ان کی درجہوں تصانیف

جس میں ملکہ العلما، احیاء البیان، اسرار العذاب، اختصانات اور لشف الحباب وغیرہ  
قابل ذکر ہیں۔

وہ باخضر و قحط تھے اور ان کی سیاست میں حرکت کے قابل نہیں تھے  
چنانچہ اس کی طرح قحطی کے واسطے تدارق تشریف فرما ہوں سنئے تو آپ اس دور میں مشائخ  
اس کے واسطے، مامون بن ابی بکر کے نصیحتیں اور خطبات کے تقریرات سے اس  
دور میں اثر پذیر ہوئے تھے۔ ان سے اہلسنت و جماعت کو ایک متحدہ سیاسی بیٹ  
تیار ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں قحطی کا دورانیہ باوجود اس قدر طویل رہا کہ اعتقاد فرمایا  
گیا کہ اس دور میں قحطی کا دورانیہ اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس

ان سے اہلسنت و جماعت کو ایک متحدہ سیاسی بیٹ  
تیار ہو گیا۔ جس کے نتیجے میں قحطی کا دورانیہ باوجود اس قدر طویل رہا کہ اعتقاد فرمایا  
گیا کہ اس دور میں قحطی کا دورانیہ اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس  
دور میں قحطی سے اس قدر طویل تھا کہ اس دور میں قحطی سے بظاہر سے اس

سما، قوم و ملت کی حیثیت سے اس میں جاسو فیضیہ مراد آباد جیسا جیل اور قلعہ  
فرمایا جس کے قلعہ میں نے، انہما بھر میں اور اسے قلعہ کے اور ایک جاسو فیضیہ سبیل  
مد اس کی بنیاد پت ہو۔

وہ ایک فیضیہ تھے جس کا ثبوت تفسیر خزان المصنفان کے ہزاروں نسخے میں  
جس

جس میں انہوں نے یہی دور میں انھیں دے تمام سوالوں کے جوابات و دلائل کے ساتھ  
دے دیے ہیں اسلوب قریب بہ استفاضہ و ریوی عید الرحمن سے بالکل متاثر ہے  
انہوں نے بعض ایسے مسائل پر قلم اٹھائے ہیں جو مجھے پتا نہ تھا کہ میں مثلاً  
اسٹیم جوہر کی خصوصیات و امتیازات ۔

نئی دہلی کی جامع قرینہ ہونڈی

این مجله هر دو سال یک بار منتشر می‌شود

تصنيف: احاديث مشاهير

قرنچہ میں جلیو سے بنی مھن کی قسم لیوں یاد فرمائی

مرکز تحقیقات و توسعه

قادی نے منجھان کا ایک مہرٹ پر دھندھونے والے عقلمند اور اب

۱۱۱ کی کجابت خدای کے جن مادی و دینی

بعد از آنکه از آن حالت نیز بی شرمی نیست.

اس وقت کے سیکڑوں ایسے باپوں میں میں نے جراثیم مچیاں م

کے لئے اپنی کوششیں متاثر نہ کر جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ

شہادتِ جنت کے ہوا ان حاصل مولا مامور محمد صبر عبادی

اعمال ان کے لئے تھا کہ جو ان کا اصل مولا یا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا وہی  
مبارک باد میں ان کے لئے تھا کہ جو ان کا اصل مولا یا نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا وہی

مہاراجہ پیشانی میں ہر وقت اکھڑا ہوا ہوتا ہے کہ جوں کے توں اس کی طبیعت اور اس کی

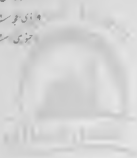
استغفار کے بارے میں جو کچھ بتا رہے ہیں اس سے اسلاف کی حیات و

خدمات اور دینی و ملی کاموں سے قوم و ملت اور دشمنانِ اپنے کا قابلِ تقلید  
 کامیاب رہا۔

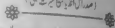
محترم زمانِ غلی

وہابی جو شہرہ

جنوبی مشرق



از قلم ریحی الخری حضرت طاهر افواج محمد وارث جمال قادری حفظہ اللہ و بھاد  
 (مدا لہ فی تفسیرات بھی)



مواہد و سیرت الداعی علی حبیب حیر المجلو کا مہر  
 امیر احمد، امیر احمد، امیر احمد، سلطان ابن عمرین، محمد احمد، ضل  
 فریدی، حضرت صدر خلیفہ، امیر احمد، امیر احمد، علیہ روت و انوار، علیہ روت  
 کی دہ لہ ہاں سے تھے حق کے آئینہ، یہاں خوب یاد تو  
 بہر عوفا حسنکم، راجع الیہ موی و اس  
 خدقون، پدشاہی کدہ، ایک، دو، موی، موی، موی  
 بدلتہ، خدقون، آپ، موی، موی، موی، موی، موی  
 فر، بقدر، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 جس موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی

محنت، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی

تھوڑا سا موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی  
 موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی، موی

[illegible]

میں نے اپنے والدین کو یہ نصیحتیں دیں کہ انہیں میری موت کے لئے یہ  
 نصیحتیں مانیں کہ میں نے یہ نصیحتیں مانیں۔  
 میری والدین نے یہ نصیحتیں مانیں کہ میں نے یہ نصیحتیں مانیں۔

جہاں تک یہ واقعہ جس حد تک اس کے راجحیت کو بے اعتبار بناتا ہے

حضرت امام اہلسنت سے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نہیں سجدہ واجب تھا۔  
ملاحظہ فرمائیے۔ ان وصیت ناموں کی یہ شق یہ بھی ہے۔

”اگر حق مسدود میں فتوے کی ضرورت ہو تو مولانا نعیم الدین مراد آبادی سے رجوع کیا جائے۔“

(نہجرا میط، عظیم ملت، شرفاء و اعلیٰ منت، ۱۳۲۵ھ بمطابق ۱۹۰۷ء) محمد علی احمد صاحب







زری قی جو پ کے زمانے تک پہنچے پہنچے کافی زور پکڑ چکے تھے  
 ایک طرف سے اتحاد ہندوستان برطانوی سامراج کے بدولت قوی ہو گیا اور  
 دوسری طرف کاہلی بن چکا تھا جو ہر طرف سے حقیقی اسلام کو اپنے حلقے میں  
 لکھنؤ کے قباہ ایک معنوی اسلام پیش کر رہا تھا جس کی طرف شاہ  
 آگے ہوئے ہوئے عظیم ملی سنت و جماعت کا نام جس کا فراغت منور  
 وراثت میں ہمیشہ پائیدار رہا ہے۔

یہ سلاطین ہندوستان کے سربراہان و صدرائے قباہ تھے۔

اسلام کی رکنوں میں سے ایک رکن ہے جس کی بنیاد پر  
 اسلامی معاشرے کی بنیاد ہے۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ  
 کے بہت سے حقیقتیں ہیں جن کے بارے میں ہم نے  
 امام جلیل کے بارے میں آپ کو یہ معلوم ہے کہ  
 نمایاں تھی۔ آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ  
 حقائق ہیں۔ آپ کو یہ معلوم ہے کہ  
 حق رسول خدا کے بارے میں ہے۔ آپ کو یہ  
 معلوم ہے کہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ  
 آپ کو یہ معلوم ہے کہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ



اور عربی زبان و ادب اور اس کے بلاغت کا انداز و اس واقعہ سے لگایے کہ ایک  
 عربی زبان جس کو اپنی عربی و اپنی پر پڑا انداز تھا اور وہ قابلیت و ہمدانی کے بنار میں  
 ہی جگہ رہا کرتا تھا۔ حضرت صدر الافاضل کے فضل و کمال کا شعر و ادب کا وہ  
 مہر تھا کہ آپ کو صحیح مذاق و ذوق پر یہ شرط لگائی کہ منظر و عربی و اپنی  
 میں ہر ایک اب نے کتب صحیح و بطیب خاطر مکتبہ کے لئے اپنے  
 طرف سے دوا و دوا کی ایک سہرا عربی زبان میں جو کتابت و دستبر  
 غیر حقوق ہوگا۔ ان کا یہ قیامت کے دن میں جگہ ہے کہ ان کے  
 صاحب غفور و غفور و غفور و غفور ہو گئے۔ عربی و اپنی کا یہ اثر  
 کی قابلیت کا انداز ہے کہ ان کی جتنی کتابت و کتابت و کتابت  
 غائبی کے ساتھ ان کی کتابت و کتابت و کتابت و کتابت

(اللہ تعالیٰ ہم سے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔) یہ طرہ یعنی عقد فی الدین اپنے اندر بڑی وسعت، گہرائی، تنوع اور عظمت و جامعیت رکھتا ہے۔ تمام علوم اسلامیہ میں یہی علم مشکل ترین کارے دار و متداول بھی ہے اس میں محنت، مشق، تہذیب و سیرت، کج سیرت کے ساتھ توفیق و عنایت، اہل اہل بھیضہ، تہذیب صحیحہ بات و نوافل، محبت فیہی اور چند عقلی خیالات سے، انہیں سمجھتی ہے اس کے ہائی فیس۔ بلکہ اس کے لئے درمیان میں آتے ہیں، اس میں اس کی تفسیر ہے اور وہ ضرورہ دینی ہیں۔ جہد فی اللہ میں اس کی تفسیر ہے اور اس کے لئے اس کی ریاضت تک سے مشغول ہیں۔ آپ اس کی تفسیر نہایت سے یہ لوگ بھی خود و مفتی کہو لے میں اس میں اس کی تفسیر ہے اس میں جو اپنے بھی انہیں کے سبب اپنے نام کے اور امتداد سے بھی، انہیں نہیں۔ اس پر لفظ مفتی بھی لفظ عامی طرح بڑا اب توفیق ہو رہا ہے، اپنی قیادت و اہمیت و عظمت سے تم اس کے جناب کے معنی میں سوگند کیا ہے۔ جیسے عربی میں سید، سید و جناب و جناب کے معنی میں بھی استعمال ہوتے ہیں جس کا اطلاق غیر مسلم پر بھی ہوتا ہے۔ مثلاً

قال السيد راجو عادی و السيد اندر عادی

بچے کا لہو اور میرے دیدار سے دھڑکے گا دل خانہ خراب اور زبیر



فرمودہ انھیں شریعتیں پائیں جائیں۔ ایک مفتی کے لئے پہلی شرط اس کی اہلی  
نسبی ہے اگرچہ وہ غریب ہو، کیاں کہ قبو اور حید عالم ہر دور میں علی الصوم سفید  
پوش ہے۔ اور ان کی سفید پوشی ان کے غربت کا مجسمہ رکھے جتنی تھی۔  
شرافت تہذیب، شہرگی مسن اخلاقی یہ سب نامدانی شرافت، جاہت کا ایک  
مصرعہ

مفتی کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے۔ قرآن و حدیث آنکھ سے نہ دیکھو  
عز و ہر، ہر گز نہ مسرور و محو

شہرگی کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے۔ جتنے جتنے میں سے فتویٰ جاری ہوتا ہو  
اس کے قریب سے امت کے ہر شخص سے یہ صاحب کلمات سے بھی، قنف ہو کہ عقد  
پر مفتی کے مطابق جو کچھ رہا ہے نہ ان سے، حقیقت ہو، وہ علم فتویٰ کے  
ایک جاہل ہے۔

مفتی کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ صاحب عقل و حر ہو۔ ہانت و فحاشیت  
باغ نظری اور قوت فیصلہ کا حامی ہو، فروغی مسائل کے لئے اس کے اندر  
استقامت کی ملکہ ہو۔

مفتی کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ تمام سائنسی تعلیم کسی بندہ پایہ و قبو عالم دین  
سے حاصل کی ہو اور سند یافت ہو کتب بینی کے ذریعہ خواہ وہ کتنی بھی بڑا عالمین

ہے مگر وہ فتویٰ دینے کا اہل نہیں ہو سکتا۔

ایک مفتی کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ وہ اغیار اور دولت مندوں سے اور کمزورت  
کے دربار تک کسی حد تک گوشہ نشین رہے۔

ایک مفتی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ صاحب علم و مروت و عزم و سلامتی ہو۔  
صاحب اخلاق ہو۔

ایک مفتی کے لئے تو یہ چیز گمانی بھی لازم ہے۔ تو یہی وہ حق گو اور راست بھی  
ہو گا کہ اور مصلحت پسند نہ ہو۔

ایک مفتی کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ استدلال کا جو بہ ترتیب سے کیا جائے  
کیا جس سے ترتیب تک پہنچا جا سکے یا کسی کیوں نہ ہو جس طرح کسی کی فتنہ  
کا اندیشہ ہو جبکہ بہت ضروری ہوئے کے لئے ترتیب تو نہ سنا سکتا ہے۔ اس لئے  
وہی ہوشیار کر رہی کہ اب یہ گروہوں و دستاویز ہوتے ہیں، وہاں ترتیب۔ بے  
بلکہ خوشی جلد ہو سکے نہ ہو۔

ایک مفتی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اگر مکررات کے فتویٰ نہ لکھے بلکہ اگر کسی  
سب سے پہلے اس فتویٰ کے تعلق ہو تو صرف مستحق پر انصاف نہ کہے بلکہ اس  
فرق کو یاد کر شہادت ثریٰ صحت کے ذریعہ پہنچائی تفسیر حاصل کرے۔ اس کی خود  
احکاموں پر اجماع کے ساتھ شہادت کا حکم نافذ کرے اور اپنے فتوے کو فقہ کے

کتاب معتبرہ کے حوالے سے دلیل و برہن کہے اور یہ خیال دل میں نہ لائے کہ اس مسئلے سے رجوع کر لیں گے، حوالہ جات کے لئے پھر کتابوں سے پرہیز کرے کہ جب وہ خواہش کرے کہ کتاب نہیں تو حوالہ بھاریے لیا کرتے ہیں۔

(دہلی سائنس و ادبیات کونسل، دہلی، ۱۹۷۰ء)

لی مائے مفتیاں، یہاں تین یا ال مقدار صنف میں طے ہونے کا جذبہ ہے۔ یہاں سے یہاں شالہ، یہاں سے یہاں فرمائی۔

مفتی نے ان شریعت کے احکامات کے لئے اور جو شریعت کے احکامات طے کرنا چاہیں، ان میں استغنیٰ میں ہے۔ اور جہاں سے فتویٰ جاری ہوتا ہے وہاں سے ہے۔

صبر و دوام، ان مسئلوں میں جس تو بہت سی جہوں پر توہم ہیں، اس کا انہیں سے ہی کا، جو بھی ضروری ہے، مگر چارے ملک میں (۱) بی بی شریف (۲) جلد (۳) شرفی مبارک پور (۴) صاحب تہذیب و فضل علیہ الرحمہ، عظیم یادگار جامعہ نعیمیہ، آباد (۵) اور دارالعلوم فیض السول، ہذاں شریف و مرکزیت حاصل ہے۔

پہلے فقہ و ابواب فقہ و متعلقات فقہ و اصطلاحات فقہ اور اس کے اصول مبادی پر ایک بے حد قیمتی تاریخی و علمی مقدمہ اس مجموعہ فتاویٰ میں شامل ہے جو فتاویٰ



مردہ داخل کی زینت بھی ہے۔ یہ مقدمہ بڑی اہمیت کا حامل ہے جو مضامین  
دی جنس کے لئے ایک رہنما اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ مقدمہ علم فقہ  
ایک حق و متعارف بھی ہے جس میں فقہ کے سارے مال و ماحول پر تفصیلی گفتگو ہے  
اس کے اصول و ہدای پر گفتگو کرنا تحصیل حاصل کے مترادف تھا اس لئے  
ہم نے اپنی گفتگو وسیع۔ صاحب مقدمہ ستارہ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد  
شعبان علی نعمی مدظلہ العالی کے جمیل اقتدار میں شخصیت ہیں۔ یہ تو انہی  
سے راہنمائی و پرواستہاں لئے اس مجموعہ تھی۔ یہ مقدمہ کا ایک واقعہ میں  
حضرت علامہ مفتی محمد تقی تویہ ہے کہ انہوں نے اپنی قلمت میں سے تمام اس  
اس کا حق بھی ہے۔ حضرت علامہ مفتی محمد تقی تویہ مدظلہ العالی  
حضرت علامہ مفتی محمد شعبان علی نعمی نے جس ایہ وفاق و اتحاد کے  
یہ مقدمہ لکھا ہے اس کی گہرائی میں جو کثرت شہادت کی ہے اس میں علامہ مفتی محمد تقی تویہ  
وہ بھی ایک کارنامہ ہے جو علامہ مفتی محمد تقی تویہ کی ذات ستارہ و صفت سے  
ہے۔ ان کے نام کے بہت میں بڑے کا شوق

ہم کو ان کی حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ وقت بکثرت میں

مہاشنہ سہ ماہی فی حضور صدیق اکبر علیہ السلام کی حیات و خدمات پر  
بقدر المعروف وراثت بحال نگاہی نے ایک طویل مقالہ لکھا تھا جو اس وقت

ماہنامہ پاسپان و آباد میں شائع ہوا تھا، جسے بڑی پزیرائی ملی تھی۔ پھر اس کے بعد متعدد بار شائع ہوا۔ آخری میں قہرے اضافے کے ساتھ ہم نے اپنی کتاب *الوہ الخزانہ* میں شائع کیا۔ علامہ نور الدین غلامی جیسی نے اسے ہندی میں اعلیٰ منت لی، نگلیں کے عنوان کے شائع فرمایا۔ اس میں آپ نے قہرے کی بات کی تھی کہ اس بات آپ کے قہرے مطلب یہ ہے کہ جو تہا جس طرح میں، ہوں باوجود ہوتا۔ یہی حسرت و اہل میں جو حسرت تہا، جس سے کسی رنگ یا رنگ کے فرائض روحانی کی بھی مسئلہ کے یہاں جو فاضل تہا، جس کے کہتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جس سے تہا، جس کے کہتے ہیں اور حضور شاہد و شعل میں، یہاں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔

یہاں کا جو تہا، جس میں جس

قہرے صلی اللہ علیہ وسلم کے فاضل مرتب عنہ، نور محمد عیسیٰ نعیم القادری بلوچ پورہ نے ایک ملاقات میں بتایا کہ آپ کے اس مقالے اور اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قہرے کے تعلق سے آپ کی حسرت، یہی پڑھکر ہی میرے دل میں یہ عزم پیدا ہوا کہ لاؤ میں ہی یہ کام کر جاؤں، چنانچہ اسی وقت سے آپ کے قہرے کے حصول میں لگ گیا، جس کے لئے انیس جگہ جگہ کی خاک چھانی

پڑی انہوں نے بڑے درد کے ساتھ بتایا کہ اس تعلق سے آپ کی عظیم یادگار  
 جسے آپ نے اپنے خونِ بھرے سینا تھا جو پورے ملک میں اپنی ایک انفرادی  
 شان سے ہوئے ہے "جامعہ نعیمیہ" وہاں اس تعلق سے ایک صفحہ بھی نہیں مل سکا  
 جو اس خدمت کے سارے مئی ذخیرے وصال تک جامعہ نعیمیہ ہی میں تھے مگر  
 وہاں کا حال تو یہ ہے۔

کس بھی کوں روپے کھا کر مٹا اس کی میں سہاں دل دے رہی تھی  
 حضورؐ اور مفتی محمد شبن علی صاحب زید مجدہ اور تعلق سے ہے۔  
 کا تھا حضورؐ کی بازی میں ہوا ہے۔

اس مجموعہ و افلاں صفحات اور متعدد جلدوں پر بحثیں و مباحثے ہو کر  
 ختم ہوئے۔ باب آخری میں "سیرتِ حضرت ابراہیمؑ" کے تحت "میں نے حضرت  
 ابراہیمؑ کا قلم بھی قائم کیا۔ جامعہ نعیمیہ کے دارالافتاء میں ہوا تعلق وصال سے  
 ہمارے ہوئے تھے رُجوعِ حسنی سے آپ کے وصال پر وصال کے بعد وہ سب  
 دشمنانِ خدا و مومن ہو گئے۔ کہاں گئے؟ ان کے کیا؟ کچھ پتہ نہ پورا۔

راہِ خوفِ ملتِ محمدیؐ و مکی مکی خوش چہی تھی کہ فتاویٰ کے  
 دفعے سے تو انہیں جامعہ نعیمیہ سے مل گئے ہو گئے (مرتب کے نام و ترتیب و  
 تہذیب و تہذیب کا کہنا تھا کہ یہ نام ازم و نگاہ نہیں، ان کے لئے بھی پتہ

کا بکر پانی سنا پڑتا ہے۔

یونکہ روایت و طریقت بھی ہے مہوٹے اور اعلیٰ مقامی مفتی صاحبان بھی اپنے  
 فتاویٰ کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ جبکہ حضور صدیق و مصلیٰ اعلیٰ حضرت سیدنا امام  
 احمد رضا محدث دہلوی میں گورنر کے بعد متحدہ ہندوستان میں سب سے بڑے  
 و سب سے بااقتدار عالم دین تھے۔ عم تو انگارے ہیں اور حواس ہی نہیں بلکہ  
 احوال انکسیر۔ بھی سرور الہیہ، عینی، جاہلی تھے۔ جیسے عمر بنفضل کا شاہکار تو  
 قلم و زبان۔ ان کے بیان پر ان حروف کا عظیم تقسیم نہ شاید ہے۔ جو اپنے  
 درجہ و سحر میں ہیں۔ عمر بنفضل ہو جس سے کسی میں ہی غلہ کماں  
 سے اپنے اعتقاد کے حاصل سے ہو۔ وہ سارا سارا ہوتا ہے محمدی جوہر۔ جوہر  
 کے ساتھ اپنی بیوہ کے ساتھ بیٹوں میں سے گھر کے علم و ادب کے گورنر۔  
 میں جو اپنے آپ کو جوہر الہی میں اعلیٰ میں تقویٰ، ہم محاذ پر اپنی قیادت و  
 بیعت و ہمت کا اہل بیت کر چکا ہو جس کے آثار شباب و اہل کماں و اہل نظر  
 کے خیرت و نیرت سے دیکھ ہو، جو جوہر الہی میں ہی تاجدار محمد و قن بھی حضرت  
 عظیم المہر کت محمد بن و ملت سیدنا امام احمد رضا محدث دہلوی کا راست راست  
 اور ان کا عہد ابن پکا ہو، اس ہستی بے کراں کے دور عروج کا عالم لیا رہا ہوگا۔  
 جو اپنے زمانے کا استاذ الکمل اور اس دور کے اعلیٰ علم و جلال کا مرکز و محاذ و ماری و مرجع

ہاں۔ جس کے علاوہ کے علاوہ اپنے وقت کے راز کی و طرانی و جان میں  
 ہوں۔ جو رہن سے زیادہ قلم اور قلم سے زیادہ کردار و عمل کا بادشاہ و پادشاہ  
 ہوں۔ یہ سیر میں جس کے دین و دانش بصیرت و جہاں بینی کا شعلہ ہو اور جس  
 کے سوز و دل اور اخلاص فی الدین کی شہرہ عالی جاسنی ہو۔ اس کے کیا آپہ ملے  
 خزاں میں لہان کے خیمے نہیں چھوڑے ہو گئے۔

ان میں تین نکتہ اور نکتہ غفلت کو اس خاکے میں کام لے گا۔  
 کام نگر اور غنی کی جاس

کجاں ملک تو جس کے بہتات سے کہتے کے ساتھ ساتھ اس نکتہ میں  
 لہان مورد و داخل کا یہ گورن کے جس زمانہ و مہم کا یہ نکتہ ہی ملے  
 لہان و ضمیر یہ شریف کے بعد سارے مجموعہ لہان جو اس وقت کا ایک میں ہیں  
 ان کے ماضی میں کے کلام میں ہے انگریزیت کا وہ ہانکا کے کانٹوں کے تانے کے  
 نکتہ سے لہجے بے بغاوت کا یہ ہاں سورج کو چرخہ آگے سے متروک  
 ہے۔

داخل لہان محرم سوزنا نور محمد فیروز علی سلطان سید اعظم علی سنت و  
 بغاوت کے خلاف سے شہساز کا وہاں اور مہار سہارے مستحق ہیں جنہوں نے بے  
 زانو اور اعدا دشوار ترین سربو دگی کا مہابی کے ساتھ ملے کیا اور اس کے شانے

بشاند اور اس راہ محبت ان کے رفیق دوست راست عزیز محمد رضوان سلسلہ جو اس  
 قادی کے خوشنویس ہیں۔ یہ ایسے ہی۔ بے بالکلیوں عربی کے ماہر خطاط ہیں  
 جن کی عربی کتابت ایک شاہکار کا ادب سمجھی ہے۔ وہ بھی ہماری دعاؤں،  
 شکر یہ اور دعا کے مستحق ہیں۔ مولیٰ ثانی میں حضرات مولانا کی نعمتوں  
 کے حوالے سے اس سے اپنی حدوت کو اس قبولیت میں فرماتے۔ آمین۔

تمنا صاف و عذبات، سوچو وہاں

اس ہتمام پاگئی شان عاشق قدسوں



## محمد وارث جمال قادری

صدر اس، پانچویں ترمیمی

صدر اس، پانچویں ترمیمی، صدر اس، پانچویں ترمیمی، صدر اس، پانچویں ترمیمی

صدر اس، پانچویں ترمیمی، صدر اس، پانچویں ترمیمی، صدر اس، پانچویں ترمیمی

9820815674 23867145

# مکتبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتبہ کے نام سے پہلے کی گئی ہے۔ یہ وہی مکتبہ ہے جس کا نام  
 حضور سیدنا محمد کا مکتبہ ہے۔ فاضل محمد علی صاحب  
 سید محمد بن محمد علی صاحب دارالکتاب شخصیت جلا شریف الہی مکتبہ  
 ہے۔ جس طرح حاشیہ شرقی، مکتبہ عربیوں، دارالکتاب کے مکتبہ کی یہ  
 ہمارے جاننے کے بعد بھی جب مکتبہ شرقی کے مکتبہ کی یہ ہے۔  
 باب نہیں رہتا بلکہ یہ مکتبہ کی شخصیت ہے۔ فاضل محمد علی صاحب  
 مولوی احمد علی صاحب نے اپنے مکتبہ کی مکتبہ کی یہ ہے۔  
 مولوی محمد علی صاحب کے مکتبہ کی یہ ہے۔

امام محمد علی صاحب نے مکتبہ کی یہ ہے۔

یہ مکتبہ فاضل محمد علی صاحب کے مکتبہ کی یہ ہے۔  
 عظیم عثمان صاحب کی مکتبہ کی یہ ہے۔

امام محمد علی صاحب کی مکتبہ کی یہ ہے۔  
 عظیم عثمان صاحب کی مکتبہ کی یہ ہے۔  
 عظیم عثمان صاحب کی مکتبہ کی یہ ہے۔















تریاقی جاں بخش مرمت فرمادی۔ کون نہیں جانتا مولانا محمد علی جوہر کو آپ نے دہلی ان کے  
 کچھ بڑے سیاسی خطاواں سے توبہ کراوائی، اور مولانا شکریت علی نے سرحد آباد آپ کے در  
 دولت۔ عارضی طور پر بہت سی سعادت حاصل کی۔ (وہ مانتو بھی الہا بالہ)

پختہ پانڈہ۔ سوئی، بلور، ثمن اسلام، مفتی لالہ رام پانڈہ، شری، حاتمہ کے برپا کردہ مفتی  
 عظیم شاہ کی شخصیت۔ یہ ہے (معاذ اللہ) ان تمام مسلمان مرتد ہو گئے تھے انہیں دوبارہ  
 اسلام میں لے آئے۔ وہ اس نفع دلا نظر بنائے ہوئے تھے۔

نہدی فرات۔ نفع قلع پلے آپ۔ جو عمت رضا کے مصطفیٰ علی شریف کے  
 بیٹے تھے۔ یہ مرمت ہوئی۔ ان کی معیت میں وہ عظیمہ کا تہہ انجام دیا جو با  
 شریعت مسلمانوں کا اعتقاد آج تک رہا ہے۔ گونا گوں تعلیمی اداروں کی اور سیاسی  
 سرگرمیوں میں۔ انہیں آپ کے والد مقدر میں تحریری سرمایہ بھی پہنچا ہے جس پر امت  
 سرگرمیوں میں۔ آپ کے قلم حقیقت و حق سے ترنما لایا جو جن لوگوں میں مظہر عام پر آئیں  
 آپ کی تفریح۔ یہ ان کے آپ کی مشہور رہے۔ تقریریں۔ عرفان و امتیازی مقام  
 حاصل ہے۔ ان کی جیلوں میں آپ کا بار بار یہ سوال کیا کہ میں کچھ قلمت غیب زندہ ہوں یا نہ ہوں۔

ان کے تفریحی امور مصریوں سے فراغت کے بعد ملک کے طول و عرض سے آئے  
 یہ ہیں جن کی سوائے کے جوابات بھی آپ تحریر فرماتے۔ آپ کے قلم سے انتہائی  
 دلائل و برہین ہوتے تھے۔ سوائے کے ضمن میں بس قدر بھی حوالہ جات کی ضرورت ہوتی  
 تھی عمارت حوالے تحریر فرماتے۔ مسائل اور اقوال فقہاء محدثین پھر عربی مباحثوں کا آپ کو  
 اس قدر اتھار تھا کہ آپ لو بار بار کتابوں کی ورق گردانی نہیں کرتی پڑتی تھی۔ آپ کے



بقلم المحررف نور محمد نعیم نقاداری طرہ پوری کو جن اشعار میں سے  
 لیا گیا ہے وہ ناپید ہے یہاں اس کی تفصیل نہیں مضمّن اروں کا بلکہ اس اشعار گزارہ محلے میں جن  
 لوگوں نے ہمیں سہارا دیا ان کی بارگاہوں میں جو یہ تحفہ پیش کر رہا میں بنا خلاقی و بیضر  
 نقاد ہوں

[illegible]



کتاب کی طرف دیکھ کر میں حضرت علامہ مفتی الحاج محمد حنیف اللہ خان  
 صاحب نے حضرت مولانا الحاج مفتی محمد بشیر حسینی صاحب، حضرت مولانا مفتی ذوالفقار  
 صاحب، حضرت مولانا الحاج زکریا احمد رضوی، حضرت مولانا مفتی محمد احمد دہلوی  
 مفتی محمد حضرت مولانا محمد احمد کوٹوالی وغیرہ کے اپنا قیمتی وقت دے کر انہی پر مشورہ  
 فرمایا ہے جس کا بدلہ میں تو انہیں دے سکتا ہوں اللہ تعالیٰ کی کریم ذات سے امید تو ان سے  
 خواہاں ہے۔ حضرت آپ کے انجمن کا مقصد سہارا دینا ہے۔  
 کی گئی کتاب کا تیسرا مرتبہ کے بعد کتابت، علم و امت کا ہر  
 قدمہ و کلام دینے کے لئے کام کر رہی ہوگی۔ ایک ایسے میں جس میں  
 ہے کی حالت میں ہے۔ قریب صد سالہ قبل کی کتابت، علم و امت کے لئے ایک ایسے  
 کی ضرورت تھی جس نے اپنی بے شمار محنت کا تذکرہ بیکر ہو گیا۔ یہ سب سہارا  
 الحاج مفتی محمد بشیر حسینی صاحب نے کیا تو انہوں نے نقل کیا۔ یہ سب سہارا  
 عمل کیجئے انکسار قبول و امت کا سہارا ہے۔ اگرچہ مفتی صاحب انجمن کے  
 ہمراہ ذات اپنا یہ سہارا دینے سے پہلے جو سب سے پہلے انہی کو سہارا  
 ہندو خیر مفتی علی گڑھ کا پہلی ہے یہی وہ محبوب اللہ خان حضرت مولانا محمد شمس بہاؤدین  
 کی سہارا ذات ہے۔ حضرت مولانا کے قریبی سہارا کا قبل کی حالت میں اپنے اپنے  
 نظیر قریب امت کے لئے یہ سہارا دینا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے میں قیدی ہوں۔ اگرچہ اس کے لئے  
 سہارا دینے کے لئے یہ سہارا دینا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے میں قیدی ہوں۔ اگرچہ اس کے لئے  
 ہندی بہادر خیر سہارا دینے کے لئے یہ سہارا دینا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے میں قیدی ہوں۔ اگرچہ اس کے لئے  
 ہندی بہادر خیر سہارا دینے کے لئے یہ سہارا دینا ہے۔ اگرچہ اس کے لئے میں قیدی ہوں۔ اگرچہ اس کے لئے

جابر و تعالیٰ بھلی سولہ اعلیٰ سیدنا رفا، حضور صدور افاضل علیہ الرحمہ کے صدقے میں  
 ان قہامی معجزات کے مالی انجام دہ بانی و شرف قبولیت عطا فرمائے اور دارین کی سعادتوں  
 سے مالا مال فرمائے۔ قنادی صدور افاضل و مجتہد فقہ ہے تہ قیہ نور محمد نعیم القادری اور ہمارے  
 والدین یمن غفرلہم اجمعین، ایزد نجات و مخلقت نیات مٹائے۔

میں بحوالہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

نور محمد نعیم القادری جہرا مہوری

بانی تنظیم افکار صدور افاضل مبینی

محوط موضع برہنہ پور، پوسٹ کوٹاچ ضلع بلرہ پور (پوٹی)

۲۰ جمادی الاول ۱۴۲۹ھ

۲۹ مئی ۲۰۰۸ء روزِ شنبہ



مُقَدِّمَةٌ

حضرت مولانا محمد شفیع شہزادہ صاحب دارالافتاء ضلع ادیب شہید حضرت  
عبدالحق دہلوی مفتی شعبان علی صاحب قیودہ دارالافتاء  
دارالحدیث ادیب شہزادہ صاحب دارالافتاء ضلع ادیب شہید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خدا کے یہاں تحقیق تو ہر وقت سچا ہے۔ مگر یہ سچا کون سا ہے؟  
 تو ان میں سے ہر قسم کی کجی کو سچا کہہ کر دینا ہی تحقیق ہے۔ اور یہ سچا کون سا ہے؟  
 خدا کی مشیت ہے۔ یہاں کائنات میں ہر شے پر مشیت ہے۔ اور یہ مشیت کون سی ہے؟  
 اور خدا ہی ہے۔ یہ مشیت ہی ہے۔ اور یہ مشیت کون سی ہے؟  
 تو یہ مشیت کون سی ہے؟ تو یہ مشیت کون سی ہے؟  
 یہ مشیت کون سی ہے؟ یہ مشیت کون سی ہے؟  
 یہ مشیت کون سی ہے؟ یہ مشیت کون سی ہے؟  
 یہ مشیت کون سی ہے؟ یہ مشیت کون سی ہے؟

تفہیم کے لئے دوسرے کے ذہنی دوسرے پر اور دینی و فنی حضرت علامہ

مولانا محمد رفیع قادری: اپنی پوری فاضلہ سے کراخون نے سبک دیا۔ حضرت کے  
 ہمارے لباس پہنے صرف عامی سے چاکر متہا تھا۔ ہاں اور ماہوں سے انہیں  
 ہمارے اسم اور ان کے نام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چھ قادری جمع کئے اور  
 انہیں اس وقت کہتے تھے کہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شائع گئے۔ شخصیت اور ان  
 کے اپنی وہ تہیہ است سے پیش نظر۔ ہاں یہ کہ قادری و جماعت ان کے تہیہ  
 نہ تھے۔ ہاں اس وقت ان کے تہیہ کے لئے وہ کافر تھے۔ کی برہم پوری لیا جانتے  
 تھے۔ ہاں اس سے بالاتر ان کے تہیہ کے لئے وہ کافر تھے۔ ہاں اس سے بالاتر  
 وہ تھے۔ ہاں اس سے بالاتر

## سرچہ فقہ اسلامی

شریعت اسلامیہ کے بارہ ہزار سال کا شیخ و احمد دو قسم کے امور ہیں ایک  
 وہ کہ ہمارے ہمارے اور ایک شخصیت میں اور وہ چار ہیں۔ اول قرآن مجید  
 اور احادیث جو یہ، سو اجماع است۔ چہرہ تیس ان چاروں پر حلف کا اجماع  
 ہے کہ یہ شریعت ہے۔ اور احکام و مسائل کی بنیادیں ہیں۔  
 دوسری وہ قسم ہے اور ایسے امور ہیں جو ان کے علاوہ ہیں اگرچہ اس کی  
 خود قرآن اور احادیث کی رو سے منور ہیں اور ان ہی کے فیضان سے مستفیض ہیں لیکن وہ  
 اصول ہیں جن کو احکام شریعت و مسائل فقہیہ کی بنیاد قیوم کرنے اور حجت شریعت

اور قل استدلال منہ میں علامہ فقہایم اختلاف رکھتے ہیں۔ یہ ان کے منہ پر  
توفیق ان کے ہمارے کی توفیق میں بھی اختلاف ہے۔ ایسے مسائل اور اختلاف  
اسلام میں استدلال سے سوہ کیا جاتا ہے۔ ان کی تعداد باقی ہے۔ اول  
استحسان۔ دوم مصلحت اور سد۔ سوم استحباب، چہارم سابقہ شائع، پنجم  
ملک مصلحت۔

پہلے سد نام دوجہ بن عظیم اور ماہرین علم فقہ جیسے عتسے وکی  
بامداد ہی بنیادی مسائل کی روشنی میں ان گنچہ دانہ جاکر مسائل فقہاء شیعہ کا  
استحسان کیا۔ فقہائیں اور قانونی متب دہائے میں سے تھے۔ تمام مسائل اور  
زیادت فقہیہ کا یہی ذیل ہے۔ تفسیر ان تفسیر سنیہ میں مسائل فقہیہ کی  
تأوید و تفسیر و تفسیر کے بعد تمام حقائق کا جو حصہ ہے اسے شیعہ  
مسائل ایسے بعد اس کے اس میں سے تھیں۔ یہ مسائل تمام مسائل میں تھے اور یہ  
مسائل نے ساری دنیا کو اسے ہی دیا ہے۔ مسلم چونکہ ایک عالم و فاضل ہے اور  
ان کی کتب بیانات ہمارے ایک کتابت کے شیخ سے اس کے علم سے علم  
کیونکہ فقہاء نے اس کو دیکھا ہے اس کے مسائل کا علم و تفسیر اور اسے بیانات  
اس سے ان کے مسائل کے تفسیر میں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۰۰۰ کے  
فیہ میں احمد قوامہ فقہیہ اور اصول فقہیہ کی  
جانتے ہیں جن کے فارغ سے ہر فرد اور مسئلہ کا  
شرعی طور پر یہ مسئلہ ہے کہ اگر مذکورہ مسئلہ میں ہے اس پر کوئی شرعی نص ہے

انسانی لائق اس پر استعمال شرعی ہے۔ جراثیم و خلیج نطفہ مادہ و جنس شرعی تائید  
مداورہ و احوال و صفوی سے الگ تھامہ و اصولی روشنی میں مندرجہ بیان  
رہتا ہے۔

۱۔ عدد ۱۔ ماحولیات و طبیعت یعنی اخلاق و ثواب و اخلاص و نیت پرست ہے۔  
۲۔ عدد ۲۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۳۔ عدد ۳۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۴۔ عدد ۴۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۵۔ عدد ۵۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص

۶۔ عدد ۶۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۷۔ عدد ۷۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۸۔ عدد ۸۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۹۔ عدد ۹۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۰۔ عدد ۱۰۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص

۱۱۔ عدد ۱۱۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۲۔ عدد ۱۲۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۳۔ عدد ۱۳۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۴۔ عدد ۱۴۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۵۔ عدد ۱۵۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص

۱۶۔ عدد ۱۶۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۷۔ عدد ۱۷۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۸۔ عدد ۱۸۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۱۹۔ عدد ۱۹۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۲۰۔ عدد ۲۰۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص

۲۱۔ عدد ۲۱۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۲۲۔ عدد ۲۲۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۲۳۔ عدد ۲۳۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۲۴۔ عدد ۲۴۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص  
۲۵۔ عدد ۲۵۔ ماحولیات و طبیعت یعنی ماحولیات و احوال و امور ان کے تخصیص

تعداد ۱۰ : ایہذا لا ینقص بالاختیار۔ یعنی ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے  
کٹتا نہیں ہے

تعداد ۱۱ : اذ البیع الحلال و الحرام علی الخیراء یعنی جب حلال اور حرام میں  
تفرق ہو کر ہوگا۔

تعداد ۱۲ : ان یراجع لا یقتدی علی منوع یعنی ترجیح ہے شریعت پر۔

تعداد ۱۳ : الحدود توہم الشبهات یعنی حدود و شبہات سے احتیاط کرنا چاہئے۔

تعداد ۱۴ : متروکہ و محرم و منکر یعنی چیزیں جو حرام و مکہر و منکر ہیں۔

تعداد ۱۵ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۱۶ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۱۷ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۱۸ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۱۹ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۰ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۱ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۲ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۳ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۴ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

تعداد ۲۵ : اقرب فی الامور ایسے ایسے میں سے یہ حد اسم ہے۔

۵. عقل مسکوح رہا۔

۶. اللہ فی حق خود و ممالک ان عبد فی عون اخیدہ۔

۷. حیرت کشید بختیہا

۸. من تشید بقوه زہود و صبر

۹. قل و صبر جہنم تہو و تو

۱۰. اسلمو و کلمہ طریقہ حرم

۱۱. من سید حسد شد حرفہ و حرم من عمل

۱۲. من سید سبیل شد عیدہ و نہ ہا دو ا۔ من مریخ

۱۳. اسلمو و انصر

۱۴. امولہ سید

۱۵. من حیرت شد

ان مادیات کے ساتھ ساتھ ایسے سماجی نہایت میں شخصی وقت اور فقیہ علم  
 اور دیکھ کر مادیاتی مسائل جو ان کے ساتھ ساتھ پیدا ہو رہے ہیں، اور  
 سے ایک بھٹک سے رہا ہے۔ یہ ہیں جن پر کوئی شرعی استدلال نہیں ہے  
 ان مسائل کی روشنی میں شرعی حکم کی تلاش کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ فقہ اسلامی پر  
 میں نہ رہی ہو اور مسائل کے استنباط و استخراج پر کمال دستگاہ حاصل ہو





## حدیث میں فقہ اسلامی ہذا

ایم وادولہ ایمان ماجد نے تصنیف عبادت الہی  
پر مضمونات غنی سے روایت کی کہ اصولات

اسلمیہ علیہ السلام شاد و نامی علیہ السلام تلمذ ایہ محکمۃ اوسمۃ فاضلۃ اوزرچہ  
عالمہ و ماہرہ ہونے کی وجہ سے افضل فیہل عربیہ میں یہاں ہیں کہ قرآن و  
حدیث کے علوم میں ان کی تبحر و تبحر کی وجہ سے تصنیفات پر اس قدر احکام جو  
ان کی تصنیفات سے تعلق ہوں جو علوم کے علاوہ ہیں وہ ہیں

فقہ کی تعریف

فقہ میں فقہ سے مراد کسی شے کا نام ہے جو یہ لفظ فقہ میں  
بہت سے لفظ سے ہے جس کی تفسیر میں ہے فقہی و ان کے ساتھ اسل  
اس کے ساتھ ہے جس کی تفسیر میں ہے فقہی و ان کے ساتھ اسل

فقہ کی ضرورت

فقہ کی ضرورت ہے کہ اس کی تفسیر میں ہے فقہی و ان کے ساتھ اسل  
بہت سے ہے صاحب فقہ کے تصنیفات پر اس قدر احکام جو  
ان کی تصنیفات سے تعلق ہوں جو علوم کے علاوہ ہیں وہ ہیں

فقہ کی فضیلت

فقہ کی فضیلت ہے کہ اس کی تفسیر میں ہے فقہی و ان کے ساتھ اسل  
بہت سے ہے صاحب فقہ کے تصنیفات پر اس قدر احکام جو  
ان کی تصنیفات سے تعلق ہوں جو علوم کے علاوہ ہیں وہ ہیں



ان مسائل الاصول ان کتابوں میں بھی ملتے ہیں۔ یہ مسائل ہیں  
 ۱۔ صحابہ کرام سے ان میں ہر شخص کا ایک خط ہے۔ یہ خط امام اعظم (کرام  
 ۲۔ یہ خط امام اعظم سے ہر شخص کے خطوط کو لکھے ہیں اور ان کے جوابات  
 ۳۔ یہ خط امام اعظم سے ہر شخص کے خطوط کو لکھے ہیں اور ان کے جوابات

۱۔ متوسط ۲۔ محت صبیہ ۳۔ جائز تہیہ ۴۔ زیادات  
۵۔ حیرت ۶۔ حیرت ۷۔ حیرت ۸۔ حیرت ۹۔ حیرت ۱۰۔ حیرت  
۱۱۔ حیرت ۱۲۔ حیرت ۱۳۔ حیرت ۱۴۔ حیرت ۱۵۔ حیرت  
۱۶۔ حیرت ۱۷۔ حیرت ۱۸۔ حیرت ۱۹۔ حیرت ۲۰۔ حیرت  
۲۱۔ حیرت ۲۲۔ حیرت ۲۳۔ حیرت ۲۴۔ حیرت ۲۵۔ حیرت  
۲۶۔ حیرت ۲۷۔ حیرت ۲۸۔ حیرت ۲۹۔ حیرت ۳۰۔ حیرت  
۳۱۔ حیرت ۳۲۔ حیرت ۳۳۔ حیرت ۳۴۔ حیرت ۳۵۔ حیرت  
۳۶۔ حیرت ۳۷۔ حیرت ۳۸۔ حیرت ۳۹۔ حیرت ۴۰۔ حیرت  
۴۱۔ حیرت ۴۲۔ حیرت ۴۳۔ حیرت ۴۴۔ حیرت ۴۵۔ حیرت  
۴۶۔ حیرت ۴۷۔ حیرت ۴۸۔ حیرت ۴۹۔ حیرت ۵۰۔ حیرت  
۵۱۔ حیرت ۵۲۔ حیرت ۵۳۔ حیرت ۵۴۔ حیرت ۵۵۔ حیرت  
۵۶۔ حیرت ۵۷۔ حیرت ۵۸۔ حیرت ۵۹۔ حیرت ۶۰۔ حیرت  
۶۱۔ حیرت ۶۲۔ حیرت ۶۳۔ حیرت ۶۴۔ حیرت ۶۵۔ حیرت  
۶۶۔ حیرت ۶۷۔ حیرت ۶۸۔ حیرت ۶۹۔ حیرت ۷۰۔ حیرت  
۷۱۔ حیرت ۷۲۔ حیرت ۷۳۔ حیرت ۷۴۔ حیرت ۷۵۔ حیرت  
۷۶۔ حیرت ۷۷۔ حیرت ۷۸۔ حیرت ۷۹۔ حیرت ۸۰۔ حیرت  
۸۱۔ حیرت ۸۲۔ حیرت ۸۳۔ حیرت ۸۴۔ حیرت ۸۵۔ حیرت  
۸۶۔ حیرت ۸۷۔ حیرت ۸۸۔ حیرت ۸۹۔ حیرت ۹۰۔ حیرت  
۹۱۔ حیرت ۹۲۔ حیرت ۹۳۔ حیرت ۹۴۔ حیرت ۹۵۔ حیرت  
۹۶۔ حیرت ۹۷۔ حیرت ۹۸۔ حیرت ۹۹۔ حیرت ۱۰۰۔ حیرت

دوسرا مسئلہ تھا کہ یہ وہ سال ہے جس میں جو کہ وہ جاکر کتابیں لکھیں ہیں۔  
 جن میں سے ۱۲۰۰ء کا ہے جس میں وہ کتابیں لکھیں ہیں۔  
 کتابوں میں سے ۱۲۰۰ء کا ہے جس میں وہ کتابیں لکھیں ہیں۔  
 یہ بھی وہ کتابیں تھیں جس میں وہ کتابیں لکھیں ہیں۔  
 یہ وہ کتابیں تھیں جس میں وہ کتابیں لکھیں ہیں۔

سوم الواقعات یہ وہ سال ہیں جن کو بعد کے مجتہدین نے متب  
مؤلف دریا یا جیسے امام ابو یوسف اور امام محمد کے تلامذہ یا ان کے تلامذہ ان کی  
بڑی تعداد ہے

طبقات فقہاء

ایک مکتبی کے لئے جس طرح طبقات المسائل اور نمبر ذیل سند  
تنبیہ اور فتاویٰ کا علم ہونا ضروری ہے اسی طرح اس  
یکم بنامہ ضروری ہے کہ طبقات فقہاء کتنے میں اور کس فقہ کا کیا درجہ ہے اور اسے  
بلا دوسرے کس فقہ کا توں مرتبہ اور قابل سند دے اور اگرچہ مقام میں  
ہے۔ علامہ ابن عثیمہ نے فقہائے کبار کے سات طبقات بیان کیے ہیں

طہرۃ المجتہدین فی المذہب | مجھے بارہوی سنی، اور محمد بن حنفیہ، امام حنفی  
 ایسی شہادتیں ملنے لگیں کہ ان کی قدرت  
 دیکھنے والوں کو حیرت سے لپکتا تھا کہ امام ابو حنیفہ کے جیسے بزرگوار  
 کے مخالفین سے شریعت کا استخراج ہو گیا۔

طبعة المجلدین فی مسائل

یہ دو حصے ہیں جو ایسے مسائل کا انتخاب ہیں  
 کے بارے میں کوئی روایت صاحب الذنب  
 سے نہیں ملتی ہے بلکہ ان کے لئے اگر وہ قواعد و اصول کے مطابق کرتے ہیں۔  
 اور انصاف۔ جو حصہ مذہبی جو ہمیں کہی شمس الانوار صلوٰتی شمس انوار سرخسی اور

خود اس سلاطین و روسی، قزاقوں کا مضمحل خانہ و غیرہ پر یہ ہمالیہ افواج کسی تار بھی نہیں لگام  
کی خواہش نہیں کرتے

طبیعتہ الصحابہ التوحید من المقلدین | حکماء کہ یہ کروہ اجتہاد پر اہل قیاد  
پر اسرار و مسائل و تراجم کے اندر سے ہر روز نصیحت سمجھتے تھے اس لئے ان میں  
مرد بہت فخر رہتے سو کی تحصیل ہوتی۔ میں جہاں اور مذہب سے بیساتوں  
جہاں سوچ بچار ہے اس کی رائے میں دیر طار

طبقتہ انجواب سترج من اعتدین کر پھر بات و جملہ فضیلت  
ہے لبت و صلاحیت و کھنے سے سو واکس وایت ان تحصیل میں ہے  
نہ خدا و خدا و جمع خدا و جمع خدا و جمع خدا و جمع خدا و جمع  
صاحب امتیاز و مدیر

ان کا یہ وجہ ہے کہ اپنی کتاب میں  
طبیۃ المقلدین القادرین علی التمييز  
ضعیف و مردود تو ال بیان نہیں  
کرتے اور روایات میں قوی القوی ضعیف ظاہر الروایت ظاہر ہن جب اور روایت کا  
میں مستند و قویہ کرنے کے ال تھے جیسے صاحب کسزہ صاحب التہ صاحب تواتر  
اور اصحاب التواتر المستبر و غیر ہم۔

طبعہ المجلد عن الذین لا یقدرون علی ما ذکر | یہ حضرات وہ ہیں جو کہ

کرسے کی صلاحیت نہیں رکھتے بلکہ انہیں جہاں سے بھی جو کچھ ہوا، مل جاتا ہے اسے  
 جمع کرتے ہیں اور انہیں جس میں ہاتھ مارنے سے ہستے ہیں، لوگ ان کا تابعدار  
 کرتے ہیں۔

ابن خلدون نے بھی ان کے بارے میں اور کچھ لکھا ہے۔

## ذرائع افکار کی فستور

شریعت اور عقیدے کے لئے کتنا بڑا اثر ہے  
 اللہ تعالیٰ نے ان میں ہی ارشاد فرمایا ہے: فاستنبوا احلوا کلماتکم لا تعلموا  
 یعنی کہ تم انہیں جتنے قول میں سے پہچان سکو، اس سے صاف صاف کہتے رہو اور  
 ایسی بات کہ جس میں کوئی شک ہو، اس سے بچو اور ایک جگہ ایسا ہوتا ہے کہ صاحب  
 علم و عقل ہوگا اور اس کے پاس صحیح حد و صل ہوگی چنانچہ مسلمان کہتے ہیں  
 اس لئے اختیار کیا، غرض کہ یہ سب ساری باتیں اور ان کے سوال علیہ صلوٰۃ والسلام  
 پسندیدہ باتیں ہیں۔ اس سے ہر شخص کو اپنا ہر حال اسلام کے احکام کے مطابق  
 رہنا ہے۔ اور اگر کسی کو کسی حد تک شریعت کا حکم معلوم نہیں ہے تو اس کو

اہل علم کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور ان سے سوال رکے حکم شرعی معلوم کرنا چاہیئے۔  
 اسی اصول کے مطابق زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے لیکر آج تک علماء  
 کا بھی طریقہ رہا ہے کہ اگر اب بھی کسی چیز کے جو از عدم جواز کا طر نہیں ہے تو انہوں نے  
 جو اہل علم سے اس کا حکم شرعی معلوم کیا ہے وہی ان میں ایک علامت شریعت کے  
 رسولؐ کے بعد اس کے لئے رجوع ہوتے رہے ہیں یہاں تک کہ وہ  
 وقت و قیام میں آیا کہ اب خطبات کراہی میں رجوع نہ ہو سکتا ہے  
 جس کی تائید ان کی یہاں علامت شریعت یا نصب یا قیام و جہاد ہو جیسا کہ ان کی مکتبی  
 تفسیر میں ہے۔ لافاً قیام ہو جو بعد قیام و لافاً ابھی کثرت سے قیام  
 میں اس کا دور ہے۔ یہ اس کے بعد اس سال شریعت کے لئے اس کی طرف  
 رجوع بھی سبب میں

# افتاء

فتا کے لغوی معنی جواب دینے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں  
 وہ کام ہے جو بیان دے اور ان کے لئے میں حضرت علامہ میر سید شریف  
 برہان مونس علیہ تعالیٰ فیات میں دیکھتے ہیں علامت بیان حکم المستلف یعنی  
 حکم سے بیان دینے والا کہتے ہیں۔

# قضاء

قضاء میں قضاء کے معنی فیصلہ کرنا، حکم کرنا ہے اور اصطلاح میں  
 شریعت کے احکام کو لازم و نافذ کرنے کے معنی ہیں۔

# مفتی

مفت میں جواب دینے والے کا معنی کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں  
 احکام شرعیہ بیان کرنے والے کا معنی کہا جاتا ہے۔



نفت میں عموماً کرنے والے کو قاضی کہتے ہیں اور اصطلاح شرعی میں  
 قاضی شریعت کے احکام کو لازم اور نافذ کرنے والے کو قاضی کہتے ہیں  
 فان شاء اللہ عطا اللہ بن ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ قاسم علیہ الرحمہ لکھا  
 تصحیح و تہذیب کے واسطے سے بیان دیا ہے کہ مفتی اور قاضی میں کوئی فرق نہیں  
 ہوتا ہے بلکہ مفتی اور قاضی شریعت میں ایک ہی چیز ہیں اور ان کا کلام ہے  
 فان شاء اللہ قاضی لیس ہے مفتی سسر ہے سسر کے معنی ہیں قاضی اور قاضی کے  
 شریعت کے واسطے مفتی سسر ہے اب دینے اور قاضی کے واسطے اب دینے  
 اس کے واسطے ان کا کہ ہے جو عدالت سے کہہ رہے

## منہ خطابہ قضاء

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ  
 امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ، جس میں ان جید مجتہدین جو منصب قضاہ پر فائز ہوئے  
 ہیں اور مفتی مطلق تھے ان کے عدالت اور شافی حجت انہ علیہ کے بعد کوئی بھی مفتی مطلق نہیں  
 ہوا جب مفتی سب مفتی تھے اور اب اس وقت تک کہ ان کے بعد کوئی بھی مفتی مطلق نہیں  
 ہوا مجتہد قاضی علیہ المجتہد میں بعض احوال المجتہد علیہ مفتی مطلق  
 علیہ اسل سب کے قاضی المجتہد اور ان کے بعد اول یعنی اصل اصول کی  
 کی بات یہ تھی کہ مفتی مجتہد ہی ہوتا ہے۔ رہے غیر مجتہدین جو ان کے مجتہد

گھر اور تھوڑے سے جیلوں اور نوکریوں کے گھرانے میں رہیں۔ ابھی آپ گناہ کرتے تھے  
 یہ حالت دلتوں کی ملازمت و سہولت و سہولت و سہولت ہے۔ ان کے پاس کے مجبور  
 ہیں۔ وہ سب ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔  
 ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔  
 ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔  
 ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔  
 ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔ ان کے پاس سے ملے۔

معاذ اللہ کیا یہ بات سن کر خدا کی قسم اور چھٹی درجہ اور دواؤں کا گزارہ ہے کہ  
اس بہت بات میں اس کے بعد اسے بڑوں کے قدموں پر چلے جائے ہیں اور کبھی کبھی  
وہ صوفیوں سے ہے یا مصلحتی ہے ساتھ مصلحتی اور بھی ہے دو تہے ایسی ہے محفوظ  
ان کے صاحبزادے حاصل برہم کی رضی اللہ عنہما وہی برہم جلد و برہمیں ارشاد فرماتے  
ہیں کہ وہ صوفی پڑھے مصلحتی نہیں ہوتا جب تک کہ وہ کسی حبیبِ مہذب کا  
مطلب نہ کیا ہو مصلحتی وہی کہ جس پڑھ لینے سے علمِ لغو و علمِ لغوی حاصل نہیں  
ہوتا جیسا کہ اکثر علماء اور میسٹر اہل مہر سمجھتے ہیں کہ وہی نفی یہ کہ برہم و لغو و لغوی





# فناہت علی کی چند مثالیں

محبوب الہی حضرت سیدنا خواجہ

خواجہ حسن نظامی دہلوی کے فتوے کی بخیر دردی

نظارہ کی یہ ایک مثال ہے

کے آتہ ایک کے خدمت خاص خواجہ حسن نظامی دہلوی کبھی کبھی سب سے بڑی مثالیں بھی دے  
رکھ دیتے تھے مگر کبھی کبھی یہ بھی دیکھ کر حیرت کی لگتا ہے کہ جتنی مثالیں بھی  
کے ایک ہفتے کے بعد سزا کا پڑھنے کی بات سن کر وہ سب سے بڑی مثالیں  
دیکھ کر ہنسنے والے صیغہ ہوں کہ وہ سب سے بڑی مثالیں ہیں جو اس  
جانب کی نہیں دیکھی گئی

سوالیہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا ایک حکم یہ ہے کہ جو کوئی میرا  
اس شخص میں صاحب موم نہ ہو گا کہ وہاں جگہ ہوتے اور ان کے پاس نہ رہے  
پرست نہ ہوئے اور نہ وہاں رہے نہ سب سے بڑی مثالیں ہیں جو اس  
کے دلائل پر ایک سب سے بڑی مثالیں ہیں اور انہیں صیغہ کہیں کہیں سے لے  
آئیں گے کہ وہاں بھی جتنی مثالیں ہیں کہ وہ سب سے بڑی مثالیں ہیں

نکاح کے بعد خواجہ حسن نظامی  
اور شاہین احمد خان صاحب دہلوی کے فتوے کے لئے ایک مثال ہے کہ ان کے  
مسلک میں سب سے بڑی مثالیں ہیں کہ وہ سب سے بڑی مثالیں ہیں

تیسری طرف کی تعمیر چاروں طرف سے مساجد تعمیر ہو گئی۔ زمین کے تمام  
مطلوبہ زمینوں میں رہائشی، تجارتی، سرکاری اور عوامی مقاصد کی تعمیر  
ہو رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر بھی جاری ہے۔ مساجد کی تعمیر میں  
حکومت کی مدد حاصل ہے۔ زمین کی قیمتیں کم ہیں۔

لوگوں کے لیے بہت سی باتیں

اور وہ اس ماحول میں حضرت علامہ صدیقہ کی سادہ سادہ مولا  
سے محبت اور سلی سلیہ دیکھنے والوں میں مسجد بنائے اور اس کو خوب پان صاف  
اور مطہر بنائے اور وہاں پہلی پاکی اور صفائی ہے کہ سرس وناکس اور مسجد میں جو کچھ  
پہننے پر نہ کا اذان عام دیا جائے اور سیکڑوں بے احتیاط چلنے والے اور ان کی  
سنی سنائی نہ سمجھ کر جو تیاں سینڈر مسجد میں بے کھٹک چلے آئیں جو اہل صائب



اس کے علاوہ ہر شخص علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل نہایت اہمیت کا  
 دارم ہے۔ اس کو اگر کسی چیز میں شک ہو جائے یا اطمینان نہ ہو، دیکھے تو غارت خانہ  
 تبدیل جائے جو میں یہ مسئلہ ایسی دلیل دے گا کہ اس سے ہر وہ شخص کو بھی بد  
 سنت نہ ہو۔ اس کے علاوہ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ہر قول و قیاس و رائے اور خط و کتابت پر  
 اس کے علاوہ اس کے ہر قول و قیاس و رائے اور خط و کتابت پر اس کے علاوہ اس کے ہر قول و قیاس و رائے اور خط و کتابت پر

[illegible]



نہایت پختہ ہے اور سہارا دے گا۔

وہ جس نے کسی کو ایک بار رخصت کیا ہے وہ اس سے بڑا ہے  
 سہارا دے گا کہ وہ کسی کو رخصت کرے اس کی وجہ سے اس کو رخصت  
 صاحب نے وہاں سے رخصت ہونے والے کو ضیف الایمان تک خدمت سے اس کو رخصت  
 اور حالت ہے اور بات یہ ہے کہ یہ سب اس کے لئے ہے اور اس کے لئے  
 کہ اس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے  
 و اللہ اعلم بالصواب۔ یعنی جس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے

خود اس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے  
 جس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے اور اس کو رخصت کرے

## جو کہ قید دین و دکان نہیں

اعلیٰ حضرت مفتی محمد رفیع صاحب دہلوی دہلی کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے  
 صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے  
 صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے  
 صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے  
 صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے اور صاحبزادے کے صاحبزادے

[illegible]

رمضان کا آخری اور خطبہ الوداع

اور اُمتِ محمدیہؐ میں جو اس میں حصاں اب رکے کے آنری جو کو ایک  
نامزد ہونے میں جسے خطبہ اہول کئے ہیں اور کٹر علماء اہلسنت کی ترتیب شدہ کتب  
مطبوعات میں اہل اہل و خطبہ ضرور ہوتا ہے۔ رمضان شریف کے آنری جو یہی خطبہ اہول

مازہ ہنس رہے ہیں اور ہنسنا کا یہ عمل اس سزاوارہ کی حیثیت اختیار کر رہے گیا۔ جہاں پہنچ  
سے ہنسنا کا کوئی عمل غیر کیوں کر دیکھا جاتا چنانچہ خطبۃ الوداع پر بدعت و نامہ از مہم سے  
فتویٰ صادر کر دیا اور اس کی سند کا مطالبہ شروع کر دیا حضور صدر الانا صلی اللہ علیہ وسلم  
مذہب خطبۃ الوداع سے منکر استغناء آیا اور آپ نے جواب دیا

ارشاد: غلبہ اور ن میں حق اور برے سے نہایت خوف و غل جا عا ہے اور اگر حق  
نہ تھا تو نہایت غلبہ اور ہر ذی میں کس کس کا مستحق اور دلیل تیری سہم ہیں یہاں  
زور کو ایک یا ایک غلبہ میں سے حد و حوالہ میں پیش کرتے ہیں کہ اگر حق  
نہ تھا تو یہ ایک ایسا کلمہ و بحث و حل اور بحث میں ایک ایک کلمہ سے یہ کہہ رہے ہیں  
میں کہا بزرگوار میں حق کا سب سے زیادہ صاحب رات و صبح کے ہیں  
اور میں صاحب حدیث و شریعت میں ہی ہے اب ہول سے یہ کہہ رہے ہیں  
مثلاً اسی سے انہما و ہر ذی میں یہ غیر مصلوبہ نہیں

[illegible]



تو جو ہر بات میں حق کا لفظ چہاڑ دیتا ہے یہ خطبہ کچھ گروہ بدعتی ہو گیا تو جو وہابیوں  
 خطبہ کو پڑھتا ہے وہ اپنے ہی ٹکڑے بدعتی سے دور کیا معنی رکھتا بنایا ہوا خطبہ بدعت  
 نہ ہو اور نہ کار عمل اور ان کے خطبے بدعت نہ ہوں بات یہ سن کر وہابی و عمل کے قائل  
 یافت کو کھڑے کرنا ہے۔

وایہ خارجی تو حق سے کچھ نہیں سمجھتا کہ جو اہل حق سے کٹ کر رہا ہے  
 وہ بھی ملت ہے کوئی جو زبان میں اہل حق کی بات نہ کرے اور دل میں سے وہ  
 نہیں جانتا کہ وہ ان اہل حق سے کچھ سمجھتا ہے جو اہل حق سے کٹ کر رہا ہے  
 جو ہے اس کو جہنم میں لے جا دے گا اور اہل حق کو دیکھ کر اس کی ہڈیاں  
 کیڑا کئے میں ملے گی یہ سب اہل حق میں سے ہیں جو اہل حق سے کٹ کر رہا ہے  
 غلام محمد ویرانہ نہیں ہے جہاں میں جہنم میں لے جا دے گا اور اہل حق  
 کو ان شاہوں کے ہاتھوں میں سمیٹ کر ان کو بہت پیار ہے اور ان کو  
 داریوں کو تو حق و اہل حق کے

فقط واسطہ

خطبہ محمدی علیہ السلام

میرزا محمد علی جہاں پوری

۱۰۰۰

آیات اول کی طاقت اس قدر بڑی ہے کہ قرآن مجید سے پہلے آیت نمبر ۲۵ کا  
 سورہ ۲۵ کی آیت نمبر ۲۵ کے الفاظ میں ہے کہ میں نے تم کو  
 انصاف سے پیدا کیا، یہاں کے الفاظ میں خود قوموں کی ہدایت کے واسطے نازل  
 ہوئے ہیں اور ان میں سے بہت خاص قوموں میں سے تم میں سے شعبہ قرآن  
 کی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے۔ تم میں سے بہت سے قوموں میں سے  
 ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہے۔ تم میں سے بہت سے قوموں میں سے

بسم الله الرحمن الرحيم

نہ صرف اس میں خلافت میں مابین خود بخود یا سرپرست سے کسی  
شخص کو نہ صرف یہ کتاب اولاً اس سے صرف علی ما در دیں میں ہوتا  
ہو گا اس کے لئے اب وہ پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودے کو اٹھائیں اور ان شخص  
کو کہہ دے کہ میری ہر اس سے بڑی باتیں ہو سکتے ہیں کہ وہ اس میں سے اور کچھ صحبت  
سے نہ خود حکم ہوئے ہمارے ہمارے لیا جاتا یا کسی شخص کو کہاجائے کہ آپ نے مجھوں کے جن  
دینوں میں سے ہم میں انکار اور کسی قوم کے دھندہ نہیں یا کسی مسئلہ سے کچھ جانتے  
ہے یا آپ کی شاگردی میں اس سے دیا گیا آپ اس کے اصرار کی دستگیری کریں اس  
پر مطلب یہیں کہ آپ اس کے سوا اور کسی شخص کے استاد ہی نہیں جیسا ہمارا استاد

200

وہاں سے  
قرآن پاک کی آیات مبارکہ خود دلالت کرتی ہیں کہ بعض مقامات پر عربی مقرر  
یعنی قرآن کا ذکر کی عزائی قوم نہیں ہو سکتا جیسے قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے  
خاتون کل نہیں اندہ حال ہر شے کا مخالف ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے واللہ عظیم  
وہ اللہوں اللہ نے میں اور تمہارے ۱۰۰ کا سپہ کیا اس سے باوجود میں عالمی  
اللہ اللہ کے دل میں مخالفت ہے کہ دوسری آیت شہد ہوا کہ اس میں  
کے لیے سوا کا دشمنی سے لڑ گئی جو کہ نہ مخالف مخالف میں نہ اسلام اللہ کی بات  
میں ارشاد ہوا یہ اس میں اللہ کا کہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے اور اپنے  
اس میں کی بات کو جس سے نہ گریہ کیا اور میری بات میں نہ گریہ کیا اور  
اللہ عظیم کہ جس میں اللہ نے جس میں اللہ نے اس میں اللہ نے اس میں  
سے تو جس نے نہ گریہ کیا اور میری بات میں نہ گریہ کیا اور  
کلنا تاویل کہ ممکنات میں تو اس سے شہد ہوا کہ اس میں اللہ نے اس میں  
نہی مخالفانہ اور کسی چیز کا شہد ہوا کہ اس میں اللہ نے اس میں  
نہی کہ کیا ہوا تو جس میں دوسری توہ کے حق میں تقیہ نہ ہوئے لی دلیل سے کہ یہ جہاد  
سبب ان کی بات میں دلیل ہوا کہ ممکنات میں تو اس سے شہد ہوا کہ اس میں  
قرآن اور بیت میں آیات میں مخالف ثابت ہیں اور اس میں اللہ نے اس میں  
مفسرین عزیز اور اس میں قرآن

## تعليمات

یہاں پر مذکورہ بالا کے ذیلیں خصوصیت خاص خود کی گہروں کی

گفتی یہ سہل ایک غلط دعویٰ پر مشتمل ہے ان آیات میں کسی توہمی خصوصیت نہیں لکھی  
اور حضور صرف اسی قوم کے لئے باغیاں ہی قوم کے لئے خیر نہاں گئے اس میں بدولت  
رہے والا کوئی لفظ آیات میں نہیں جو ظنِ پاک یا فخر اور پستائی سے اس میں جو نہیں فرمایا  
کیا خداوند عز و جل مالا انھم جس سے خصوصیت کبھی باب ذکر خاص تخصیص کا نہیں  
ہوگا کہ میرا کام ہے اور یہاں ہے تو اس سے جو معنی ہیں دو مخالف و باپ ہیں غلط  
ہے نہ ہو کہ یہ ہے آپ کو نے کسی کے ساتھ تخصیص نہیں رہا کہ لکھا ہوا  
نہیں اور یہ ہے وہاں ہے تو تخصیص ہوئی یہ تو اس کا ہے

\_\_\_\_\_

محمد رفیع الدین محمد قدس سرہ قلعہ بنوریہ قلعہ بنوریہ

۱) نماز میں جو دو رو پڑھے مانتے ہیں ان میں کوئی ایسی رحمت و برکت ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل میں موجود تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے واسطے ابتداء سے اسلام سے اب تک برابر مانگ رہے ہیں اور وہ



۹۲  
ہرگز ہونے کا نہیں آتی بظاہر اس سے اخلاصیت میں نقص پایا جاتا ہے۔ ۹  
۱۰) نئی سول کی تاج فریب اور ان کا فرق بتا دینے۔ ۱۰

## اجواء میں مکرم اور

۱) سول میں نہ ہونے اور بعض دوسرے میں ہونے اور اس میں اور ان میں  
میں حقیقت اور شہادت کے وقت میں اس شہادت کا لے لے ۱۰ جمع میں حد سے ہونا  
تو غم ہو گیا لیکن اس کے دوسرے احوال سے کہ وہ دوسرے میں بھی ہے اور اس میں بھی  
کچھ بھی کہ اس میں بہت ہونا اور وہ دوسرے میں ہے اور اس میں بھی ہے اور اس میں  
کا احوال میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
کہ وہ اس میں بہت ہونا اور اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
اور اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
کے اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
ہو گیا ہے یہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
ہے وہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
ہے یہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
یہ اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں  
اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں اس میں



مردم ہے تاہم بعض دوا کی دہائیوں میں یہ دوا ان کے رہتا ہے تو اب جھوٹ کی رحمت اور کثرت  
 کیا بات ہوئی کہ یہ دوا کا مقصد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اور اس کی کئی کئی بیٹیوں اور  
 بیٹیوں کے ساتھ ان کی بیٹیوں کے ساتھ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکام اس کا ذکر ہے کہ  
 ان سے علی غیبی اور کتبیں ان کا کرے اور ان کی ہر دوا مقبول ہو اور ہر دوا  
 حضرت ابراہیم اور اس کے زوارہ مقبول اور کتبیں دی جائیں اور اس کا سلسلہ  
 ہر ایک تک جاری ہے اس ضیعت کے یہ حکامات ہے ہم غیبی امور اس کے ہر ایک  
 کو کیا

۱۰۔ نبی میں بشر کو کہنے میں جسے اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے لئے ہر ایک کو  
 بشر کی ہر ایک میں ہر ایک میں ہر ایک میں ہر ایک میں ہر ایک میں ہر ایک میں

۱۱۔ حضرت علی بن ابی طالب

سید محمد بن عبد اللہ

۱۲۔ جلدی الامور

۱۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۲۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۳۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۴۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۵۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۶۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۷۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۸۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۱۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۲۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۳۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۴۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۵۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۶۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۷۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۸۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۹۹۔ حضرت محمد بن عبد اللہ  
 ۱۰۰۔ حضرت محمد بن عبد اللہ

استفادہ

وہرا ہوا جیہم مسلمہ کی استوا کی نسبت ہر وقت آگاہ کیا یا فضیلت انہم  
خاص است محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الجبہ الکبریٰ والوجاہ

صبر سے اصرار، انتہیات تک مت اور دوسری سواں پر مشتمل خصوصیات  
وہ سب سے ساری سے اس مت لکھتے اور دوسری سواں کے ختم میں اس کو  
نہ دیا گیا اس کو یہ سواں کی تمام خصوصیات اور سب سے ساری سے خود اس  
سواں سے لکھتے اور اس کو یہ سواں کی تمام خصوصیات اور سب سے ساری سے  
اس سے لکھتے اور اس کو یہ سواں کی تمام خصوصیات اور سب سے ساری سے  
اس سے لکھتے اور اس کو یہ سواں کی تمام خصوصیات اور سب سے ساری سے

کی العبد المقتصر علیہ الخیر

سید محمد نعیم الدین مظاہر العسین

۴۔ جمادی الاخریٰ ۱۳۳۰ھ

# وہابیوں کے مقتدا ابن تیمیہ

کی شرعی تحقیق

استفتاء

کیا جوتے میں ملک دین اختیار شرعی نہیں ہوتا اور مسلمان اگر  
 غیرت کان اور کیا شخص ہے مذہب کے اعتبار سے اس کا مرتبہ کیا ہے اور ہندوؤں  
 کے ہندوؤں میں شواہد الکوہ اور اس کے فوس اگر داخل کرتے ہیں تب تک پروردگار  
 کہ خدا و ملائکہ ابن تیمیہ کا کلام میں کیا ہے پس شخص مرتبہ قرآن و حدیث سے

المستفتی  
 احمد محمد قاسم

۱۱ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب عن الاستفتاء

ابن تیمیہ کو باریہ نجد میں پیدا ہونے میں اور بھی اس کے نام کی نصرت کے  
 اور بھی وقت کا اس کے احوال کا ذکر ہے تاکہ کہنے میں ابن سعود میں ہے وہابیت  
 میں تینا مجاہد متوجہ ہے چھاپا ہے کہ میں بھی ابن تیمیہ کے زمانے میں تھا میں اس  
 شخص کی نسبت قائم محمد بن عبد الرحمن شہاب الدین ابن حجر تیمی کی جڑ اٹھ علی قادری

[illegible]









\_\_\_\_\_

یاد رہے کہ میں صما کے دین و اخلاق میں مستحق توبہ و توبہ و توبہ میں

امام حسن  
و علی بن ابی طالب  
و جعفر صادق

يعلمنا الملائكة الوهاب

معاذتِ عایت! تصریح اور انشائیہ نازل کئے جاتے ہیں اور یہ حاملِ صبیح ہوتا ہے۔ جب تک عائدہ ہمدلی نسبتِ اہلبیت کا اعتقاد نہ رہتا ہو اور اس کو قادرِ مطلق تعریف بالذات قرار نہ سمجھتا ہو اور اس کے حضورِ بے حد و حد اپنے اعتبار سے انسانی تذلل سمجھتا ہو اور عہدِ بیت لیتے ہیں چاہے لائے۔

تعلیم اس سے عام ہے اس میں فائیت تداخل اور حمایت خصوص اور منہر کی

[illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّىْ  
 تَعْلَمُ اَسْرَارِىْ تَعْلَمُ مَخْفَاىِىْ  
 فَتَهْدِىْ لِمَا رَزَقْتَ لِيْ خَيْرًا مِنْ  
 حَبْلِ الْجَنَّةِ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ  
 الرَّحِيْمُ ۝



کو دلوں اس قدر تین ستموں اور دلوں شرک پہنے میں بھال آ رہا ہے مگر ہوں و  
 کافرانوں کی زیارت اور ان کی تہنیت و مہبت سے دلوں کو عداوت جنہ بہ کان وین کی  
 رہا ہے میں کس کا دلوں میں عداوتیں ہیں دوسرے کے بہت ہوا میں ہیں نہ  
 ہے وہاں وہی تہنیت و مہبت ہے نہ اس کے دوسرے عداوتیں تہنیت و مہبت کے ستر ہیں اور  
 و غفلت و دوسرے عداوتیں میں سے وہاں ہے کہ تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت تہنیت  
 مال سے عداوتیں تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے

وہاں ہے کہ تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے  
 تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے

ہے۔ العداوتیں تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے

یہ کہ تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے تہنیت و مہبت کے



بہارِ نبویؐ روزی تمہیں شرفِ ایزد بخیر و برکت و باریک بینی

لمطالعہ صحت و عیال و مال و دولت و عیال و عیال و عیال

دو اصول و عادت و ارشاد و تعارف ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

یہ ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب ہے کہ سنانی کے نام و تاریخ و ترتیب

کیجئے رخصتا ہوتا

چہارم قرآن کریم میں مسجد و قبریں مذکور ہیں جس کی غور کیجئے تو وہ سب



کے سب انہات دعا پر زبردست دلائل ہیں پیرایہ قسم کہ سے اور بھروسہ برہاں تو ہی  
 دغدغہ خلیفہ علیہ السلام کے عطا اور بیت سے وجود ملکیت ہیں استعمال نہیں  
 اسی قدر کہتے کیا گیا جو نئے دلوں کے لئے کافی ہے اور رہائے دلوں کے  
 نئے اور بھی بے گار ہے۔

کتبہ سیدنا ابی بنی نمبر

دقیقہ ۱۰۵

کتبہ سیدنا ابی بنی نمبر

دقیقہ ۱۰۵

دکبریہ کا سوال و جواب

یاد رکھئے کہ محکمہ دار الحکومت کی طرف سے دیئے گئے جوابات میں جو باتیں درج ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نے اس بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

11-00000



سید احمد علی

2000

بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم محمد بن عبد الله بن علي رسول الله

ایمان بعد ہر دم مختلف قسم کے ہوتے ہیں سب سے بڑے ایک ہی قسم کا :  
نہایت بڑے و خوشی سے مگر ہر دم ایسا تھا کہ کسی دوسرے کے حق سے متعلق ہوتا تھا یا اس  
کے صاف نہ دینے سے کسی اور کا ضرر لازم آتا تھا اس کا صاف نہ کرنا دوسرے کے





۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰





[illegible]

استے جہاں سے طائر ہوا کیا کوریا طائر احمد اور جہاں سے قوم نہایت کے مہنی خوار  
کے احادیث شریک ہیں اور سے مہبت نہ شریک میں مثل کبیر سے سے کے دعوے ہیں  
مشرکوں میں رسالت اور وحی کے دعوے ہیں شریک ہیں۔ تبدیل کا شریک میں شریک  
ہیں "دلوں کے کافر سے نے اپنا ہوا خود بھی رسول بننا ہے اور اپنے اور وحی کے





## استغفار

ہاؤ مانتے ہیں عطاے دین اختیار شہ تین ان سلا میں کسٹی  
تھے کہے میں اور ان کی سرحد کیا ہے اسے کمال غناست ورا کر شکم  
دہاں میں کہہ اور سہا اور دا

المسیر

محمود احمدی سسی مغربی و امیر اسلامیہ  
جمادی اہمہ شرب مطہر پڑھیں باو

## الغیر المطلق الوهاب

کشتہ اسر احمد خداداد بصری مودہ حیر

الغیر المطلق وہ ہے اسلئے عام حملی لغت علیہ و علم اور اصحاب باہ اور امیر  
محمودین سے شہ زین علی بمانت میں دہی سواو اعظم دہی حاضرین علی قیام ہر بے  
دین سے بد سے محرم ماسھے کے سے مستور رہتے ہیں جیاد و لویا کی محبت و توقیر  
وہ بھی کی شہرت علی اس طارہ علات ہے وہ تعالیٰ اعظم

کنہ الغیر المطلق بحدہ التی

سید محمد معجم الدین جعفر طبع

# استغناء

کیا دانتے ہی کتاب دینہ مختار ترع تین کروای جیل صاحب دے  
 لے نام تہذیب الاطیان کی کتاب ہے اس کے جو معانی میں اس سلسلہ کا دست  
 ہوا ہے کہ دانتے ہی صاحب دورہ بقید کیا ہے اس کتاب کا اس واسطے  
 ادا یہ کہلائے ہے و کتاب بن گشت: مع

مفتاح  
 مفتاح  
 مفتاح

## الحوادث والکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 تہذیب الاطیان کے زیر تصانیف و تفسیر و تشریح و تفسیر و تفسیر  
 سلسلہ ہر حق و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر و تفسیر  
 لے نام کن نہیں دانتے

کی اسوۃ القصر علیہ السلام  
 مسیحہ تعظیم الدین محمد علیہ السلام

# استطاع

یاد رکھیں کہ ان تمام حکمرانوں نے اس سلسلے میں اپنے تمام  
 محنت و کوششوں کو صرف اس مقصد کے لیے وقف کیا ہے کہ  
 ان کے زیرِ قیادت تمام لوگوں کو ایک ہی راستے پر  
 لے جائیں اور ان کو ایک ہی مقصد کے لیے  
 یکجا کر دیں۔ ان کے لیے یہ سب کچھ  
 ممکن ہے۔ ان کے لیے یہ سب کچھ  
 ممکن ہے۔ ان کے لیے یہ سب کچھ

میں نے یہ سب کچھ  
 میں نے یہ سب کچھ  
 میں نے یہ سب کچھ

## نہایت الملک الہاب

انہی کے لیے یہ سب کچھ  
 انہی کے لیے یہ سب کچھ  
 انہی کے لیے یہ سب کچھ

مہرِ فرمانِ حق کے علیٰ غرض درگاہت سے دنیا کوڑے قیصرِ عام سے پہنچے اسرار  
 و سبب کی تابعدارِ حقیت ہوئی ہرگز نہ بے دین کی کیا دی کے آپ نے پروس  
 فائش کر دی ہے ان کے کام اس سے زیادہ ہیں جو سال اس سال میں قابلِ ہر  
 دعا و دعا۔ آمین۔

۱۔ التمنا العظمیٰ علیہ السلام

مسجدِ یحیٰی الہیٰ بنیٰ معاویہ

سیدنا محمد بن عبد اللہ

علیہ السلام

سیپہ سالار حسین علی خان

۱۰۰: مجلہ نیا نیا

بحرہ الملک الوہاب

الحمد

نصرانہ ارجو المرجو، حدود و معنی جو پہلے تحریر

یہ بات فقہر افغان اور بے بیاد ہے کہ صاحب کو میں کی عقلات میں تعین  
 پرہ کے کوئی محبہ بد کے گئے ہوں ساری جہاتیں میرا لفظ عقل کی جہ  
 اور ایندہر عقل سے غریب یا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ عقل کے جہ  
 ہے ان باب معنوں کی جہ جہاتیں یک کتاب میں تعین تو کیا ہے اس کے  
 کے لفظ دیکھئے نہایت درایت جہات دو عربی کی عقلات کو کہ  
 مانے سے دل بہرہ کی بد میں لے گئے دیکھئے کہ اس کے ساتھ  
 علم اور بین کے ہوں اصل سے اس کے ساتھ عقلات کی جہ  
 کتب انقیبات میں مقصود ہے یہ جو ہمیں ہے اس کے ساتھ عقل کی  
 اور چنانچہ کو اس سے کہ یہاں ہے علم کو غور کو ان میں ہے اس کے  
 میں اپنا مذہب کو ایہ جہات عقل سے صرف ہیں یہ جہات کے ساتھ  
 ہیں جو کہ عقل پر چند عربی زبان میں کی عقل کی جہات میں

۱ زبان سے اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ  
 نگاہ کی حوت علم کے دو جہات ہیں اس کے ساتھ اس کے ساتھ  
 انقیبات میں  
 دیکھئے کہ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ

لوگوں کو اپنی مساجد سے دور کرنا اور عوامی جگہوں سے اہلسنت کو ہٹا دینے کی یہ مصلحت تھی۔

[illegible]

۴. تصویر الایمان میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حرفِ سبوت





معتقدہ آریہ سے بگڑا تہذیبیات میں شی جیسے سے سنے طائر تکیا کہ اس کو خوار ہی جاسے کیوں نہ ہو اس کا جانی سے

۱۔ مہجرات کے محل تعلیمات میں ہیں جس کے ساتھ یہ عقیدہ  
ظاہر ہے کہ ان میں بھی ایسا نہ ہو کہ ان کے لئے ان کے لئے  
دوسرا جوڑا ہے جس میں ان کی بات ہے عشرت و پیش سے ہونا مگر ان کے  
میں ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے  
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

یہ وہ صاحبِ خانہ ہے جسے صلیبیوں نے دیکھ کر حیرت میں آ گئے تھے۔  
 وہ ایک نوجوان تھا جس کا نام ریٹ تھا۔ اس کی اطلاع سے بہت جلد وہ  
 صلیبیوں کے پاس پہنچا۔ اس نے کہا کہ میں کسی خاص کام کے لیے آ رہا ہوں۔  
 وہ مجھے اس کی بات سن کر حیرت میں آ گیا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے لیے  
 ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں  
 اس کے لیے ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے  
 کہا کہ میں اس کے لیے ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر  
 ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں اس کے لیے ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری  
 زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں اس کے لیے ایک کام لایا ہوں جس  
 سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں اس کے لیے ایک کام  
 لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے کہا کہ میں اس کے  
 لیے ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔ اس نے کہا  
 کہ میں اس کے لیے ایک کام لایا ہوں جس سے تمہاری زندگی بہتر ہوگی۔

مروث سے سترہ سال ہے۔ انبیاء ص ۱۳۳ مگر واقعہ میں وہابیہ کا عقیدہ  
 اس کے خلاف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے جنت و مکان سے سترہ جہات سے  
 عیدہ کر دیت کہ جس جنازہ والا وہابیہ سواری انجیل دہوی کے ایضاً ان ستر  
 ۳۰۶۴ میں لکھا ہے کہ سترہ جہات ارضی و مکان جنت و ما بیت زلیب  
 عقل و ہمت ہنیت و زیات صفت و قبول شہادت و اثبات روایت  
 ہدایت و ہدایت و اثبات جوہر و وصال بیرون و صوری و غیرہ سترہ جہات  
 و حکم و حکم تقدیر و کام و قول جسد عالم و مثال میں از سائنس و امور و سیاست  
 و فلسفہ و از عقل و جہات حقیقت است کہ صاحب ان عقائد و عقائد و امور  
 صادق و مزی شہادہ ہو چکی کہ عقیدہ یہ ہے کہ حاکم و حاکم سے اس کے  
 خلاف

۱۰. انبیاء ص ۱۳۳ میں لکھا ہے کہ جو اس کا قائل ہو کہ کسی پروردگار  
 کو ہر پر میں اتنی فضیلت ہے کہ جس کا نہ ہو سکتا کہ جو چاہے اس پروردگار سے قائل  
 کے مثل بناد یا عقیدت کہ وہ ایمان سے عداوت ہے یہاں تو یہ کیا اور پرورد  
 خدا کو دیکھئے تو حقیقت یہ ہے کہ جس عقیدہ پر در ایمان سے عداوت  
 ہوئے کا حکم دیکھو وہ عقیدہ خود ان کا پاس ہے چنانچہ فلاسفہ و متقدمین و بریانی علم  
 رکناں و رئیس دلی ص ۱۰۰ میں لکھا ہے کہ انسان آپس میں سب جہاں میں  
 جو بڑا بڑا ملک ہے وہ در ابعالیٰ سو اس کی بڑے بھائی کی کسی تعلیم لیجئے - دوسری  
 کتاب براہین قاطعہ جس کے مصنف بغا ہر ہی سواری طیلان ص ۱۱۱ میں جنہوں نے



انقیبات میں قاہر ہے۔

۱۰۔ انقیبات مکتوبہ میں لکھا ہے "اور ہمارا یقین ہے کہ شیخ"۔

بے کوفوں شخص نبی علیہ السلام سے اعلم وہ کہہ رہے ہیں اور ہمارے سعادت اس شخص سے  
کفر ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ جو ان کے کہ شیطان ملعون کا علم کی جڑی  
سے زیادہ ہے۔ یہاں لکھا اور یہاں قاطع میں خود ہی شیطان میں سے  
دست ہم کثابت کیا ہے اور حمود کے حق میں اس سے کتبہ کا کیا  
یہاں جس میں کفر بتایا اس کے قائل خود آپ ہی ہیں۔ یہاں آپ کو یہاں  
لکھے ہیں شیطان ملک الموت کو یہ دست لکھتے ہیں کہ موت کو علم  
کہ دست کا کسی میں تعمیل سے کہ جس سے تمام غم میں اس کے یہاں  
ثابت نہ لے "ابھی عقیدہ ہے کہ انقیبات میں یہاں صاف صاف  
اور ایسا عقیدہ رکھنے دے گا اور جوابات کی تیاری ہے

۱۱۔ انقیبات مکتوبہ میں کہ شیخ نبی علیہ السلام کے علم اور یہاں یہاں

بلاؤں کے علم کے یہاں کے یہاں دیکھنا ہے۔

علمائے عرب کے ملنے کے قلم نامہ عقیدہ قاہر کیا اب یہاں کے  
اصول کے ان میں کہ کہہ رہے ہیں وہ فضل کس کا ہے یہاں یہاں  
محبوب و محبوبی صفت ہر ای اثرات علی غازی مکتوبہ میں ہے چہ یہ آپ کی دانت  
مختصر پر ہم غیب کا تو کیا ہاں اگر عقل یہاں یہاں طلب لغت کہ مراد  
اس سے بعض غیب ہے بال غیب اگر بعض علم غیب مراد ہیں تو اس میں ضرور



میں وہ اس کے منکر ہیں دیکھتے ذلی کے حوالے فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص ۱۰۰  
سوال: مولانا شریف اور مولانا صاحب کوئی بات خلاف یہ جو ہے حضرت مولانا  
عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کا کہتے تھے آپ کے نزدیک ہاں ہے یا نہیں  
مولانا صاحب واقعی مولانا شریف اور مولانا صاحب تھے یا نہیں؟

جواب: مولانا صاحب مولانا صاحب کوئی بات خلاف یہ جو ہے حضرت مولانا  
عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کا کہتے تھے آپ کے نزدیک ہاں ہے یا نہیں؟  
اسی فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۲۵۰ میں مسئلہ مذکور  
میں جس میں روایات جھوٹی ہیں جو آپ کے خلاف ہیں اس کے خلاف  
میں میں شریک نہیں ہوں

جواب: مولانا صاحب مولانا صاحب کوئی بات خلاف یہ جو ہے حضرت مولانا

عبد العزیز صاحب رحمہ اللہ کا کہتے تھے آپ کے نزدیک ہاں ہے یا نہیں؟  
اسی فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم ص ۲۵۰ میں مسئلہ مذکور  
میں جس میں روایات جھوٹی ہیں جو آپ کے خلاف ہیں اس کے خلاف  
میں میں شریک نہیں ہوں

مصلحت کے، حقیقت میں یہ سب آپ کے خلاف ہیں مولانا صاحب کی  
فہم درست نہیں اور انتہیات میں مولانا صاحب کے خلاف کیا یہ کسی کیا ہیں؟  
مولانا صاحب مستحق شہادت ہیں وہاں ہوں وہاں کی تمام کتابیں ہیں مولانا صاحب  
بہرہ میں چند طور پر بیان ملے ہیں آپ مولانا صاحب کے خلاف ہیں مولانا صاحب  
کے خلاف کے مولانا صاحب کے خلاف ہیں مولانا صاحب کے خلاف ہیں مولانا صاحب  
میں مولانا صاحب کا بیان کہ مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب مولانا صاحب

[illegible]



علامہ بریل جو تقریر انہوں نے لکھی تھیں بے حد درج کرنا چاہیے تھی اس کا  
 حوالہ نہیں کیا گیا۔ وہ کیا مضمون غلط تھا جس کو پہلے اس کے سنے کی تقریر پر  
 ٹائٹ چھانٹ کی لہذا اس قیاسات میں خود اقرار ہے چنانچہ ص ۱۰۰ کے اوپر  
 لکھا ہے یہ علامہ کو مکرر دلائل شرعاً و عقلیاً کے علاوہ کی تصدیقات کا حوالہ ہے۔  
 جن علامہ کی تقریر اپنی بات کے ثبوت کے لئے پیش کی وہ ان میں سے  
 درجہ اول کی تھیں۔ سب سے اول نمبر کچھ سنئے ہیں کہ وہ تقریر ان سے حاصل تھی اور  
 باقی خلاف اور صرف کلام نہیں وہ ان میں یہ حال میں اس بات کا ہے  
 اس نے جو ایک نصیحت شیخ احمد شہید کے لئے لکھی تھی اس سے  
 لوگ کچھ نہیں لے کر آئی وہ اب جو علامہ کو تھیں سے ان کے حوالہ میں حوالہ  
 سے وہاں "بند و محرم مشہور" کو اب لکھا ہے اور لکھنا کہ اس کا حوالہ ہے  
 کو اب اور وہاں بتا دے کہ یہ وہ باتیں ہیں جن سے اس کے حوالہ کے بارے  
 ساتھ کو اب لکھنا کہ اس کے حوالہ ہے۔

تیسری تصنیف مشتمل ہے ایک کتاب کی ہے جن کو نسخہ کائنات سے حاصل  
ہے ظاہر ہے کہ وہ عربی و عجمی میں سے ہیں جن کی فہم کو اعلیٰ ہے تو  
انہی کی قلمرو میں نہ آیا تو عزیز دنیا سے چرات ہے کہ سدا رہوں لی غریب عالم  
کو کے نام سے پیش کرتے آیا، حوا و دیار عالم ہے

داخل کیا ہے۔ سدا کہ عشاقی حوا کرتی بیٹھے اس دھوکہ دہی کی کہو اکتا ہے ہے

[illegible][illegible][illegible]

اس سے ظاہر ہے کہ تمام علماء کو مکرر ان کے کفر پر متفق تھے اور کسی طرح ان کو  
 فریب کاری نہ مل سکی اس لئے انہوں نے جلی تقریریں بنائیں اور بلند دستاویزوں  
 اور افتاویں کو مل کر مکرر ظاہر کر کے ان سے کہ کھڑا ایسا راستے کو تا بہرہ  
 کے لئے اور کسی کیا کرتے تھے۔

غلامی مدینہ کی تصدیقات کا حال | طلبہ مدینہ کے دست پرورش  
 میں ایک چارہ لے رہے تھے  
 سید صاحب بزرگی کے کسی رسالہ کے چند مقامات میں غلامی جاتی ہیں  
 لکے گی پانچویں میں انہیں صاحب کے دستخط سے سب سے پہلے دیکھنا  
 تعلیمات پر دئے بزرگی صاحب نے رسالہ پر دئے تمام تعلیمات میں سب  
 نقل کر دیئے تاکہ اور موثرگی میں اور مدینہ جیسے کے لئے اور اس سے حوالہ  
 میں چنانچہ تعلیمات کے صورت میں اس کا ذکر بھی کیا ہے

بزرگی صاحب کا یہ رسالہ میں نقل کیا میں کہ اگر کتب پہلے اور یاد دہانی  
 کیلئے تھیں تعلیمات کی کچھ باتیں لکھی ہیں کہ ان کی دیا ت سے ان میں کہ سنے  
 میں کہ اس رسالہ کو اصل خواہاں ہیں چنانچہ کسی صاحب سے سے ہوا اگر وہ  
 موافق ہو تا تو اس کا صرف صرف لے جاتا۔

مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شوقی کی تحریر | غلامی مدینہ کی تقریرات کے  
 سلسلہ میں سب سے آخر  
 مولانا شیخ احمد بن محمد خیر شوقی کی تقریر سے اس تقریر میں مولانا نے یہ تو نہیں فرمایا کہ



# وہابیہ کی عیاریاں اور تلبیسات کا افشاء راز

استفتاء

کیونکہ میں علامہ ابن عربیہ کے متبع ہوں اور ان کے عقائد سے  
کوٹھائیں چاہتا ہوں وہابیہ جو یہ توہمات خدائی ہے۔ معصیتِ بڑی ہے کہ  
ماتہ مائتہ مویہ ملت حاضرہ شیخ فاسلہ المسلمین سیدنا مولانا محمد  
خان محدث بریلوی کے حوالہ سے جو امت پر ہوا کرتے ہیں اس سے ان کو  
کوٹھ مسلمین کے فتنہ فکرتوں تو کیا کیا کیا ہے ان سے براہین  
ہے یا ضلالت اب حذائف طب مرید سے کہیں علماء و محدثین خدائی  
نے نہ کیا نفع کا فتویٰ دیکھتے تو ان دعوامات سے انکار کرتے اور شرعاً  
سے براہوں کی نیز کسی دلیل کے ہار میں سناں کیا یہ تنہا جانتا ہے کہ ہر  
کسی مسلمان کو کافر یا کفریہ جو حقیقتہً جہل و بیست شریف و ہر دین سے حق  
پاکست کے احکامات کا شرف و خیال و عقیدہ ہر دین و مسلمانوں میں جانتے  
تو کیا یہ صحیح ہے یا غلط یہ کہ دلائل اور ثبوت کی روشنی میں تفصیلی تحقیق ہمیشہ  
غایت و ہمیشہ۔ علامہ الطحطاوی رحمہ اللہ



ہاؤ اور اس کی کتابوں اور اس کے رسالوں اور روزِ آنحضرت کو ماننے اور اس کی تقدیر کا  
 ہر شے پر ایمان لائے۔ تو جو ان امور میں ہمارا ہم عقیدہ ہے سو کون ہے اور جو ان میں ایک  
 میں ہم عقیدہ نہیں اس کو حقیقت بیان ہی حاصل نہیں تو وہ اس نہیں کا وہ ہے  
 واللہ تعالیٰ اعلم۔

کنز العبد المقتصر محمد بن عبد الباقی

سید محمد حمید علی

سرورِ عالم

کتابتِ اولیٰ

۱۳۸۰ھ

# مسئله غائب

استفتاء

مصورین و مصنی سہ طبعیہ اسلام کے غائب سے متعلق رہنمائی و مشکوہوری ہے  
 و یہ مسئلہ لوگ ان کے نگاہ میں بہت سہل و آسان ہے مگر اصلیت میں اس کے سوالی  
 سے بے غائب ۱۲۵۰ سال تک ہے اور اہل ایدہ و فرقہ پاس نہیں دیکھیں  
 ان کے مسائل کا جواب دینا بہت مشکل ہے اور اس پر اس وقت و ملت میں تو ہر دور

المستفتی

سید محمد نوری مدظلہ العالی

الحمد لله رب العالمین

الحمد لله رب العالمین محمد و آصل علیہ و آلہ و سلم  
 الدعا و الحمد لله رب العالمین محمد و آصل علیہ و آلہ و سلم  
 بیع استیفاء و طرہ و ایام و ماضی و ہوں! غائب و ماضی و ہوں! باکیر و قریب اور امداد و شہ  
 سے یہ جواب بھی ملتا ہے نہ تہلک و تعالیٰ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم  
 تنہا مانع نہیں ہم سے آپ پر کتاب نازل و ماضی و ہوں! باکیر و قریب اور امداد و شہ





حدیث ۱۳۱ بخاری و مسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُنُ لِحُجَّتِكَ ذَلِكَ لِي  
لِيُكَلِّمَكَ اللَّهُ بِمَا تَقُولُ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ مِنْ قَسَمِهِ  
رَأَى أَوْ عَيَّاسًا تَمُكُّ وَهُوَ عَلَى نَوْلِ يَجُوزُ فِي بَيْنِ قَبَائِلِهِ مَا يَأْتِي

عَلَى سَلَمٍ لِيُكَلِّمَكَ اللَّهُ بِمَا تَقُولُ فِي صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ مِنْ قَسَمِهِ

یہ روایت آگے کے احادیث میں ہے۔

حدیث ۱۳۲ بخاری و مسلم میں حضرت ثمالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثَمَالِي قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ مِنْ قَسَمِهِ  
رَأَى أَوْ عَيَّاسًا تَمُكُّ وَهُوَ عَلَى نَوْلِ يَجُوزُ فِي بَيْنِ قَبَائِلِهِ مَا يَأْتِي

یہ روایت آگے کے احادیث میں ہے۔

حدیث ۱۳۳ بخاری و مسلم میں حضرت ثمالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے  
ثَمَالِي قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ مِنْ قَسَمِهِ

حدیث ۱۳۴ بخاری و مسلم میں حضرت ثمالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

ثَمَالِي قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاتِهِمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ مِنْ قَسَمِهِ  
رَأَى أَوْ عَيَّاسًا تَمُكُّ وَهُوَ عَلَى نَوْلِ يَجُوزُ فِي بَيْنِ قَبَائِلِهِ مَا يَأْتِي

دست کو :

حدیث اہل نام احمد و ترمذی نے ایک حدیث روایت کی اور اس میں  
میں بھی بتایا اور ترمذی نے کہا میں نے اہل بخاری سے اس حدیث کو دریافت کیا وہاں  
نے فرمایا مجھے اس حدیث میں ہے بعض اس مسئلہ میں وہ حبیب پس مجھے یہ کہہ  
روشن ہو گئی اور میں نے یہاں لکھا۔

ان آیات و احادیث سے حبیب ظاہر و روشن ہے کہ اسے غالب و غالب نے  
اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال و شہادت کے طور پر بیان کیا ہے اور اسے  
فداء اور قربانیت تک پہنچنے والی کوئی واقعہ عطا فرمایا اور اسے اس طرح صلوہ و سلام  
کو ہم یاد کیا ہو۔

اب یہ شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں رہا کرتا ہے اور اس سے وہ  
آیات و احادیث کی تفسیر لے لیا کرتا ہے کہ وہ حبیب پر صلوہ و سلام و تحنن  
عطا نہیں فرماتے۔ چنانچہ عہد شباب میں غلامی میں لایا گیا اور شہرت شہداء کا منی بیان  
کی فرماتے ہیں کہ اس صلوہ میں عہد واسطہ دیا گیا ہے کہ عہد میں عہد و شہادت  
والہو متحقق نکال متعاقب عالم العیب فلا بعد عن حبیب احدی من اصحابہ  
رسول یعنی غنی علم ذاتی کی گنج سے احادیث و تفسیر ہی حالت ہوا و شہادت سے لے  
تعالیٰ عالم العیب سے اور اپنے حبیب پر کسی کو عہد و شہادت نہیں کرنا سزاوارت و سزاوارت  
سے ہے۔ خدا کی عہد و شہادت اس عبارت سے فیصلہ کروا اور عبارات یعنی میں عہد و شہادت  
ہے اور عبارات شہادت میں عالم تعالیٰ دو اہل تک کوئی خاص نہیں پس حضور صلوہ





## شہرہ ازل

آپ کی ساری باتوں سے مجھ کو بہت نصرت و تحفظ ملتا ہے

فصلی از معانی حیات و علم و اخلاق و عبادت و غیره

نو قیصرانہ: ۱۹۷۱ء میں پاکستان نے بھارت سے ۱۱ لاکھ مربع میل زمین ہار دی۔

کتابخانه ملی افغانستان - کابل

مجلس شورای اسلامی

جواب

**جواب** : اگر آپ سے یہ سوال ہو کہ کیا یہ ایک نیا دین ہے تو نہیں بلکہ یہ ایک نیا دور ہے۔

میں نے اسے دیکھا تھا۔ اس نے کہا کہ اس نے اسے دیکھا تھا۔

۱- اگر چه در این کتاب، هیچ یک از اینها را به صورت

Figure 1. The effect of the concentration of the polymer on the  $\alpha$ -transition temperature of the polymer.

Source: *Journal of the American Statistical Association*, 1997, 92, 1031-1042.

میں نے اس کے ساتھ ساتھ ایک اور چیز بھی یاد کی۔

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

Figure 1. The effect of the concentration of the solution on the adsorption of the dye. The concentration of the solution was 0.01, 0.02, 0.03, 0.04, 0.05, 0.06, 0.07, 0.08, 0.09, 0.1, 0.2, 0.3, 0.4, 0.5, 0.6, 0.7, 0.8, 0.9, 1.0, 1.5, 2.0, 3.0, 4.0, 5.0, 6.0, 7.0, 8.0, 9.0, 10.0, 15.0, 20.0, 30.0, 40.0, 50.0, 60.0, 70.0, 80.0, 90.0, 100.0, 150.0, 200.0, 300.0, 400.0, 500.0, 600.0, 700.0, 800.0, 900.0, 1000.0, 1500.0, 2000.0, 3000.0, 4000.0, 5000.0, 6000.0, 7000.0, 8000.0, 9000.0, 10000.0, 15000.0, 20000.0, 30000.0, 40000.0, 50000.0, 60000.0, 70000.0, 80000.0, 90000.0, 100000.0, 150000.0, 200000.0, 300000.0, 400000.0, 500000.0, 600000.0, 700000.0, 800000.0, 900000.0, 1000000.0, 1500000.0, 2000000.0, 3000000.0, 4000000.0, 5000000.0, 6000000.0, 7000000.0, 8000000.0, 9000000.0, 10000000.0, 15000000.0, 20000000.0, 30000000.0, 40000000.0, 50000000.0, 60000000.0, 70000000.0, 80000000.0, 90000000.0, 100000000.0, 150000000.0, 200000000.0, 300000000.0, 400000000.0, 500000000.0, 600000000.0, 700000000.0, 800000000.0, 900000000.0, 1000000000.0, 1500000000.0, 2000000000.0, 3000000000.0, 4000000000.0, 5000000000.0, 6000000000.0, 7000000000.0, 8000000000.0, 9000000000.0, 10000000000.0, 15000000000.0, 20000000000.0, 30000000000.0, 40000000000.0, 50000000000.0, 60000000000.0, 70000000000.0, 80000000000.0, 90000000000.0, 100000000000.0, 150000000000.0, 200000000000.0, 300000000000.0, 400000000000.0, 500000000000.0, 600000000000.0, 700000000000.0, 800000000000.0, 900000000000.0, 1000000000000.0, 1500000000000.0, 2000000000000.0, 3000000000000.0, 4000000000000.0, 5000000000000.0, 6000000000000.0, 7000000000000.0, 8000000000000.0, 9000000000000.0, 10000000000000.0, 15000000000000.0, 20000000000000.0, 30000000000000.0, 40000000000000.0, 50000000000000.0, 60000000000000.0, 70000000000000.0, 80000000000000.0, 90000000000000.0, 100000000000000.0, 150000000000000.0, 200000000000000.0, 300000000000000.0, 400000000000000.0, 500000000000000.0, 600000000000000.0, 700000000000000.0, 800000000000000.0, 900000000000000.0, 1000000000000000.0, 1500000000000000.0, 2000000000000000.0, 3000000000000000.0, 4000000000000000.0, 5000000000000000.0, 6000000000000000.0, 7000000000000000.0, 8000000000000000.0, 9000000000000000.0, 10000000000000000.0, 15000000000000000.0, 20000000000000000.0, 30000000000000000.0, 40000000000000000.0, 50000000000000000.0, 60000000000000000.0, 70000000000000000.0, 80000000000000000.0, 90000000000000000.0, 100000000000000000.0, 150000000000000000.0, 200000000000000000.0, 300000000000000000.0, 400000000000000000.0, 500000000000000000.0, 600000000000000000.0, 700000000000000000.0, 800000000000000000.0, 900000000000000000.0, 1000000000000000000.0, 1500000000000000000.0, 2000000000000000000.0, 3000000000000000000.0, 4000000000000000000.0, 5000000000000000000.0, 6000000000000000000.0, 7000000000000000000.0, 8000000000000000000.0, 9000000000000000000.0, 10000000000000000000.0, 15000000000000000000.0, 20000000000000000000.0, 30000000000000000000.0, 40000000000000000000.0, 50000000000000000000.0, 60000000000000000000.0, 70000000000000000000.0, 80000000000000000000.0, 90000000000000000000.0, 100000000000000000000.0, 150000000000000000000.0, 200000000000000000000.0, 300000000000000000000.0, 400000000000000000000.0, 500000000000000000000.0, 600000000000000000000.0, 700000000000000000000.0, 800000000000000000000.0, 900000000000000000000.0, 1000000000000000000000.0, 1500000000000000000000.0, 2000000000000000000000.0, 3000000000000000000000.0, 4000000000000000000000.0, 5000000000000000000000.0, 6000000000000000000000.0, 7000000000000000000000.0, 8000000000000000000000.0, 9000000000000000000000.0, 10000000000000000000000.0, 15000000000000000000000.0, 20000000000000000000000.0, 30000000000000000000000.0, 40000000000000000000000.0, 50000000000000000000000.0, 60000000000000000000000.0, 70000000000000000000000.0, 80000000000000000000000.0, 90000000000000000000000.0, 100000000000000000000000.0, 150000000000000000000000.0, 200000000000000000000000.0, 300000000000000000000000.0, 400000000000000000000000.0, 500000000000000000000000.0, 600000000000000000000000.0, 700000000000000000000000.0, 800000000000000000000000.0, 900000000000000000000000.0, 10000000

مجلس کا قیام اور اس کی اہمیت مسجد شہید سید علی ہاشمیؑ کی وجہ سے، اس لیے اس کی

میں نے اس کو سزا دے دی ہے جو اس کو ملتا ہے۔

مصلحت کے واسطے اس سے حمل علی آقا رضا راہی اللہ سستی بت ہے: یہی کہ میں یہ

جاننا قرآن میں ہے "اے اللہ! میں نے تجھ کو کہے ہے۔ لا الہ الا انت ہی ہے، اور میں نے تجھ کو کہے ہے۔"

جو ہے چلے نکلتا ہے فرمایا ہو اور علم اس کے جو دعاء ہو فیکر یا اس کے ساتھ مل کر  
 مل کر یہ اس کے قید بھانپنے پر دلیل ہیں یا اس کے ذکر و دعا کا یہ مطلب ہے کہ اس کے ساتھ  
 قید کام کی کا نہیں ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہے کہ جو شخص اس کے ساتھ ہو وہ جہنم میں  
 میں ہے اذ قرأ العنقیب بیوتی . . . . .  
 الا انہ غفرہ بعد پست میں اور دلیل ہے کہ اس شخص کو اس کے ساتھ  
 قتل کے ملوث نہ ہو کہ ہم یہاں شہادتوں کے ہمیں ہمارے ساتھ ہے . . . . .  
 انکو عیب اس قدر میں ہے . . . . .  
 انکو عیب غفرہ . . . . .  
 لا میں اس میں جو . . . . .  
 نیکوئی کے ہیں نہ نیک نہ اس کے ساتھ ہے عیب اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 عالم الغیب فلا یخبر بہ احد الا عیب اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 لا استغفرت اور اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 شہرہ میں عیب اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 . . . . .  
 شریعت کے عیب اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 تو اس کے ساتھ ہے . . . . .  
 . . . . .

W. C. Cline

ان کے بیوی سے "مہر" کی رقم لینا

پھر میں نے اپنے دل سے کہا کہ میں نے یہ سب کیا ہے۔

پایہ پروردگار کے جواب

ہم جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے لئے ہے۔

[illegible]

وہاں پہنچ کر انھوں نے دیکھا کہ ایک شخص اس جگہ پر کھڑا تھا جس پر انھوں نے پہلے سے  
 ایک بار گزرا تھا۔ اس شخص نے ان سے کہا کہ یہ ایک عجیب و غریب جگہ ہے۔

گورنمنٹ کے عمل میں جس سے ثابت میں مہم فیصلہ کی ہے اور جان اب سے پانچ  
کی نفس میں ملے گا۔ خود بخود ہے اور خود ہی جس سے ختم ہے

سید

مقام ضروری ہے اور انھیں نفع و فائدہ کی بات سے  
معلوم ہوتا ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ انھیں کے حالات







[illegible]





[illegible]

[illegible]

# شبہ شش

حضرت عاشقہ صدیقہ جنی کے سنہائے دیوارِ حرم میں:

کہ اگر کسی سلیقہ دار کو ملے اپنے سب کا

بھائی اس طرحیہ عزیزِ عزیزانِ دوست تھے بنی ہوا کیا نیت میں ہے رشتہ

عہدِ بدلتے ہوئے میں اچھا بندہ بننا وہ بت بہت غنِ مصروفِ قار

نہیں دیکھتا کہ کس طرحیہ محسنِ مہربان ہے علمِ یوں یہ دیکھتا ہوں

بہرِ محسوس کیلئے وہی کس طرحیہ غلامِ باغِ حیات ہے نذرِ اعصا

## جواب

میں نے دیکھا ہے کہ کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے

کس طرحیہ محبت کی شکل میں آیا ہے اس میں جو ہے اس میں جو ہے





[illegible]





[illegible]





[illegible]



ایسی کائناتیں ہیں سے ان امور غریب کا حرم ہیں دیا جاتا تھا اور فرما جو اس  
 اورین سے بے پروا ہو بد نصیب سے کہ ان میں گھٹت کے آئے تھے اور اس  
 کے فرمان کو پہل گیا پس اس آیت سے یہ مراد لیتے ہیں کہ اگر امور غریب کا حرم کسی میں  
 زیادہ قیصر الٹی آیت کی تفسیر جائزہ کے صرف کہ آیت و اس میں جو یہ کہ  
 قولہ ان کی تفسیر یہ ہو کہ یہ نصیب اس پر ہے نہ کہ اس پر ہے  
 مثلاً محو و غول کہ غول سے مراد جو حلا یہ ہو کہ اس پر ہے  
 و دلک و حال پس یہ مراد یہ کہ اس پر ہے نہ کہ اس پر ہے  
 تفسیر الی سے ہو کہ آیت سے آیت کا حرم ہے جیسا کہ اس پر ہے  
 کہ آیت سے آیت کا حرم ہے نہ کہ اس پر ہے  
 سنی ہے کہ یہ ایسا کہ اس پر ہے نہ کہ اس پر ہے  
 کہ اس پر ہے نہ کہ اس پر ہے  
 شرک سے ظاہر نہیں تھا و اس پر ہے نہ کہ اس پر ہے

کتابت شد محمد علی

نسخہ  
 ام

سنہ ۱۲۳۰

اور مولیٰ جمیل و مہدی نے تفسیر الی بیان صفحہ ۱۰ میں کھاتے ہیں خود راں  
 جس کے ذرات میں کوئی ذات سے مراد ان کے دینے سے مضامین سے



# جواب

مخالفین کے دلائل کا دار و مدار باطل و غلط تھا سو یہ روایات کسی  
 آیت و حدیث سے وہ اپنا دھم کسی طرح ثابت نہیں کر سکتے  
 بحیرہ و ناہاری اپنی غلط دلائل کو بھاسا دہیل کے پیش کرتے ہیں۔ معلوم انہوں نے  
 بخیر دل کو روای کی شرح سے کسی دلیل فراہم نہ کی۔ محاکمہ و نال اور انہوں نے  
 انہیں جس پر انہوں نے و انہوں نے احادیث و روایات سے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 موقوف نہیں ہر آیات و احادیث اور کتب معتبرہ سے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 علیہ و علیہ کا حال میں اشیاء ہر نہایت ہر انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 سے اپنے خیالات و امور و آیات و حدیث کے مقابلہ میں انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 پیش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ بات سے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 ہے کہ حضرت نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 کوئی عبارت پیش کرنا نہیں چاہتے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 کہی کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 حدیث ہے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 اور انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 سلام بخواتین کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 کے کیا سنی اور انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے  
 یہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے

[illegible]

[illegible]





اطلاع نہیں ہوئی ہے سلطان ملایا اس بات کے قائل ہونے والے پر خدا اور دشمنوں  
 اور انبیاء اور جس جو تکملہ تعلق کی نسبت ہوا اور نگرین کے اقوال تہ اسے رعایتیں مذکور  
 ہو چکے ہیں احوال عامہ کے خاص میں بھی یہاں پر مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 یہاں پر مذکور ہے کہ اگر درجہ میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 خاص حال کی حالت سے یہاں پر مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 یہاں پر مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض

مرد و پسر اس میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض

میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض

میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض  
 میں مذکور ہے کہ اس سے میں اور بھی بعض



فیہ ہر تہ من استغفرہ۔ وادخلہ فی ابواب معلوم ہو گیا کہ قاضی ماں کے برابر  
 غیر متعین اور غیر مردی اور صیف دم جو ہے حتیٰ کہ اس کے ساتھ ملا کر کھینچنا  
 اور جیل ہے۔ اور انشاء میں ہے ان اہم و الصواب و العفو و العفو و العفو و العفو  
 الاصلیہ۔ و انشاء میں بھی قاضی ماں و اس مسئلہ میں بھی قاضی پر  
 کہ میں ہوں۔ و انشاء میں بھی قاضی ماں و اس مسئلہ میں بھی قاضی پر  
 صلی علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم  
 لا یکرہ ان لا یشہد من غیرہ و صلی علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم  
 حبیب قلک من حلیہ و علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحبہ وسلم  
 و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 تا کہ یہ وہ جو ہیں حضرت علیؑ کے اس فن کے۔ و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 کہ جانتے ہیں دنیا کی ہر بات کے۔ و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 کثر الدقائق و فراتہ مدیات میں کثر الدقائق و فراتہ مدیات  
 علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 میں ہے زحمتی سے کہ فراموش ہو جائے کہ یہاں علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 عالموں اور ان ہر شیا میں کمال جانی میں پس خدا۔ و علیہ وسلم و علیہ وسلم  
 بزرگ و بزرگ کہ کثرت میں حاصلہ ان و علیہ وسلم و علیہ وسلم

[illegible][illegible]

جمعہ نیہ رستانی میں بھر حضرت آیت اللہ عظمیٰ نے فرمایا کہ جو آپؑ یہ ستر حضرت جلال علیہ السلام سے لے کر آیت اللہ عظمیٰ کے نام کو دہرائیں، ان کو فی جہنم کبیرہ میں نصیب ہے۔



[illegible]



[illegible]

مرینو و بیہوشی ہلر قفلت ان قال فی ما رواہ عبد و علی بہم  
 قال ابو اریستوداوند کہ علی ابوبکر صراحتاً فقہرے، حضور فرماتے کہ اس اثنا میں  
 کس خواب میں تھا چاہک ایک حالت گزری حتیٰ کہ جب میں سے ان کو پہچان  
 ایک شخص نے میرے ان کے وہ ہون سے نکل کر گامگاں ان سے ہم کو پہچان  
 دونوں کی موت میں نے کہا ان کو کیا مرے سے مرے میں سے مرے سے مرے سے  
 لے پاؤں پہچانے بیٹھے یہ بخاری شریف کی حدیث ہے۔ ان کی طرف سے  
 صاحب کتب و سہم ہو اوتا کہ حضور اور علیہ السلام وہ سب میں ان کو پہچان  
 میں پہچانے وہ کہ ان کے مانتے تھے یہ سلب کمال میں ہو ان کے  
 لاشدہ میں ہو، مستحق تقدیر و مہلک و ان کے مانتے تھے وہ ان  
 میں تقدیر اور تقدیر پر ہی سلب شریف کی حدیث وہ ان میں سے ہو  
 اور اسے قرینہ آویستہ و قال یہ میں وہ مرے میں وہ مرے میں وہ مرے میں  
 مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں  
 میرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں مرے میں  
 کہا کہ اب تھا ان کی صاحب فرمایا کہ وہ سلب کیا ہوا کہ ان کی صاحب ناما  
 بھی ہیں جاننے تھے کہ تقدیر و مہلک سے حضور پر انماں است کا پیش ہونا  
 ثابت ہے۔ صحیح مسلم و ابن ماجہ میں ہے عرجت علی امتی کے بعد حدیث  
 و نصیحت یعنی مجھ پر میری امت کا اپنا نیک و برا اعمال کے پیش کی گئی ہو رہی

حدیث ابو داؤد قریب میں ہے۔ عقیقت علی احقر امتی حتی انواراً بحریہ  
 الرجل من المسحر وعقیقت علی دو باب متقی بعد انوار یتنا عظم من سورۃ  
 النہاں و یتنا ویدہ الرجل تعسیبہا یعنی مجھ پر میری امت کی نیکیاں بیش  
 کی گئیں یہاں تک کہ سچا جس آدمی کے گھسے دور سے اور مجھ پر میری امت  
 کے گناہ بیش لے لے سے پس نہ سے نہ سے بڑھ کر کوئی ساء نہ بھار آدمی  
 کو قرآن کی آیت ان کی پھر وہ اس کو صحت یا جب حضور اقدس  
 پر امت کے آیت وہ سب و بیدر ماں بیش کے گئے اور بیش حستہ بیش  
 من صر و سدا لک سے ماں صلوٰۃ ہیں خاندانی صاحب نے کہ میں  
 صاحب کی کہ میں سال حق میں سے بھی در توقف رہا ہے کس کہ چہ  
 سے عجیب سے آیت ہاں سے نیز سے بخاری و سنن حدیث شریف  
 ہے من و دین۔ انوار اللہ علیہ السلام علیہ وسلم ان امتی بدینوں یوم  
 عقیبتہ و عقیبتہ انوار اللہ علیہ وسلم ان امتی بدینوں یوم  
 یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار میری امت روز قیامت ملو گئی یعنی  
 اس شان سے کہ اسے ملی لک کے سر اور ماتھہ پاؤں انوار و صلوٰۃ سے چمکنے لگے  
 گئے پس تو میں سے جس سے ہو سکے بلی جنک، بادہ کے مسلہ شریف کی دوری  
 حدیث میں ہے کہ صحابہ کے غرض کیا کہ جو امتی ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں،  
 انہیں حضور روز قیامت کس علامت سے پہچانیں گے فرمایا کہ اگر کسی کے



بن کران گھڑے سپاہ گھڑوں میں ہوں تو کیا وہ اپنے گھڑوں کو جانے لے  
 گا مرنے کا ایک دم جان لے گا مرنے کا یہی اسی شان سے محشر میں آئیں گے  
 کہ ان کے ہاتھوں لٹا ہونے لگے ہوں گے اور میں عرض کرتا ہوں کہ  
 حدیث کے ان قائلین مالوئیکہ صومر لہ کہ حدیث کے قائل ہیں  
 فقال لربنا وایہا صحیر علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وایہا  
 حیدرنا وایہا رسول اللہ فقال وایہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 لعلہ علی لعلہ یہاں شرف میں شرف کے برابر ہیں کہ ان کے ہاتھ  
 اعضا کی جھکیں گے جس سے حضور ان کے کانوں سے کانوں کو گتے ہوں  
 وایہا خلافت کس خیا پر خدا تعالیٰ صاحب سب ثابت سے بنے ہیں  
 بالعرض کہ حضور اکبر صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا تو بھی اس حدیث سے  
 نچے ہو جاتے ہیں سے سلام و عزت ہو چکی ہو جیسا کہ سید شریف لہ روایت  
 سے سلام ہو چکا مگر خدا تعالیٰ صاحب سب کا نفع کیونکہ پاک تعالیٰ ہی حد ہوں  
 کے ضلالت موافق کسی لہ روایت میں یہ حدیث اور کتنے سے تصور سید  
 عالم علی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ قیامت پہلے بھی کہ محمد ولی جازت  
 طہن اہل بیت سے خاصے کا جی بھی کو اذن دیا جائے گا پھر میں اسے سات  
 تمام امتوں کے درمیان اپنی امت کو پہچانوں گا وایہا علی بن ابی طالب  
 بہشت اہل بیت اور بائیں بھی ایک شخص سے عرض کیا ہوں علیہ السلام کہ

[illegible]

ہوا و الحمد للہ فرمایا تھا اسی صاحب اب سادہ بڑیہ کس کے گھر سے آئے گا۔  
 قولہ۔ دوسرا عقل یعنی بھاب بڑی ستین اور حق شہر اور یہی مذہب ہے ثناء کا  
 اقوال۔ یہ بات طے ہے کہ گمانی اور ذہانت کی باطنی ہے کہ ثناء کا مذہب  
 بھاب بڑیہ ہے مدہاتے یا سوچ کر نکلتے جس کا مذہب بھاب ہے وہ کہہ کر  
 ثناء میں شمار کیا۔



[illegible]

— من نفس عبادت خودم

أخبرني

اسم صاحب الجہد عبدہ و یصلی علی رسولہ الکریم اما بعد  
مستعرض کا منشا یہ ہے کہ مستند علم ربیب فی صلہ صریحہ ہاسر کی تکفیر فقہ سے ثابت ہے۔

کوس کہ بھی یہ خبر نہیں کو اس نے یہ کفر اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ قاضی خاں ل جوابت  
 سے ان کفر ثابت ہوتا ہے آئندہ علم غیب بھی بھی اسلافات کا فراوان تعلم تھا انھیں مین  
 وہابی بھی کیونکہ قابل ہیں کہ اندہ جل مشائخ نے حضرت کو بعض جہر سب کا علم عطا دیا  
 ہے پس بموجب جوابت قاضی خاں کے من کے کفر میں من کی قسم ہے کہ جب شریک  
 آپ یہ کہیں گے کہ وہابیوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سے میں بموجب  
 علم کا بھی کب انرا بیستہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حق صحت یہ کہ بموجب  
 کے من قابل نے آپ انجیل دے ان ل سند من قابل و اسناد ہے اور بموجب  
 غریب تر میں مولیٰ اور تائید تفسیر سے یہ کہ اس سند میں  
 بعد ان کی سلطان و کرامات قابل ہو سکتا ہے انصاف سے یہ سند  
 جیہ یہ طعن ہیں ہو گئے۔ مسہل کلمہ میں بات کہہ دیں کہ اسے واسطہ  
 اور مشفقوں اور ایمانوں میں کہ تبار حق تعالیٰ منست ہو جائے کہ اس کے حق  
 بتائے کہ اسے یہ کہہ دے کہ وہ بھی میں



[illegible]

اس واسطے کہ حق تعالیٰ کا ارادہ غیب سے نہ مگر نقیض اس اجابت ہے جس میں واسطے ارادہ  
 جان گئے ہیں حق تعالیٰ کے ارادہ کو جو ان کے ساتھ ہے، ہوں صادق و معصوم کی  
 اس حدیث کی دلیل ہے کہ جس کے ساتھ نہ خالی غیر ارادہ کرتا ہے کہ وہ دین کا  
 فقہر آتا ہے ہمارے میں واسطے معافیت ہے۔

بہ طور پر یہ حدیث بھی صحاح کا حصہ ہے اس کے ہیں معنی ہیں کہ جسے  
 صبر الہی کے معنی کا وہ غیبی توحید ہے جو حق تعالیٰ کے واسطے معافیت کے  
 ہے ثابت ہے

محمد عبد الغفور بھٹو صاحب مدظلہ العالی

محمد عبد الغفور بھٹو صاحب مدظلہ العالی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسنوی بہ نام تاریخی

انبساط العباد

جلد

قوامع القسب

مصنف

امام حضرت شیخ الاسلام ابن عربی رحمہ اللہ فیاض الشیخ الاسلام حضرت علامہ صاحب

سید محمد نعیم الدین مدظلہ

محقق و مفسر مراد آبادی مانی جامعہ نعیمیہ مراد آبادی



[illegible]

اور طایف میں ہے نہاد مار سے مگنا بازار سے چار سے ہیں باور پنہ طیب سے چلے تیں  
مار سے جاشن با تمام یہاں اسٹھ احمد علی صاحب کے جو سو فیضی معنی صاحب کے  
زویہ داد و کار عادیں : محبوب علم سے کسی پر چڑھ سیں کے اپنی جادوں کی نصرت  
نکب آرتے راجہ بھی داد و کار جانی داد و سوت

[illegible]

و ماہان ہر سال کے لئے ایک نیا نیا شجر لکھتے ہیں اور ان کے  
پتوں کے درمیان سے ایک ایک لکڑی نکالتے ہیں اور ان کو  
مٹھاتے ہیں اور ان کو ایک ایک لکڑی کے درمیان سے نکالتے ہیں  
اور ان کو ایک ایک لکڑی کے درمیان سے نکالتے ہیں

وہی جھپٹے گھڑے سے تکی حمایت اللہ کے نام است اللہ یہ صحابہ اوست بٹکے کے مکہ  
ابا اسلمہ است و دوحہ شامہ ہے

ابی مخنف صاحب نے مذکورہ بالا تمام امور کو شرک یا مضنی الیٰ غیر شرک قرار دیا ہے  
 اصحاب کو بھی یہ سول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی ہیں شرک کا نشانہ بنا دیا ہے اور  
 اس شرک کے معاملے میں قرآن کے مسلمان اس میں جاسکتے ان معنی صاحب سے ہیں  
 تفسیر کوئی کو ان امور کے خلاف احوال میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو ان احوال  
 قرار دے اس سے صاحب کے حجتہ احمد کے معنی صاحب کو ہی معذور کرتے ہیں  
 ساتھ ساتھ اس سے کسی صحت آفتابی اذہم بھی ہیں جاسکتے ہیں اور بھی حلال اور حرام  
 اختیار کی تو ہیں اور عورتوں کی کے لائق اور ان خصوصاً عورتوں کا حق ہے اور یہ  
 بخدی سے ہے یہی اہمیت ہے انیٰ ن مخنف صاحب سے صاحب ان امور میں جو  
 میں نہیں بلکہ سنا بن سنا اور ان کے جوہر کو یہ وہ اصل اور اس سے ہیں اور یہ  
 عید میں کوئی خلاف شرع امر نہ ہے اور ان کا یہ کیا ہے اور ان کے ساتھ  
 وہابی اور نجدی سے نہ نہ خلاف اسلام ہے اور ان کے ساتھ ان کے ساتھ ہیں  
 وہ انتہائی کسی نہ ہیں۔ مسلمانوں کے ان امور میں کیا ہے اور ان  
 اس کا غلط اور آئینہ نقاب رہا ہے۔ جو آئینہ وہ وہ وہ ان کا صاحب نے ان سے  
 لگا اور مزین عید کا احترام کے لئے کچھ عادات تہجد اور مشافعت سے اور صاحب نے  
 احترام کے معنی میں کسی نہ نہ ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کی طرف سے عین انہی کی  
 رعایت کے لئے انہیں منع عید میں ڈالا جاتا ہے اور ان سے شہرہ تو ہیں انہی صاحب  
 بدوہ عزرائیل کو انہیں ہے وقت بنایا جانے کہ تو کہ چلتے ہیں ابہر چلتے تھے ان  
 ناکوئی فعل قابلِ ملامت نہیں ہے بلکہ وہ ان کے ساتھ ان کے ساتھ ان کی اور ان



اور نصیب اور طرزِ نوازی اور سخن پروری کی آفات سے بچائے۔ میں سبنا شہزادہ  
طولی و غم المین۔

نور الهدى

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على محمد وآله

سيد الانبياء و مرسلين و هو يا حبيب الله

الطاهرین۔ بعد از طاهر صاحب۔

یہ تقریب انجمن سے ہے نہ مالی، بدیشی کسی قوم یا امت کی ہے نہ

کچھ ایسا عجیب و غریب ہے کہ پہلے تین ذراؤں کے بعد اس کے بعد

جس کا نام کہ جوت مقرر حق و ریش ہو جائے۔

۱. حدیث: عن نبي يهودي ينادي: يا قوم سمعوا

هو مستجد الذي هو ترجمه التحيات وهو من بيت وهايات

میں نے انہی کی توجہ پر غور کیا۔

۲ حدیث: عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زائرات القبور المتخذين عيها المساجد و سرح

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے دوسرے کو دے دے

بنائے اور چلائے رکھے واللہ اعلم بالصواب۔

۱۔ ان قوم ہندوؤں کی زندگی کو اپنی اپنی سند بنا رہی ہے۔

۳ حدیث عن ابی ہاشم الاسدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 علی ما یغنی عنہ من اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع غشا الا الاطیة  
 ولا وبر استرقا الاسویہ سوسہ ابیہان ہدی سے ہریت سے  
 بل سے ہی، نکل سے ہادیہ کی نکل سے، ہادیہ کی ہادیہ سے ہادیہ سے  
 سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے  
 • حدیث عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن ابی ہاشم الاسدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع غشا الا الاطیة  
 ولا وبر استرقا الاسویہ سوسہ ابیہان ہدی سے ہریت سے  
 بل سے ہی، نکل سے ہادیہ کی نکل سے، ہادیہ کی ہادیہ سے ہادیہ سے  
 سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے  
 • حدیث عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

• حدیث عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 عن ابی ہاشم الاسدی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع غشا الا الاطیة  
 ولا وبر استرقا الاسویہ سوسہ ابیہان ہدی سے ہریت سے  
 بل سے ہی، نکل سے ہادیہ کی نکل سے، ہادیہ کی ہادیہ سے ہادیہ سے  
 سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے ہادیہ سے  
 • حدیث عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



بہت ہی کوئی نہ دماغ انھیں (ماتاس کی قبر پر کچھ تعمیر کرنے اور اس میں تعمیر  
ہمانے وہ اثر کے نزدیک دور قیامت ہزارین خلق ہیں انھیں باور ہو رہا ہے

۶. حدیث اللہ لا تعجل قبری ولا یعد لشئاء صب  
اللہ من نور احد او نور لیہ تھو ص حدیث اللہ لا تعجل قبری ولا یعد لشئاء صب  
زبور الی میری قبر کو بت۔ بنا رہی ہے کہ کافض اس اور دست سخت  
ہے جس نے ہے بنیاد کی قبر اس مسجد بنایا۔

۷. حدیث بھی ہیں اللہ صل اللہ علیہ وسلم  
القبور فان یحکمت علیہ وہ نوحہ الامرا سکتا اس کے نصر صل  
میرا سلم سے منجھ دیا قبر پر لگا گیا ہے اس میں وہ جاے

مسجد بنانا حدیث ان کے اس میں وہ ہو گیا ہے اس میں ہی رہا  
جس کے مضائقہ میں وہ ہو گیا ہے ان کے اس میں وہ ہو گیا ہے  
کے نزلات مسجد کے ہزاروں سے جس میں باقی تمام حالت برائیاں کے نقل  
کی ہیں ان میں بھی ان میں سے مثال سے نقل کیا گیا ہے کہ اس میں تحقیق وہ  
سے آگیا احادیث مذکورہ بالا سے بنیاد کو جامع سے بنائیں

حدیث میرا سلم ۲۰۰۰ م ۱۰۰۰ م ۱۰۰۰ م میں یہود و نصاریٰ کی بنیادیں  
کو مسجد بنانے کی وجہ سے سنت ذوالکعبہ حدیث نمبر ۴ میں بنیاد بنانے  
کا ذکر ہے۔ حدیث نمبر ۵ میں قبروں کو پختہ کرنے سے منع ہے

ان احادیث کو بزرگان دین اور صلوات اللہ علیہا سے جہاں سے



کو شرک پانا ہے۔ عبادتہ کن مومن ہو گا جو قبر کو سجدہ بنا سے مسلمانوں پر ہوا شرک  
جس گہری کے لئے انہیں شرک ظہر اگر ان پر جہاد کر سنے اور ان کے ملک و مال و  
لوٹنے کا ذریعہ ہے اور میں جن احادیث میں بنا کی مخالفت ہے ان سے مجھ پر ہوا  
مرد ہے۔ یہ حدیث ان کی بہترین شہادت ہے۔

غلام یہ ہے اور احادیث مذکورہ بالا سے قرآن و سنت و کلمات حق  
میں کا ذکر کیا ان میں سے ہے اور کچھ کی سنت محمدیہ میں ہوتی ہو تو اس کے  
نزدیک جہاد الہی کے لئے جان لگی ہو اور محدثین کے لئے یہ حدیث و سند  
مطلب ہے۔

شیخ ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبلہ رحمہ اللہ  
نور صفائی ثانی رحمہ اللہ سے شیخ ابی شریح الخاری سے روایت ہے کہ میں

فانک یضویء کانت النہود و قضاہی یسعد الہام

الانیہ نظیرہ لک سہوہ یفعلوہ قہد یو جہوہ فی قصوہ

نحوہا و انصوہ و ہا لو شل انصوہ و مع فسرہ یحسروہ

ذلک قول من اعد مسعد فی جوار صائح و قصداہ

بالقرب منہ الا انظیرہ و التوحہ نعوہ فلا یدر فی

ذلک الوعد فیغنی عنی شریح بیضاوی کے کہ سب

یو و نصاریٰ اپنا صیہو السلام کی قبروں کو بہ نیت ظہر سجدت

تھے اور ان صیہو کو تہ نکار نماز میں من کی حرمت نہ کرتے تھے۔



اس سے معلوم ہوا کہ برادران کے مزارات کے قریب تبرک کی نیت سے  
 مسجد بنانا جائز ہے اور حدیث میں اس کی مخالفت نہیں اس سے قبول کا جواز مستفاد  
 ہوتا ہے کیونکہ غاصین کے نزدیک مسجد و قبر کا ایک حکم ہے چنانچہ انہوں نے مسجد  
 کے دم ہوا پر مسجد اہل کیا ہے اور مسجد کا جواز قبول کے بعد اس کی دلیل یہ

نیز اسی فتح بھاری میں ہے وہ بھگلا میں صلوات اللہ علیہ

بناؤں ما نہ توتحت الصلوة علی القبر انما یجوز

للقبر فان فی ذلک حدیث لا مسلمہ من وجہ

الغوی مرفوعہ لا یجوز اعمی و لا یجوز اعمی

قلت وایس ہو علی شرط الحدیث و لا یجوز

والحدیث معہ اثر نعم قد ل علی یہ پہلی عمر

فما الصلوة زجر قروں میں نماز کی سنت میں

کہ نماز قبلہ اور یا قریبی حب یا قبروں کے درمیان واضح ہو جائے

اس مسئلہ میں اگرچہ میں نے حدیث کا مسئلہ سے روایت کی

ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قبروں پر یا میتوں کی

طرف یا ان کے اوپر نماز نہ پڑھو کہ امام ابن حجر فرماتے ہیں کہ

حدیث بخاری کی شرط یہ ہے کہ میت کی طرف

اشارہ نہ کیا اور اس کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والد کیا جو ولایت کرتے رہے نبی خدا کے فساد کی منتفی نہیں

ایسا ہی امام محمد بن ابی سعید محمود بن احمد صفی نے عمدة القاری شرح  
بخاری میں فرمایا اور ایسا ہی حضرت علامہ قاری نے عمدة المتابعی شرح مشکوٰۃ انبیاء  
میں تحریر فرمایا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں  
فرماتے ہیں :

والمشہد علیہ الفساحۃ والسعۃ لغت درست  
ہوئی ہے مصلیٰ من میں وہم لیسے اس کے بعد نیز مسجد البیہی  
کا بیان بجا ہے اور جغرافیہ اشعۃ اللمعات ۱۲۳  
میں صریح ہے ۔ ہمارے یہاں ان کے نام کی لغت دستیاب  
نہیں ہے ۔ اگرچہ اسے یہاں سے آگے لایا جائے  
تو اس وقت تک مسجد مسجد رہے گی۔

### مدارج النبویۃ کی تہارت

۱۔ اشعۃ القماریہ : مسجد مبارکوں بجا ہے تہارت دیں  
اور اہل حق تصور است یہ ہے ان کے مسجد البیہی اذہم مقصود و بہت  
ان کے وہاں پختہ پختہ ہستیاں ہیں پرستند وہاں کو مقصود و منظور  
عبادت بولی تعالیٰ دارہدہ لیکن اعتقاد کنہ کہ توہم مقبرہ ایشان  
وہاں وہاں عبادت ہو سب قرب و مضامین کے تعالیٰ است  
وہ موقع عظیم سے نزدیک تعالیٰ از حیث اشمال و سے

عبادت و مبالغہ و تعظیم انبیاء کے دل میں ہر دو طریق نامرغی و نامشروع  
 است۔ اول خود شرک جی و کفر مرتکب است و ثانی نیز حرام و مکرمع از  
 اشتغال بر شرک حتی بر تقدیر من منہج است و غماز کردن بجانب  
 قبر نبی و مرد صالح یا بعض تبرک و تعظیم حرام است و بیجا کس و معاد  
 آن خلاف نیست اما اگر قریب قریباًں مجھے ببالد تا مانا  
 توجه بجانب حق تبارک و تعالیٰ بآن موصوفہ نہ ہو جب ہم چنان  
 است و در بیت ابرو و نہت و عاقبت بشک و است  
 کمال و شہرہ یا بد نظریے و دل جہال و غمغمی یا بد و بائے  
 ترجمہ: قرون و اسجد مانے سے قرون کی طرف مگردانے  
 ہے جس کی وہ مسجد میں بہت پر حرام قرون و اسجد کی  
 جانب اور حق کی حالت کی جائے عبادت پرست گئے ہیں  
 وہ سر سے پر قصد و عبادت بھی جو عین اعتقاد و ہم چکر  
 و عبادت میں ان شہرہ و عادت نہ رہنا قریب و محاسبہ  
 کا سہم سے اور نہ حقانی کے نزدیک اس کا جہاد ترسے  
 کیونکہ لغت کی عبادت اور انبیاء کی عبادت تعظیم پر مشتمل ہے  
 وہ اول طریقے کا پسندیدہ اور انبیاء کی عبادت شرک جی و کفر  
 ہے و بعد از شرک جی پر مشتمل ہے اور ان میں سے ہر نوع پر  
 توجہ ہے اور انبیاء و صالحین کی قبروں کی عبادت تعظیم و تبرک

کے اوروں سے نماز پڑھنا حرام ہے اور محلہ میں سے کسی کسی  
 انکشاف نہیں لیکن اگر ان کی قبر کے نزدیک نماز کے لئے کوئی  
 مسجد بنائی جائے بغیر اس کے کہ نماز میں ان قبروں کی طرف نہ رہے  
 اس سے گناہ ہو، مگر ہر نماز کے جب یہ شرط ہو کہ اس  
 کو جگہ سے اٹھ کر نماز پڑھنا ہو اور بیت کے اندر  
 مسجد میں نماز پڑھنا ہو اور مقبروں پر کسی میں کوئی مسجد  
 نہ ہو نماز پڑھنا نہیں

حالات سے صراحت ہے کہ مقبروں پر نماز پڑھنا جائز ہے اور  
 سے نماز پڑھنا جائز ہے۔ میں ان حالات سے استدلال نہیں کیا کرتا  
 میں سے استدلال نہیں کیا کرتا۔ لا یطین ولا یفرح علیہ بتوفیقہ یا  
 بہ اھو معہ۔ اھو السراجیہ۔ اور کج باریں کہ سخت جو  
 میں بنی مہات کائنات میں سے دنیا میں نہیں آتے ہیں۔ یہ ہے اس طرح  
 سراجیہ میں ہے

حالات سے صراحت ہے کہ مقبروں پر نماز پڑھنا جائز ہے اور  
 کابیان ہے۔ یہ ہے کہ مقبروں پر نماز پڑھنا جائز ہے اور  
 قبر میں پاؤں میں لپٹا کر دوں اس حدیث سے استدلال کرے سے قبل غرضی صلیا  
 پر لازم تھا کہ وہ یہ ثابت کرتے کہ وہ مستحکم ہوں کی تھیں۔

دوم یہ کہ برابر کرنے سے کبیرا وہ ہے دنیا میں نہیں سے عمارت کو دینا کرنا



بھی باقی ہے آیت سنت تواتر سے معارض ہے

تیسرے ہر قصہ ویرہ ذکر قبروں کے ساتھ کیا ماحولیت رہنے ہے  
جب ان امور کو صاف کہتے تب انہیں مستند لال کی کتب اشترقیہ میں ملتا ہے  
یعنی کونہات آفرین کے لئے یقینی ہے کہ انہیں ان کے تین مسلمانوں  
جو مشہور ہیں اور حضور کے علم و ہدایت سے انہیں شریعت کی تشریحات  
کی تھی اور لہذا مستند ان کا اپنی شریعت سے جو تعلق ہے اس کے لئے ہے  
جس قدر مشہور و نامور ہیں ان میں سے ہر ایک حضور کے علم و ہدایت سے  
موجود ہے یہی ہر حق و سچا اور حقیقی ہے کہ اس کے لئے ہے اور  
مسلمانوں کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
ہاتھ ہاتھ ملنے کے خلاف ہے کہ ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
ہاتھ میں ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
نہایت کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
تو جہن سے ہے

سب باتوں پر خلاف ہے کہ تین کے ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
مسلمانوں کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
حالات کو اس کے مستند لال کی کتب اشترقیہ میں ملتا ہے  
ساتھ ساتھ تو انہیں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
حضور کے علم و ہدایت سے انہیں شریعت کی تشریحات  
کی تھی اور لہذا مستند ان کا اپنی شریعت سے جو تعلق ہے اس کے لئے ہے  
جس قدر مشہور و نامور ہیں ان میں سے ہر ایک حضور کے علم و ہدایت سے  
موجود ہے یہی ہر حق و سچا اور حقیقی ہے کہ اس کے لئے ہے اور  
مسلمانوں کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
ہاتھ ہاتھ ملنے کے خلاف ہے کہ ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
ہاتھ میں ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
نہایت کی تین تین میں ہر ایک اور ہر ایک کی تین تین میں ہر ایک  
تو جہن سے ہے

یہی تہذیب تہذیب ام ابی اسحق صلی اللہ علیہ وسلم  
 علیہ السلام تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 کے لئے کہ ان کے لئے تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 افق افق افق افق افق افق

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 کے لئے کہ ان کے لئے تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب  
 تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب تہذیب

یعنی حدیث میں اصل ہے اس پر کہ جو سقرہ جب واپس سے نکلتے  
 ہیں چلے جاتے ہیں اس میں تصرف کیا جائے اور پرانی ہوسیدہ نہیں  
 اٹھا دی جائے بشرطیکہ محترم یہاں

ان عبادات سے سلام جو اگر مسلمانوں کی قبروں پر ہو تو اس میں کوئی عیب نہیں  
 میں تصور نہ کرنا جائز اور ان کی امانت ہے، قبروں پر نہ اسے ہر شے چھو کر دینا  
 نے ہے یہ بالکل صحیح ہے، ان تمام مسلمانوں کی تعقیف سے ہم اور ان کے  
 انصاف میں ہے جس میں ایک قریبی کوئی سبب مناسب ہو تو اس میں کوئی عیب نہیں  
 چھو کر انہوں نے قبروں کے بارے میں جو ہے وہ بہت سی باتیں ہیں جو ان کے  
 حد ہے جس کو کہنے کو شہر آدمی میں ہیں ان کی ہر قریبی عیب کی بیانی  
 نہیں کہ جو وہاں سے سبب بھی شہید کی ہے۔ سو ایسا عیب سے یہ میں عیب کی  
 سے کہ سبب میں سبب میں ان کی ہیں میں بھی اس سبب اس عیب میں نہ عیب  
 نازل نہیں ہوتی تھی جس میں عرض رہا کہ یہ بہت پر مسمیٰ و مسمیٰ میں اس پر  
 اٹھا ان سبب کا ذکر کیا جائے گا یہ بندہ آستانہ کی قبروں میں اس میں عیب نہیں ہوتا  
 ہوتی تو کیا یہاں کی تد سبب شہید کی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ کسی قبر  
 کو کسی زمانہ میں واقع ہو تو ایک سال دینا اور ہر شے چھو کر اس سے کوئی عیب  
 ہے کہ کے سے حدیث میں اس کے لئے اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے آ  
 وہ قبر میں ثابت نہ ہو۔ ہندوستان میں ان لوگوں کو دیا اس کے بارے میں حدیث  
 کے قصہ سے کسی کی سند و سند کا ذکر نہیں کیا ہے ان بزرگوں کی قبریں نہیں

[illegible]

[illegible]



تحت الشجرة على غن اندھوں شجرۃ البیعة دامر عمر رضی اللہ عنہ ہذا علیہ  
 ولی کشف التورالین النابیوسو اما قول بعض المفسرین بانہ اعان علی  
 العوام اذا عقدوا ولیا وعظموا وقبرہ والتمسوا الرجعة والمعونة منہ  
 ان یدرکہوا لعقۃ ان الاولیاء تو شرک الوجود مع اللہ بحکمہ حق و بظہر  
 بانہ خالی فیہ اہم عن دین و ہر دم قبول الادب و ... لیسایات المومنین  
 علیہا و قول السورۃ او تعقل اذ لہ الاولیاء صدمہ اعنی نعم النور  
 الجاہلون ان مولاء الاولیاء لہیک کو مستقر قول الی الوجود مع اللہ  
 لوفوا عن اعطیہم اذ لہ المانی علیہم معہم و بعد ان ہذا  
 الضیع کفر اصرت مخرجہ من قول فرعون و ... و ... موسی و ہذا  
 و ہذا فی الخاف من یبدل دینہ بحکمہ ... و ... و ...  
 يجوز هذا الضیع من اجل لامہ موهوم و ہوا صدمہ الی علی حاشیہ  
 یعنی حضرت عمر غنی رضی اللہ عنہ بانہ علامات نبی ... و ... و ...  
 کے کسی نہایت سے ہیں آپ نے انہیں ... و ... آپ کے دوست  
 فاما کیا خوف خود دوست ... و ... و ... و ...  
 وہ دوست کم ہو گیا اور کسی نے نہ مانا وہ ... و ... و ...  
 وہ ایاتوں میں کو الفت کی یہ صحت ہے کہ جب وہ اصل ... و ... و ...  
 لوگ اس مکان سے اور دوست کے ... و ... و ... و ...  
 ہے ان حضرت عمر رضی اللہ عنہ خالی نہ سے اس دوست کے ... و ... و ...  
 و ... و ... و ... و ... و ... و ... و ... و ... و ...





رسالة

# كشف الحجب

عن

## مسائل ایصال الثواب

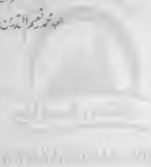
بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين  
والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله  
وعلى آله واهله جميعين

یہ کتاب صوفیہ کتاب مشکوٰۃ کی علی ماں صاحب داروں فرما ہو گی  
مطالعہ خانی کے اپنے زمانہ قبلہ دلی میں مسائل ایصال الثواب کے خلق وراہ کا نام ہے۔ یہ  
ایک دورہ علم کی ایک اور چند سوال کے بغیر کے الیٰ حبیبی۔ ساتھ ہی یہ بھی وہ کتاب استیلا کر ان  
مسائل کے معلق قرآن و حدیث اور کتب پر یہ مستبر کے اور غور کے حار میں اور جہاں  
میں موقوفہ کو بیت موقوفہ علیہا ہے۔ ان کی ایک سہ ماہ پر یہ جواب طلبہ کے لئے ہے۔  
یہ کشف الحجب میں مسائل ایصال الثواب کے نام سے ہر دورہ کتابوں ان جہاں میں  
معلق تھا۔ یہ دورہ ہر دورہ ان کا مصنف بیان نہ نظر آتا کیسے۔ انہی خانی مسلمانوں کے

حق میں نافذ کرے اور انہیں مستہواہی من کی توفیق دے اور وہ تو حق و حقیقت کی روشنی سے  
 مستقیم ہوں اور باطل کی گمراہی اور حق سے عدول اور مستکبرانہ کی معاہدہ ان باتوں اور ان کی  
 دانی ایوں سے محفوظ رہیں علیہ توصلت والہ انیب وھی جسی نعم  
 لو تکیل نعم النول و نعم العکفیل

مختصر جلد النین

الحمد لله تعالیٰ المدینۃ الامامہ فی خوارزمی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا أَعْلَىٰ لِلْغَيْبِ عِلْمُهُ فِي الْحَرَمِ الْقُرْآنِ كَرِيمٍ

سوال: در حق کلمہ مذکور در حدیث مذکور کہ کلمہ استنباطی از حدیث  
 بدو مرتبہ میں اصل ہے مگر در حق شریف میں اس کو بدل لیا گیا ہے کہ کلمہ مذکور  
 اشد کی تشبیہ کریت ہے کہ یہ سہولت میں من صاف ہو جائے

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ غَدَاةً وَفَصَلَ فِي رِوَايَةِ الْحَدِيثِ

آيَات

آيَات ۱: اِنَّا كَرَّمْنَا بِكَ الْبَيْتَ وَالدَّمَاءَ اِلَى الْغَيْبِ وَمَا اَعْلَىٰ عِلْمُهُ فِي الْحَرَمِ الْقُرْآنِ  
 آيَات ۲: اَحْرَمَتْ بَيْتُكَ الْبَيْتَ وَالدَّمَاءَ اِلَى الْغَيْبِ وَمَا اَعْلَىٰ عِلْمُهُ فِي الْحَرَمِ الْقُرْآنِ  
 آيَات ۳: اَوْفَقَ اَعْلَىٰ عِلْمُهُ فِي الْحَرَمِ الْقُرْآنِ  
 آيَات ۴: وَمَا اَعْلَىٰ عِلْمُهُ فِي الْحَرَمِ الْقُرْآنِ



مذہبی مشرکین کے جنوں کے نام ہیں ان کے لئے جو جائز قربانی راستے تھے ان کو باطل قرار دے دیا گیا کہ اگر باطل تھے تو

تفسیر باب الاول جلد ۱ ص ۵۱ :

و ما اهل به لغیر الله یعنی و ما اهل الامت مراء الطوع عین و اصل  
الاضلال برفع الصوت و ذلك الهم صی انوار معنی صی الهم به صی  
الهم لولا ان یحواله زمر : و ما اهل به لغیر الله صی انوار معنی  
کے لئے نہ گائیگی ہیں میں نے آپ پر اس کے لئے بات کیا ہے اس لئے کہ  
مجاہد کے لئے مانتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اس کے لئے بات کیا ہے

وما اهل به عیونہ فی تبع بہ الصدور منی احدیہ  
توبہ: وما اهل به عیونہ لکن عیونہم بہ اوبت سے اس سے اہل  
میں کی ہو۔

1992

[illegible]





خیر کا نام رکھا جاتا ہے۔ خدا اور ان کی چیز جو کسی کے نام سے مشبہ ہو نہ ہو خود میں پروانست  
بلکہ یا بعد فیہ خدا کا نام رکھا جائے۔ جو حتیٰ کہ اگر غنیمت میں خاص و بانی کے دان یہ لیا جائے کہ پہلے  
عبداللہ کی کتاب رکھی جائے بعد ازاں علی چہ رسول اللہ کی اور اس کے بعد وہ گاہی عرب  
بسم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ کی جایش تو وہ طالع میں و بانی مقبول است اور ایسے  
علاقات عزت و شرف سے ملنے ہیں لہذا اگر وہ خاندان و صدقات ایسا ہی اختیار کرے  
اگر بعد ازاں وہ کسی اور کے معنی کی کتاب لے لے تو اس سے سیر ہو جائے  
خاصیت اور اس سے وہ سیر حاصل کرے

سولہ سال پہلے ایک سادہ، پختہ، تیز، اور پائیدار پتہ دکھایا گیا تھا۔  
 یہ سب کچھ ایک ہی جگہ پر تھا۔

---

شہید لیویٹ ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب منکم رجل یسألکم عن شئ فہو علیکم بآیۃ من آیات اللہ فہو یشہد علیکم انکم علی حق واما من سألکم عن شئ فہو علیکم بآیۃ من آیات اللہ فہو یشہد علیکم انکم علی باطل

اسی طرح مشہد اے احمد کے وزارت پر اور دوسری قسم پر حضور کا زیارت کے لئے تشریف لے جایا احادیث سے ثابت ہے اور حضور سے زیارت کا کچھ بھی منہ ہے۔



چنانچہ بیٹ شریف میں ہے۔ لفظ الغفور فافہ تدا لالحموت۔ قبروں کی زیارت اور۔  
 سے موت بڑا آئی ہے۔

## قبروں پر پھول ڈالنا

پھول قبر جانات سے ترجیح ہے جب تک کہ ان میں نور ہے  
 زندہ ہیں اور انہ تمل کی تلمیح بیان ہے میں ہمیکر ان  
 فرمایا: وان من شیء الا یسبح بحمدہ۔ لہذا کمال ہے کہ صاحب زادہ ان میں سے  
 دوسرا کہ جس نے چھوٹے دھڑولوں پر نیشہ بھرا۔ ان کی اس ساری بیٹ  
 ثبات۔ لغز احد حیدر آفتابہ مصعبین نے سر پر اس پر وہ واحد و شہد  
 ہوں اور اسی سر میں ہوتے یکم نشان ہے ان کے ساتھ ہے جس میں ہوا  
 محبت کی بیٹ سے چراغ سبز اور چراغ ان کے ساتھ ساتھ ان کے  
 صحت شیخ عبدتی محبت و چون بعد اسراں۔ بیٹ ناچا ان کے ساتھ ان کے ساتھ  
 انہماست انہماست بیٹ اور ملحقہ۔ ان کی کیا ہے انہماست انہماست علیہ  
 طہاری علیہ انہماست انہماست میں سے

قد انقروا من الانفس من متاعہم۔ انہماست انہماست انہماست  
 وضع الریحان والجرید منقذہ لہد بعدیت ہمارے ساتھ انہماست انہماست  
 بعض ہماروں سے تم نے دیال ہمارے زمانہ میں قبروں پر چھوٹے۔ انہماست انہماست  
 دستہ سے پخت اور بیٹ حیدر سے ثابت ہے۔  
 انہماست انہماست انہماست انہماست انہماست انہماست

شیرینی بظرف لوبان خوشگوارتی و غیره خوشبوئیں

فقہ ابو حنیفہ کے لئے شیعہوں اور اہل سنت و جماعت کے مابین یہاں تک نفرت ہو گئی کہ ان کے مابین ایک ایسا فرقہ برپا ہو گیا جسے "شیعہ" کہا جانے لگا۔ یہ فرقہ اب بھی اپنے آپ کو "شیعہ" کہتا ہے۔ یہ فرقہ اب بھی اپنے آپ کو "شیعہ" کہتا ہے۔ یہ فرقہ اب بھی اپنے آپ کو "شیعہ" کہتا ہے۔

[illegible]



[illegible]

و ان اراد عوں مین یاعبا و اعلم عیون یاعبا و الله عیون یاعبا  
الله عیون یاعبا و الله عیون یاعبا و الله عیون یاعبا و الله عیون یاعبا

میری مدد کرو اسے خدا کے بندہ امیری مدد کرو اسے خدا کے بندہ امیری مدد کرو

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی درمات علیہ السلام ہستانتان  
میں حضرت شیخ ابوہاشم احمد رواق روضہ علیہ السلام کے واسطے نقل کئے ہیں

ان لم یبدی جامع نشاۃ اذا ما سطا حول الرمان تک

واوکت علی ضیق وکرت حنتہ

میں پہنچے ہر کام میں آید رگزدگیوں کی دل کشی سے اس کی جگہ پر جگہ

سے اس پر طائر اور گزشتگی کو سستی اور صفت کی جگہ پر جگہ پر جگہ  
توں

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارگاہ میں اس کی جگہ پر جگہ پر جگہ  
مشہدات شہاب کے اسید سے دامن مالک اور دامن مالک اور دامن مالک  
و کا تو امن قبر ہستانتان حول الرمان تک

سوال ۱۰: حضرت شیخ ابوہاشم احمد رواق روضہ علیہ السلام کے ولادت ہجری  
آخر میں شیخ ابوہاشم احمد رواق روضہ علیہ السلام کے ولادت ہجری

الحمد لله

مفتی محمد امجد علی شاہ صاحب دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کے مدظل اقدس  
کا ذکر ہے جو پیش رو ہیں دارالافتاء

رواق ابو سعید الخدری ان السبعین صلی اللہ علیہ وسلم طلاق











ساتھ باقی سال میں پچھ لڑائی ہو گئی آپ نے تیس دن  
ایک وقت دن و رات بیت لڑی تھا پھر آیا اور اصحاب رسول صحابی  
سے ملے اور ملے

اس کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنی کئی کئی تفسیر اعلیٰ حد تک  
دور میں لے کر اس سے دور سے سید سید و بانی کے تعلق سے بیان کی جس  
سے دیکھ کر اس نے حیرت کا شکار ہو گیا

سوال ۴۴: اس کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنی کئی کئی تفسیر اعلیٰ حد تک  
دور میں لے کر اس سے دور سے سید سید و بانی کے تعلق سے بیان کی جس  
سے دیکھ کر اس نے حیرت کا شکار ہو گیا

## الحمد لله رب العالمین

اس کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنی کئی کئی تفسیر اعلیٰ حد تک  
دور میں لے کر اس سے دور سے سید سید و بانی کے تعلق سے بیان کی جس  
سے دیکھ کر اس نے حیرت کا شکار ہو گیا

ماتھے پر ہونے والی چیز ہے پس بہت دکاندار اس کا کسی صاحب کو ثابت ہو تو وہ اس کی طرف سے  
 کہہ سکتے ہیں۔ ہر چیز خدا کی داد میں دینے کے لئے سامنے لائی جاتی ہے۔ اس لئے لانا نہیں  
 تمکین کے لئے ہے کہ قبضہ متحقق ہو جائے جو صدقہ و ہبہ کی صورت کے سامنے خدا و رب  
 و رحمت میں سے

والصدق لا يهتد بها مع التبرع وحده  
او اس من سبه. والتميز من القبح كالقصص

لہذا اس سے لامحنت صدمہ نہ ملے ہے جو کسی حد تک اس کی اصلاح ہو  
 نہیں کر سکتا علاوہ ان کی حالت سے قبل بات چائی کرنا اور ان کے لیے سیدھا روٹی  
 میرا کمر سے ثابت ہے اور اس کی حدیث میں ہے

تو رفع سونہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے وہ بے غرض ہے۔  
 احسن صلواتک وحببتک علی آل سعید۔ عبادۃ قول۔ ع۔ ص۔ رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم من اطعم منی رطل کرم صلی اللہ علیہ وسلم است یا ابی ابرا  
 و عازمائی اس کے بعد یہ باتیں دلیلیا اور یہ کون سلمان ہیں یہاں ادا شروع کر سکی  
 وقت ہوا اللہ جیسے پڑھا ہے تو بس ہم پر تو ان میں سے اسرائیل پڑھے وقت طے کرنے  
 کو ماننے سے بھاگنا شریعت نے لازم کیا ہے۔ عازم اللہ جان پاک لکھوات سے بہت  
 حاصل ہوئی ہے صدق ایک نبی سے تفاوت دوسری نبی رحی کے ساتھ نبی ملازمین  
 کنز و قی ہے۔ اور دعائیں باقہ اٹھائے سنت و عاصہ۔ اما ریٹ سے ثابت ہے محض  
 سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم دلائل و عازم اللہ میں باقہ اٹھاتے تھے یہ باقہ طلب سوال کے



سوال ۳ تجویز تیسرے دن کا تھیں قرآن کو لو کر پڑھنا چنے کی تہذیب اور اعلیٰ اخلاق  
وہ عزیزان بادست ہما کیمن ہا زہے ہائیں!

## الحمد لله

کافی سے کہی گئی ہے ۳۰ روز اور میں کو حق ہے کہ یہ اس کے لئے ہے  
کے عدم ہمارے کہانی کو بھی نہیں دیکھتے اور ان کا چاہا تو کہ شروع میں سے اس کے لئے  
صدقہ میں غیر ہیں اور یہی تہذیب ہی ہے کہ اس کی حقیقت ہے کہ اس کے لئے اس کے لئے  
تو اس پر ہنچا اور اس کے لئے اس کے لئے ہمارے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
چند اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
ہے تجویز میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

تیسرے دن کا تعین  
تیسرے دن کا تعین ماضی یا ماضی سے ہے یا تو تہذیب  
تہذیب اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
بہتر کسی دولت و طلب ہے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
وین و نیل کے قمار کا رہنما ہمارے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے  
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

[illegible]



وہ جس نے ان امور پر اندکان یشتہ فی اعدائے السکر ویتصدق بہا فحقیر  
 لہ لہا تصدق بہمنہا قال لان السکر احب الی ذلک ان انفق مہا احب  
 حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ شکر کی ہوا میں خیر از صدقہ و ذمیرات تھے ان سے  
 کہا گیا آپ اس کی قیمت صدقہ ہوں نہیں رویتے ، فرمایا شکر مجھے ہند ہے تو بیجا بتا  
 ہوں کہ وہ بی بی بی بی ہے پسند ہے ۔

[illegible]

یا بعد از آنکه صومالیہ خیر خواہانیت ملاحظہ فرمائے کہ لاف و  
سرافندہ لایجب و معتد بہ محمدیہ ایمان و اسلام و توحید و انوار نبویہ کی مجلس تہ  
ذی قنات کے لئے دعوت جاری ہے۔ یہ ہے کہ اگر تمہارے لئے کسی اور سے کوئی اور  
حضرت شاہ محمد العزیز محدث و طریقی علیہ الرحمۃ صوفیہ تہذیب سے  
باز آتا ہے اسے است شب برات فرما کر در شب پاز و خوشن  
بعد من قریب من وصال مجاز آمدہ ہو کر ناگاہ چہر میل آمد و گفت  
اے روز شب مبارک و تقسیم برات یکساں است بر خیر اہل  
مردگان مدفون جنت بقیع و راہدار است و احاکم و چاکم آنحضرت



یحییٰ کو زندہ پائے نقل کسم غافہ دریا شب ست امراء بن و حلوہ  
 خواہ ہرچ خواہ گرد بست طوی باشد دور جہاد سرقت صلیا و غیرہ  
 یکتہ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصال کے بعد شب ست  
 کوٹ کی خانہ کے بعد دولت سرائے افدہ کی تشریف لے گئے اہل ملک و اہل طریقت  
 ہونے اور عرض کیا کہ یہ بھال کسم غافہ کی سال چھ کے بعد مسلمانوں کے است  
 تشریف لے جائے گا کہ وہ دول کے بے داعی لکھے اس لئے کہ ان کا کیا ان  
 ہی شب میں غافہ سے سفر ہو گا وہ دن ۱۲ ماہ اور ۱۲ سال کا ہے  
 ہوتا ہے اور بخدا اور قدرت میں منتظر ہو کر رہے ہیں

شاہ صاحب نے دعوت ۱۲۱۲ھ میں اس وقت تک کہ وہ اپنے  
 زمانہ تھا کہ

سوال و جواب میں کہ آیا یہ دعوت لیتے ہیں وہ دعوت

## دعوت الہیہ

دعوت الہیہ کی بات کہتے ہیں اور سرشت میں اس کے اعلان میں حاجے  
 امور پر ہوتا ہے جن کو کسی سے پہلے اس کے اہل میں داخل کیا ہوا ان کی اصل و اصل  
 نہ پائی جائے اور ان سے کوئی سنت آخر ہا ہے بیچہ بعض اروج و ادب است و درایت  
 اسی کو دعوت سمیہ اور دعوت غلط کہتے ہیں اسی کی انی امادیت میں آتی ہے جمع  
 کیا کہ کن قرین ان غلطی میں کہ ہے و کما ان خلاف و اصولہ یعنی جو کچھ

کے خلاف جو

اوپر امت میں نفوذ و قسور پھیل رہی ہے اس بات پر غور میں لوہو

من کہتے ہیں وہ سب باتیں امت میں نہ ہیں بلکہ امت میں ہیں

ہیں وہ نہ بدعت ہیں نہ بدعت ہیں نہ بدعت ہیں نہ بدعت ہیں

سبحانہ و تعالیٰ

آپ کا عید، عید، عید، عید، عید

سید محمد علی علیہ السلام

۲۳

## وہایت کا جگڑا

وہایت سے جو ہندو پاکستان میں ایک نزاع پھیلا ہے اور اس نے کھانا  
 کو اور ان کے غم کو جس قدر نقصان پہنچا ہے وہ بہت افسوسناک ہے ایسکریں وہ  
 جہاں ہندو میں جنگ سے آپ بڑوں میں جنگ سے نہ اس کی طرف سے کوئی بہت  
 ملائی آپس میں مخالفت ہے فریڈک کوئی بڑے ہیں ہندو وہایت سے مبرا لکیر و شکریہ  
 اور سہ ہونے کی اور میں پہلو ہندو میں سرور پر ان کے دشمن ہیں یہاں سے وہ بار  
 زمین جہ سے بھی صحیح عادی تشریف کی حد میں حضور سید محمد اسلم علیہ السلام سے  
 سال پہلے اس کی نہ تھی وہ ملک بھری وہ فتنہ بھری اور وہاں سے وہاں سے وہاں سے  
 اور آپ کے بعض مخالفت میں پہنچا جہاں پہنچا ہیں سے وہاں سے وہاں سے جہاں سے وہاں سے  
 اور ہے وہی خط کے جذبات و دانش و دہرہ صفت نہاں ہونے والی ہیں وہایت کا  
 غیل کھڑا رہا تا اس سے اس پر ہزارین کے سطح سے خود ان میں اس کے اندر پاکستان  
 جہاں اس کے قوت میں لگے باگیا اور جب کچھ چھٹا تو اس کو یہ بتا میں آیت دیا گیا وہاں  
 وہاں قدر چھٹا کہ اس کی نہیں ہندو پاکستان کے اس کا شہر میں چیل کیوں اور ان سے  
 اس ملک کی فضا موسم جو گئی اور اس کے اسیٹے اڑنے ملک کے بہت سے لوہاں کو  
 بڑا کو روکا اور فضا کی آگ لگی وہاں سے گھڑ گئے فتنہ داغ جو اس سے رہا وہاں سے  
 میں سینوں کے قریب قریب بالکل موافق ہیں اہل سنت کی کسی نماز اہل سنت ہی وہاں

وجہ افتراق

امکانِ کذب

ہاں یوں ہے کہ ان کے دین اور اعتقاد کی دوسری کیا ضرورت کی ہے کہ وہ حضرت رب العزت تبارک و تعالیٰ کے لئے کذب ہے

تصحیح اور کمال کا ثبوت اس امر پر کہ جہاں ایسا نہ کریں اس کے درپے نہ ہوں تو کیا وہ اعتقاد میں

خاف ہو جائیں گے ایمان سے خارج ہو جائیں گے اس مسئلہ کے اعتقاد اور اس کے صحیح







رسالے کے ساتھ ساتھ ایک اور خط بھی ملا تھا جس میں بے شک اس کے لئے ایک اور خط لکھا گیا تھا۔  
تو یہاں تک کہ جو خط اس کے لئے لکھا گیا تھا وہ بھی اس کے پاس پہنچ گیا تھا۔  
وہ خط اس کے لئے لکھا گیا تھا کہ وہ اس کے لئے لکھا گیا تھا۔  
اس کے لئے لکھا گیا تھا کہ وہ اس کے لئے لکھا گیا تھا۔

12/12

۱۲۱

۱۔ وہ مجھے نانا کا یہاں سے لے کر کراچی لے گیا۔  
۲۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۳۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۴۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۵۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۶۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۷۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۸۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۹۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔  
۱۰۔ وہاں سے کراچی لے کر کراچی لے گیا۔

دعوتِ انصاف ساری جماعتیں کو اپنا کئے والی نہیں کہہ سکتے ہیں۔



مبارک اور جس دعا و تہجد و جہد کے بدعت بنانے کے لئے تم تیار رہتے ہو اس سے  
 بدعت چار چیزوں پر خود آپ کے مقرر ہیں مگر نہ حد سے کہ بدعت کہا جاتا ہے نہ دستار ہدیہ  
 نہ جہرہ سالانہ کہ نہ نیتیں اسباق سابقہ کہ نہ قوانین مدرسہ کہ آپ یہ کیا نہ کیا نہ کر جہاں  
 سے لے لے ہے تو اس سے کشتی ہو، اسے جسے دیتے ہیں اولیٰ تو اصناف کثرت و کثرت  
 نہیں خوب کا کیا حال ہے۔ تو کچھ تھے اور یہ کہ مدد کشتی تھی۔ وہ دوسرے ایسے  
 کوئی دھرم سے بدعت بتائی ہوگی کہ بنا شہرہ میں آپ سے لے لے لے لے لے لے  
 لاتے پتہ جاتی آواز سرکاری نہ سائی ایسے نہ لے لے لے لے لے لے لے لے  
 اور اصحاب حق و حق کو موہ دیتے بناتے یہ ایسی عملی بدعتیں ہیں کہ  
 جان سکتا تھا کہ ان میں الٰہی تبارہ جہد و جہد میں ہے

میرا مبارک کی کھلی غلطی سیدہ انبیاء صلی علیہ وسلم کے احوال و احوال سے  
 بیان احوال یہ کہ وہ بدعتوں سے باخبر نہ تھا ایمان واسے سے اعلیٰ رتبہ سے  
 حدیث شریف میں حضور کے احوال و احوال بتایا گیا ہے کہ آپ کا ہر نامی وصف رسالت  
 کے ساتھ اعلیٰ رتبہ سے اچھے رتبہ خالی کی اہمیت و عظمت کے لئے لکھا گیا ہے نہالی  
 کا منکر نہیں ہو سکتا کہ جس سے آپ پر ایمان نہ لائے والا اور آپ کی رسالت کا انکار  
 نہ کرنے والا جس ایمان و نہیں ہو سکتا جس وقت پر ایمان کا واسطہ ہے اس پر ایمان ہے  
 بغیر کفر کی غلطی سے نہات نہیں ہو سکتا اس کے احوال ہر ایمان یقیناً شان اتر ہے  
 ہونا چاہیے اور وہ نہیں جو اس شخص کے لئے منفرد کی گئی ہو اس کو زیب و زینت دینا  
 اور عوام میں بدعت بنانا خدا کے ایمان سے



ثابت نہیں اس لئے یہ جنت ہے مگر ان کی یہ بات ایک لاطینی سیلہ اور جہان ہے  
خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت عائشہؓ جنت کا طالع ہوا یعنی وہ جنت  
کے لئے تمام فرمائشیں ثابت ہے۔ اس پر یہ لکھنا کہ ایک شخص جو دوسرا کے لئے ہر امر  
کے سامنے ہو اور سب کو نظر آنے سے قیام کرنا، دست سے لگا کر دیکھنا اور سب کو دیکھنا  
دو بیٹھے ہوں اس کے لئے تمام شرطیں ہیں۔ ایک بالکل بے اختیار ہے اور دوسرا  
پہنچنا ہے اور دوسرے کے لئے عیب کی سبکی ہے۔ یہ سب کی سبکی ہے۔ یہ سب کی سبکی ہے۔

[illegible]

خیر کسی مفہم مثلاً ہذا کے لئے تجویز ہے اور اس کے لئے قیام نامہ جیست  
معاہدہ پہاڑ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایسا



کو تعلیم و تفریح کے لئے کوئی اور خاص کوئی گئی اور طریقہ نہیں کر یا گیا اور تعلیم کے دستور اور  
 تعلیم میں کام کرنے والوں یا بیاں اپنے دل سے کیوں نہیں کہتے جو یہ طریقہ تفریح کا جو جو  
 میں جو طریقہ تعلیم کے لئے معروف ہو چکا وہ یقیناً تفریح قانون اور توجہ دے حکم میں رہا  
 دیگر فرقہ سے خوف نہ ہو جب وہ ملتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفریح و ہوا پرست  
 توانسی وجہ کو قید و انکار کرے

اب دیکھو جلد کو قید تعلیمی جواز تو یہ نہیں جس میں ہر ایک کو ملتا ہے اور اسے زیب  
 ہی کے وقت قیام کو نہ لہہاتا ہے اول سے آخر تک قید میں رہنا چاہیے تو یہ  
 اور جواز تو ناجائز نہیں کہہ سکتے

اور اس سے پہلے یہ کیا کسی اور معاملہ یا بات میں وقت کی ضرورت ہے یا نہ ہے  
 میں کہنا کہ نا جائز اور درست ہو کہ اس میں کوئی اور کوئی ایک سے بہت سے امور  
 راستے فارغ و بچان لکھتے ہیں کسی عادی کا جائز سے غرض نہ ہوتی ہے یہاں پر  
 ایسی سے وہ سے پہلے سے کہہ رہے ہیں کہ کوئی اور دلیل بھیجئے گئے تھے تو یہ حالت گوار  
 اور کوئی صحیح تھا اور نہ جائز کسی وقت میں نہیں کہہ سکتے

اس مضمون کا ابا یہ کہ ذرا نشین اور عقائد یہ ہیں اس میں کوئی اور  
 بندی کے ساتھ یہ تمام اصول سے جائز ہے جو جب ثابت ہے تو عقائد میں کوئی  
 کیوں کہنے میں راستہ ہی وہی کیوں نہیں جوتا اس تعلیم پر کوئی آیت یا حدیث ہے  
 نہیں ہے تو کیا اس تعلیم سے وہ اور جائز ناجائز ہو گیا اور طاعت جبر کے سوا باقی ایام میں  
 بڑھا کہ جو کہ نہ نہ تھا اور پہلے مضافی شریف میں حد سے کہہ رہا تھا اس تعلیم کے لئے

جو درمضان کی تخصیص و تعیین کیا اس کو ناجائز کہتی ہے ہرگز اسے تو قسب اس کے  
 جوہر جو نہیں کرتی تو قیام پر تہار اور عراض کی عیالانہ ہٹ سے جس کی خود تہار سے عمل  
 کذب کرتے ہیں

علامہ ہیں اور دیگر کے اس سے اوّل سے معلوم ہوتا ہے کہ قیام  
 کو در ولادت سے ساتھ یہ کہ قیام ثابت ہے حضور تو ان صلی اللہ علیہ وسلم قیام  
 سے ساتھ در ولادت سے شریف و امام اسی کیجئے تھا جس کا منہ تھی منہ تشریف دلتے  
 دین کے سال ۱۰۰۰ مان تھا اسی میں بب در ولادت مبارک ذی القعدہ ۱۰۰۰ اور جب  
 اہل اسباب و اہل جہنم ۱۰۰۰ مانا چھ دی در سال قیام کھم سو خاص ولادت  
 شریف کے سے ہم شریف و حسن سے اسی میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
 ایک سو کے سے سلسلے کے بہر و امام ابو جہر سے قبل میں سال دین ہی ۱۰۰۰  
 تو تھا ان اس کے سے کسی مسکو میں ہر مائشان کے سے جس میں بیٹے  
 سولے قیام حد سے سول سے مکی ان علیہ السلام ہے اور حضرت صحابہ بھی

امام بخاری اور غیر بخاری شریف کی ہر ایک حدیث لکھنے کے سے عمل  
 دلتے اور کتب و پائے تب لکھنے سولہ قیام سے چھ دلتے و ابانی جائیں تو کہ  
 ۱۰۰۰ عمل در صحت تھا یا نہیں کسی صحابہ یا تابعی یا تبع تابعین نے جس ایسا کیا تھا تو ان میں  
 یہ عمل پایا گیا تھا جب ایسا نہیں ہے تو قبول تہار سے بدعت کہیں نہیں ہوا اس سے بھی  
 قطع نظر سے ہی قیام والا سوال کرو کہ اگر حدیث لکھنے کے سے یا فصل اور دور کتب نقل  
 پر جائز ہوتا چہرہ غازی ہی لکھنے وقت ایسا کہنے کی کیا تخصیص تھی جب حدیث در اول شرف

نہتے تھے ہوشی ایسا کیوں نہیں کیا کرتے تھے

للام حکہ علی اللہ تعالیٰ عنہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امداد بھرتی  
فرماتے تھے تو جس آگاہ کی ہائی بہترین فروش چاہے ہاتھ نہیں سسکا گاہ  
خواہ امداد صاحب خود و شاک پہنچے، خطر لگاتے غاشبہ میں بھائی ہاتھیں ہتھوڑی  
بھیس محدث کے لئے ہوتا، قہدی بدعت جان سمجھتے کہ گناہات سے بچنے اور  
والہ تھے، قدس اور سزات عیاہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھیں ہتھوڑی  
سے واقف تھے، آخروہ قدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتھیں ہتھوڑی سے ہاتھ  
کوٹتے تھے، تم بھی اگرچہ باخبر ہوتے اور سبب بجا ہوتے تھے، آج بھیت آ  
ڈاکر میلاد مبارک لے تھیں اور غصہ کی قہاریں ہیں، وہیں ہاتھ

نعت خوانی ایک تہذیب ہے کہ وہ ایک دہائی آگاہ ہوتے ہیں

نہتے تھیں، پڑھی جاتی ہیں، زینت میں ہے، اسے حیران اور  
نہیں اور انھیں صحت شریف کی نظم حضور قدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں خوش  
مساق بنائیت، مگر بدرفت شریف کی عیبیں پڑتے تھے، ان کے لئے بھت  
درمست تھے اور ملتے تھے، اللہم ابدیہ روح عذرا، تو اب ظہور کیا ہو  
رہا حضور کی بھیس شریف میں پڑھی نہیں، حضور کے ان وصایا سے پڑھی نہیں  
اس پر رخصت اور خوشنود ہوسے حضور سے پاس ہے، اس سے عیبیں و عیاہیں و عیاہیں  
کیا ایسا امر بھی ناجائز اور بدعت ہو سکتا، آؤ زینت و آگاہی کی بھیس شریف میں حالت  
دار و سہ! یاد میں کے مساق میں نہیں کوئی ایسا اختیار حاصل ہو گیا ہے کہ جس امر





مختصات

آپ ہی تو وہ ہیں جو ہندوؤں کی محبت میں دارالست ہوا جس کا نام ہے

**بند و لوازی** کرتے ہی بھرتائیں کیا کرتے ہی مشرکین سے ساتھ تو ان میں ملازمت

یہ کہتے ہیں کہ انی پیر آپ کو دعوت نہیں معلوم ہوتی مگر ان صاحب اور بیٹا وہاں سے

برہم صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابدیت قرآنست اس کے نام سے سوا حسابے عقائد پر

کے لیے باہر جاتے ہیں۔ ان کو رائیسی سے لے کر اسی کے پاس جاسیو۔

شریف پور کے ماسٹر ٹیچر پانچویں کلاس کے تھے۔ اور اس کے سوال میں تحریر لکھی

بازار اور سوپر مارکیٹوں میں بیرونی ملکوں سے درآمد کیے جانے والے کھانوں کی قیمتیں

وہاں سے مسلمانوں میں تقویٰ کی بجائے فتنہ پھیل گیا۔

اسکول ٹیچا دیوانہ کی طرح ہنس رہا تھا۔

نہایت اعلیٰ معیار پر مبنی اور ان کے حساب پر چلنا

یہ کہیں آپ پوچھیں گے کہ آپ کیا ہیں؟ کیا آپ کی زندگی میں کوئی خاص کام ہے؟

الہامی انجمنوں سے ختم کیے والے سبب اور سے جس سے وہ انگریز

ہوں اور جہول میں ہے اور کہہ آئی ہے ساتھ اختلاف ہے اور یہاں تفسیر ہے

ایکے عالمی ہیرو کی طرح، وہ بھی ہے: آفریقہ کی ایک نئی نسل کے لئے

محرم الثانی سے یوں لکھتے ہوئے اس میں تبھی آدو سے الگ ہوتے،

آنحضرت پر ان باتوں سے گرا نہ جائے کہ وہ عوام پر غلبہ کرے۔

تغییر آدا و کوانده وحده اشتمازی قلمب الزوم و بالانچه

بہ خالصہ اور صاف شریعت کا اور کیا جانتے تو ان کے پاس رش و بھیس تو ہے مگر







و اپنی اپنے اکبر کو قیام کی بہت دلائے اور ان پر زور دے تو تمام ہندو پاکستان کی بدنام  
ہنگ منوں میں طے ہو سکتی ہے۔

کہتے کہ کوئی ایسا سچا ہو گیا ہے کوئی ایسا امن بہتہ کیا ہے کوئی ایسا امن  
جہاں آتش کے لئے کرستہ اور تیار ہو، جہاں سے جہاں انسان اور سرکش سے رہنے  
شخص بھی خدا کے حضور توبہ کرنے اور مجسم نماز طلب پر رہنے میں صبر  
کیا جو یہ ان عروہ وانی علی طور پر ثابت رہا ہے کہ ان کی صحت و بہت  
ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔



اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے۔

آیت ۱۔ لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَمَلَهُمْ

اوجھل پرتھو مسودہ ہمارا۔ نہ کہ آج ترجمہ اقبال پڑھ کے ان لوگ  
 کو یہ یقین نہ تھے کہ میں اللہ پر کھڑے ہوں اور کہ وہ ان سے ہے  
 سے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان سے  
 باپ! بیٹے! بھائی یا کنبے والے ہوں

اللہ فرماتا ہے۔ یہی تفسیر لمبیر میں اس آیت کے تحت داتے ہیں

اللعن علی من لا یجتمع الایمان مع ود و عدو لہ لک و دلک

لان من احب احد ملع ان یحیی مع دلیک عدوہ

معنی یہ کہ ایمان دشمنان خدا کے ساتھ مع نہیں رہا اور نہ

اس سے کہ جو کسی کو نہ بہت نہیں دوستی کرے اور نہ

بہت ب کے دشمن سے بہت بھی رہے

آیت ۲۔ وَكَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ الْقُرْآنِ وَلَهُ

اولیاء مسودہ مع ترجمہ اور اگر وہ ان پر پانا

کھتے تو خدا کو دوست نہ بناتے۔

تفسیر مالک میں ہے بعض ان موالاات المشرکین

تدل علی نفاقہم۔ تفسیر مالک (یعنی مشرکین سے

ان دوستی اناس پر دلیل سے روئے ہوا ہے

آیت ۳ یا ایہ الذین آمنوا لا تتحدوا بغيرہم وانصرف ولید بعضہم

ولید بعض ومن بنو النہر من حکمہ نہ سہرہ ہوا ہے

اور اسے ایمان والوں سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ ان سے

سے بعض نہیں تھے دوست میں اور جو قبیلوں سے نہیں دوست

تھے وہ بھی ان سے تھے

تھے وہ ایمان میں تھے بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر سے نہ تھا۔ بنو النہر

تفسیر یہ جلد ۲ صفحہ ۱۰۹ م مفتی ابو السعود نے آیت کریمہ **ان تہدوا** اللہ علیہم صلوٰۃ اللہ علیہم وسلم کی تفسیر میں فرمایا۔

ان تہدوا بنو النہر ان تہدوا اللہ علیہم صلوٰۃ اللہ علیہم وسلم







ہاؤ کے۔ ہذا فی البیضاوی وفتح البیان تفسیر اسماء ط ۱۵۹  
 آیت ۵۔ یا ایہا الذین امنوا لا تحمدوا اباءکم واولادکم اولیاءکم  
 استحبوا العزیز علی الایمان ومن یتوالہم مسکونوا ولہم  
 ہم الظالمون اسماء توہ۔ رکوع ۱۱ ترجمہ اسے یہاں والا  
 نہ بناؤ تو ہے باپ اور بچوں کو دوست نہ کرنا اور اولاد کو  
 بچیں اور بزرگوں سے انہیں دوست نہ کرنا یہی بیشک صحابہ  
 الاموال الدین ماری راستہ میں

ومن یتوالہم مسکونوا ولہم الظالمون  
 عباد میں جو یہاں شرفاً مقبلاً رہے وہی سترجہ ہمارے  
 ہاؤ کے رکوع ۱۱ اسماء توہ۔ رکوع ۱۱  
 انہیں دوست بنائیں اور ظالموں کی حالت میں انہیں  
 کے دلیلوں کو دے دے۔ جہاں سے بڑی سے اور جہاں سے  
 مشکل سے ال سے وہ غرض کہ ان کے شراب سے بچنا  
 تحریر ماقہ راضی ہونا لغت

المازنی سے آیت لایہ لاخذ قوماً اقرب الی تفسیر میں عدم جہات ج ۱۰  
 لغاری دو جہیں نہ کہیں میں سے اول سے ہے

احدہما لا یجتمعون فی قلب واحد حاصل فی القلب واد  
 احدہما لا یجتمعون فی قلب واحد حاصل فی القلب واد

ایک وجہ سے رایان اور انسانی محبت میں کمی نہیں ہوتی  
پس جب دل میں دشمنانِ عالم محبت حاصل ہوتی ہیں تو رایان  
حاصل نہیں ہوتا اور وہ شخص متاثر ہو

اور اگر محبت الہیہ میں پوشیدہ رہے اور عارضی اور وقت  
میں ہوگی جبکہ وہ عارضی رہے۔ تو رایان باپ سے ملے گا اور جان  
بھائی کے ساتھ ملے گا۔ دنیا الہی سے آگے نہیں جیتے۔ سباز میں رہے  
تسلی کے ساتھ وہ خوب ہیں۔ ہر روز لطیف و مست و نسیا  
سے اپنے ساتھ رہے۔ اس کے بعد وہ محبت میں نہیں۔ لا یجف الله بقاء الا  
وسعہ

تسلی کے ساتھ

اب حقیقت یہ ہے کہ انسان بعد از عید لطیف یعنی  
پس از حقیقت الہی و ہر دو حقیقت میں یہ تکلف قدرت  
سے ہے۔ یہ سرتیغ و ہر دو  
انسانی و سمعی و شہیدی

الحب المحض من الله ورسوله بالحب الاختياري من  
الله لا يلازمه الا بالحق و وعدة الله (قوله لا يحب اجلي  
الذي لا يحب الله البشريه غير داخل تحت التكاليف  
الدار على الحاقه ترجمہ اگر آپ اولاد و غیرہ نہیں اندر



وہ مگر میں اس حق کے تمہارے پاس آیا۔

آیت ۹ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰)

۱۰۱ البہل کے دوست جو نے میں پا کر غضب ہے وہ تم میں

سے ہیں ان میں سے نہ

آیت ۹ ۱۰۱ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰) سے دوستی نہ کرو جن پر ان غضب ہے۔

آیت ۱۰۱ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰) سے دوستی نہ کرو جن پر ان غضب ہے۔

آیت ۱۰۱ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰) سے دوستی نہ کرو جن پر ان غضب ہے۔

آیت ۱۰۱ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰) سے دوستی نہ کرو جن پر ان غضب ہے۔

آیت ۱۰۱ العزیز الی الذین تو لو اتوا ما غضب الله علیہم ما هم

منکم ولا منهم ۱۰۱ سورہ طہ (۲۰) سے دوستی نہ کرو جن پر ان غضب ہے۔

سے دوستی نہ کرنے مگر ان میں آپ سے فاسق ہیں۔



گفتا ہوں بیک غدا ان اور ہول کے دشمن ہوئے کی دہشت  
 ہی مہسوں کے دشمن ہیں اور ہوا جو اس کے دشمن سے رنج و غم  
 تشبہاتی اور اصل اور ہر سے و ذرا ہوتی تو ہولت و ہستی ہوتے  
 تو اس کے ہاں سے تا اور عظمت کے چہ بیان ہیں حاصل جواب  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 کہ ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے

بیت ۱۳ ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے  
 ہاں کہ وہ ہوں اس کے ہر تھیں میں تو میں ہوتے

امام علامہ علی بن محمد بن ابی بکر ہذا کی علیہ السلام آیت مذکور کی تفسیر میں فرماتے ہیں  
 لا امرئ منہم ما تدری من المشرکین قالوا ایف یحتمل  
 ان یقطع الرجل اباه و امه و ابنته و ذکر اولادہ ان مقاطعة



الرجل اهلہ واقاربہ فی الدین واجبة فلو من لا یوالی  
 الکافر وان کان اباً وکلاً وایماً واجبہ (یعنی جلد مطلقاً) یعنی  
 ہر مسلمان کو مشرکین سے بیزاری کو دیکھنا اور انہوں سے لڑنا  
 کی کوئی غفلت ہے کہ آدمی اپنے باپ مائی اور اپنے بیٹے سے  
 متعلق اسے فخر حاصل ہے کہ فرمایا کہ ان سے عداوت میں آتی  
 ہے ان و اقارب سے خاصاً اور سب سے عداوت میں درج  
 دست نہیں بنانا خواہ اس کا بیٹا یا بھائی یا

انہیں عداوت سے لاشعراً و سہماً دیا و عداوت میں جھڑپوں و  
 فوریہا حکم و جہاد میں ان کی تفسیر میں لیا ہے

ہذا الاستثناء یجمع فی نفس لاقی امہ و امہ مرآۃ  
 الصغار و ما فہم لا یخول جاک یعنی یہاں بہت  
 میں کہ اس سے نفی کی طرف رجحان ہے نہ سوائے و عداوت میں  
 کہ دونوں فقہین کی راستی کسی حال میں جائز ہے اور یہاں  
 لا افر الدین مادی آخر لا یخول فہم یؤمنون باللہ الی تفسیر میں اہل نے ہی  
 والثانی انہما یجتہیان احکامہ معصیۃ و کبیرۃ و حق  
 الوجه لا یکن صاحب ہذا اوداکا فر بسبب ہذا اوداکا  
 بل کان عاصی فی اللہ۔ تفسیر کہ جلد مطلقاً و دوم یہ کہ وہ  
 دونوں سوگات کنند اور ایمان میں ہو جائیں لیکن ان کی دوستی







کفار کے ساتھ مخالفت و معاملت

یہ کہنا سزا جی نہیں ہے کہ فی لطیف و سعادت مطلقاً، اصل مہاللات اور انہما  
نہیں کہو کہ مہاللات اور دوستی و علاقہ جیسا کہ محبت و لطافت و اوقات یہاں  
رفیقانہ اختلا و اور دوستانہ جملہ جملہ بھی جو تہا ہے حدیث سے جو یہی کہتے  
و مصاحبت و محبت و اشتراکیت تہا و خدا ان بھی کہتے ہیں ہے اس میں اور مہاللات  
اور ان کے باقی میں و تہا بھی ناچار ہے کہ ان قدر سے تفصیل کہ اس میں وہ  
ساتھ یہاں جملہ ایسا جملہ جملہ یہاں جو دوستی و محبت و مصاحبت و اشتراکیت  
مہاللات جو کہے کہ محبت و دوستی کے ساتھ یہاں جو دوستی و محبت و مصاحبت  
ہاں شیخ حق کہتے ہیں کہ یہاں لا ینفرد الہیہ و لا یصلیہ و غیر  
یہ کہتے ہیں۔

ایک جہت سے ہر لحاظ سے اعلیٰ و لا ینفک۔ یہ دو  
نفسی ابدال ترجمہ۔ ان سے بالکل معروضہ و سبب ال مرت  
وہایت سراقتا ہے۔ کہ ان نفسیاتی سرود روح ہیا  
جلد ۱۰

عَلَا رَضَقُوا السَّوَادَ وَلَا تُخَدُّوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَلَا يَتَّخِذَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آيَاتِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ



تصاویر و لائقاً شریعتاً مضائقاً الاحیاء معاشقہ  
 لا یعنی لا یعلقوہم اولیاء لکسر حقیقہ قائم امر متبع  
 فی نفسہ لا یعلق بہ السور (تفسیر السور، جلد ۲، صفحہ ۲۷۳)  
 تم میں سے کوئی ان میں سے کسی کو ولی بنا و یعنی زبان سے دہری  
 ذکر اور ان کے ساتھ دستوں کا ساتھ اور ان کی رفاقت  
 ذکر و کن خیبر کہ خیبر حقیقہ ہمارے دست و پاؤں پر ہے یا آگلیں  
 نہیں اس کے ساتھ بھی کہ نہ تعلق ہو۔

۲۔ جو تعلق اور میل و رقت حقیقتاً بہت دور ہے۔ غرض میں سے  
 نہ دستی و موالات کی علامت ہو سکتا ہے کہ اس سے اس کا قصد بھی نہیں  
 ہوتا بھی نہیں ہوتا غرض کہ اس میں تعلق سے دوری و محبت کے رفاقت و وابستہ  
 کیونکہ اگر علامت ہو ات نہیں تو انہم صورت و حالت اس کے  
 تفسیر السور ۲۷۳ میں ہے۔

وہیہ زجر شد بد التوسیع عن احوالہ و رفاقتہ  
 وان لم یسکن موالات فی الحقیقہ۔ کذا فی روح البیان  
 ترجمہ: اگر میں توسیع کوئی اس کے ساتھ صورت و رفاقت ظاہر  
 کرنے پر نہ ہوتا ہے و یا ہے اگر حقیقتاً موالات ہو۔

۳۔ جس تعلق میں نہ غلبہ و دوستی ہو اور ملاقت و دستی بھی نہ ہو  
 اور ملان کا اس میں کوئی مقصد بھی نہ ہو مگر اسلام یا مسلمانوں کے بن میں اس سے

ظاہر میں او کیونٹ الخ من فی تو مصنفان فیہ اھنہوہا  
و قلید و حیثن بالایمان و ایداعن نفسہ من غیرین  
یستعن و ما حرما او ما لا حرما و غیر ذلک من  
المحرقات بظہر الحشفا علی عورت المسلمین  
مستورات کے جو میں رانہ خدائی نے انہیں دیا ہے اس بات  
اور ان کے ساتھ راست اور باطنی لیاقت و باطنی اثر  
مہب اور عجب ہوں اور نورانی میں نورانی حاشیہ  
میں سے الی و ہست رحمت بشر عیدنی باقی  
کے ساتھ میں اور کسی میں اور بیانیہ و دستوں یا  
اور الی حشفا کے اوتارے رحمت حسنوں کے برآہی

۳۔ یہ سکن۔ یہ وہ ہزار ہاؤں سے زائد مسلمانوں کی جو مسلمانوں کی محبت کی بناء پر جوڑاں کی حالت میں رہے۔ اسلام کے مسلمانوں کو یہ دو خدوگان تصور ہونے چاہئے۔ یہ خاندان و نسل تصور ہونے میں مسلمانوں کی کوئی حاجت و ضرورت یا مقصد بھی نہ تھا۔ ان کے لئے وہ ہر اہم الہامات کو مرید میں داخل نہیں۔

روح اہلبیان میں من بتوالہر مکتوب نہ منہر کی تفسیر میں فرماتے ہیں  
ای ہو علی دینہرو معہرقی الن اردہذا اذا انولام  
لہ دینہرو اما الصحبة فعا ملة شراء شیئ منہرا و



دوالی ہوں اور بہانت کچھ، انقطاع نام سے مسلمانوں کے خلاف کا انڈیشہ ہو وہاں  
ان کے ساتھ اپنے اسد میں شرکت جو مروج نہیں ہیں اور جس سے اسلام اور اہل اسلام  
کو کوئی ضرر نہیں پہنچتا ہے جائز ہے قلب کفر و کفار کی محبت سے غافل ہونا چاہیے  
آیت۔ ومن یعمل ذلک فلیس من اللہ فی شیء الا ان یتقوا

مہر تہذیب۔ ترجمہ۔ جو جو یہاں کے کافر و کفار سے دوستی  
کارتاؤں کے لئے سے ان سے کچھ ملاقا نہ کرے اور ان  
سے کچھ نہ کرے۔

تفسیر السورۃ ہے۔

الا ان یتقوا لیسوا امر یحب ان یتقوا  
یکون الکافر حلیک سلطان فتخافہ عو عمت  
ما کنت فحینئذ یجوز لک ان یتقوا الا ان یتقوا  
معاذات۔ مگر کہ تمہیں ان کی طرف سے کسی ایسی بات  
کا خوف ہو جس سے ڈرنا ضروری ہے یعنی جبر و قہر کا کفر  
ظلم جو اہل حق اسی سے اپنی جان و مال کا خوف ہو اس وقت  
تیسری آیت ہر الامت اور اہل ان سعادت جائز ہے  
تفسیر خازن میں فرماتے ہیں۔

معنی الا یہ ان اللہ نہیں المؤمنین عن۔ الا ان الکفار  
ومد اشتہر و ما طشتہم الا ان یتقوا الحکماء یقالین

طلب عمل منهم مع مخالفة في الاعتقاد والامور،  
الذہنیۃ نہیں ہیں۔ عذاب الوعد۔ ترجمہ : ایمان سے  
دوستی کر کے کہو وہ انہیں میں سے ہے ایمانی ان کے دین  
پر اور ان سے ساتھ ملاؤ۔ لیکن یہ سبب ہے کہ ان سے  
ان کے ایمانی و محبت اور قیل جو بھی محبت سے معاویہ  
اور سب سے ان سے اولیٰ اور محبت سے اپنے کے  
سے کہ وہ مخالفت تھا ۔ مخالفت امور دینی سے یہ اس  
وہ ہیں و علیٰ علیہ

[illegible]

اس قسم کے معاملات میں مسلمانوں کو اندر کے ساتھ محل و مرفع پر حسب  
عاجت مقررہ احکامات کو تاد بھی جانے تاکہ وہ بھی ان احکام کے ساتھ ویسا ہی  
برتاؤ کریں۔ چاہیے یہ ہے :

وان علموا انهم اخذون منك من عشرين او نصف عشرين





علاوہ اُن سب کتابوں پر ایمان لائے مگر وہ جب ترسے  
 ہی نہ گئے ہیں کہ ہم اب ان لائے اور سب ایکے ہوں تو تو ہاتھیاں  
 چاہیں غصے سے تو زیادہ کہہ چلاؤ کہ جیٹ ہیں۔ اشد غیب ہاتھ سے  
 دونوں کی بات نہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بدلے اور اسالی بھی  
 تو حق پر غور ہوں اور اگر تو صبر نہ کرے گا تو اس سے دور رہو  
 تھرا پھر نہ بگاڑے گا بیشک اس کے سب کھدات سے دور رہیں

ہیں

کھانک جہ دست دشمن پاکستان کی خدمت کے لئے اور اس کی جگہ  
 آتش غضب و عداوت کے تیز شراوے سے پہنچنے سے اس کو دور دیا جائے  
 حضرت سلیم اور ذی بوش جانتا ہے کہ ان کے قریب جہ دست کے لئے  
 دشمنی جہ دست کے جہ دست ہیں ان سے جانی دشمنی اور اس کی اہمیت  
 کہنا خود کشی کا سزا دینا ہے۔

عداوت جس کی طبیعت بن گئی وہ موقع نہ پاسے سے دست کہ پہنچنے  
 کے قابل نہیں ہو جاتا مگر کوئی شخص جس کے اسباب و قوت میں ایک خود ہو خود  
 ملا کہ وہ آویٹک سترائے قابل سے ہیں وہ سزا دینے کے لئے سزا نہیں کیا ہے  
 اس سے سزا دینا ناممکن ہے اور جہ دست سے۔ علاؤ اور غیر علاؤ کے ساتھ ایسے  
 نہایت ہے کہ اس کے ذہن کے ذہن کے ساتھ اس کے ساتھ اس کے ساتھ  
 میں یہ دشمنی کہے تو اس کو دیکھنا دینا کہ جائے گا اور جگہ اس کے ساتھ

قرآن پاک کے ک پر جا بجا تفسیر فرمائی ہے اور سداوں کو باہر اور پوشیدہ کیا ہے۔  
 آیت ان یثقبوکم یحکمون الحکم اعلیٰ ویبطلوا الیکم الیمیم  
 والستحر بالسوء وودوا ان تکفرون۔ لہذا اگر تم پر مشق پائیں تو تمہارے دشمن  
 ہوں گے اور تمہاری موت اپنے ہاتھ اپنی زبانیں ہی کے ساتھ دورانی کی گئی ہے۔ ان  
 کی تمنا ہے کہ تم میں سے کوئی نہ ہو۔

تفسیر: ان یثقبوکم یحکمون الحکم اعلیٰ ویبطلوا الیکم الیمیم  
 والستحر بالسوء وودوا ان تکفرون۔

اور جو تم پر مشق پائیں وہ تم پر حکم کرے گا اور تم کو ہار دے گا۔  
 والستحر بالسوء وودوا ان تکفرون۔ یعنی وہ تم کو کفر سے روکنے کے لئے  
 کفر کا سبب بنائیں گے۔ اور وہ تم کو کفر سے روکنے کے لئے کفر کا سبب بنائیں گے۔  
 لایجاد صحت الخوۃ لاویاء اللہ ولا یصحو یصلح لہ  
 بیہودہ میں اختلاف فلاں صحوہم سترنوا اوہو۔  
 اللہ کے لئے۔ اور وہ تم کو کفر سے روکنے کے لئے کفر کا سبب بنائیں گے۔  
 دشمن پائیں اور تم میں دیکھ لیں اور تمہارے دشمن جو ہماری گئی  
 اور تمہاری طرف ہے۔ تمہارا ہاتھ اپنی زبانیں ہی کے ساتھ دھار دیا  
 گئے یعنی رب و تم سب دشمن کے ساتھ اور آندہ کریں گے کہ  
 تم ہر بہادری یعنی ان کے دین کی طرف چڑھو یہاں کہ وہ کاڑھ گئے  
 اور سنی یہ ہیں کہ دشمنان منہ اللہ والوں کے ساتھ اختلاف میں

نہیں کرتے کیوں کہ ان کے درمیان مخالفت ہے پس تم بھی ان  
سے دوستی و محبت نہ کرو۔

تفسیر ہارک میں ہے۔

ان یثقفوکم ای ان یظہروا بکم دیت تم کو اس کے بھوکو ووائکم  
اعداء حاکموں کے لئے اور لا یکووا الحکماء الامم  
یجسرو لیجسرو ایدہم و السیما و السیما  
والشتر و رذو لو تکفرون تمہو الو توند و توند  
فاذا موافاة اتلکم خطاً عظیم مسخکم الماصی  
کان یجری فی باب الشرط بحری امم اسٹنہ مکہ  
کاسہ قیل و دو اقبل حکم شہی کفر و سید اکرم  
یعنی انہم بدو و ن ان یلحقو الحکماء و السیما  
والدین من قتل الا نفس و من یقن الا عاصی و السیما

اسبق المضار عند ہوا و لہا علیہم ان الدین اعز  
غلیبکم من ارواحکم لا تکلم بد الو نہاد و نہ و عذام  
شہی عدا صاحبہ۔ تری یعنی اگر پر ہوتے ہا میں  
اور قادی ہوں آتھارے دشمن لایس اعداوت ان ہا میں اولاد  
تباری طرح وہ تبار سے دوست بن ہا میں اور وہ تباری طرف  
اسنے اسٹنہ اور زان بدی کے ساتھ دراز کریں قتل و شتم کے

ساتھ اور تیار کرتے ہیں کہ تم اپنے دین سے صرف ہر ماہ ایسی حالت  
 میں ایسوں سے دوستی کرنا خطائے ظہیر ہے اور ماضی اگرچہ باب  
 شرع میں مصادیق سے قائم مقام ہوئی ہے لیکن میں کہنے لگا  
 کہ کیا کاروائی نہیں ہے بہت سے پہلے تیار ہے خداوند ہر جگہ کے کائنات  
 سے مکی وہ چاہے کہیں دینی و دنیوی مفید خواہش ہاں وہ تامل کرو  
 یہی کہتے ہیں کہ انکسار سے بھلائی سے حق کے نزدیک  
 یہاں وہ چاہتے ہیں کہ ان میں ماضیوں سے بڑھ چکا ہے کہ اگر  
 کسی سے بڑھ کر طریقہ سے واسطہ ہو اور دشمن کے نزدیک  
 وہ ہیں جو نہیں ہے جو اس کے خوف کے تو ایک سب سے

اور

قرآن ہے سے صحت بتایا کہ رسول کی عداوت کھانے سے خوب تر رہا  
 سے وہ ان کی صحبت میں رہا کہ امت سے ان کو توجہ ہے جس کی زبان سے جو کہ  
 ظاہر ہو جائے وہ ان کی اس سے سخت تر خدا ہے وہ اگر موقع پائی تو باخدا اور زبان سے  
 تحریف پہنچا میں قتل کریں اور ان کا پاس میں براہ میں کوئی تکلیف ایسی ہے کہ ان کے  
 اختیار میں ہو اور وہ ان کو ہاں میں اب ثابت ہو گیا کہ ترک مصلحت کا حکم خدا کھانے  
 ہے خدا رب و فی خدا رب اور ہنود و تعاضد کا فرق باطل ہے مصلحت تمام کھانے  
 لکھا ہے اور ہنود تو جبر علی کھانے میں سے ہیں بعض مسلمانوں کا یہ خیال کہ ہنود چھ  
 ہر جنگ نہیں ہیں انہوں نے ہیں گروں سے نہیں نکالا وہ ہمارے افواج پہ بظاہر



نہیں کہتے اس لئے ان کے ساتھ سوالات جائز اور مضامین کے ساتھ اس وجہ  
 ناجائز ہے کہ وہ سرچک ہیں قطع نظر اس سے یہ بیان واقعہ کے خلاف ہے۔ اہل  
 حق کے حالات ظاہر و باطنی عبادتیں عریضہ چالیس قسم قسم کی ایذا میں جو ہندو بہت سے  
 ہیں۔ آریہ اور کٹا پور کے واقعات مسلمانوں کو قتل کرنا، عورتوں کو بچوں کو جلانا، گناہوں کو  
 قرآن شریف اور مسجدوں کی ہے حق لڑا اور عرب حرم کی ایذا میں سب سے  
 ہیں ان سب سے قطع نظر کیجئے وہ حضرت قرآن پاک کی کچھ باتوں سے خلاف ہے  
 اور خدا کو برا بھلا کہتے اور اس سے زیادہ ہیں کہ کتب میں بھی لکھا جاتا ہے

آیت۔ لَا يَتَّبِعُكُمْ اللَّهُ عَنْ الدِّينِ لَعَنَ يَدُ تَوَكُّمٍ مِّنَ الدِّينِ

بمحرور حرم دین کو برا بھلا کہتے اور توحید سے

لَعَنَ يَدُ تَوَكُّمٍ مِّنَ الدِّينِ لَعَنَ يَدُ تَوَكُّمٍ مِّنَ الدِّينِ

نہیں اتارنا جو تم سے دین میں لے رہے۔ تم اس سے

سے زیادہ ان کے ساتھ ایمان لے لو اور ان سے عبادت

برتاؤ اور بیک اصناف والے کے راہبوں

اس طرح یہ استدلال بھی پیش کرنا مسئلہ لیا میں متعلق ہے اس کے

کہ اول آیت میں معنی یہ مسئلہ لیا معنی اس کے منسوخ سے

تفسیر علامین میں ہے دَعَا أَفْلَحَ الْأَمْرُ بِالْحَمْدِ وَالْمِثْلِ

یہ کہ جو اس سے قبل تھا

علامہ عبد الرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

سورة المتحده فيها من المسموح ثلثة احكام الحكم الاول  
قوله تعالى لا ينهاكم الله عن الذين اخرجوا من دياركم في الدين الى  
قوله تعالى ان الله يحب المتقطين مسح بقوله تعالى انزلوا  
المشرع صديدين ۶ یعنی سورہ مستزید میں تین حکم مسموح ہیں جو  
اول سے پہلے کر۔ مفسرین نے انہیں بتلوا المشرع کہیں سے

سورہ سورہ

مشرع کی ہے

وفاقیہ فاسحہ حضرت قتادہ سے کہیں بیت الویت قتال

نے مسموح کیا ہے سورہ ۱۰ غلا

ان میں سے بیت سورہ ۱۰۰۰ سے پہلے پہلے اول سورہ بیت

نہیں کہہ کر اور حضرت قتادہ سے جاری ہوا ہے۔ اولیٰ الیٰں واضح نہیں ہے۔

۱۔ المشرعین پہلے نبی و ان کے اصحاب ہیں جس سے سورہ صلیٰ صلوٰۃ

الصلوات میں تمام احکام و احادیث جاری ہوا۔ وہ خود غرض مطلق سے بیت میں حضور صلیٰ

عہد پہلے اس پر کیا گیا اس سبب کہ حدیث ثابت و غرض مطلق سے قول ان میں اس اور متاثرین اور

میں ہے

۲۔ تاہم کہ قول ہے کہ وہ لوگ مرد ہیں جو کہ مکر میں ایمان لائے اور انہوں نے

بجرت نہیں کی

۳۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ عورتیں اور بچے مراد ہیں۔



وقبل الملاح بهذا جميع اصناف الحصى أو يدل على صحة  
 هذا القول معنى الآية لأن الله تعالى قال لا تأخذوا بهن  
 من ذنوبكم فمنع المؤمنين أن يتخذوا بهن من ذنوبهم  
 فيحتسبوا فالتكذيباً عن جميع الكفاة . انما من ذنوبهم  
 كما گیا ہے . اور سے ہمارے کچھ اصناف ملا دیں اور یہ تو قابل  
 حسرت بہت ہے اور متذکر ہے اللہ کے شرعاً سے ہمیں لاخود  
 بہت سے ذنوب آئیں اور ان سے اور بڑے سے بڑے  
 تار سے لے جائیں گے

آیت ۱۰۰ . واما الذين آمنوا فليست لهم حسرة  
 حسرت ہے کہ وہ اللہ کے گرد کاروں کے سے بڑے ذنوب  
 نہیں کرتے . ان ذنوب سے ہمیں نہ ملے گی .

فقد عرفت ان جميع اصناف الحصى لا من ذنوبهم  
 ولا بطريق اخرى حتى لا يتعدوا على ما يقتضيه  
 دواعي ملذذات . ترجمہ کیا کہ تمام اصناف کے حق میں عام ہے کہ  
 مسلمانوں پر لازم ہے کہ ان سے بڑے ذنوب میں ان کا شمار  
 نہیں تاکہ وہ انہیں اپنی ممانعت پر مجبور نہ کریں

تفسیر کہہ رہا ہے . یہاں لفظ لا تأخذوا بہن کے تحت



علمائے تعالیٰ معنی فی الآیات المتقدمة عن اخفاء  
 ایہودہ المضار فی اولیاء وساق الكلام فی تقریرہ شرفک  
 ہذا لعل علی موالات جمع الحکماء وھو ہذا  
 الایہۃ ہر مانا چاہے کہ آیت تعالیٰ سے پہلی آیت میں  
 وصاف وادہ صحت ہائے سے ہائے قرانی اور اس تقریر  
 میں موحیان یہ بیان تلمذ کفار سے موالات فی حدیث  
 اس

آیات و احادیث مسطورہ علی ہذا قول ہر دھیرہ کی جنگ پر ہونے  
 میں سب سے پہلے اس کے بعد واجب سے تعلق رکھتا ہے اور اس کے بعد  
 دھیرہ اور اس کے بعد اس کے ساتھ ساتھ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد  
 سے اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد

نیت ایضاً جو موصوفہ بتقریریں اولیاء میں دوں جو موصوفہ  
 کوئی بات و اولیاء و اولیاء و اولیاء کو دوست رہا ہیں۔  
 تفسیر ایک ہی ہے

ہوا ان جو لوگوں میں لغزبہ یہ ہے اور الصدوق قبل السلام  
 او غیر ذلک تفسیر ایک ہی ہے کہ اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد اس کے بعد  
 سے سناؤں کو نیت کی گئی خواہ دھستی کسی قرابت کی وجہ سے  
 ہو یا اسلام سے پہلی رسم و راہ کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے۔

تفسیر خازن میں ہے۔

قيل ان عبادة بن الصامت كان له خلفاء من اليهود فقال  
يوم الاحزاب يا رسول الله ان معي خمسة من اليهود  
قد اذيت ان استغفر بهم على العدد فزلت هذه الآية  
وقوله لا يتخذ المشركين اصدقاء بل يعزوا الى  
اخوان من دون المؤمنين والمسلمين لا يعزوا موسى  
ولا اية لمن هو غير مو من نحو اعبر موسى اني انا نبي  
ان يكونوا اصدقاء ويلا هو فهو لفظة بينهم امة  
او معاشر وللمحبة في الله واليس في الله رب عبيد  
واصل من اصول الايمان من يأتى به عباده بن  
صامت کے ہوا میں ملتا ہے عباده بن صامت نے جنگ  
افزاہد کے۔ اور حضور سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
میرے ساتھ پہلی ۳ یہود ہیں اور میں مناسب جتنا ہوں دشمن  
کے مقابلہ میں ان سے مدد مانگ رہا ہوں آیت نازل ہوئی لا یخذلکم  
المومنین الکافرین اولیاء کے معنی ہیں کہ مومن کفار کے اعران و  
انصار نہ بنائیں اور مسلمانوں کے سوا کسی کو یار و مددگار نہ ٹھہرائیں۔  
مطلب یہ کہ مومن کے علاوہ کسی غیر مومن کے لئے نہیں اللہ تعالیٰ  
مومنین ان کے کلمہ اہل اور ان کے ساتھ ملاطفت سے منع فرمایا

خود روایتی قیامت و رشتہ داری کی وجہ سے اور ان کے لئے  
 دوستی اور کسی کے لئے دشمنی ایمان کے اصول میں اپنی اصلیت  
 تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵

تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵ لا تشدوا منہم و لا توادوا نصیباً منکم  
 یعنی نہ صلیح علی اعدائکم لا تہم عداؤہ یعنی نہ روایں  
 ص ۱۲۵ نہ ہادوا وہا سے دشمنی نہ تہی مدد کریں کی وجہ سے  
 بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵ تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵

۱۔ اس آیت میں ہی ایت سے قبل میں دیکھا  
 ۲۔ لا تشدوا منہم و لا توادوا نصیباً منکم  
 ۳۔ وہا سے نہ دوستی نہ ایت سے قبل میں دیکھا  
 ۴۔ تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵

تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵ لا تشدوا منہم و لا توادوا نصیباً منکم  
 لا تشدوا منہم و لا توادوا نصیباً منکم  
 ۱۔ کہیں نہ دوستی نہ ایت سے قبل میں دیکھا  
 تفسیر بخاری جلد ۱ ص ۱۲۵

بہت سے جملہ فرماتے ہیں

ایما ذکر اللہ هذه الکلام علی القلوب الموحنین و تعریف اللہ  
 ہا نہ لا حجة بہم فی انحاء الاحیاء و الانصار من الکفار



وذلك من كان الله ورسوله ناصرا له معينا له وأيضا  
 به إلى طغى الصغرى والمحبة من اليهود والصغرى  
 الله تعالى أنه كلام اسی سے اگر فرمایا کہ مومنین کے ثواب کو  
 حاصل ہو اور ان کو مغفرت کر لی جائے گا نہیں کہہ سکتا اور  
 بنائے گی ضرورت دعا بہت نہیں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ  
 تبارک و تعالیٰ ہوں میں کہ یہود و نصاریٰ سے مرد چاہتے ہیں  
 کہنے کی کیا حاجت۔  
 القرآن ص ۲

تفسیر کبیر جلد اول ص ۱۰۰

وامر بان الله تعالى امر المسلمين لا يتخذوا محبة  
 الامم المسلمين بروج سے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو  
 کہ دوست ہو کر نہ بنائے گا مگر مسلمان  
 اور آگے چل رہے ہیں

فلا تتخذوا صر و لیاہ وانصارا واحباہا وان ذلك امر  
 العاقل عن العقل المراد تفسیر جلد ۲ ص ۱۰۰، تم نہیں  
 اور اور مردگار نہ بناؤ گیوں کہ یہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی بات عقل و  
 سے خارج ہے۔

کفار غیر محارب کہہ تو ہیں دوستی و موالات تو اہل بدعت اور فاسق و فجار سے  
 بھی ضروری ہے۔

تفسیر خازن بر آیت فلا تعدوا معه روحانی یهو ضواری حدیث غیریہ کی

تسبیح فراموشی

قال ابن عباس دخل في هذه الآية ككل الحديث في الدين، وكل مهتدع إلى يوم القيمة. ابن عباس رضي الله عنهما

نفس پرستانه بخند و انوماکی تفسیر می‌دانه

وَأَمَّا جَعْلُ عَنِ الْفَوْدِ لِيُحْكَمَ فِي عِلَالَةٍ عَنْ الْخِيَرِ  
فَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ يَلْقَى الْفَوْدَ لِيُحْكَمَ فِي عِلَالَةٍ عَنْ الْخِيَرِ  
وَأَمَّا سَبْقُ عِلَالَةٍ فِي عِلَالَةٍ وَوَجَدَتْ بِهَا فَحَيْثُ لَا  
يَحِلُّ تَوْبَةُ عِلَالَةٍ تَصِيرُ بِهَا عِلَالَةً لَهَا تَوْبَةُ عِلَالَةٍ

لہذا محبت سے پرہیز کیا گیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عورت سے محبت کرے وہ اس سے محبت کرے۔

تفسیر: پویشی سہارا

و ينبغي ان يعلم ان الله من كما يلزم ان يقطع الحوائط  
عن الحقائق وكذا انك عن الاقرب اليه العباد. مما تامله

جیسا کہ ہمیں پر کفار سے قطع مواصلات لازم ہے ایسا ہی بدکار فاجر  
رشتہ داروں سے بھی معاملہ منقطع کی ہے  
اسی طرح ابیان میں ہے۔

عن سهل بن عبد الله التستري قدس سره من صحيح بيانه  
انه لا يأنس الى مبتدع ولا يبي له ولا يؤلفه ولا يفتخر  
بإصلاحه ويظهر من نفسه العداوة والبغضاء  
سهل بن عبد الله تستری قدس سره سے منقول ہے کہ میں نے کہا  
ایمان درست کیا اس اہل بدعت سے جس سے اس کو رشتہ  
کے ساتھ غشیی کہے گا وہاں قاتل اور قاتل مرگے کی طرح  
یاد رکھو کہ اگر ان سے عزت و محبت کی جائے تو  
اسی تفسیر میں ہے

يُبغض لعمري من يكامل بيقطع عن صحبة  
والفجار وهذا الهدى والاهواء ورذائل العمل والاعمال  
مومن قال لو لم يكن كفار فجار اهل بدع وموالا اور باطنیت  
و انکار کی صحبت سے انقطاع کہے۔ تفسیر ابیان میں یہ مدغم  
تفسیر ہوئی ہے

ان قوم الظالمين يعم المبتدع والفاسق والظالم الفجور  
مع كلهم متبع۔ تفسیر ہوئی ہے، تو موطا و مبتدع اور فاسق

سہ ماہ ہے اور سب کے ساتھ بیٹھا نہ رہتا ہے۔

یہود بدعت و عاشق و فاجر کے ساتھ جی سوالات کو حاسنہ از غزل کے ساتھ  
منوع ہونے سے زیادہ قابل ہوا اور محکمہ ہوا تو وہ ہے اس سے زلزلہ سوالات کوئی تہجیب  
کی بات میں شریعت اور عاشق تو ان سے جی زلزلہ سوالات و طرہ افاقہ سے اور یہود تو  
مشرک و بدعت و سحر و جادو سے جو تریک و طریک سے ہیں

عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ  
ہو اے وقت

یہ اس کے بعد کہ اہل حکمت و حکماء و دانشوران  
اہل حکمت و حکماء و دانشوران میں سے تھے جن میں سے  
عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ  
یہ اس کے بعد کہ اہل حکمت و حکماء و دانشوران  
اہل حکمت و حکماء و دانشوران میں سے تھے جن میں سے  
عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ  
یہ اس کے بعد کہ اہل حکمت و حکماء و دانشوران  
اہل حکمت و حکماء و دانشوران میں سے تھے جن میں سے  
عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ میں نے اپنے والدین سے سنا ہے کہ

ان سوالات و رد و براہین کی جواز نہیں کیوں کہ ایت مختص سے اگر ہو گیا  
اور ان شاء اللہ ہوتا ہے تو اسی کے لئے نہ کہ اہل کے لئے

تفسیر احمدی میں ہے (اول و آخر) ان ہی الذین الذلّوا فی عہد  
اللہ اعراب۔ پہلی آیت اُمی کیساتھ جواز احسان کے بیان میں ہے اور دوسری کے عہد جواز میں کی



Figure 1

وہ فیضی میں سے تھیں اور ان کے ہاں ایک بڑا کھانا تھا جس میں ان کے دوستوں اور  
 قریبیوں کو بلواتے تھے۔ ان کے ہاں ایک بڑا کھانا تھا جس میں ان کے دوستوں اور

شماره ۱۰۰۰

[illegible]

اما بعد فقیر محمد نعم الدین خضر اللہ تعالیٰ بزرگ الصدق و البصیرین مراد آبادی  
 دراب انصاف کی حالت خداست میں انھیں کہتے کہ اس فقیر سے ایک عزم سے دل ہے  
 جو اس میں قبروں پر پھول اور تر شاخیں ڈالنے کے استہاب میں ایک نثری لکھ  
 سواری حکم حایت علی صاحب ہر فوق انصاف کے ایک اور دست عالم کے ہاتھ میں  
 اور مسجد شادی مراد آباد کے متحن اور بعض دیکھیں مراد آباد کے انشاء بھی ہے  
 نے ان کو دراب عزیز یا تھا۔ اس میں چلے اپنی سواری میں سے مراد صاحب دراب  
 نقل کے جواب دراب پیش کرنا میں اور حضرات کی سند سے میں ۶۱  
 کہ غلط انصاف و حفظ فرمائی اور جب میری تحریر میں حق میں دیکھیں اور صدق و سنی  
 پائیں تو بکے دعا سے خیر سے دیکھیں ان کے تاک و جان و دین سے امید  
 غدار و دراب ہاتھ آئیں ڈالیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
 واسطہ اجاب ہیں۔

## قبر میں پر شاخیں اور پھول ڈالنے کا بیان

استفتاء۔ کیا دیتے ہیں صاحب دین اس مسئلہ میں کہ قبر پر شاخ  
 سبز کسی درخت کی ڈالنا اور اس کے قریب صاحب الایمان دعا سے دعا کرے یا نہیں اور  
 پھول ڈالنا بھی جائز ہے یا نہیں؟  
 استفتی

محمد سراج الدین محمد جلی مراد آبادی

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم الوهاب

فيسأل الله الرحمن الرحيم

رحمہ اللہ و تعالیٰ علیٰ رسولہ الکریم

و بعد از آن در جوابه قائل فرمایند: ای کاش این حدیث مسیحی

مشفق ہے اس لئے یہ دشمنوں کو بھیب میں ہے

**حدیث** : اس قرآن الہامی کی عین عبارت و معنی ہے۔

فقد استجابوا بغير تردد لما دعاهم إليه من الاستمرار في

القول في هذه المسألة يستلزم بستره من هو وما الآخر كان يمشي

«الجمعة بعد غد» هو صبحه الشريف بصفير سور عتري في كل شهر

وَأَمَّا الْفُلُ فَأَوْفَى بِرَبِّهِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ مَعَهُ إِذْ رَفَعَتْهُ إِلَى رَبِّهِ عَلَى فُلٍ كَبِيرٍ

مائدہ بیبا مسموم جبکہ حضرت اہل بیت رضی اللہ عنہم سے مراد ہے

لوگوں کو دینی اور علمی امور پر آمادگی دینا، قرآن پر نگہ رکھنے میں مددگار بننا اور حساب کتاب کے بارے

جی اور کسی ٹرسٹ میں مدد نہیں کئے جاتے ایسی ان کے خیال میں ان کے

حاجہ صاحبہ کوئی بڑا کام نہ تھا لیکن ان میں سے ایک پیشاب سے بچتا۔

تھامیٹھی پیشاب رستے وقت پردہ کا کھانا نہ کرتا تھا۔ مسلم کی روایت یہ ہے کہ

پیشاب سے چٹاڑ تھا اور یکین دوسرا۔ دو چٹیل خوری کرتا تھا۔ پھر خباب منڑ

الرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمائی ایک تر شاخ سے کہ اس کے دو تھے لے لے ہر











چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے دو وضع الورد، الریحین و النہ

حسد اللہ اعلم۔

کی۔ العبد المذنب محبوبہ المنہ ہے

المحبوبین محمد بن عبدین محمد بن عبدین

المراد بادی محمد بن بادی

اس فتویٰ پر

نجم ہدایت علی صاحب نے جواب لکھا

الجواب

اقول بتوفیقہ۔ جب صاحب کی فریاد پڑھتے ہیں ان کی راجہ سے  
مکمل منافی قبول پر شاخ اندازی متبادر پر محبت صاحب نے جواب لکھا اس جہاں ہم نے  
تخلی عن اور نہایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے اس سے لال کیا ہے وہ صاحب  
امدادیت سبزواری و اقرال مسند نقیہ کے ہے چنانچہ جو حدیث پر ہدایت ابن  
مہاک رضی اللہ عنہ و دار و ہے اس کے بارے میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور

مولا ان کے ساتھ ان کی مائیں بھی تھیں۔ ان کے ساتھ ہی ایک اور شخص بھی تھا جس کا نام تھا "مولا"۔ ان کے ساتھ ہی ایک اور شخص بھی تھا جس کا نام تھا "مولا"۔ ان کے ساتھ ہی ایک اور شخص بھی تھا جس کا نام تھا "مولا"۔

[illegible][illegible]

مطالعہ کرنے والے کے لئے ہوا سے نقل کیا ہے

وَأَمَّا مَا عَنْ أَنَّهُ مَقِيلٌ لَهُ عَلَى مَا سَأَلَ الْإِسْلَامَ

لہذا واجب ہے کہ انھیں ان کے حقوق

اور ان بھری نے تھا ہے لعل وجہ سکلام لعل طالی ان ہذا  
 الحديث واقعة حال خاص لا یفید العموم ولقد اوجہ له وجہا  
 سابقہ عند مرقانہ محل مرستی اور ابو محمد بن مسلم بن صالح قشیری و مبارک  
 نے انکد صحیح میں عارضی انداز سے حدیث طریقی ہیں کہ میں ہا سدا ابرہہ  
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من سجد لک و اجبت عنک  
 ان یرفع ذلک عہما ما دام العصیان حضور اچھے میں ہا سدا ابرہہ  
 نے فرمایا کہ میں ملقبوں پر گدرا کہ ان کے صاحب پر ہا سدا ابرہہ میں ہا  
 اش حال سے ان کے کے شامت کی بیاد سیری و مرستی صاحب ہا سدا  
 اس میں مشہل ہوئی اور ان دواں سے صاحب ہا سدا ابرہہ کے  
 موقوف کیا گی

اور ابو محمد بن مسلم بن صالح قشیری و مبارک  
 کے قسم میں تھا ہے

اما وضعہ اصل شہ مطہرہ سلم علی امتیاز اعداء ہو  
 محصول علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال اللہ علیہا واجبت  
 شفاعتہ بالتحفیف علی الی ان بیسہ او دوری و جہاد اسلام بزمہ علی  
 نے آئین سب میں تھا ہے۔ اما حدیث جابر بن عبد اللہ بن صاحب القضا  
 واجبت لشفاعتی ان یرفع ذلک عہما ما دام العصیان و طہین امفی  
 ۱۰ سرے نقادان فی شریف و امیر بن عمر حدیث نے قول نمکین حدیث

[illegible]

ابن امیر کے محل میں بعد در سے قال تمکین کے کتبے پر  
الراحة لما حصل من الطيبين بركة يد الله تعالى عليه  
اور ان طے سر کے مجمع ہو، میں اس سے واپس کی عربیہ معنی بخدا  
و اما حاکم بركة يد الله تعالى عليه و سر۔



اور طار میں نے شرع بخاری میں لکھا ہے کہ **ما یروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من رواية واحدة** ان تمام روایات احادیث و اقوال امیر حدیث و یہ ان فقہاء کے ہیں  
 ہے کہ شاید ان میں کوئی خاصیت تکمیل عذاب ہیں ہے کہ وہ روایات میں  
 آتی وہ صرف دعاء حضرت علیؑ علیہ السلام اور حضرت علیؑ علیہ السلام میں رسول  
 علیہ السلام کے ہی حوالے حضرت علیؑ علیہ السلام و کلمات علیؑ علیہ السلام و روایات  
 سے روایت نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی رسول خدا ﷺ صاحب روایات  
 ہو گیا ہو کہ حضرت عائشہؓ کے سے ہے اور وہی حدیث و روایات  
 حضرت ویرانی وصیت اور روایت سے سنت ان کے احکامات و  
 قبور پر ڈالنا عموماً جائز ہے ان کو تفسیر نہیں ہوتے ان سے حدیث و روایت  
 اپنے اجتہاد پر ان کو حق صحت نہیں بلکہ ان کے بعد ان کے سے ہی ہر چہ ظاہر میں  
 نے شریعت بخاری میں لکھا ہے۔

واما ما مر من انما یروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من رواية واحدة  
 علی حدیث علیؑ علیہ السلام و انما یروى عن صاحبنا و احسن حدیث من صاحبنا  
 ان ذلك خاص بالشيعة بما نقله صلى الله عليه وسلم من حديثه خاصة به و ان  
 الذي يقع اصحاب الفتن ما هم الا عمال اصحابه و انما نقله عنه  
 و روی ابن عمر رضی اللہ عنہما عن انس بن مالك رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال  
 قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه انما يروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من رواية واحدة  
 قال علي بن ابي طالب رضي الله عنه انما يروى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من رواية واحدة







کی اتنی اور عظیم صاحب نے اس کے جواب لکھے ۱۰:۲۰ جی

محیدہ و نقص علی عبد الکریم

جناب نگر مولوی دایت علی صاحب آیتہ عظامتیں سید الفاضل اور  
علی القبر کے جواب جواب میں غور کر میں تا لی تصحیح نصیحت کے سے کتب غور  
لی مذکور سے ہے ہذا امر و من سے کہ اہل کرم ایک ایک کتاب میں ایسا کہ  
کو پہنچا دیا جائے کہ دوسری رحمت و امانت کے کہ عبارت سمولہ کی عبارت شب  
منقول عنایت کی جائے کہ اس سے بعد جو حق صمد و امانت و امانت  
بنادوں کہ جناب سے دوست خانہ عامہ جو سے ہیں و مکتوب کی کہ ایک سے  
ایہد کہ جواب سے قضا نامہ میں وہ مکتوب بر تصحیح نصیحت کے سے قضا نامہ میں  
تقریباً شریعت مساجد شریعت مساجد ان خط ہذا میں بھی شریعت  
خانہ ذریعہ بنیاد میں مساجد مساجد میں

حکیم صاحب نے اسے جواب میں فرمایا

جناب مولوی صاحب المار علیکم السلام۔ درمختارہ برادر مولوی صاحب المار سے مل گیا  
میں نے ان کی بیٹی سے بھروسہ کیا ہے۔ لیکن میں ان سے نکاح میں آپ اور  
جناب سے رجوع کروں۔ کتب خانہ ریاست رام پور، مقام چتر مولوی صاحب

میری دہلی ۱۰۰۰ تہذیب متین صاحب ۴۴ مولوی عبد السلام صاحب سے ہے  
 ہے اگر آپ اس کتاب کا تہذیب سے متعلق بہت اوقات ذکر میں تشریف لیا  
 علامہ کتب دایہ بچے یا اس کا ترجمہ کے مرحمت فرمائیے۔ یہ کتاب اور سے چند  
 نگہاؤں کو کتاب ۱۰۰۰ احادیث و احادیث اس کی آمد و رفت کا ترجمہ کے مرحمت فرمائیے  
 کتاب علامہ سے ہے یہی آپ کا اگر کتاب سے احادیث و احادیث سے  
 کہیں دایہ بچے۔ یہ کتاب سے احادیث و احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 یہ کہ احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے

میرا کہ میری کتاب سے

میرا کہ میری کتاب سے احادیث سے احادیث سے

صاحب مولانا عبد الرحیم علی صاحب احادیث و احادیث سے احادیث سے  
 فریاد دایہ بچے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 کہیں کہیں احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے  
 احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے احادیث سے

# حکیم حسن نے یہ جواب تحریر فرمایا

السلام علیکم مجھے یاد نہیں کہ کس کس مقام سے اور ان وقت بھی مسئلہ  
نہیں بہر حال مقامات مذکورہ سے لکھنا ہی آتی ہیں

محبت علی محمدی

اس کے بعد حکیم صاحب نے چل پڑا

جناب بروہی صاحب عزایت دامت

بارگاہ اہلب کرم کے لئے عہد پختہ حکیم حسن نے

برجوری صاحبہ تاتے اس سے اجنبی تھے وہ ایک عورت تھیں جس سے

مجھے ملی حاجت رہی ہے میں نے جس بات پر جواب دیا ہے اس پر

ان حضرات کا رد ہوا ہے لیکن آپ نے نہیں دیکھا میں دیکھتا

کہ اس میں مقام سے اور ان دنوں یہاں تک کہ اس کی ضرورت

ہو سکتی ہے، اس میں سے وہ اس کا جواب دے گا کہ اس کی

سے مقامی تھی باقی ان دنوں کا بعد جواب، صاحب اس سے جو جواب

کہ میرا ہونا چاہتا ہے اس حضرات حاجت سے کہ میں یہاں نہیں دیکھتا

دست لکھتے تو فرماؤں، نقطہ

محکم الدلائل عقائد میں ہم شان منظور ۱۳۲۵ھ

بروز جمعہ مبارک

اس کے جواب میں علام صاحب نے فرمایا سطورہ ذیل یہی۔

جناب مولوی صاحب سلام علیکم مدظلہ العالی

میرے ایک عزیز اہل حق و سچ مولوی عبدالکلام صاحب نے فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالکلام صاحب نے مولوی شمس الحق صاحب سے عقد چٹے کے اصرار ملاقات ہے ان کے یہاں ان باتوں پر گفت و گو میں نے ان جاتی میں ایسے ہی لگے ان باتوں میں چاروں باتوں پر اصرار تھا۔ اس بیان پر وہ فرماتے تھے ان کی طرف کتب و روایات، اصول و عمل میں نہ تو یہ بات میں کوئی نہیں اگر آپ اکتب و روایات سے دشمن سے آدمی یا بیٹہ سمجھتے ہیں تو چٹے سے جاننے وہ شہوت کی بات ہے کہ آپ اکتب و روایات سے دشمن سے آدمی یا بیٹہ سمجھتے ہیں تو چٹے سے جاننے سلطان پر آپ کو آپ کو اکتب و روایات سے دشمن سے آدمی یا بیٹہ سمجھتے ہیں تو چٹے سے جاننے مولانا کو ملا دو۔ اسے شکر نہ ملے۔ بات آپ کو نہیں رکھتے جیسے ایک دین کی طلب نہ سمجھ کر کے سرکار میں جاسے تھے اب آپ سے بڑے بڑے کہ مشکل میں ہیں ایک روز کا سفر ہے۔

اس طرحیہ جو اس سے بھی آسان ہے وہ یہ ہے کہ آپ مختلف علماء کو فریاد دیا ہے کہ ان باتوں میں آپ کے ان اگر موجود ہوں تو ان کو حمایت سدا معلوم ان کو فریاد دیا ہے اس میں جہد تک آپ کے اہل حق ہوں گے گڑباں ان کی بھی تحقیق آپ کو ہو جائے گی۔ خدا

ذیاد اسلام محمد جاہت علی صلی علیہ



۳۱۶  
وہ عبادت بخیر صاحب نے دستخط کرنے کے بعد بھی ہے۔

## خلاصہ بحث

- ۱۔ قبروں پر ترغائیں جانے کے واسطے میں اپنی پہلے کتاب میں جو روشنی پیش کر چکا ہوں اور اس مسئلہ کو صاف طور پر بیان ہوں
- ۲۔ فقیر عظمیٰ و بیت علی صاحب نے جو جواب صاحب سے اسے اس وقت ملا تھا اس سے کہ وہ ملاحظہ فرمائیں گے و انتہا شکر ہے

## حاصل کلام

اس میں یہ اطمینان ہوں کہ خیر صاحب نے جو جواب دیا ہے وہ بالکل درست ہے۔

- ۱۔ جس سے مشورہ شریف و اصلاحی ہے وہ جس میں مسلمانوں کی عقل و فہم کو وسیع و عام کرنے کے لیے جو ترغائیں دی گئی ہیں وہ بالکل درست و نیک ہے۔
- ۲۔ خیر صاحب نے اس کے جواب میں کیا جواب دیا ہے۔
- ۳۔ پہلا عقیدہ ہے کہ یہ مضمون احادیث و اقوال اس کے خلاف کے ہیں۔
- ۴۔ اس کا جواب ہے کہ جواب سے یہ ہے کہ اس کے خلاف ایک حدیث بھی نہیں ہے۔
- ۵۔ اگر جواب کی نظر سے احادیث صحیحہ اس حدیث کے خلاف نہ آئی

توضیح پیش دہاتے عکس نہیں ہیں۔ جو پیش آتے تھے وہ انہی کے واسطے باطل  
پر مثال گئے

تو اس واسطے لے دیا میں رائی، انہی کے اس شخص کے خلاف  
بنام ایک حدیث۔ مٹے کی ہاتھ دھاک کے اس میں مال آتا تھا۔ جب  
میں نے فراموشی سے سو گاموں فساد کا مطالعہ کیا۔ تو اس سے اس کو جوار، خجور  
طاسک، اور اس کے خلاف اس کے خلاف کوئی حدیث نہ تھی۔ صرف اس سے نہ  
ہوتے۔ جب اس سے اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف  
میں

تو اس سے اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف  
میں

تو اس سے اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف اس کے خلاف  
میں



اسمعیل بن عبد اللہ و لاجہ لہ لا قوا الا باللہ العزیز العلیہ بعد خدا اللہ تعالیٰ  
 میں ہندو خطوں میں میر صاحب کے جملہ اہل علم و کرام کی تائید و توثیق ہے  
 صاحب خداداد و تائید ہے

## زیر بحث مسئلہ کی مزید تحقیق

میر صاحب کے بارے میں ایک صاحب مسموم نے کہتے ہیں کہ میر صاحب کی  
 زوجہ لاجہ میر صاحب کی والدہ تھیں اور میر صاحب نے انہیں لیاقت  
 و بات اس قدر کہتے ہیں کہ میر صاحب کی والدہ لاجہ سے  
 بہت زیادہ محبت فرماتے تھے اور جو وہ اصغر

انہی میں سے علی صاحب کی عبارت ہے میر صاحب کو  
 اللہ تعالیٰ تعالیٰ

افراخ لا میر صاحب جی سو فیض حبیب صاحب کی فرمایا ہے کہ  
 میر صاحب کی مثال قرآن پر شاہ شہزاد کی مقابرت میر صاحب کے مدین  
 بن عباس و وصیت حضرت زید سے جو استدلال کیا ہے وہ خلاف ثابت  
 معتبر و اقوال سند و قضا کی ہے۔ انتہی حد

جواب : میر صاحب کے میرے استدلال و خلاف ادب

مستند اور اقرار مستند فضا، و پایا کر کوئی حدیث اس کے خلاف نہیں ملے گی غلطی  
صاحب کی تمام تقریروں میں صرف مسلم شریف حدیث طرابلسی و مستند است و  
میرے اسناد لال کے خلاف نہیں اس صورت میں جو صاحب کے پاس ہے اس کے  
وجہ خلاف احادیث مستند و زاننا اور میری نقل کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر اس کا  
ہے۔ اب جبکہ صاحب کے پاس حدیث مستند و طرابلسی سے خلاف ہے  
اسی کے خلاف میں مستند اس کا تھا جبکہ صاحب کے پاس حدیث مستند  
فرمانی کے بموجب ہے کہ مستند و طرابلسی کے

میر صاحب درمیان میں۔ جب صاحب کے پاس حدیث مستند و  
وصیت حضرت ریحان سے ہو اسناد اس کا کیا ہے۔ صاحب صاحب و صاحب  
ان جہاں حدیث وصیت حضرت ریحان و جی صاحب نہ ہو گی۔ حدیث مستند و صاحب  
ابو ہریرہ اور کوشش اس کے جی صاحب میں سے اس کے اسناد اس کا  
اب اس شخص سے ریحان صاحب سے حدیث اس کے جی صاحب  
سے جس کا نقل میں ہے جی صاحب نے یہ حدیث اس کے جی صاحب سے  
حدیث کے خلاف نہیں ہے۔ جی صاحب نے یہ حدیث اس کے جی صاحب سے  
کریہ مول اور اس اصول کی روشنی میں جی صاحب سے اس حدیث میں  
اس کے جی صاحب سے حدیث اس کے جی صاحب سے اس حدیث میں  
صاحب کے یہ ہے۔ مستند لال و اقرار مستند و فضا سے اس خلاف پایا گیا  
عقلی کے ثبوت کے لیے۔ اب غیر صاحب کو عقلی کتابوں سے اقرار

100

اور جس میں کہ وہ لوگوں کو پتا چلے  
اور جس میں کہ وہ لوگوں کو پتا چلے

انراض: حیرت

تجوہ سے کہہ دیتا ہوں کہ یہاں وہ دوستوں کے بارے میں تجھے خبر دے  
دیں گے۔ میں نے ان کو یہ کہنا کہ انہیں اس بارے میں کسی سے نہ کہے کہ اس  
کے کہنے سے وہ لوگ اس کے بارے میں کچھ نہ کہیں گے۔ ان کے بارے میں  
میں نے یہ کہنا کہ ان کے بارے میں کسی سے نہ کہے کہ اس کے کہنے سے وہ  
لوگ اس کے بارے میں کچھ نہ کہیں گے۔ ان کے بارے میں میں نے یہ کہنا کہ ان کے بارے میں کسی سے نہ کہے کہ اس کے کہنے سے وہ لوگ اس کے بارے میں کچھ نہ کہیں گے۔



شیخ کو مل گیا کہ ان کے پاس سے آئیں یہ نہیں دیا پھر صاحب  
اگر ہوا جو سچ میں مسدود ہے تو ان غریبوں کو بھی قریب کر  
دیا ہے تو وہ سب ان کے پاس آئے ہیں اس لئے اس وقت  
جو روئے دیا اس وقت کہ سب ان میں عطیہ کیا جا رہا تھا ایسی تعجب و حیرت  
کہ اصل کتاب میں جو سے آپ سے جو کہ جو نقل کیا ہے اگر آپ مولوی  
کا حق صاحب لیاقت است ہا لہ نہ رہا جو حضرت مولانا شاہ فضل رسول  
صاحب کے لئے مولوی صاحب مسائل جو مائے مسائل کے رد میں ہے ملاحظہ فرمائیے۔  
اور عبارت میں قطع و برید ہا طریقہ تو مولوی اسی حق صاحب کے متبعین میں بھی جاری  
ہے۔ اگر کلام حضرت کو دیکھا کہ دلیل سے عاجز ہوئے وہ عبارت سے ماآدیکھا۔

کتاب کی عبارت کی عبارت بدلے تالی اگر مخالف لے اہل عبارت پیش کی تالی  
 یہ جواب کہ کتاب ہی مستبر نہیں خود حاضر ہوئے کہیں موافق نہ ما عبارت نہ لے  
 کسی کتاب کی عبارت بناؤ الا وہ جسے حضرات تو ایسے ہی ہیں دروہا عبارت  
 بنائیں اور اگر ہر جگہ تو کتاب تمام بھی گزار دیں۔ ہر حال مولوی سہیل صاحب  
 کیجے ہی ہنگ جو جب آپ کا حاضر نہیں مانتا ہی نہیں یہ اس کا بیان نہ ہے  
 مولوی یا فضول سے۔

اعتراف جیگر صاحب

حاصل قاری نے نام مولوی سے نقل کیا ہے کہ مولوی صاحب  
 فقیرانہ صوفیانہ عبادت و سادہ سادہ عقائد و عبادت و عبادت و عبادت  
 انجمن دہلی

جواب : اہل دہلی میں نے قاری نے فرمایا ہے کہ عبارت اور مولوی  
 صاحب کے نام اب جیگر صاحب سے پرچہ بیت و مال و مال و مال و مال و مال  
 ملک دیکھا۔

فدا اور بھی کہے جہاں اور دہلی

موجودہ سیر و دعا سے تری جہاں دہلی

اس حالت میں کسی طرح مسلم نہیں ہو سکتا کہ علامہ علی قاری رحمہ اللہ  
 نے نام مولوی سے کسی کتاب میں عبارت نقل کی عبارت کا نسخہ اور اس کا نام  
 بھول جہاں بنا ہے کہ جواب کہنے دہلی جیگر صاحب بیت لکھا گئے تھے اب

ہیں۔ حق زما ہوں۔ وہ عبادت و قافۃ احوالات میں سے غیر صاحب نے دلائل کی ہر  
 کتاب کا نام۔ محامیوں و اہل کتاب کا نام سمجھتے تھے اور بعض چراغ وارد کا مصداق بنتے  
 اس معنی میں صاحب کے اہل بدعتی عبادت میں قطع و برید کر کے دیانت کی گردن  
 ماری ہے یعنی حسب لی ایک سطر از خودی باقی عبادت دعا کے خلاف باقی اہل  
 اور اسے یہاں صاحب و دیانت کا مقتضا نہیں رہا۔ عبادت مثبت دعا کے تصور ہوتا  
 سمیر میں کیا احوالی میں رہیں والی عبادت کیا حسب سمیر کچھ جائیں اور کیا  
 عبادت ہیں۔ اس صورت میں ان کے بارے میں صاحب کا یہ تصرف ہے یا  
 یہ عبادت ہیں۔ ان صاحب کے بعد عبادت میں اس کے باوجود آئین  
 و دو پرانے عبادت کے

اس صاحب اور عبادت میں رہا۔ جس کے خوف سے غیر صاحب نے  
 کتاب و احادیث کے خلاف میں عبادت کا تصور نظر نہ کیا ہے اور اپنے دعا  
 باطل و قیاس سے حدیث و سنن مبارکہ میں عجیب و غریب تفسیری و حدیثی  
 ہمیشہ جہاں ان کی شریعت میں غیر صاحب والی عبادت اور اس کے بعد  
 و مسائل۔ ملاحع خودی و فراماتے میں و قبل لاہد۔ یہ حدیثی مادہ و خصوصیت  
 صاحب میں عبادت کا ہے و حضرت نے اسے تر شاخوں کو اس لئے جہاں تھا کہ وہ  
 حسب تک تر شاخوں کی تسبیح پڑھیں گی۔ پھر یہی مدار طاعلی قادی جہاں عبادت کی کتاب  
 کے اسی صفحہ میں اس سے پہلے کچھ آگے میں کہ فرماتے ہیں۔ و استحب العبد۔ فترافہ  
 القرآن عند القبر و بعد۔ حدیث و تلاوة القرآن و فی ما تحفیف من تسبیح



الجریڈ وقت ذکا لہذا ری ان بریلۃ ان الحصب الصفا فی اوصی ان یجعل فی  
 تہم جہرید تان نہکے ان تہرک فعل مثل فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 خواہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ علماء کلام نے قبر کے پاس قرآن شریف  
 پڑھنا اس حدیث سے منتخب کیا ہے کیوں کہ قرآن پاک ازلیست ہر وہی  
 نبی سے اولیٰ ہے ایمان بخدا یہ روزِ عبادی نے ذکر کیا کہ ربوبی سبب معافی نبی  
 اللہ نے وصیت فرمائی کہ پیری قبر میں تر شاخیں نہ دی جائیں اور یا سہلے  
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلی کی مثل مثل سے برکت ہو گی  
 اور اسی کتاب سے اسی نحو میں اس عبارت سے علاوہ دوسری مشین  
 کے مفید سے برعکس یہ ہیں کہ جاسے گی

## مسلمانو! للہ انصاف

ایسی صورتِ عبارت پھر ایک کڑا مفید مطلب یہاں رکھ دینا کافی  
 دلالت ہے اور اس حرکت اپنا لکے ہیں میں تو کہ نہیں لانا گریہ صاحبِ پ  
 ر حق کے الفاظ خود ان کے حق کے لئے ہے جسے میں لانا خود میں تو میں نامور ہو  
 جاؤں گا۔

بحکم صاحب کے رفق عبارت :

”اس کو یقین دلانے کے لئے عبارت ہر ایک کتاب کی جیسے نقل کی گئی ہے

مرکز فن نہ ہو گا۔ ————— الا اتم محمد جبارت اسکی حضرت،

اب یہ نیکر صاحب بکھ میں کہ انہوں نے طلب کے موافق جبارت نقل  
کے کے حالت و طبعیات چھوڑی ہے انہیں۔

متراضی یا غیر صاحب:

و قد لا یصلح العیون و لعل اوجد له توجیحات ساقیة لتدیر  
و قد لا یصلح العیون و لعل اوجد له توجیحات ساقیة لتدیر

جواب

و ان کو کہ ان جبارت میں تھی کہ میں نے کتاب کا نام وارد نہ  
سکھوں کہ جو میں نے اس کتاب میں کہ سے یہاں میں غیر صاحب نے  
کتاب کا نام میں بدلا ہے

چہ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

غیر صاحب کی ان عبارت کا حاصل مطلب یہ ہے کہ شاید خطابی کے کام  
لے دو ہوں ان کے کہ ایک یہ حدیث ایک حال خاص کا واقعہ سے مسجد علوم نہیں  
میں سے ان کی توجہ میں کی گئیں سوئی نوکریاں اعتراض کا محل سے یہ بات ہر ادنیٰ  
طالب علم پر بھی غصہ نہیں رہتے ہر اور اس کی مثل دوسرے کے ایسے ہر قدر استعمال  
کئے جاتے ہیں جہاں وہ بات مخدوش ہو یا اس میں کوئی ساک ہو۔ پھر یہ قدر کہ  
ساتھ ہی قادیہ محفل نظر بھی کہہ دیا جائے تو امرت ہو گئی کہ یہ قول ضیف سے

ایسی عبارت سے استدلال کرنا اور اس کے ضعف کو سمجھنا عظیم صائب ہے  
 ذی شعور و ادراک سے جبروت الٰہیہ سے قطع نظر اس قدر ہے کہ وہی قطعاً یہ عبارت کی غیر  
 صائب نے یہاں بھی لکھی ہے یعنی پوری عبارت علامہ ابن حجر علی رحمہ اللہ علیہ کی نقل ہے  
 اس عبارت سے قبل انہیں علامہ ابن حجر عزائم علیہ السلام نے رد کیا ہے

اور تراشیں جائے آنت بتا ہے اس عبارت آج بھی اس دور میں رد کیا  
 گئے ہیں ایک دو مرتبہ رد کیا گیا و بات سے عظیم صائب نے نقل کیا  
 عبارت نقل ہو چکی ہے اور پھر دوبارہ رد کیا گیا ہے اس دور سے  
 مذکورہ جہات پر حضرت علیؑ میں دو عود وصف جہات سے نقل کیا  
 صاف بخار و مذکورہ جہات محل لغوی لغوی ہے کہ یہ عبارت کہیں نہ  
 اعجیب السکک ان لا یجوز ما جہد علی سببہ استدلال بحیثیت  
 ہائے نفی میں اس دور کی احتیاط اس دور میں عبارت سے سبب میں دو عبارت  
 جس میں عظیم صائب سے قطع ہو چکی ہے اصل کتاب میں

تشریحات اور تخریج یہ وہاں سے لے کر اصل کتاب میں ملے گا  
 الحدیث اصل جیل لہ و من توافقی بعض لاشد من حاکم و احسان ہد  
 ما اعتد من وضع النہا و تخرید سید ہذا الحدیث و من وجد کلام  
 الخطا ان ہذا واقعہ حال خاص لا یصدق العموم و بعد از حدیث و حجات  
 سہیقة فند برآند محل نظر حاصل اس عبارت سے کہ میں نے دیکھا  
 کہ ابن حجر علی رحمہ اللہ علیہ نے تراشیں جہات کے استنباط کی تصریح کی ہے



مریت بقرون بعد ان قاضیت ہشتہ عفو از پرچہ دالت علیہ ص ۱۸  
 الحصان الطیر یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیباچہ و قبراں پر  
 یمن کے صاحب پر خطاب ہو رہا تھا پس میں نے ان سے ملے شفاعت کی یا  
 درخواست جناب باری عزاسزا میں قبول ہوئی اور وہ ان سے خطاب کر  
 ہوئے شاخوں کے ہونٹ یا گیا انہی جملہ

جواب

اس حدیث کے پیش اسے سے حکیم صاحب و صاحب ملامت  
 لوہاں تر شاخیں مان تھیں اٹھانت میں وہاں تھی کہ صاحب و صاحب ان کو  
 سے نڈر شاخوں سے میں کراہی آہوں صاحب و صاحب ان کو سے  
 سے استدلال کیا ہے اس میں صرف تر شاخوں و صاحب ان سے  
 و صاحب ان کو سے اس حدیث جابر بن عبد اللہ و صاحب ان سے  
 اس سے استدلال نہیں کیا ہے کہ صاحب ان سے  
 کو ضیہ کر جیہل فی حدیث انی فی غلیبہ است و انی فی غلیبہ است و انی فی غلیبہ است  
 جس سے استدلال کیا ہے وہ صاحب ان سے استدلال کیا ہے  
 فی حدیث اسے صاحب ان سے استدلال کیا ہے ان سے استدلال کیا ہے  
 قابل ہے

آں پہلے کی گفت از چہ منہ  
 از خروشا و گشتہ مستغنیہ



والمرأة بينهما من واحد الأول ان هذا الحكم في  
المدينة وكان مع النبي صلى الله عليه وسلم جماعة  
وقضية ما يركب في السر وكان حرم من احد  
فتبعه جأروا حده الثاني ان في هذا القضية انه  
عنه السلام عرس جريدا بعد ان سئل بعض  
عن زانية العنينة في السر وكان حرم  
وفي حد ينجأ من عليه صفر. السلام هو  
فصح عسير من حرمه. السلام هو  
فأول عليه. السلام هو احد حده. السلام  
حرمه. السلام هو حرمه. السلام هو  
كانا مني من عليه. السلام هو  
عن ذلك. السلام هو  
فأجبت سأل عني السلام هو  
عسير الثالث لم يدع حرمه. السلام هو  
السب في حد الله الرابع لم يدع حرمه. السلام هو  
فأجبت ذلك حرمه. السلام هو  
حرمه. السلام هو  
منه. السلام هو  
منه. السلام هو

رسد والا حریف علیہ جہلیہ یہذا ظاہر و بدل علی  
 هذا نصیہ ثانیۃ فقط یہذا اصطلاح من ادعی ان  
 النصیۃ واحدۃ کما حال البدیع و القریب  
 حاصل ان عبارت ۱۱ ہے کہ جس حدیث شریف و متن ۱۲  
 ہے کہ ۱۳ ساری ساری حدیثوں کے ایک ساتھ منافی بہ  
 وصال کی جیسے کہ ۱۴ کے لئے ۱۵ حدیث ہر جہتی  
 لوگوں میں حدیث میں ۱۶ اس طرح کہ حدیث ۱۷  
 یہ کہ ان کے لئے ۱۸ ہے ۱۹ ہے یا وہ اس حدیث  
 میں ہیں ۲۰ تو اس حدیث میں ۲۱ حدیثوں میں  
 کے ان کے لئے ۲۲ ہے ۲۳ ان کے لئے ۲۴  
 ان کے لئے ۲۵ ہے ۲۶ ان کے لئے ۲۷ ہے ۲۸  
 ان کے لئے ۲۹ ہے ۳۰ ان کے لئے ۳۱ ہے ۳۲  
 ان کے لئے ۳۳ ہے ۳۴ ان کے لئے ۳۵ ہے ۳۶  
 ان کے لئے ۳۷ ہے ۳۸ ان کے لئے ۳۹ ہے ۴۰  
 ان کے لئے ۴۱ ہے ۴۲ ان کے لئے ۴۳ ہے ۴۴  
 ان کے لئے ۴۵ ہے ۴۶ ان کے لئے ۴۷ ہے ۴۸  
 ان کے لئے ۴۹ ہے ۵۰ ان کے لئے ۵۱ ہے ۵۲  
 ان کے لئے ۵۳ ہے ۵۴ ان کے لئے ۵۵ ہے ۵۶  
 ان کے لئے ۵۷ ہے ۵۸ ان کے لئے ۵۹ ہے ۶۰  
 ان کے لئے ۶۱ ہے ۶۲ ان کے لئے ۶۳ ہے ۶۴  
 ان کے لئے ۶۵ ہے ۶۶ ان کے لئے ۶۷ ہے ۶۸  
 ان کے لئے ۶۹ ہے ۷۰ ان کے لئے ۷۱ ہے ۷۲  
 ان کے لئے ۷۳ ہے ۷۴ ان کے لئے ۷۵ ہے ۷۶  
 ان کے لئے ۷۷ ہے ۷۸ ان کے لئے ۷۹ ہے ۸۰  
 ان کے لئے ۸۱ ہے ۸۲ ان کے لئے ۸۳ ہے ۸۴  
 ان کے لئے ۸۵ ہے ۸۶ ان کے لئے ۸۷ ہے ۸۸  
 ان کے لئے ۸۹ ہے ۹۰ ان کے لئے ۹۱ ہے ۹۲  
 ان کے لئے ۹۳ ہے ۹۴ ان کے لئے ۹۵ ہے ۹۶  
 ان کے لئے ۹۷ ہے ۹۸ ان کے لئے ۹۹ ہے ۱۰۰



جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو معلوم ہو گیا کہ قصہ ایک نہیں دوسری وہ  
 یہ ہے کہ اس واقعہ میں سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے شاخ کے دو  
 حصے کرنے کے بعد جلیاب جیسا کہ امشلی کی روایت سے معلوم  
 ہوتا ہے جو اگلے باب میں آئی ہے اس سے اس حدیث کا مضمون تو  
 کی حدیث میں بیان ہے کہ سرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر  
 سے حدیث جابر میں ذکر مذکور ہے دو شاخیں لگیں اور ہر شاخ  
 کاغذیں جن کے ساتھ تھم سے مختلف رنگ کے لے آئے اور  
 فرمایا تھا جبر صحت جابر صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ و اصحاب  
 ہی کے واسطے اور اس وقت میں جن کے لئے شاخیں لگیں تھیں  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہا ہے حدیث جابر  
 رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی روایت کی ہے کہ اس وقت  
 پر گنہگار جن کے صاحبوں پر تھا اس پر اس وقت کہ ان حدیث  
 سے ان کے لئے حدیث اس وقت کہ ان کے لئے مقرر فرمایا  
 تھا احباب تک کہ ان میں سے میں تیسری اور اس حدیث کا مضمون  
 ان حدیث کے واسطے ہیں جن دو شاخیں حدیث جابر صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی ہے جو فی الواقع ہے حدیث جابر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اس حدیث  
 ان حدیث سے معلوم ہو کہ ان حدیث مختلف واقعات ہیں کہ ان  
 حقائق کے اپنی صحیح ہیں اور یہ حدیث جابر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے حدیث جابر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ اس حدیث



مردی ہے جس سے واقفیت و الفت لافیت اب معلوم ہو گیا و غیر صاحب سہ  
 شامت والی حدیث میں کی ہے وہ واقفیت و سہایت ہے اس واقفیت و  
 سہایت سے جس سے میں نے اس قدر لال کیا ہے کہ غیر صاحب الہانہ و غیر  
 نیا نہیں لورہم کیا۔ دونوں حدیثوں کے لحاظ سے جو قریب قریب دیکھنے والی  
 ہو کر وہ حدیث بھی ثابت ہوا میں نے ان کو ماریج

مردن دین کے استیلا

سبحانہ قربا۔ جو دیانت و ایمان کے لئے  
 لوگوں کے لئے ان کی سہایت  
 میسولی جو دین میں مستحق  
 کسی طرح جو۔ جس میں چاہے وہ حال میں ملک و سرور  
 تو مجھے بابا کی کہنے ہیں

## نما اقدس کے ساتھ صوم یعنی کی مانت

فائدہ غیر صاحب سے صحت حاصل کی ہو گئی اور اس سے  
 ساتھ رہا اور ضمیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس وقت ساتھ جملہ احباب  
 و دونوں صلوٰۃ و سلام کی کہ میں میں غیر صاحب سے کی جان قرار ہو کر مال ہوتا  
 اور ہمارے غلوں میں یہاں فقہاء کی مذمت بھی حقیقت میں صاحب اکمل نہیں ہو پاتا



مسیٰ الخدیجہ وسلم نے اور دونوں کی بیویں یعنی تم بطعمہ ۱۰۰۰ تھیں اور صلوة والسلام  
 میں سے ایک یا التہ ذکر سے بلکہ دونوں کو لائے اور اگر صحابی یا کسی سے کسی  
 اثر متعلق ہوئے اور پھر پورا لکھے اگرچہ اصل منقول جہاں میں لکھا ہو یہی وہ وہاں  
 بیس بند دعا ہے اور پڑھنے والے کو سب سب دانا قلم پڑھے جس کا نام ہے  
 ذکر یا اگرچہ اس میں مذکور ہو جس اپنے حسبہ اور اس سے اس سے اس سے  
 اور جو اس سے حاصل رہے وہ غیر غیور اور رشک نفس سے ہو۔

اب قدس سرہی شہادۃ حق، بھی ذکر و دعا کی کتاب است  
 و یحفظہ روم بالصواب و بالحق و بالعدل  
 یثیبہ اللہ بکلمہ تکبیر و حق و حق و حق و حق  
 ثم ینزلہ فیہ من کتب علیہ السلام و ہر اوست  
 یحفظہ اللہ بحیف و حق و حق و حق و حق

کی جہات سے بھی علوم کی یاد دہانی ملے گی اور اس میں سے بھی بہت سی چیزیں  
 سکھائی جاسکتی ہیں۔ ایک اور جہاں یہ ایک ایسا جہاں ہے کہ اس جہاں  
 کے بعض مباحث میں سے اس کی تعلیم حاصل کی جاوے گی اور اس سے  
 اس کے کوئی غیظ ہے اور یہاں جہاں سے اس کے ساتھ اس جہاں سے اس  
 جہاں سے۔

اعتراف میں اور ان کی یاد دہانی الیہ ان حوالے سے بہت اب جہاں میں  
 نکتہ میں لکھے اللہ و صلعم علی نقیر مقال العدا و ہر اوست





ایں صفوں میں جو دروں جو در حال طبع و روانہ ہوتے ہیں ، و قبل بحکم و بہا ایسے جان  
 صادر ہوتے ہیں کہ ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 من المعصی و فی عہد جان و ان من ملو لا یسبح حمدہ یعنی اور  
 من ہا یہ ہے کہ ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 ان میں اور مثلاً ہے کہ کسی نہایت نصیب ہو جائے اور ان کے دل میں نہ کسی  
 انداز میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے دل میں نہ کسی

کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے دل میں نہ کسی  
 وہ جو خدا کے لئے ہے اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 لایا کہ جو خدا کے لئے ہے اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 مستحق ہے کہ ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 ان کی باتوں میں ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 وہ عقوبت ہے کہ ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے

اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے  
 اور ان کے دل میں نہ کسی طرح کا اندھ بھٹکتا ہو اور ان کے







بحکم صاحب کی عبارتوں کا حاصل ہے کہ ضعف مداب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
مداب کی برکت وادھ سے ہونی بڑی ہے کہ اس میں داخل نہیں

جواب : یہ ہے کہ آپ یہ عبارتیں پیش ہی نہیں کرتے تھے ہرگز  
شامی کی عبارت نقل کرتے ہیں کہ صاحب کو اب جو عبارتوں سے ان کی شہادت ہے

نعمہ بحکروہ یحکم قطع السکوت و جہل من یحکم

دونوں آپس کے فی سحر والدلیل سے ہے کہ

فی الامد دہانہ مادام عبدیہ

یہ و نزل بحکروہ رجحہ و حوہ و حوہ و حوہ

قلیلہ ماہود فی الحدیث من وضعہ عبد الصمد

والسلام بحیث فی حصرہ و احد شہد انہ

انہ من حدیث حدیث و قلیلہ

ماہود و یسما ان یحکم حصرہ ماہود

اذاہو حکم من حدیث انہ

لایحیاء و علیہ و حکم منہ قطع و

بت منہ و لایحیاء و لایحیاء و لایحیاء

المہم و یحکم من ذالک و من الحدیث

ذلک الاتباع و یحکم منہ ما اعتقد فی حدیث من

وضع اعصان الاس و حوہ و حوہ و حوہ

من انبأ نعيمه و هذا اول ما قاله بعض النما الحكيمة  
 من ان التخميف عن القبر من انما حصل ببركة يد  
 الشريعة صلى الله تعالى عليه وسلم لودعا ثم بعد ذلك  
 يد من عليه عود و دور بحسب الخافي ان يريد  
 ان يجرى من صوابه عند الوصل ان يعطى في  
 به احد و قد ورد في بعض النسخ

ان من انبأ نعيمه و هذا اول ما قاله بعض النما الحكيمة  
 من ان التخميف عن القبر من انما حصل ببركة يد  
 الشريعة صلى الله تعالى عليه وسلم لودعا ثم بعد ذلك  
 يد من عليه عود و دور بحسب الخافي ان يريد  
 ان يجرى من صوابه عند الوصل ان يعطى في  
 به احد و قد ورد في بعض النسخ



سبحان اللہ سب عبادت خالص ہے۔ جو تو اللہ کے لئے اور نہ صرف مرد یا باقی چیز  
کے لئے یا جمع ہیسا ملائے ہو۔

ليس لي ما أريد، أريد أن أكون... ذلك ما أريد

1. *مقدمه*

و بعد از آنکه در این باره هم صحبت نمودیم

مفتی محمد رفیع الرحمن، مفتی محمد رفیع الرحمن، مفتی محمد رفیع الرحمن

پیشہ ورانہ تعلیم : اعلیٰ تعلیم اور کمال

الحمد لله الذي جعلنا من عباده المخلصين

۱۔ اصل جو یہ ہے کہ اس وقت سے نہیں آیا دیکھیں

کے اہل علم و فضلہ کے لئے ہے۔

ہر ایک کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ یہ ایک عورت ہے۔

میں نے اس کے لئے ایک اور نسخہ بھی لکھا ہے۔

مردہ نچوڑا کے لئے دوا ہے۔۔۔ ٹھیک مردہ کو کے لئے بہت

وہ آتشاکیوں کے لئے نہیں بنے۔

محرم ۱۲۸۰

مجلس شورای اسلامی

المجلس الأعلى للدراسات الإسلامية

میں نے اپنے دل سے یہ بات کہہ دی تھی۔

ہر دوزخے کو اپنی قسط فی ثانی کی ہے مگر اس سے پہلے کی عبادت بھی اہم ہے جس کی  
 جس قبل از بد ب متفقین سے سود کیا تھا میرا صاحب اسے بھی ادا کرنے کا حکم اہم  
 میں بعد از احتیاط شفاعت کے لکھتے ہیں

وَقَدْ لَحِظْتُ مَا يَأْتِي حَالِي مَا وَجَّهْتُ لِي مِنْهُ لَمْ يَكُنْ  
 وَلَمْ يَكُنْ مِنْ تَبَعِي لَا يَسْتَحِقُّ لِي تَعْنِي بِهِ أَحَدٌ وَبِحَسَبِ  
 مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 تَعْنِي بِهِ أَحَدٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 قَرَأْتُ الْفُرْقَانَ عِنْدَ الْفَرَقِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 فَكُلُّهُ نَقَرٌ عَلَى الْمِثْقَالِ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 بِمَا فِيهِ الْفُرْقَانُ فَكُلُّهُ نَقَرٌ عَلَى الْمِثْقَالِ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 لَوْ كُنْتُ لِي أَحَدٌ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 أَوْ أَسَى لِي تَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 شَرِيفٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 بِمِثْقَالِ تَعْنِي بِهِ أَحَدٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 أَوْ أَسَى لِي تَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ  
 وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ وَبِحَسَبِ مَا كُنْتُ يَسِيرٌ

ہر چند کہ طافی سے قول فنا قبول ہونا بیان ہو رہا ہے مگر مزید اسی بیان کے لئے اور بھی طائفہ دراستہ طائر حافظ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ہمارے دور میں بسیار طائر ہی قاری مرعہ جانی بقا تو ثبوت شہادتیں فرماتے ہیں۔

و شیعہ مشائخ السیوطی و ندوی اہل حدیث التفسیر

لکھتے ہیں کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

لکھتے ہیں کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

لکھتے ہیں کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

لکھتے ہیں کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

لکھتے ہیں کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

مگر جو صحیح احسن ہے اس میں ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر

یہ سید علی رحمہ اللہ علیہ ہر رات میں لکھتے ہیں کہ ہمارے دور میں بسیار طائر ہی قاری مرعہ جانی بقا تو ثبوت شہادتیں فرماتے ہیں۔

و قد سمعنا منہ کہ ہر دو صحیح جامع الاحادیث تفسیر



ونحوہ فی التذکرۃ بعدنا الحدیث قال لظہر موسیٰ لآن  
 ذلک حاتم بن یحییٰ کتبہ علیہ وسلم وقال  
 الحافظ ابن حجر لیس فی السیاق ما یقطع بانہ امر  
 الوضع بیدہ الحکمۃ بل یحتمل ان یلوی مرہ  
 وقد قاسی مرہ فان الحسیب الصغار و  
 واصلہ لیلۃ من قبلہ حدیثہ و  
 یتبع من غیرہ اثنی عشر وکثیرہ و  
 ان عدد وقد اوردته فی حککات شریک  
 مع امر علی بن ابی الاسود معہ فی تاریخ  
 عبد حکم وقد ہودہ لکما ہودہ  
 لا وجہ فی خلاصہ کہ یحتمل انہ لیس  
 لوکل بنہ واند زنا میں ویرہ کہنے  
 سے کہ ان سے روزِ محشر کسی کو طہ سہلے  
 لی بہت کے ساتھ نقص ہے مانتا ان کو کہ بہت  
 اسباق میں ہیں نہیں واما اگر غفرت علیہ صلوات  
 لے اپنے دست مبارک کی سے کتابیں عاویں ہوں  
 امثال سے کسی کو کہ حکم فرما دیا ہر کسی عاویں  
 صہالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دہشت کی رہن کی قرہ و دشمن

بھی ہائیڈرو جیول کا تاج ان کے سے اس کا تاج مناسب  
تو ہے اچھ و سیوٹی ریزو اور عالی و ملے کیا کہ اس نماں  
مرد کا شیطانت بن سہ میں غرض لاکھات اور میں نے  
سب کثیف حصہ تیرا تاج ابرو و اسکی یعنی تو جان کر کے  
اے اے کیا سے ارمان کے لکھ کی لکھ و جرمین ہوا  
سوت خور کے لکھ و جرمین ہوا

[illegible]

تو اس نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

ہمارا پہلا سناج بھاری تھا میں نے عالی سے غلہ لیا تھا اور  
سولہ گز سے اس کا رہا ہوا تھا۔ اس سے لے کر یہاں تک کہ  
کچھ اچھا رہا ہے۔

روميا قيل هل في حريد ميم بحصه في العز على نقير

تخفيف العذاب العذاب به لا للمعصية بحدودها  
 المقصود ان يحسبون فيه رطوبة من اي شعير  
 كان وبعد الحكة رطوبتي ومن شعير واحد من  
 الخريد۔ یعنی نجر کی شاخ میں کیا خم میت سے ان کی  
 پرانی وازی حالت کی گاواب پست کی شاخ میں کی  
 ختم میت میں سموداؤڑ کے سموداؤڑ میت کی  
 ہوا کی دوسرے حوالی میں سے تھیں سے آگے  
 کی مشک شاخ آگے کا پست

نمایا تو نجاتی سیر سے ہیں رطوبت کی میت سے سے  
 تخفیف کی میت سے اوٹنی شریعہ جادوش سے

قال بعد من بعد علی استجاب کی و تک  
 العربی علی غیر لاسہ و حاکم کی و میت  
 تخفیف بتسبیح سلم ملاوۃ الدارۃ العظمیٰ عم  
 جہاد و مسئلہ نے یعنی نجاتی سے میت کی میت  
 سے کوثر کی ہوا کی میت کی میت سے میت سے  
 جب دست کی تسبیح میں میت سے میت سے  
 ایدہ کی سے توثر کی میت کی قیامت میں توثر کی میت  
 سے زامہ حاکم کی و توثر کی میت سے میت سے







حکمل شی قللت بحکمر ان یکون معرفۃ حسدا

کندرمۃ عدد الربانیۃ فی اسمہ تعالیٰ ہر معصومہ

اخر اضرنا سوائے آنحضرت صلوٰۃ کے سب پر جن و انجن

سے مرگ ثابت نہیں ہو سکا اگر ان کا بھی ہمارا ہی

جواب سچاں ان الفاظ خیر صاحب کے ہے کہ صواب سے مراد حق ہے

طریقہ علم سے ثابت ہونا کافی میں اگر ادا لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ

لے خیر صاحب اپنے ہی قول جاری مادی سبیل پر سب سے پہلے

مشرک ٹھہرتے ہیں اور رسول نامی پر عید پڑھتے ہیں کہ وہ سب سے پہلے

مذہب جاتے ہیں اور صاحب حق پر ایمان سے فریب دے کر کہہ دیتے ہیں کہ وہ

مذہب جاتے ہیں ان کی تمام اعتدالی باتوں و نصیب اسرار پر ان کی دلی

وزیر کی یاد دہانی یہ ہے کہ بات تو وہ ان کے دلوں پر لکھی ہے کہ ان کے

آیت و حدیث کے عالم میں یہ پیرا کا ہے کہ ان کے دلوں میں

حدیث کے مخالف ہوں حق کے قول سے پہلے ہی وہ کہہ دیتے ہیں کہ

انہی کا قصہ ہے ان کا بھی یہی جو بتا خانی صاحب سے کہ ہے کہ اس بات کو

بدلائم و ہوائی فحش باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے





آپ کے فضل اور برکت مختص سے تھی اور اصحاب جو ہر دفع  
 یاب ہوتے ہیں وہ عمل صالح سے جو گئے ہیں کسی علت اور  
 قسطانی نے خائب فرمایا ہے اور کہا ہے کہ میں جو گئے ہیں  
 فرما دیا ہے کہ یہی غلط

جواب : اور علامہ شرفی ہر حالت میں اس کا جواب دے گا کہ  
 میں اور کہاں قسطانی سے فضل و برکت ہے جو صاحب برکت احمد علی سے صرف  
 ہوتے ہیں یعنی خانہ و ہند احمد علی جو مدد و اور احمد علی صاحب برکت سے اسی  
 ہی کو خبر نیک اور سنی امام قسطانی کے استاد اور اس کے شاگرد ہیں ان قسطانی  
 کے شاگرد ہیں اور احمد علی قسطانی کے درمیان میں ایسی باتیں اور اور نہیں  
 قسطانی میں صاحب برکت یعنی سے خوب ہیں اور میں آپس میں قسطانی سے فضل و برکت  
 امام مینی کی وفات سے بعد میں سے قسطانی کی وفات سے بعد میں سے  
 خود قسطانی اپنی شریعت سے شرفی ہیں علامہ سے ہم قسطانی سمجھتے ہیں  
 شریعت علامہ سے نہ کہوں کہیں علامہ سے نہ کہوں  
 احمد علی صاحب برکت و احمد علی صاحب برکت و احمد علی  
 احمد علی صاحب برکت و احمد علی صاحب برکت و احمد علی

سیر صاحب اگر اپنی شریعت میں ہیں احمد علی صاحب برکت و احمد علی  
 ذیل ان کے علامہ احمد علی صاحب برکت و احمد علی صاحب برکت و احمد علی  
 عبارت اور حکم صاحب کے زعم و قسطانی صاحب و احمد علی صاحب برکت و احمد علی

اختلاف ۳۱ عدالت عقیدہ وی این عصر مصطفیٰ کا ترجمہ کرتی

اس واسطے طور تعلقات سے تعاقب فرمایا ہے۔ الاغوب اور اس سے ان کے کسی ایک  
کسی نے نہیں ہے اس کے لئے اس کی بیڑا اور غیر صاحب کی حرم و ہنر کے جان بڑ گیا

میر صاحب ہا و اس سے میں کیا ہے کہ وہ میں میں حق حق صافی عن

و تاج میں ذات کے لئے کہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

ہاں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

سے صاحب کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

میں اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

وہ اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے



[illegible]

وہ کہ جس نے اس کو پہنچا دیا وہ اس کی سب سے بڑی کامیابی تھی۔

— ۱۰۰ —

محمد علی بابا ریاضی

[illegible]

نے کرد و کردی بتا عا اسی کو امام مبین نے سنت فرمایا اسی وجہ سے اخیر صاحب نے  
 خدا کا خلق کیا اب اسے پہلے بیگم صاحب و یا نت و یا پس یا سہ اصناد و غیر  
 بیگم ہی اس عبارت کے بعد اور کہ دیکھنے کی نسبت بیسویں کو یہ  
 غلط و کج کوئی کہنے میں ہے اور یہ خبر تھی کہ یہ لفظ کہیں کسی میں آئے ہیں  
 مذکور نہیں اب اس میں امام صاحب نے کسی دلیل کی ہے وہ ہے کہ امام صاحب  
 ان فقہانی سنت سے کہہ کر اس انتخاب کو جو کہ بھی اس میں دلیل ہے یہ  
 تو فی حدیث ہے کہ تا فی ہدایت و ہذا بھی میں کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے

ہے

وقولنا من بعد عن عبد الله بن عبد الله بن عبد

ليس بشيء من حكمة في موضوعه هو ان

العبد من ومن واجب ومسئول

وقيل يستحب ذلك في

والله اعلم

في الذخيرة عن محمد بن عبد الله بن عبد الله بن عبد

قال عنه انه كان لا يبرأ شيئا ونهه

في معناه قيل لا يبرأ منه وقيل

ما وقيل لا يبرأ من الحوب وقيل من

ابن عليا محمدا لا يبرأ عليه بل

اولی و عزاء فی المصعوی الی الاکثرین فان کان  
 مستند الاکثرین ثبوت الروایة عن الإمام  
 به فذلك والا وحکل من عنایتهم السائقین  
 محاکم ولا حصر بها مستحده بالمر علی غیر

ابو علی اس سے ہے استثناء بعض مقامات و جہاں سے مخالفان کا  
 یہ قول مستند ہے اس میں دلائل و شواہد کی کمی نہ ہوتی ہے اور اس سے  
 قرآن و احادیث میں بھی ثابت ہے۔

یہ قول مستند ہے۔ امامان و ائمہ سے ہے۔ بیت جہاں و کعبہ  
 بیت حجاب و بیت و کعبہ سے ہیں۔ یہ ہے کہ عرض ہے بیت جہاں  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔

اور بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔

بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔  
 بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔ بیت جہاں سے ہے۔

ایسا ہی تھو کہہ کر کہ ان لوگوں میں سے کسی سے خطا افتضا بہرہ نہ ہوا  
 ہے مگر وہی شاہ عبدالغنی صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ  
 خاندانی ایک عبادت اور ہمت کی بانی سے کہ ان پر کسی  
 صاحبان کے مندر سفروں کے

خاندانی حیرت علی ہے  
 و جلدوں کی اور متنبہ احمدیہ کی کتابت کی کتابت دوم  
 وہ اور دو جلدوں کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 حال حدیث، قبرست کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 بیت، اور ہر ایک کتابت کی کتابت کی کتابت  
 بیت کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 خوشبختی شاہدین کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 اول کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 اول کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 اسے عادی کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 حبیبہ اور حق شہداء و قرآن مہم کی کتابت کی کتابت  
 ثبات کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت

افراصل شاہ، احمدیہ کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت  
 کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت کی کتابت

جواب : عیبر صاحب نے یہی پیشگی مولی عبارت اور اسے ہیں نہایت اور  
احادیث شریفہ کا وقت جس سے ۔ و فرما : عیبر صاحب : فریبہ درست قرار ہے  
اور یہ حدیث ہے : "وہاں" اور یہی پیشگی کہتے مگر یہ حدیث بھی پیشگی کہتے اور اس  
سے ۔ و فرما :

جس کو صاحب نے کارِ صوفیہ قرار دیا اور اسے چاہے  
 وہ اپنی اسٹیج پر کھڑی ہو جاتی ہو۔

کہ جس سے سو صاحب کے ہاں کتاب فقہ سزاوار و پایا  
 ہے وہ ہے وہ جس سے میں نے سب صاحب میں یہ کتابیں سے عداوت  
 و طعن سے کیا ہے اس سے سب میں سے انک قلم جھٹکا۔ میں جہان میں اس  
 ان پر کتابوں کے ہاں۔ حال صاحب اہل حق و عارفہ سال سے بڑھتا  
 سے صاحب کے ان کتابوں کے ہاں اس سے کتاب منقول حنا کے خلاف ایسی ہی خبر  
 صاحب کے ہاں وہ جس میں وہی سزاوار ہے اس کے سامنے وہ میری پیش آ  
 تائی وہ صاحب کے حق میں کتابوں کی کتابوں کو دینے وقت تک سے میں اہل علم  
 صاحب کے

اگر صحت سے الگ ہے یہ جان لیوے کی جگہ کی تبدیلی سے رہنے کے  
 نتیجے میں سب سے زیادہ زیادہ ہے۔ یہی سب سے زیادہ کی عالمگیر کی











فتميزت الرحمة الرحيم الرحيم.

حکومت علی اسباب کو کہ لاچار و تنہا مضطرب و غریب تھے۔ سید حسین  
صنعتی اور مالی علیہ و سلم نے اور دیگر لوگوں کی مدد سے

إِنَّ الْإِخْيَارَ عِظَمُ الْإِثَارِ

— ۱۱۱ —

لکھنؤ میں ۱۸۵۷ء میں شائع ہوا۔

الکبر سید محمد علیہ الرحمہ

تقریباً



جھوٹے ہیں کہ کرسٹوفل کو ان سے روکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی اختلاف ہیں اور وہ اس حد پر ہیں کہ باقی صاحبان  
انہیں میں بھی انہیں سبک دیتے

اس نکتہ سے ہرگز اس معاملہ میں مسکرت نہیں ہوں گے کہ وہ سنا  
معنی ہے اس لئے جو عقاب اور سرور تھیں ہے ہرگز نہیں تو ہوں  
پہلے اسٹیف: عقل کو ہاتھ لگا کر کہے کہ آگاہی اس سے کہیں  
مشتاق صاحبان کی عداوت بھی اس کو دیا جائے گا کہ وہ اس سے کہیں  
عطا فرمائے اور وہ دیتے چاہئے کہ صاحب سبک دیتے کہیں لڑتے  
آئیں۔

کہ بعد از تحقیق معلوم ہو

سید محمد نور الدین صاحب

بہار خفا، سنہ ۱۳۹۰













ہے عرض کوئی مسلمان اگر تکیہ اور شفا درکت اور دست حاصل رکھتے ہیں تو اچھ  
 قرآن مجید سے حاصل کھتے ہیں مسلمانوں سے اس وقت مجید ہی ایک سہ اور دینی  
 مبارک سے جو حضرت علیؓ و علیہ السلام سے برکت پہنچا ہے اس میں وہ ایک  
 سے ہی مسلمان یہودی و نصاریٰ غالب بھی کتے میں مسلمان ان اسلحہ  
 و حکیم جتنی کریں تکیہ میں سے وہ شکوک کو جیل آں دست و زنجیر ہیں  
 اور تکیہ سے شفا ہوگا اور سہا۔ ہم کے ساتھ

یہ زور و شوق ہے کہ میں اس آں صفت کی نسبت ایسا  
 زمانہ میں اس آں سے

المسلمین

و السلام

تاریخ و مکتبہ

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ

مکتبہ اسلامیہ









و کتاب موسی و کتاب عیسیٰ و کتاب انجیل و کتاب زبور و کتاب  
 عیسیٰ موسی و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ و عیسیٰ  
 بہر حال اس میں شک نہیں کہ میں جو غیر مسلم کے ساتھ  
 شریعت تھے اور اس قیامت کے آئے کہ قرآن پاک میں بھی اس کے لئے  
 قیامت کی نشانی بتائی گئی

خاصہ میں یہ بھی بہت کچھ ہے کہ میں نے اس میں جو کچھ  
 یقینی تھی تو وہ اس قیامت سے وہاں ہے کہ  
 حضرت محمدؐ کو ملا جو یہ اسلام کے اس وقت میں ہی آیا  
 مومن و ایمان و بہت کچھ، کیا جو یہ اسلام کے اس وقت میں ہی آیا  
 میں اور ان کے ساتھ وہاں کچھ اور بھی تھا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 قیامت کے ان تیرہ وقت میں ہی آیا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 ان تیرہ وقت کا کیا جائے گا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 یہاں جب تک چار میں گئی آپ نے اس وقت میں ہی آیا  
 عیسیٰ کے حال پر اور اس وقت میں ہی آیا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 آپہاں گئے کہ اس وقت میں ہی آیا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 کے اندر میں قیامت میں ہی آیا کہ اس وقت میں ہی آیا  
 خاندان الہیہ شعرت من شعرت علی اللہ علیہ وسلم فسلطت فکسوف  
 بعض حرمہ بہ شد عیسیٰ شدہ انھو کے علیہ اصحاب الہیہ علی اللہ علیہ وسلم







[illegible]

وہی پانیز قلعہ اس کے صوبہ کے ایک حصہ ہے۔ اس کے  
دلیل نہ ہوا ہے کہ اس کا حالہ ہے اور اس کے لیے اس کا حالہ ہے  
سے جان لیں

پستانخیز غنڈھوٹ جاہلی گویا کہہ گاؤں کے شاعر  
بھڑکتا ہے اسے ہمالیہ فتح کا در پور یہ اپنی طرف سے تین جہاد صورت  
خالد بنی اللہ خانی عز و ماتے ہیں یہ سپاہ باطن کی نہایت اترتا ہے اور  
انہیں بھڑکتا ہے اور جو بات باطن کہتا ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ بھی



انہیں شیطانی افسوس اس قدر ہلکا ہے کہ اس کا ہاتھ لگنے سے ان اور اس کے ساتھ  
 جاننے والے کے لئے ان کا جیسے ہی ہاتھ لگے گا ان کا دل اس کے آگے  
 جہاں کے چہرہ پر جھونکے ہوئے اور یہ بات ثابت ہو جائے گی کہ اس کا ہاتھ  
 کو کوئی ٹکڑا اور یہ بات جیسے ہی اس کے ہاتھ لگے گا وہ اس کے ہاتھ میں

یاد رکھو کہ جو عظیم ذوق و جذبہ رکھتے ہیں ان کے لیے جو کچھ بھی ہے وہ  
 یہ دیکھ کر کہتا ہے اور پھر اس سے کہتا ہے کہ اس کا کیا ہے۔  
 دیکھو یہ بھی کہ جو کچھ بھی ہے وہ اس کے لیے ہے اور اس کے لیے ہے  
 یہ اس کے لیے ہے اور اس کے لیے ہے۔  
 یہ اس کے لیے ہے اور اس کے لیے ہے۔  
 یہ اس کے لیے ہے اور اس کے لیے ہے۔  
 یہ اس کے لیے ہے اور اس کے لیے ہے۔

مکمل طور پر جیل میں طے کر کے ان کو رہا کر دیا گیا۔  
 دوسرے سال میں ان کو رہا کر دیا گیا۔  
 ان کو رہا کر دیا گیا۔  
 ان کو رہا کر دیا گیا۔  
 ان کو رہا کر دیا گیا۔

[illegible]





[illegible]



[illegible]

[illegible]

کرام آپ کے دھم کا پانی سے کہہ بیروں پر مٹنے لگے ؟ یا وہ مگر مراد حق پر  
 اس کا تعلق ہے کہ اس آب دھو سے وہ پانی مراد سوا اب اعطاسے شریعہ کی گواہی ہے  
 عہد نقادی شریعہ صحیح نقادی میں طارہ الدین امام احمد رضاؒ سے یہی قول ہے کہ  
 میں نے اس حدیث بعد از اوراق التوحید کو دیکھا کہ اس میں اس حدیث سے حاصل  
 وضو نہ ماستر میں اس حدیث سے وضو نہ ماستر میں اس حدیث سے وضو نہ ماستر میں  
 اب بخاری کا حوالہ کیا جائے اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 اور بھی فرق پڑتا ہے اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 نسبت کا ہے اور اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 دھو نہ ماستر میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 نقادی میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 اور اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 میں فرماتے ہیں کہ اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 سے انکو معاف ہے اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 ایک حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 عنہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 منہ و نورا علی وجہ محضہ و نور کہ اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں  
 یہاں کسی حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں اس حدیث میں



جذبہ بہت اہمیت کی آواز بغیریت ہے اور وہ حضرات کہنے لگان میں ہاں سے  
 کوئی جگہ نہیں کرنا چاہتے تو یہی تناہو آتی ہے کہ اس جگہ سے کسی کو جگہ سے  
 ناز و نفرت ہے اور اس مقام کو تشریف دینے سے عات و عافیت میں  
 آہستہ کے لئے ہفتہ روزہ ہو جاتا چنانچہ عافیت میں اس جگہ سے  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا ہے کہ ان کے جہان میں ایک صوفی صوفی کے سبب  
 ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 اللہ عزوجل نے عبدوسے ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 ان اصحاب میں بیت اللہ سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 باب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 علو و اعلیٰ سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 کیا جائے گا کہ ان کے میں ہر قسم کی اصل سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 نماز سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ  
 رکاب سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ ملا علی قزوینی سے ہوا کہ









زندگانی سے اس کی شرع میں فرمایا و معنی کو نہ فی بدھم نہہ کافرا و یلبسونه فہید  
 کہ قال الخوی البکری بان الرضا العبدین ان کے ہاتھ میں ہوتے تھے یعنی ان میں  
 کہ وہ حضرات اس کو پہنتے تھے تو بقول فرمایا اس کے آثار صاحبین کے ہاتھ پر ہوتے  
 حاسبہ راہ معنی میں کہ وہ حضرات اس کی لپٹ ہاں رکھتے تھے بلکہ ان میں اس کے ہاتھ  
 میں لٹکا بھی ہاتھوں رکھتے تھے تیسرا کو ہاتھ سے روکتا تھا کہ وہ ہر معنی میں  
 تصرف نہ کرے اور چہ لیسہ مہربانہ یہ انگشتری ہوتی تھی اس کا ہر دستہ تین  
 حضرت عثمان مبنی رضی اللہ عنہ و حضرت جعفر و حضرت علی کے ہاتھوں پر ہوتی تھی  
 اس کا ہر دستہ تین حضرت علی و حضرت جعفر و حضرت عثمان کے ہاتھوں پر ہوتی تھی  
 میں سے ہر دستہ تین حضرت علی و حضرت جعفر و حضرت عثمان کے ہاتھوں پر ہوتی تھی  
 لبسہ و مستقیمہ و خاتمہ بدھنی ان انگشتریوں کو کہیں سے کہیں ہر دستہ  
 کا صاحب یہ تھا کہ وہ حضرت ابو اسید و حضرت زید و حضرت علی کے ہاتھوں پر ہوتی تھی  
 حضور نے اس کو پہنا تھا اس کا ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 ہیں اس کو کہ ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 فان حادہ و غیر حادہ و ان فی سبب ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 امر حادہ و غیر حادہ و ان فی سبب ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے ہر دستہ تین سے  
 قتله و انصرفت الی خیرین قول بعض ائمہ و ان عبد الحاکم الموی



[illegible]

اس سے دریں مبارک حضرت سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے کس فرمایا تھا اسکی میں ہے  
 وردی عن البخاری عن ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قلت لعلی  
 عندنا من شعر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اصبا من قبل نس او من  
 قبل اهل نس فقال ان تحکون عندی شعرة منععب الی من اللذین وانی  
 یعنی بخاری نے حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں  
 نے حضرت جبریل سے کہا کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنے مبارک ہیں  
 جو ہم کو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا ان کے متعلقین سے پہنچے ہیں حضرت جبریل  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس حضور کا ایک مومنے مبارک ہو تو مجھے تمام دنیا  
 اور اس کے تمام سامان سے زیادہ پیارا ہے۔ دیکھنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آثار شریفین  
 کے ساتھ کچھ جذبہ رکھتے ہیں ایک مومنے مبارک ان کو تمام دنیا و مافیہا سے زیادہ  
 پیارا و محبوب ہے اسی نور الانوار میں ہے۔ وکان لام عمارۃ شعرات من شعرات  
 صلی اللہ علیہ وسلم کان تغسلها ویشرب عبا لہا المرصی فیحصل الیم الثقا  
 یعنی حضرت ام عمارہ کے پاس حضور انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مومنے مبارک تھے  
 اور ام عمارہ ان کو دھو کر نثار شریف پیاروں کو چاقی تھیں اس سے وہ تندرست  
 ہو جاتے تھے۔ دیکھو مومنے مبارک اور آثار شریف کے ساتھ صحابہ کے یہ اعتقاد بھی  
 آثار پرستی تانے والی آنکھیں کھول کر دیکھیں کتنے صحابہ کرام کس قدر تبرک یم  
 پہنچاتے کس عقیدت سے رکھتے ان سے کیسی برکتیں موصول کرتے تھے اسی نور الانوار  
 میں ہے وکان عند عمر بن عبد العزیز اشیا من مسروقۃ صلی اللہ علیہ وسلم

منها الخفان والقطيعة والحكمانه وغیره کان هو یحافظها ویبصر به وكان  
 یزورها کل یوم مرۃ واذ جاء عمده واحد من الاستراف اذهب هناك وبقوا  
 هذا امیرات من اکرمکم الله وعز کعبه کذا الدرد السیخ الدہلوی۔ یعنی حضرت  
 عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی تبرہ تھے  
 تھے ان میں دو سوزہ شریف ایک چادر مبارک ایسا ترکش شریف تھا حضرت عمر بن عبد العزیز  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی بحفاظت فرماتے اور ان کے لئے اہتمام کرتے اور ہر روز ان پر گشت  
 عالیہ کی زیارت سے سعادت اندوز ہوتے اور جب ان کے اس سعادت میں سے  
 کوئی صاحب تشریف لاتے انہیں دہانے جاتے اور کہتے کہ یہ اس جناب پاک کی تبرہ  
 ہے جن کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تمہیں سوزہ شریف دیا ان سے تبرہ تہا بہایت  
 رکھا ان کی زیارت کرنا اور دوسروں کی زیارت نہ کرنا بہت ہی اسی کو حقیقہ دہلی تھا  
 کہتا ہے اسی نور الایمان میں ہے۔ ومن ذالک لیس العبد الذی فی مکة فی رفاق  
 الحجرفی طریق بیت ام المؤمنین خدیجۃ وهو مکتوب فی حدیث زیدۃ النبی  
 ویبصر کون یسجد هذا الحجر وقال بن الحجر الملوکی القیمی انه نقل عن  
 من اهل مکة ان هذا الحجر الذی کان یسلم علی رسولہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قبل البوۃ اقول ومکتوب فوق هذا الحجر هذا الیقین  
 الحجر المسلم کلہن علی خدیجہ النوریؓ  
 فضلت من ذی البعالی خصصت بہ والی من محارہ  
 وفي ذالک الزقاق فی مقابلۃ اثر المرق الشریف وروی انه صلی اللہ علیہ وسلم

حرم و زریں سیدنا ابی بکر پر و انکا اعلیٰ عند الخدا و قادی و الہا ابی بکر مرتبہ میں کرنا  
 فی العقدا الثمین فی فضائل البلد الاصلین۔ یعنی اس تہلیل سے ہے اس رنگ سبک  
 کو اس کا جو کر کر کے کوچہ زقاق انحر میں حضرت ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا  
 کے ذریعہ غازیہ کے راستے میں ایک دیوار نصب ہے خلق اس کی زیارت کرتی ہے  
 اور لوگ اس حجر شریف پر ہاتھ پیر کر برکت حاصل کرتے ہیں ام المومنین حجر کی روضہ شریف  
 نے فرمایا یہ وہی پتھر ہے جو قبل نبوت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض  
 عرض کیا کرتا تھا مولانا فرماتے ہیں کہ اس حجر شریف پر یہ دو شعر مکتوب ہیں جن کا مضمون یہ  
 ہے کہ میں وہی ہوں جو ہمیشہ حضرت خیر الوریٰ پر سلام عرض کیا کرتا تھا تو میرے لئے  
 بشارت ہے میں نے صاحب معالیٰ سے فضیلت پائی اور میں باوجود پتھر ہونے  
 کے اس فضیلت سے ممتاز ہوا اور اسی کوچہ میں اسی حجر شریف کے سامنے حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کہنی شریف کا نشان ہے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک  
 روز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مکان پر تشریف لائے۔ اور اس دیوار سے  
 ٹکیہ لگا کر دو مرتبہ آیا یا بکر خدا کر پرکار اسی سے معلوم ہوا کہ حجاز مقدس میں حضور سید عالم  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار شریفہ موجود ہیں اور وہابی کا یہ قول باطل ہے کہ وہاں آثار مبارکہ  
 کا نام و نشان تک موجود نہیں ہے نیز یہ بھی ثابت ہو کہ خلق ان آثار کی زیارت کرتی  
 ہے اور ان سے برکت حاصل کرتی ہے اور علامت دین اس کو مسند بناتے ہیں اس  
 سے وہابی کے اس قول کا بطلان ظاہر ہے کہ آثار کی نمائش ناجائز ہے۔ اور یہ بھی ثابت  
 ہے کہ کسی اشک کے ثبوت کے لئے اس حقہ کافی ہے کہ مسلمانوں میں اس کی زیارت



کاروانج رہا جو امام ابن حجر کی روضہ شریف علیہ نے اسی کو دلیل قرار دیا ہے اسی نے اولا بیان میں ہے وجہ عن فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اللہ علیہ وسلم لما اقبلت اخذت قبضة من تراب قبرہ الشریف وجعلته علی جنبہا وبکست کذا فی الجوہر المنظر یعنی منقول ہے کہ حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قبراۓ میں جلوہ فرما سے ہر ترہ بارک سے ایک مشت خاک لے کر اپنی آنکھوں سے علی اللہ کریم فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبر شریف کی خاک سے تبرک حاصل کرنا بھی اہلبیت کے اہل سنت سے ان نادانوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے جو اس قدر کثیر روایات کے باوجود تنفیہ و زلیلت و تبرک و آثار بزرگان دین خصوصاً آثار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو آثار پرستی اور بدعت و شرک کہتے ہیں کس گمراہی میں اتنی سنہریاں ایسے صاف و صریح واضح کثیر موجود ہوتے ہوئے آثار مبارکہ کی تنفیہ و توقیر و نظارت نو بدعت ہو جانے اور جہنم و دہلیز کے مدارس جلسہ ہائے امتحان و دستار بندی اور تنفیہ و رکعت اور درسیں کو ٹوکر رکھنا بھصاب مقرر کرنا تعطیل کرنا ایام کی نہیں جلسوں کے لئے اشتہار سے دست برداری کی ذریعہ و زینت کثیر روشنی اور اس میں اسرار اور نجوم عوام اور نمود و خاشا کا خد کی جھنڈیوں اور مجلس گاہ کا تاشہ گاہ بنانا جیسا کہ تمام دہلیز کے مدارس میں ہوتا ہے یہ کچھ بدعت نہ ہوا دہلیز کے غیر مقلد نے کہا کہ حدیث تو بدعت نہیں صغیر شریف حدیث ہی تھا وہ ہمارے کس حدیث میں ہے کہ وہ مدرسہ ہی تھا اور وہاں کس کس کتاب کا درس ہوتا تھا کہنے مدرس ملازم نے کیا کیا تھا اہل مقرر نہیں تعطیل کیلئے کون کون سے

ایمانین تھے یہ نہیں تو تبارے در سے قاعدے سے بدعت منیہ ہیں دستار  
 و سند کے طریقے بھی بدعت ہیں میں دستار بندی و سند سے تم منی اور علم  
 بننے کے مدعی ہوو۔ دستار بدعت وہ سند بدعت ہے۔ پھر ایسا مولوی ہر چیز کا  
 بدعت کہے تو کیا تعجب ہے بدعت کے در سے ہیں پڑھا بدعت کی سند ہائی  
 بدعت کی دستار بندی اب ہر چیز اس کی بدعت نہ معلوم ہو تو کیا معلوم جو نام کو مذہب  
 دینے کے لئے دایرہ نے یہ دعوہ کر دیا ہے کہ آثار شریفہ کی سند نہیں لہذا وہ بدعت  
 ہی بھی ہیں اور اس پر حدیث "من کذب علی منہ" لکھ کر مسلمانوں پر تبرا کیا ہے۔  
 اول تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ ان آثار کی سند نہیں۔ چنانچہ سندیں موجود ہیں اور غیر  
 عقد کے پاس تو کسی چیز کی بھی سند نہیں اس سے اگر طلب کی جائے تو اس کی  
 عقل حیران رہ جائے وہ سند مانگے گا کیا نہ رکھتا ہے جس کو یہ معلوم نہیں کہ ہر شے  
 کے ثبوت کے طریقہ یہ ہیں کہیں شہرت مستبر ہوتی ہے کہیں محض تسامع فقط  
 رواج کہیں خبر واحد کہیں شہادت عدلین کہیں چار عدل مشہور کہیں تو آثار کا  
 ثبوت ان میں سے کسی طریقہ سے ہوتا ہے اور اس کے لئے ضروری ہے قرآن  
 کریم نے ہاں پچھلی قوموں کے آثار سے دس عبرت فرمایا ہے اولہ یسروانی  
 الارض فینظروا کیف کان عاقبة الذین من قبلہم وغیر ذالک من الاایات  
 کیا ان آثار کے ایسے ثبوت دایرہ کے پاس موجود ہیں جیسے کہ وہ سجد عالم منی شہر  
 صفائی علیہ وسلم کے آثار کے لئے طلب کرتے ہیں یا محض شہرت عوامی کافی ہے  
 اور قرآن کریم نے اسی کو مستبر رکھا ہے۔ تو پھر آثار ہزرگان دین کے لئے اپنی طرف

قبول فرماتا کیونکہ بدعت نہیں اُردو لفظ پر ہر چیز کے ثبوت سے ملے ایسی ہی اہل ہند  
 جان کر دی جاے تو وہ بدعت پریشانی میں مبتلا ہو حیرت کی بات یہ ہے کہ ان کے ثبوت  
 کے لئے تو اس کو حدیث کی جیسی سند چاہیے لیکن آثار مجہولہ جلی نقی ثبوت کے  
 لئے کسی ادنیٰ ثبوت کی بھی ضرورت نہیں کس جرات کے ساتھ وہ کذب علی من قبلہ  
 علی کھول دیا خدا کا خوف نہ رسول کی شرم حدیث نہ عین سے انہ کی جلی اور منہ  
 موجود تھا معتد اس پر دیکھتے ہوئے جی سوئے بہارک اور تہ بہت کی تعظیم کرنے  
 والوں کو اہل ایمان اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی باادب است کہ مقبولان پر گواہ  
 کو بزرگان دین اسب کو عناد انفسری ٹھہرا دیا۔ سہاذاتہ ناری قرار دے دیا کیا بغیر  
 تحقیق کسی کو مجہولہ لہنا جائز ہے یہ جرات ہے اور اتباع سنت کے بے چارے  
 دعوئے حدیث میں قریش و سبے 'ظوا' المؤمنین خیرا یعنی مومنین کے ساتھ  
 نیک گمان کرو قرآن کریم میں لکھا ہے یا ایہا الذین آمنوا الجنوب اکثر من النطق  
 ان بعض النطق انھو اسے ایمان والو بدعت گمانوں سے بیکو نیک بعض گمان گناہ  
 ہوتے ہیں اس کی تفسیر میں امام حمی السنۃ علاؤ الدین علی بن محمد بن ابراہیم خلیفہ  
 اپنی تفسیر باب التاویل میں فرماتے ہیں ان یظن باھل الخیر یعنی اللہ تعالیٰ  
 المؤمن ان یظنہ با خیر المؤمن شر یعنی نیکوں کے ساتھ برا گمان کرنے سے  
 بھلا اثر تعالیٰ نے ہوس کو اپنے ہوس بھائی کے ساتھ برا گمانی کرنے سے منع فرمایا۔  
 قرآن و حدیث کا تو یہ حکم مگر اتباع سنت کے مدعی فقط گمان ہی نہیں اس کے  
 مجہولہ ہونے پر جزم کرتے ہیں اور من کذب علی معتد کے تحت میں داخل کرتے

ہیں یہ تو عالمی گمان ہے مومن کا اثر شریعت نے یہاں تک احترم کیا ہے کہ اگر کوئی  
فاسق اس کے خلاف خبر بھی لے آئے تو وہ بھی بے تحقیق زمانی ہائے۔ قال اللہ  
عَالِي يَرْهَقُ كَذِبًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا مَنَافِعًا  
فَتَصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فُتِنْتُمْ ذَا مَعِينٍ۔ اسے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس  
کوئی خبر لائے تو تحقیق کرو کہ کہیں کسی قوم کو بے جہلنے ایذا نہ دے مہیو اور پھر اسے  
کئے پر پھپھاتے نہ رہ جاؤ۔ وہابی کو نہ قرآن کی پرواہ نہ حدیث کی سب کے خلاف عمل  
اور پھر متبع سنت ہونے کا دعویٰ۔ ادخلا ہر آراستہ کرنے والا باطن میں ایمان  
کا اثر ہونے وودوں کو ایمان کی برکات سے محروم کر دیتا ہے سنت کے جھوٹے دعوے  
کام نہ دیں گے خدا اور سول کے احکام کے سامنے سر جھکاؤ مسلمانوں پر بدگمانی نہ  
کرد انہیں اپنے ضد و عناد سے جھوٹا نہ بتاؤ۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو  
مسلمانوں کو اہل کتاب کی تکذیب سے بھی منع فرمایا بعض اسے احتمال پر کر شاید وہ  
کچھ کہتا ہو یا وجہ کہ اہل کتاب کا صدق بہت ہی نادر اور اچھوٹے بکھاری شریف  
کی حدیث میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اهل  
الحکما بولا تکذب جوہم۔ یعنی اہل کتاب یہود و نصاریٰ کی تصدیق بھی نہ کرو  
انسان کی تکذیب بھی نہ کرو۔ اس حدیث کے ماشیہ میں علامہ علی قاری کی مرقا ہے  
نقل کیا ہے۔ لاحتمال ان یکون صدقاً کون کان نادراً لان الحکما بولا  
یصدق۔ یعنی اہل کتاب کی تکذیب کی ممانعت اس احتمال کی بنا پر ہے کہ شاید  
انہوں نے کچھ کہتا ہو اگرچہ ان کا کچھ بولنا بہت ہی نادر ہے مگر جھوٹا بھی کبھی

ہونا ہے۔ اتنے احتمال سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کو بھڑانے سے  
 منع فرمایا اور یہ مدعیان اتباع سنت ان تمام آیات و احادیث اور انکار خدا و رسول  
 کے خلاف نیک مسلمانوں کو اور آثار و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جھٹلاتے ہیں جلی و نقل جلتے  
 ہیں خداوند عالم ان کے قلب کی قساوت و دور کرے ان آیات و احادیث سے بڑھ کر  
 کے آثار کو جو ان کی طرف منسوب و مشہور ہیں نقل جلی کہنے کا رستہ ہی بند کر دیا ایسا تو  
 وہی ہے پاک کہے کا جو قرآن و حدیث کی مخالفت کے لئے تیار ہو۔ اب رہی یہ  
 بات کہ آثار کے لئے کس قسم کا ثبوت چاہیئے جو وہ مان جائیں اس کے خلق ان  
 بحر کی رحمت اللہ علیہ کا ارشاد ابھی گزر چکا ہے کہ جس میں انہوں نے حضور سید عالم صلی  
 اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے والے پتھر کی نسبت فرمایا کہ یہ اہل مکہ میں متواتر منقول  
 ہے کہ یہ وہی پتھر ہے جو سلام عرض کیا کرتا تھا اس سے مستند ہو کر مسلمانوں میں کسی  
 بزرگ شے کا رائج ہونا اور قرآن بعد قرب اس کا بزرگوں کی طرف منسوب ہونا یعنی پتھروں  
 کا پہلوں سے سننے آنا آثار کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔ شہادت میں ایسی نہیں  
 مانی ہیں کہ تعظیم و آداب کے لئے ظن بھی کافی ہو سکتا ہے قاضی خاں وغیرہ کتب  
 مستندہ میں ہے کہ لَوْ وَجَدَ طَرِيقًا فِي الْمَقْبَرَةِ وَهُوَ يَقْنُ اِنَّهُ طَرِيقُ لِحَاثِ الْاَيْتِي  
 فِي ذَلِكِ يَمْنَى اَنْ تَقْبُرَ سَمَانٌ مِّنْ رِّسْتِ بَايَا اَوْ رِگْمَانِ مَوْتَاہِ کہ یہ نیا نکالا گیا ہے یعنی  
 قبروں پر تو اس پر پٹے یعنی حرمت قبر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ قبر کے وجود کا یقین  
 ہو اور اس پر دلیل قطعی قائم ہو بلکہ احترام قبر کے لئے فقط ظن ہی کافی ہے حضرت  
 امام اہل قاضی حیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفا شریف میں فرماتے ہیں وَمِنْ اَعْظَامِہِ

واکبرہ اعظامہ جمیع اسباب بہ واکبرہ مشاہدہ و امکانہ و معاہدہ و الیسر  
 علیہ السلام و عرف بہ یعنی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر اور حضور  
 کے اعظام و اکرام میں داخل ہے حضور کے تمام اسباب کی تعظیم اور حضور کے مشاہدہ و امکان  
 و معاہدہ و معاہدہ و عیون و عیون کی طرف منسوب ہوں اس سے معلوم  
 ہوا کہ کسی شے کی عزت و عظمت کے لئے بزرگوں کی طرف نسبت ہونا کافی ہے جہاں  
 علی قاری نے شرح شفا میں فرمایا ہے ان المراد ما ینسب الیہ و یعرف بہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم یعنی اس سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جو حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف  
 منسوب و معروف ہوں اب تصریح ہو گئی کہ فقط منسوب ہونا تعظیم آثار کے لئے  
 کافی ہے مخالفین کے سلم و مستند مولوی عبدالحی صاحب کے والد ماجد مولوی عبدالحی  
 فرنگی علی اپنی کتاب نور الایمان میں علامہ علی قاری کی یہ عبارت نقل فرماتے کے بعد  
 اور عرف بہ پر حاشیہ لکھتے ہیں ای ولو کان علی وجه الاستحار من غیر ثبوت اجابہ  
 فی آثارہ کذا قال علی قاری یعنی منسوب و معروفات کے لئے محض شہرت بغیر  
 ثبوت خیرہ کافی ہے حقیقت یہ ہے کہ نسبت سے ادب کیا جاتا ہے عقلمن کی طرف  
 منسوب ہونا اہل ادب کے احترام و تعظیم کے لئے کافی ہے نور الایمان میں ہے  
 ولو کان احمد بن فضلویہ یقول لا امس قوساً الا منظرہ فانی سمعت ان  
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخذ القوس بیدہ و من والک انہ یستحب  
 انیات الابرار و المساجد و المقامات المنسوبۃ الیہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی  
 احمد بن فضلویہ فرماتے تھے کہ جس کان کو بے عبارت اچھا نہیں لگتا کہ ان میں سے

سنا ہے کہ کمان دست مبارک میں لے لی ہے اور اسی قبیل سے ہے کچھ ہونو  
 اور مسجد میں اور مقامات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرت منسوب ہیں ان کی زرات  
 کے لئے حاضر ہونا مستحب ہے ظاہر ہے کہ ہر کمان کا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دست مبارک میں ذلی قحیٰ مگر جس کو ہوا خلاص کے ساتھ اسی مناسبت رکھنے کے  
 باعث احمد بن فضلہ مطلقاً کا وزن گاہے ادب فرماتے تھے کہ انہیں بے جہارت ہاتھ  
 نہ لگائیں اسی کو دہائی آثار پرستی کہتے ہیں۔

دبے ادب و محروم گشت فضیل رب

یہ مسئلہ توفیق و مناسک کی کتابوں میں بکثرت مذکور ہے کہ جو مہتمم حضور کی  
 طرت منسوب ہیں ان کی زبانت دست مستحب ہے۔ مگر وہابیہ کہ رسالہ کی خبر دیتے ہیں کہ نظر  
 اس کے علم کی نہایت قوی ہے کہ ہر چیز کو بدعت کہہ دیا کرے اور تعظیم و ادب کا کمان  
 دین سے تو اس کو خاص عداوت ہے۔ بشرطیکہ ہند کی تو دہائی غلامی کہتے پھرتے  
 ہیں ان کی تعظیم و تکریم کو تو فراموش پر ترجیح دیتے ہیں مگر ادوار و انبیاء کے ساتھ عداوت  
 ہے مقبولانِ بارگاہِ ہند کی تعظیم شرک معلوم ہوتی ہے۔ اور شرع مطہر کے احکام سے  
 انکھیں بند ہیں لہذا لایمان و فی مطالب المومنین و لایباس بتقیین قبر و الدیہ  
 لما فی کفایۃ الشعبی ان رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال  
 رسول اللہ انی حلفت ان اقبل عنہ باب الحنة فاما النبی صلی اللہ علیہ  
 وسلم ان یقتل رجل الام و جهة الاب و روی انه قال یا رسول اللہ ان لو  
 یکن لی ابوان فقال قبر الاب فقبلہما فلا تحنن فی یومک کذا فی مسغرة

الغفور ذی القہر یعنی ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آستانِ جنت چھٹے کمرے کا کمرہ کھانی سے حضور  
 نے ارشاد فرمایا کہ ماں کے پاؤں اور باپ کی پیشانی چھٹے مردی سے کہ اس نے عرض کیا  
 کہ اگر یہ ماں باپ نہ ہوں۔ فرمایا ان دونوں کی قبروں کو بوسہ دے عرض کیا اگر قبریں نہ  
 معلوم ہوں فرمایا کہ دو خط کھینچ اور نیت کر کہ ایک ان میں ماں کی قبر ہے دوسری باپ کی  
 ان دونوں کو بوسہ دے قسم اتر جائے گی۔ یہ روایت مخالفین کے مقبول و مسلم پیش آئی  
 عبدالحی صاحب کے والد ماجد مولوی عبدالحلیم صاحب فرنگی علی نے لکھی اس سے  
 صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ قبروں کا چونا بھی جائز اور قبر موجود نہ ہو تو ایک خط کو قبر فرض کر کے  
 اس کا احترام کرنا بھی صاحبِ قبر کا احترام ہے اور تعلیمِ شریعت اور ان کے نقوش  
 کی زیارت اور ان سے برکت حاصل کرنا ہمیشہ سے مومنین صاحبین کا معمول ہے ائمہ  
 علماء کرام نے اس میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ غرض ہے کہ نقشہ نعل نعل تو نہیں ہے کہ  
 اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک کی یاد ہو جاتی ہے۔ اہل ذوق و محبت  
 کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

علامہ علی قاری رحمہ اللہ باری ملک متقطعیں فرماتے ہیں والحاصل ان  
 حکم ما یكون النظر اليه يدل على الحق وليست يواليه فهو عبادة یعنی غلام ہے  
 کہ جس چیز کی طرف نظر کرنا حق کی طرف مائل کرے اور خدا کو یاد دلے وہ عبادت ہے  
 اس میں کوئی شک نہیں کہ آثارِ شریفہ کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے اور پھر  
 کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھ رہی ہے لہذا ان کی زیارت داخلِ عبادت ہے



اگرچہ اس بحث میں اور بھی دلائل پیش کئے جاسکتے ہیں مگر الحمد للہ جس قدر  
 کتابی ماقبل منصف کی تسکین اور باطل متعصب کی ذہن دوزی کے لئے کافی ہے۔  
 والحمد للہ اولاً و آخراً و خطابہ و صلوات اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و سیدہ و سیدہ و آلہم و  
 اصحابہ اجمعین۔

کتبہ العبد المعتصر عبد اللہ بن عبد اللہ

مسجد ضمیمہ الدین عثمانیہ اجمین

صفر النفر ۱۳۶۰ھ

# نماز صبح کے بعد قضا، عمری کا حکم

استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ثانی میں اس مسئلہ میں کہ بعد نماز صبح طلع آفتاب نماز قضا، عمری پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز قضا عمری انسان ہر وقت پڑھ سکتا ہے کسی وقت کی مانفت نہیں۔

استفتی

سید محمد ابراہیم حاجی محمد ابراہیم  
نعل بازار بمبئی

الحمد لله رب العالمین  
بعون الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم، بخدا وفضل علی رسولہا لکرتہا

نماز فجر کے بعد آفتاب کے طلوع سے قبل نفل مکروہ ہیں قضا فرض باڑ  
سے۔ مرقا الفلاح شریعہ نور الايضاح میں ہے: ويكرح التفتل بعد صلواته ای  
فرض الحیم ويكرح التفتل بعد صلوة فرض العصر وان لم تغیر الشمس  
نقولہ علیہ السلام لا صلوة بعد صلوة العصر حتی تغرب الشمس

ولا صلوة الفجر حتى تطلع الشمس واداء الشيعان والهن يعني بل غير  
 الوقت وهو جعل الوقت كما المشغول فيه بغير من الوقت حكماً وهو افضل  
 من العمل الحقيقي فلا يظهر في حق فرض يقضيه وهو المخل بجهوم المتن  
 مستخلص التحاق شرعاً كشر الدقائق میں ہے وعن النعل بعد صلوة لا  
 النهج والعصر عطف على قوله منع اي عن التعل بعد صلوة الفجر والعصر اور  
 ان النبي عليه الصلوة والسلام من نهى عن فالك كذا في بعد به لا عن  
 قضاء فائتة وسجدة تلاوة وصلوة جنازة اي لا بأس ان يصل في  
 هذين الوقتين الفوات الیہ تنویر الابصار میں ہے وكره فعل وحصل ما  
 كان واجباً للغير كمنذ ورد كعتي لطواف والذي شرع به شر  
 افادة بعد صلوة فجر وعصر لا قضاء فائتة وسجدة تلاوة و  
 صلوة جنازة ان عمات سے مات ظاہر ہے کہ نماز فجر کے بعد آفتاب  
 کے طلوع سے پہلے صرف نوافل مکروہ میں ہوا نت قضاء مکروہ نہیں۔ اور جو لوگ کہتے  
 ہیں کہ نماز قضاء طری انسان ہر وقت پڑھ سکتا ہے کسی وقت کی مراعت نہیں  
 ان کا یہ قول صحیح نہیں کیونکہ اوقات ثلاثہ یعنی وقت طلوع آفتاب اور وقت  
 اور وقت غروب کوئی نماز فرض واجب اور قضاء جو اس وقت سے پہلے واجب  
 ہو چکی ہو درست نہیں مراقی الفلاح میں ہے۔ ثلاثہ اوقات لا یصح فیہا  
 شیئ من العمل الحسن والواجبات الودی لزمت فی الدمتہ قبل دخولها محطہ  
 عن مراقی الفلاح میں ہے لا یصح فیہا شیئ اور قضاء۔

والله تعالى سبحة و تعالى اعلم وعلمه عن اسمه اتقن فاحكم

ی۔ العبد المقتصر بحبل المتین

محمد نعیم الدین عفا الله عنہ  
مراد آباد۔



# وہابی کی امامت کا نام

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متقیان شرع متین درج ذیل سہولت و سہولت  
وہابی و دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ بعض مولوی کہتے ہیں کہ تو  
فاسق و فاجر کے پیچھے بھی درست ہے اور حدیث شریف بتاتے ہیں، اور واڑھی مٹے  
والے کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے؟ بعض جواب سے کہ سن دشمن و مایوس، یہ تو خود

تقدیر السلام

المستفتی

مستورد علی صہاروی

امین قادیان

بعض الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد صلی علیہ وسلم

اما بعد واڑھی مٹا سنے والا فاسق ہے اور ہر فاسق کو امام بنانا مکروہ توہم  
ہے۔ ہاں فی تقدیر یہہ تعظیمہ و تقدیر جب علیہا آہ سنہ شرعی مزا اخذ کر لیکن  
اس کے پیچھے نماز بکراہت ہو جاتی ہے اور وہابی ہے دین منکر و دیات دین

خارج از اسلام ہیں۔ اس کے پیچھے کسی طرح نماز نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو امام بنانا شریعت  
کی نافرمانی اور سخت جرم ہے۔ حدیث شریف میں ہے صلوا خلف علی سرہنفا جہر  
آیا ہے کافر نہیں آیا ہے۔ اس حدیث سے وہابی کی امامت پر استدلال باطل  
ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ک۔ العبد المقتصر بحملہ التبت محمد

سید محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین

۸ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ

# استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلوں میں اگر نماز فجر میں امام کھڑا ہے اور مقتدی سنت ادا کر کے اور امام سے الگ ہائے آئینہ کب ادا کرے سورج جب نکلے تو پڑھے یا فرض ختم کر کے پڑھے۔ سبوا نوجہ

المستفتی

فقیر محمد بن

## بعون المثلک الوہاب

## الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسول الله الكريم اما بعد  
سنت فجر اگر تنہا رہ گئی اور فرض پڑھ لے گئے تو اس کی قضاء نہ ہیں البتہ اگر تھوڑا سا  
کے نزدیک بہتر ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد زوال سے پہلے پڑھ لے لازم نہیں ہے  
اور آفتاب کے طلوع سے قبل اور زوال کے بعد بالاتفاق سنتوں کی قضاء پڑھی جائے  
گی براقی الصلاح میں ہے ولا تعترض سنة الفجر الا بعد وقتها مع الفرض الى  
الزوال وقال محمد بن رحمه الله تعاضى مسعدة بعد الشمس قبل الزوال  
فلا قضاء لما قبل الشمس ولا بعد الزوال . اتفاقا

مطابقی مل برائی افکار میں ہے۔ قیل الاختلاف بینہما فی الحقیقۃ  
 لانہما یقولان لیس علیہ القضاء وان فعل لا پاس بہ و محمد رحمہ اللہ  
 یقول احب الی ان یقضی وان لم یفعل لا شیئ علیہ۔ واللہ سبحنہ تعالیٰ  
 اعلم وعلیہ عن اسیدہ اتقن واحکم۔

ک۔ العلی المتخصی بحیلہ المتعین پ

سید محمد نعیم الدین عفا اللہ عنہ



## استغفار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسیحیان شرعیات میں اس مسئلہ میں کہ بعض حافظ  
سجدہ تلاوت جو پارہ عشرہ کے سورہ طہ کے آخر میں ہے وہ سجدہ تلاوت نہیں کرتے  
ہیں اس کا کیا حکم ہے۔ بہر باقی فرما کر مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ بیوا انور ۱۔

فقہ اسلام

المستفتی

محمد حسین کلوی

مدرسہ دارالافتاء اسلامیہ

## الحمد لله الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسول الله الكريم  
اما بعد قرآن پاک میں چار مقامات ایسے ہیں جن کے پڑھنے سے سجدہ  
واجب ہوتا ہے۔ سورہ طہ کی آخری آیت بھی ایسی میں سے ہے جو حافظ اس کا سجدہ  
نہیں کرتا وہ تبارک واجب اور گنہگار ہے۔ کثر الدقائق میں ہے سجدہ تلاوت غیب  
باربعہ عشرۃ آیت مستخلصات متعلقہ میں ہے آیات السجدة فی آخر الاعراف والرحمة والخلع یعنی  
الشمس والبرق والفرقان والخلع والعرات نزول السجدة والصاد وحمرہ الجبرۃ والسماء استند  
ناقل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد رفیع الدین

## استقراء

کیا فرض ہے میں علمائے دین مفتیان شرع یسین و ساج ذیل مسئلوں کے اگرچہ  
ام قرات کے اندر رک جائے فرضوں میں تو اس کو عقد دینا چاہیے یا نہیں؟ ہمارے اہم  
مفتویٰ رضی اللہ عنہ دایا مکر ہے۔ سیوا تحریر ہوا۔

السلامة  
سیدنا محمد بن عبد الوہاب

## بعون الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام  
علی سید المرسلین والصلوٰۃ والسلام علی الطاہرین وصحبہم اجمعین اما بعد، اگر امام قراتیں  
رک گیا اور مقتدی نے عقد دیا تو جائز ہے اس سے کسی کی نماز میں نقصان نہ آیا امام کی نہ  
مقتدی کی البتہ اگر امام بقدر ملوک و زباص صلوٰۃ پڑھ چکا ہو یا دوسری آیت شروع کرے تو بہتر  
ہے کہ نہ بکے اور امام کے رکعت ہی قرار نہ دینا چاہیے، تھوڑا وقت کرے کہ شاید اس کو  
خود یاد آجائے، فتاویٰ عالمگیری میں ہے والصحیح انہ لا یفسد صلوٰۃ القانع تکلیف حال  
والصلوٰۃ الامام واحد مد علی الصحیح، حکذا فی الکافی وکذا فی مقتدی ابن قیم علی امامہ میں ہے  
مضبوطاً واثباتاً لا ما من غیرہا جہذا فی المحیط شرحہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین فضیلانِ شریعت متین من مسندین دجواب  
 حد شرع سے کم داڑھی رکھنے کے بھیجے گا، ایسی سنت بیجا ہوگا  
 مستحکم  
 میاں الدین شہرہ استیصال

## الحمد للہ العظیم الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ ووصل علی رسولہ الکریم اما بعد  
 داڑھی رکھنا شعارِ اسلام میں سے ہے اور اس کی کافقہ قطع پہنچنے سے قبل مرد  
 ہے۔ بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، سنن شریف، ابن ماجہ شریف  
 میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے کہ مصور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا ایہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم احفظوا السنن۔۔۔ عداہم یعنی شرکین  
 کی مخالفت کرو مگر انہیں پست کرو داڑھیاں بڑھاؤ ایک اور حدیث مسلم شریف میں  
 بایں الفاظ وارد ہے ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احفظوا السنن۔۔۔ عداہم یعنی  
 مصور علی الصلوۃ والسلام نے مومنین پست کرے اور داڑھی بڑھاے کا حکم فرمایا  
 ہے۔ اہیاء العلوم میں ہے مرد عرا میں الخطاب رسول اللہ تعالیٰ عنہ وایمن الی مصلی

قاصی المدینہ شہادۃ من کان ینتفع لحدیثہ یعنی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور قاضی مدینہ ابن ابی یعلیٰ دونوں پیشوایان اسلام نے داڑھی کاٹنے والے کی شہادت (گوای) اور فراوی نیز اسکی سے شہد رجل عند عمر ابن عبد العزیز بشہادۃ وکان ینتفع لحدیثہ فرد شہادۃ۔ ایک شخص نے حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے سامنے کوئی گواہی دی اور وہ داڑھی کچھ چنکار کا تھا حضرت خلیفہ نے اس کی شہادت رد فرمادی۔ درمنا میں ہے یحرم علی الرجل قطع لحدیثہ جب ثابت ہو گیا کہ داڑھی ایک پشت سے کم کتر دانا یا منڈ وانا منوع ہے تو اس کا مال اور مصرفات حلال ہوا اور قاسق کی امامت کروہ تحریمی۔ کمافی عامۃ المتن و الشرح والفتاویٰ من کملہ تمامۃ القاسق۔ اور قاسق کو امام بنا اگنا ہے بغیر شریعہ جہنمیں ہے لوقد موافا سقا یا ثون یعنی قاسق کو امام بنانے والے گنہگار ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم۔

ک۔ العبد المقتصر بحیثہ المتن

سید محمد نعیم الدین صفار علیہ السلام

## استغفار

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع متین من سلسلہ درجہ امام  
سردخواروں کے گھر کھانا کھانے یا ان کی خوشامکس کی کچھ بچے، بڑے بھائی بہن  
بیوا تو جبر ہے۔

المستغفر

ضیاء الدین جبریل

## الحوائج

بسم اللہ الرحمن الرحیم، والصلوۃ والسلام علی من بعدہ

اما بعد! سردخواروں کے گھر کھانا حرام نہیں جب تک یہ مسکونہ ہو رہے  
ہیں حرام سے تیار کیا ہوا ہے یا اس کے پاس کوئی مال مسکونہ ہو رہا ہو۔  
اگر ترغیب دین اور اصلاح حال کے لئے ہے تو کہیں کچھ نقص نہیں  
سبحانہ تعالیٰ علیہ

۵۔ الحد المقصر بحملہ

محمد نعیم الدین غفرلہ

# هُدَايَةُ تَكَامُلَةِ قُنُوتِ نَازِلَةٍ

۱۳۶۷ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحمدہ سبحانہ تبارک و تعالیٰ ونصلیٰ ونسلم علی حبیبہ وخاتم النبیین  
حسب الشفاعۃ العظمیٰ الذی رفع اللہ تعالیٰ بہ اعینا عیا وقلوبنا غلظا  
ولذا انما صحتا وعلی اللہ الطیبین واصحابہ الطاہرین سفن النجاة وجوم الہدوی  
اما بعد مسلمانوں پر کوئی حادثہ یا مصیبت نازل ہونے کے ایام میں صرف  
نماز فجر کی رکعت اخیر کے رکوع کے بعد تو مہم میں امام کا دعائے قنوت نازل ہونا  
اور اس میں رفع نصیبت حفاظت مسلمین ہلاکت اعدا کی دعائیں کرنا جائز ہے  
مگر خلوات اولیٰ سے بہتر یہ ہے نماز سے فارغ ہو کر دعائیں کی جائیں۔

قنوت نازل ہونے پر فوراً سید عالم علیہ السلام نے صرف چند روز  
ایک ماہ یا اس سے کم پڑھی پھر ترک فرمادی۔ اس ترک کا باعث بعض اصحاب ہول  
علی اللہ علیہ وسلم کے خیال مبارک میں تو یہ ہے کہ ضرورت نہ رہی تھی اور بعض اصحاب  
کرام رضی اللہ عنہم یہ فرماتے ہیں کہ قنوت نازل آیت لیس لك من الامہات منسوخ  
ہوئی اس لئے حضور نے ترک فرمادی۔ اسکا اصل نسخ عدم نسخ صحابہ کرام میں مختلف ہے

سبہ نقباء حقیقین اندوین حضرت امام اہل بیت اور ان کے صحابہ میں سے معجزات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجماع کے دونوں گروہوں کے اقوال و افعال پر نظر فرما کر بعد تحقیق و تنقیح یہ نتیجہ اخذ فرمایا کہ قنوت نماز صرف نماز فجر میں بعد رکوع جائز ہے مگر نماز اول ہے۔ بہتر ہے کہ نماز کے بعد دعا کی جائے تاکہ خلاف اول نماز کا ترکہ اب بھی نہ ہو اور مسلمان اختلاف و انتشار سے بھی محفوظ رہیں۔ غیر کے سوا یہ قنوت اور کسی نماز میں جائز نہیں۔ تو جو شخص سواے فجر کے اور نمازوں میں قنوت پڑھے گا اس کا بدلہ اس ایسا ہوگا جیسا کہ دو بار پڑھنی ہوگی۔

## تفاسیل دلائل لقنوت النوازل

حدیث بخاری شریف مثل النور من مالک اوقت الموضع اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الصبح قال بعد فقیل اوقت قدر الموضع قدر بعد الا یسیر۔ یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا رکوع کیا ضمیر ہر دو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح میں قنوت پڑھی ہے فرمایا ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا قنوت رکوع سے پہلے پڑھی ہے؟ فرمایا رکوع کے بعد۔ (ایارکوع کے بعد پھر روز)۔

حدیث بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۔ عن انس بن مالک قال قلت  
لنبي صلى الله عليه وسلم شعث اريد عوا على رجل وذكوان يعني حضرت انس بن  
مالك رضي الله عنه سے مروی ہے کہ حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار  
قنوت پڑھی رجل وذکوان پر بدعا فرماتے تھے۔

حدیث مجلسی شرح منیہ صفحہ ۳۶۔ روی الخطیب فی کتاب القنوت من حدیث  
محمد بن عبد اللہ روی قال حدثنا سعید بن عروبہ عن قتادة عن انس ان النبي صلى  
الله عليه وسلم كان لا يفتي الا اذا دعا القوم او دعا عليهم وهو سني صحيح قاله  
صاحب تنقيح التحقيق۔ یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نہ پڑھتے تھے مگر جبکہ کسی قوم کے لئے دعا فرماتے  
یا کسی قوم پر بدعا فرماتے۔

حدیث (مجلسی صفحہ ۳۶) اخرجا بن حبان عن ابراهيم عن سعد عن الزهري  
عن سعيد بن ابى سلمة عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفتي  
في صلوة الفجر الا ان يدعو القوم او على قوم وهو سني صحيح یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی  
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں قنوت نہیں پڑھتے تھے مگر  
جب کسی قوم کے لئے دعا فرماتے یا کسی قوم کے حق میں بدعا فرماتے۔

حدیث شیعہ معانی الآثار شریف ص ۱۱۱ عن انس قال قلت رسول  
الله صلى الله عليه وسلم عشرين يوماً یعنی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے



مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس روزہ اہل قنوت پڑھی ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت نازل نماز فجر میں بعد از رکعت ایک ماہ یا بیس روز پڑھی ایک ماہ یا بیس روز تک میعاد باقی ہے کہ اس کے بعد ترک فرمادی اور احادیث میں مصرع بھی ہے۔

حدیث سنن ابن ابی داؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۴۰ عن انس بن مالک ابن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت شہرہ بعد ترکہ یعنی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی پھر ترک فرمادی۔

حدیث نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۴۰ عن انس بن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قنوت شہرہ بعد ترکہ یعنی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ قنوت پڑھی تب تک عرب میں سے کسی قبیلہ پر مدعا فرماتے تھے پھر اس کو ترک فرمایا۔

حدیث شریعہ مائت الاثر شریف جلد اول صفحہ ۴۴۰ عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قنوت شہرہ بعد ترکہ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ قنوت پڑھی اس سے قبل پڑھی اس کے بعد۔

ان احادیث سے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں چند روز قنوت پڑھنا اور پھر ترک فرمادینا ثابت ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اللہ دین کے نزدیک

حضور کے قنوت نازل پڑھنے کی حیثیت کیا تھی۔ اور ترک فرمانے کی کیا وجہ تھی۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حضور کا قنوت پڑھنا عظیم مرتبہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شریح سفر السعادة صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں کہ  
”ہذا کما اورد قنوت نماز صحیح اختلاف ست شافعی و مالک و احمد و عہد اللہ بن المہاجر  
و غیر ایشان قال اذ جان بطریق سنت“

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کے نزدیک ترک کے سوا اور کسی نمازی قنوت نہیں تھا اور وہ وقت کی قنوت بھی امام اعظم (امیر المومنین) یا امیر عیش کے ساتھ خاص ہے سوا امام کے لئے روا نہیں۔

شریح سفر السعادة صفحہ ۱۱۰۔ ترک کشتی و ر مشرب خرقی گوید کہ قنوت در غیر دو ترک  
ترک احمد نیست و اگر باشت ترک و نزل حادثہ است و آل نیز مخصوص ست امام عظمیہ  
بیش نمردہ امام را۔

شریح سفر السعادة صفحہ ۱۱ ترک امام ابو حنیفہ قنوت و نماز فجر احمد نیست۔  
و قنوت آنحضرت مخصوص بوی بود صلی اللہ علیہ وسلم و در قضایائی مخصوص بود بعد از آن ترک  
کرد۔

اب یہ تحقیق کرنا ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قنوت ترک  
فرمانے کی کیا حیثیت ہے اس میں اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اختلاف ہے  
بعض حضرات کے نزدیک حضور کا قنوت نازل کو ترک فرمانا اس لئے متنازعہ کہ وہ آیت

منہج ہو گئی تھی اور بعض حضرات کے نزدیک اس لئے کہ ضرورت باقی نہ رہی تھی۔  
اس کے متعلق احادیث و روایات ذیل ہیں۔

حدیث بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۲۔ عن ابن عمر انہ سمع رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اذ اذاع و اذاع من الرکعة فی الرکعة الاخيرة من الحج یقول یتقون  
المن فلا تاؤ فلا تاؤ فلا تاؤ بعدہ یتقون سمع اللہ من حمدة و جاکوا لک الحمد نزل اللہ لیسر  
لک من الامر شیئاً فی قوله فایقظ طلسمون حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے  
مروی ہے انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ نے  
نہ کی اخیر رکعت کے رکوع سے سر مبارک اٹھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اٹھوڑا  
تو فرمایا یا اللہ فلاں و فلاں و فلاں پر لعنت کر۔ پھر اسے تھاق سے یہ آیت نازل فرمائی  
یسر لک من الامر شیئاً۔

حدیث اسلم شریف جلد اول صفحہ ۱۲۴۔ عن ابی ہریرۃ بقول کان رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول حین یتفرغ من اصل الفجر من القراءۃ و یرفع رأسہ من  
الرکوع سمع اللہ من حمدة رینا و لک الحمد یتقون و هو قائم الصراج الولید بن  
الولید و سلمۃ بن ہشام و عیاش بن ربيعة و المستصفیون من التوسیع اللہ  
اشدد و ما ائتک علی مہر و اجعلوا علیہم کسی۔ یوسف النہر عن الحیان و عدل  
و ذکوان و عصیۃ عصمت اللہ و رسوله ثم بلغنا انہ ترک ذلک لما اترک لیسر  
لک من الامر شیئاً او یتوب علیہم و بعدہم و انہم ظلموا۔ یعنی البوسہ پر رضی اللہ

سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی قرات سے فراغ اورد کہ سات  
سہارا دکھانے سے اللہ من حمد و ربنا و ملک الحمد فرماتے کے بعد قومہ میں فرماتے تھے  
یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ اور کثرہ مسلمانوں کو کہات  
عطا فرما یا اللہ اپنی گرفت ضر پر سخت کر اور اس کو ان پر سالہا نے حضرت یوسف  
علیہ السلام کی طرح کر دے۔ یا اللہ لغت کر بھیان و دخل و ذکا ان و عصیہ پر جو اشرا اور محل  
کے نافرمان ہیں۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (قنوت نازلہ) کو  
آیت لیس لکھ کے نازل ہونے کے وجہ سے ترک فرما دیا۔ (یعنی قنوت نازلہ کا پڑھنا  
اس آیت سے منسوخ ہو گیا۔

حدیث اشرف صحابی الآثار جلد اول صفحہ ۱۴۲) عن سالم عن ابیہ انہ  
سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوة الصبح حیث رفع راسہ من الرکعۃ  
قال ربنا و لک الحمد فی الرکعۃ الثانیۃ ثم قال اللهم العن فلانا و فلانا علی الناس من  
النافعین فانزل اللہ تعالیٰ لیس لک من الامر شئی او یوب علیہم او یعدلہم  
فانہم ظالمون۔ یعنی حضرت سالم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے  
ہیں کہ انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ نماز فجر کی رکعت اخیرہ  
تیس رکوع سے مرعھا کر فرمایا دینا و لک الحمد پھر فرمایا یا اللہ ظالم و ظالم پر لعنت کر  
چند مناظروں کے حق میں فرمایا۔ لیس اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی لیس للظالمین  
الامر شین فجاء (یعنی قنوت نازلہ منسوخ ہو گئی)

حدیث شریف معانی الآثار، جلد اول صفحہ ۱۰۱، وہاں بعد میں دینی عبد

القنوت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن ابی کثیر قاضی فی

حدیث الذی روینا کہ عنہ ہاں ہاں کاں یقت بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعاء علی من کاں یدعو علیہ وان اللہ عزوجل یسجد ذلک یومہ لیس لک من

الامہ شئی او یتوب علیہم اربعہ جہم اللہ یعنی رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم سے

جنہوں نے قنوت کی روایت کی ہے ان میں سے ایک حدیث عبد الرحمن بن ابی ہریرہ

میں ان سے ہم نے جو حدیث روایت کی ہے اس میں انہوں نے خبر دی ہے کہ

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی قنوت بدو دعا تھی ان لوگوں پر جن کے حق میں حضور

نے بدو عافرائی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو آیت سے منسوخ کیا اور اس کے بعد

انگوشتوں میں بکثرت روایتیں ہیں یہاں اسی قدر رکھنا چاہیے

بعض حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ حضور کا قنوت نازلہ کو ترک

فرما اس لئے تھا کہ ضرورت باقی نہ رہی تھی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمانہ جنگ میں

قنوت پڑھتے تھے اور جب جنگ نہ ہوتی نہ پڑھتے۔

حدیث شریف معانی الآثار، جلد اول صفحہ ۱۰۱ میں ہے عن الامام ابو ہریرہ

کان عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذا حرب قت واما العریض او رب لم یقت

امام ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے نزدیک قنوت کا نسخ صرف اس زمانے کے لئے ہے جبکہ جنگ نہ ہو۔ مشہور

مسائل الآثار جلد اول صفحہ ۵۵۱ میں ہے وانا نسبح عند الدعاء في حال عدم الفصال  
اسی طرح یہ قنوت حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے ۔

حدیث ۱۲۴ (شرح مسائل الآثار جلد اول صفحہ ۵۵۱) کان علی وابو موسیٰ یقبلان  
فی الصلوة الغداة یعنی حضرت علی مرتضیٰ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما نماز صبح میں قنوت پڑھتے  
حدیث ۱۲۵ (شرح مسائل الآثار جلد اول صفحہ ۵۵۱) عن عبد بن حصین قال  
سمعت ابن معقل يقول صليت خلف على الصبح فقننت . یعنی عبد بن حصین  
سے مروی ہے کہ میں نے ابن معقل کو فرماتے سنا کہ میں نے حضرت علی مرتضیٰ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتدار میں صبح کی نماز ادا کی آپ نے اس میں قنوت پڑھی ۔

حدیث ۱۲۶ (شرح مسائل الآثار جلد اول صفحہ ۵۵۱) عن ابی وجاع عن ابن عباس  
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال صليت معهما الظهر فقننت قبل الركعة ۔

ان امارت سے حضرت عمر حضرت علی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کا نماز فجر میں قنوت نازل پڑھنا ثابت ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ قنوت عند النازل ان حضرات  
کے نزدیک مشروع نہ تھی بلکہ صحابہ کرام کے درمیان قنوت نازل کے نسخ و عدم نسخ میں  
اختلاف ہے اور وہ اس حد تک ہے کہ بعض اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس  
قنوت کو بدعت تک فرماتے ہیں ۔

حدیث ۱۲۷ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۲) عن ابن مالک الاشجعي  
عن ابيه قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يقننت صليت

خلف الی بکر ظہر یقنت و صلیت خلف عمر ظہر یقنت و صلیت خلف عثمان  
ظہر یقنت و صلیت خلف علی ظہر یقنت نعرہ آل ہاشمی انھا بدعتہ یعنی  
حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے  
حضرت پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی حضور نے قنوت نہ پڑھی  
چاروں خلفاء میں سے ہر ایک کی اقتداء میں نماز پڑھی ان میں سے کسی نے قنوت نہ پڑھی۔  
اے میرے فرزند یہ بدعت ہے۔

جملہ احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال اور ہر ایک  
کے طرز عمل پر نظر و فکر کرنے کے بعد ہمارے فقہات کرام و ائمہ عظام اس نتیجہ پر پہنچے  
کہ مصیبت و ملا کے زمانہ میں صرف نماز فجر میں بعد کو ح قنوت نازلہ پڑھا زیادہ  
زیادہ جائز ہو سکتا ہے مگر غلات اولیٰ ہے

شرح معانی الآثار جلد اول میں ہے وثبت بما ذکرہ بعد لا یصح التمسک  
فی الفجر فی حال حرم ولا غیر لا قیسا و نظر علی ما ذکرنا من ذلك و هذا قول ابی  
حنیفۃ و ابی یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ یعنی ہم نے جو روایات ذکر کی ہیں  
ان پر نظر کرنے کے بعد ثابت ہوتا ہے کہ فجر میں قنوت نہ پڑھنی جائز ہے خواہ زمانہ  
جنگ کا ہو یا نہ ہو یہی قول ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادے  
جلیلین حضرت امام ابو یوسف اور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا۔

ملک العلماء بحر العلوم قدس سرہ و رسائلہ کلان صفحہ ۱۰۰ میں فرماتے ہیں و بعد

ایس مشہورہ فی الصلوۃ المکتوبہ و ہوا لا شہر بالصواب۔ یعنی قنوت نازلہ ہمارے نزدیک فرض نمازوں میں مشروع نہیں یہی ہاشمہ یا صواب ہے۔

تفسیرات احمدیہ (طبع کلکتہ) صفحہ ۱۲۵ میں ہے دَعَا الْقُنُوتِ عِنْدَ ثَمَانِیَا یُجِبُ فِی صَلَوةِ الْوُتُوخِ صَیْتَهُ وَلَا یُجِزُ فِی صَلَوةِ الْفَجْرِ اَصْلًا۔ یعنی دعائے قنوت ہمارے نزدیک صرف وتر نمازوں میں واجب ہے اور نماز فجر میں بالکل جائز نہیں فتاویٰ عالمگیری (طبع کلکتہ) صفحہ ۱۶۵ میں ہے وَلَا یُسْتَفِیْ غَیْرُ الْوُتُوخِ کَذَا فِی الْمَتْنِ۔ یعنی وتر کے سوا کسی نماز میں قنوت نہ پڑھیں۔ ان روایات سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ قنوت نازلہ کسی نماز میں بھی پڑھیں جائے بعض علماء جو عند ان نازلہ قنوت کو جائز قرار دیتے ہیں وہ اس کو نماز فجر کے ساتھ خاص کرتے ہیں ان کے نزدیک بھی نماز فجر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نازلہ جائز نہیں

رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۱۸ میں ہے ان قنوت النازلۃ عند ثمانیہ تخص بصلوۃ الفجر دون غیرہا من الصلوات البعیدۃ والسریرۃ۔ یعنی قنوت نازلہ ہمارے نزدیک نماز فجر کے ساتھ خاص ہے اس کے سوا کسی نماز بھری یا ستری میں جائز نہیں۔ طحاوی ثقی علیہ جلد اول صفحہ ۲۸۳ میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تَمَّتْ لَیْلَتُهُ فِی صَلَوةِ الْفَجْرِ فَقَطَّ۔ یعنی حضور انور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے زمانہ میں قنوت صرف نماز فجر میں پڑھی ہے۔

اسی طحاوی میں بعد ذکر دلائل فرماتے ہیں فہذا اصریح فی تخصیص القنوت



ہوگی دوبارہ پڑھنی پڑے گی کہو کہ قنوت پڑھنے میں جو تائید ہوگی وہ ایک تائید ہے اور  
 کہنے سے زیادہ ہوگی اور اتنی تائید اگر ہوا تو سجدہ سہو واجب ہوگا اور یہاں تائید  
 ہوا نہیں بلکہ قصد اور عمدت ہے تو سجدہ سہو بھی کافی نہیں مگر اگر عاودہ دوبارہ پڑھا  
 لازم ہوگا۔

ملفوظ ای علی الدرہ جلد اول صفحہ ۱۸۱ میں ہے لو طاعت فیہ الیہ اذ التوفع  
 بین السجدتین التو من تسبیحہ بقدر تسبیحہ تیساراً یا یلزم سجوداً سہو  
 یعنی اگر رکوع کے قیام یا سجدہ میں کے درمیان آٹھ گویاں تکیہ سے بقدر ایک تسبیح کے  
 بھول کر نہ وہ کیا تو سجدہ سہو لازم ہے۔

رد المحتار جلد اول صفحہ ۱۹۱ میں ہے واحمد لا یجوزہ سجوداً سہو  
 بل یلزم فیہ الاعادۃ حاصل یہ کہ جو فعل قصد ابواس کے لئے سجدہ سہو کافی نہیں بلکہ  
 اس میں اعادہ ضروری ہے۔

بعض لوگوں کو تہت نقایہ کی عبارت منسوب الی الکفایہ سے یہ شبہ ہو گیا ہے کہ  
 جس کو بجز الزامات سے نسبت الامار فی صلوۃ البحر و ملو تونی الثوری واحد کے فقرہ  
 سے نقل کیا ہے اگر یہ شبہ بہت بجا اور الی علم کی شان کے خلاف ہے کیونکہ صلوۃ البحر کا  
 فقرہ کاتب کی غلطی ہے کتابوں کی سیر کرنے والوں پر اس کا پوشیدہ و سنا کمال تعجب  
 کی بات ہے خصوصاً ایسے حال میں کہ بحر کے حاشیہ منور الخاق جلد دوم صفحہ ۴۲ میں بحر کی  
 اسی عبارت کے متعلق مذکور ہے واعلم بحرف عن الفجر وقد وجد تریہد اللفظانی  
 حواش مسکین و کذا فی الاشباہ و کذا فی شرح اسمعیل لکن غلط الی غایت البیان

والراجد المسئلة فيها قلعلما شنبه علیہا یتا السردجس بنا یتا البیان .

طحاوی علی الدر المختار . جلد اول صفحہ ۲۸۳ میں ہے والذی یظهر ان  
تولده فی البحر وان نزل بالمسلمین نازلہ قنت الامام فی صلوة الجہر بخبر من  
الشیخ وصوابہ الفجر . ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ شرح نقایہ کی عبارت منقولہ  
بحر میں لفظ صلوة الہم کتاب کی غلطی ہے کہ اس نے بجائے صلوة الفجر کے یہ لفظ لکھ دیا  
اسطورہ ذیل عبارتیں بھی اسی کی تائید کرتی ہیں .

طحاوی علی مرقی الفلاح . صفحہ ۲۲۰ میں ہے الذی فی البحر عن الشیخ  
فی شرح النفا یتعزیا لفا یتلوا انزل بالمسلمین نازلہ قنت فی صلوة الفجر وهو  
قول الثوری واحد .

الاشباہ والنظائر صفحہ ۵۸۳ میں ہے صرح فی النفا یتعزیا الشیخ البیاض  
لذا نزل بالمسلمین نازلہ قنت الامام فی صلوة الفجر وهو قول الثوری واحد ابجد لفظ  
و کہ یہ مسئلہ خوب واضح ہو گیا کہ قنوت نازلہ فجر کے سوا کسی نماز میں جائز نہیں فجر میں جائز ہے  
مگر کوئی یہ یک نماز میں نہ پڑھیں جبہ نما نام دعا کرے تقدی آمین کہیں . وصلى الله تعالى  
على رسوله وخير خلقه وخاتم انبياء كرسيدنا و مولانا محمد والذوا صحابہ ارحمہم وبارک  
وسلم .

کتبه العبد المحتصم بحبل الله المتين  
محمد نعيم الدين خضه الله تعالى بمزيد الصديق نقين  
۱۳ ذی الحجہ المبارک ۱۳۳۶ھ

# اردو میں خطبہ جمعہ کا سکر

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیانِ شریعت میں خطبہ جمعہ کے درمیان میں خطبہ اول و ثانی کے درمیان میں کچھ وقف کرنا یا جو اردو و تہذیب و تمدن کے سبب غفلت میں اس کا پڑھنا کیسا ہے یہاں پر لوگ دلی باطل نہیں سمجھتے تو اگر خطبہ میں چھ اردو نہیں پڑھا جائے گا تو لوگ کیا سمجھیں گے۔ لوگوں کی ہدایت کے لیے جو اردو میں نصیحتیں درمیان خطبہ کے پڑھنا جاہل و نادان نہیں سمجھیں تو کیا ہے فقط

المستفتی

اصغر علی ازہر ریو جیکوٹا

الجواب بعون الملک الوہاب

خطبہ جمعہ میں اردو پڑھنا خلاف سنت ہے اور مکروہ ہے۔ ذرا صحابہ میں علی مالک فتح ہو گئے تھے کہیں سے خطبہ جمعہ غیر عربی میں ثابت نہیں نصیحت کے لئے خطبہ کے علاوہ دوسرے وقت وقف کر کے جائیں۔ فقط۔  
 سید محمد نعیم الدین غفرلہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۴۳۵ھ

# توثیب

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس باب میں کہ بروز جمعہ جو قبل از نماز جمعہ یا اذان بعد الصلوة قبل جمعہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے ہیں یہ پکارنا اندوئے شرع جائز ہے یا نہیں۔ مولوی شب ارشد ایڈیٹر الحمد بیٹ احمد سر اور مولانا محی عزیز الرحمن دیوبندی پیش ام صاحب گد کہ مولوی جلال الدین رانپانی مولوی عبدالحی رانپانی مدرس محمد ایوب دہلوی اور مولوی احمد علی لاہوری کے فتوے ہیں کہ الصلوة سنت قبل جمعہ کا کھنڈ ہے اصل ہے اور کتاب خان ایسرح تصنیف مولوی عبدالحی دہلوی محدث کی ہے اس میں لکھا ہے کہ مدارج النبوة و شرح وقایہ کا حوالہ دیتے ہوئے کہ کہ (توثیب) کا کوئی ثبوت نہیں اس کا ترک کرنا بہتر ہے۔ کیا اس کتاب خان ایسرح اور ان کے لکھے ہوئے مولویوں کے فتوؤں پر اعتقاد رکھ کے توثیب الصلوة قبل جمعہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتب موتوف ترک کر دینا چاہیے اس مسئلہ کا جواب الکتب احادیث و فتوحات فراوان۔ بینوا تو جروا۔

استفتی

سید خادم علی۔ مشہد ننگر۔

## الجواب بعون الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخداوند متصل علی ہر معلومہ الصغیر

صورت مذکورہ بالا میں تثنیہ جاز اور اشخاص مذکور کچھ اور

اہل اور قیام نماز بر وقت کی میں داخل ہے۔ اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد

فرماتا ہے۔ لیس الہر ان تولوا دجوہکم قبل المشرق والمغرب۔ لکن الہر من

امن بالله والیوم الآخر الملئکة والکتاب والنبیین والی مار علی حبہ

ذوی القربی والیحیی والمسالکین وابن السبیل والساکنین ذی رقاب وانقم

الصلوة واتی الزکوۃ والموافون بعہد ہمراء عاہد وبنو لصادقین فی البأساء

والضراء وحین لباس اولئک الذین صدقوا اولئک ھم المستوفون کچھ اصل

نیکی یہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف نہ ہو۔ ہاں اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان لائے اللہ

اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں پابندی مال و

رشتہ داروں اور غنیوں اور مسکینوں اور اویسروں اور سالکوں کو اور اگر نہیں بچے

میں اور نماز قائم رکھے اور زکوۃ دے۔ اور اپنا قول پورا کرنے والے جب وعدہ کرے

اور صبر رائے محبت اور سختی میں اور حیا کے وقت یہی ہیں جنہوں نے استہکام کی اور

نیکی پر ہیزگار ہیں۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز بر وقت کی میں داخل اور نماز یا بر وقت کی

ہے اور مسلمانوں کو نماز کی ترغیب و دعوت دینا اور نماز کا اعلان کرنا اور بر وقت کی برسات

ہے میں کا قرآن کریم میں حکم ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ وتعاذوا علی البر والفقوی۔ کہ بر و فقوی  
پر عداوت کرو۔ اللہ مگر توبہ کا اجر از خاص قرآن شریف سے ثابت ہوا مگر یہ نہیں  
کو شرعاً پایا جیئے۔ اللہ تعالیٰ قول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب کتب فقہ پر ایک سرسری نظر ڈالئے کہ تواتر میں ہے ویتوب  
علا شیعہ مصطفیٰ علیہ السلام شرعاً کفر میں فرماتے ہیں۔ ویتوب فی جمیع الصلوات۔ یعنی شرعاً  
کفر میں ہے۔ ویتوب من التوبہ وهو عودہ الی الاعلام وانشاء اطلاقہ تنبیہاً علی  
استحسنہ المتأخرین من التوبہ فی کل الصلوة الظہور التواتر فی الامور الدنیویۃ  
نیز اس میں ہے۔ وما استحسنہ المتأخرین من التوبہ فی سائر الصلوات لزیادۃ  
عمدۃ الناس والیہ اسناد المصنف بقولہ ویتوب بغیر فصل من الفجر وغیرہا تواتر  
الظہر شرعاً لزم الفصل میں ہے ویتوب بعد الاذان فی جمیع الاوقات الظہور  
التواتر فی الامور الدنیویۃ فی الاصح ویتوب کل بلدۃ بحسب ما تعارفہا علیہا  
طوطاوی و حاشیہ راقی اصلاح میں ہے۔ استحسنہ المتأخرین وقد روی احمد  
ن الحسن والبراندہ وغیرہا باسناد حسن موثقاً علی ابن مسعود و ما راہ المسنون  
حسناً ہو عند اللہ حسن۔ باریک ملک العلماء امام کا شانی رضی اللہ عنہ میں ہے عن  
السید بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال کان التوبہ علی عہد رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم الصلوة حیدر من النور۔ نیز اس میں ہے فصار ما کثر  
الصلوة فی زمانہا مثلاً الفجر فی زمانہم فكان زیادۃ الاعلام من باب التعاون علی  
البر والتقوی فكان مستحسن بمرأتی میں واطلق فی التوبہ انہ لیس لہ

لا یخصه بل تشویب کل بلد علی ما تعارضه لیا بالجمع وبقوله الصلوة الصلوة  
 آتت قامت لانه للهباء العتق فی الاعلام وانا یحصل ما تعارضه وعلیه  
 من اعلام ما هنا لذلک ذکر کما ذکرنا فی المجتبى وانا والله لا یخص صلوة بل هو فی  
 راء الصلوة و هو لخصیا والمتاخرین لزیادة عقله آیات فکروه وعبادت متواتر  
 لیس ہے کہ نماز کیلئے بعد اذان اعلام میں کو تلوایب کہنے کی ہر ذریعہ نامہ ہمارے میں جاری  
 اور ماخوڑن کے نزدیک مستحسن اور نیکوین کا انکار اور ایہ شرط ہے یہاں تک کہ واجب و اقدس  
 تعالیٰ اعظم و علیٰ جل مجدہ استغفر و احکم

کنہ اللہ المتعین نصر ہو

سید محمد نعیم الدین گوانہ النعیم

## استغفار

منہج علم و حکمت تاجدار اہلسنت صدرا الاغانی فی الامثال است و اعجاز  
مولانا مولوی حافظ عظیم سید محمد نعیم الدین صاحب قلم و دست بر کاہنم العزیز۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ

مرزا شریف بخیر و عافیت مطلوب !

عرض خدمت ہے کہ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شریعت پیش  
درج ذیل مسئلہ میں کہ نماز جو مسجد جہاں کے علاوہ جواگ اور مسجد میں پڑھنے  
میں ان کی نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ اور ثواب نماز جو کجاں کو ملتا ہے یا نہیں۔ اذنا  
کرم مل جواب سے عزون و شکور فرمائیں۔ سیدنا قوجہ !

المستفتی

منشی شوکت حسین رامپوری

## الحرب بعون الکیرا الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ع خدا و نصل علی رسولہ الکریم۔

الماجد۔ ایک شہر میں جو چند جگہ بنا دیریں مذہب مفتی بہ جائز ہے لہذا



بروگ علاوہ عیاج مسجد کے اور مسجدوں میں بھر پڑتے ہیں ان کی نماز درست اور  
 پورا ہوتا ہے اور اس کا ثواب عطا ہے۔ درمنا میں سے ونفویٰ فی مصر واحد  
 بوضوح کثیرة مطلقاً علی المذہب وعلیہ الفتویٰ شرح المجموع  
 للعینی واما مة فتح القدیر رد فحاً للحرثی۔ والله سبحانه تعالیٰ اعلم

کے بعد المعتمد علیہ المستنیر

سید محمد نعیم الدین خان فرہانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ عَلَى سُلُوكِ رَسُولِ الْكَرِيمِ  
کی صحت اول کے لئے مصر اشبرا شرط ہے اور فخر شہر یعنی شہر کے گرد و پیش کا  
میدان جو اہل شہر کے خون و مصائب میں کام آتا ہو شہر کے حکم میں ہے ابن ابی شیبہ  
نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی لاجمعة ولا تشریق ولا صلوة الفطر ولا  
اضحی الا فی مصر جامع الحدیث فقہ کے تمام متون و شروح میں اس کی تصریح ہے۔

توجہ آبادی و شہر میں نہیں خواہ وہ شہر سے قریب ہو اس میں جبر بھی نہیں۔ ان  
 لوگوں پر جبر واجب بجز الرائی میں ہے۔ فان المذهب عدم رجوعها فی القرى فصلا  
 عن لزومها و فی التجنیس ولا تجب الجمعة على اهل القرى وان كانوا قریباً من المصر  
 لان الجمعة انما تجب على اهل الامصار اهد الله سبحانه و تعالی امر و علیہ  
 عزاسمه اتقن و احکم۔

ک۔ العبد المذنب عبد المنیر

سید محمد نعیم الدین عفا علیہ  
 ۱۰ رجب النور شریف ۱۲۵۵ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
فِي مَحَلَّة

# تسکین الذاکرتن فی التبت الہند کرین فی

فضیلة الجہر الذاکر علی حسب ما یثبت بالنصوص الادلة الشریعة الصریحة  
تعمد لا ونفصلی علی رسولہ الکریم

## استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اور مشائخ عظام اس  
سلسلہ میں کہ ذکر اللہ تعالیٰ عزوجل کا فرض ہے یا واجب یا سنت یا مستحب یا بدعت یا  
حرام یا شرک یا مکروہ تحریمی یا مکروہ تنزیہی اور یہ بھی فرمایا جائے کہ ذکر اللہ کا باواز بند  
یعنی باہر تنہا ایک شخص کا یا چند اشخاص کا مجتمع ہو کر بطور حلقہ کرنا شرع سے ثابت  
ہے یا نہیں اور حیرہ ریاض داخل ہے یا نہیں کسی پیر کی دعوت کے اور اس پیر کا نیز  
کے یہاں قیاد سے سب خواہش سیزبان اس کے مکان پر ذکر جلی کرنا کیا ہے  
بعض لوگ حلقہ ہاندھہ رذا کر کے والوں کی حقارت کرنے میں اور بدعت و غیر ناموں  
سے موسوم کرتے ہیں اسلئے آدمی کے لئے جو ذکر یا بھکر ہر الجہر رمنح کرے اور

باز کے اس کے لئے شرف شریف کا نیا سہارا ہو۔ بیوا اور یتیم

لمستف  
مہد اور مہدیں۔ جہیز

## الحمد لله العظیم الکریم الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخندہ و بصل عروہ و بھونہ لرحمہ  
سائل نے نفس ذکر ائمہ سے اگر مطلق ذرا ائمہ یاد کیا ہے تو وہ واجب ہے  
اس لئے کہ قرآن شریف میں ہے یا ایہا الدین امور ذکرہ اللہ ذکرہ کتبہ اس  
میں ذکر و وصیہ امر ہے اور نہ مطلق واجب کے لئے جو تائید کہ بعض علما  
اعمالہ لعلہ پس مطلق ذرا ائمہ واجب ہو گا اور جبر کا ادنیٰ مرتب ہے کہ پڑھنے کے  
کا نیز بھی سن لے اگرچہ کچھ حاصل پر بھی ہو اور پڑھنے والا غیب کو سارے کار و بھی  
کے اور مخالفت کا ادنیٰ مرتب ہے کہ پڑھنے والا خود سنے اور اگر کسی دوسرے  
شخص نے بھی جو قریب سے سن پایا تو بھی جہیز ہو گا چنانچہ راہنما میں ہے ادنیٰ  
لجہز اسماع غیروہ و ادنیٰ المحادثة اسماع نفسه و من یقرہ فلو سمع  
یحل اور جلاں جلس الجہز فاما اسماع غیروہ ی من لم یحکم بقرہ توفیہ  
المقابلة و کن اقال فی الخلاصة و الخاتمة عن الجامع الصغیر ان

الامام ابراہیم علیہ السلام نے صلاۃ المغافۃ بحیث سمع رجلا اور جلالہ الاجہد  
 الجہدین یسمع النکل ای کل الصف الاول لاکمل المصلین۔ اور  
 سوال میں سائل نے دریافت کیا ہے کہ ذکر اشد میرے حلقہ ہاتھ کہ کھڑے ہو کر اپنے  
 کہنا شروع سے ثابت ہے یا نہیں اور جہر دل میں داخل ہے یا نہیں اس کا جواب  
 ہے کہ اگر اشد میرے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر کرنا ہے شک شرعاً سطر سے ثابت ہے  
 چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فاذا قضیتہ الصلوۃ فاذا کسر اللہ قیاماً و قعوداً  
 و علی جنوبکم۔ یعنی جب تم نماز سے فارغ ہو چکو تو ذکر و اشد کا کھڑے اور بیٹھ ہونے کی بات  
 میں اور اپنی کہو نہیں میں ہر حال میں ذکر کرو چنانچہ تفسیر مد رک میں ہے فاذا قضیت  
 الصلوۃ فرختم منها فاذا کسر اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم ای دوام  
 علی ذکر اللہ فی جوع الاحوال اور تفسیر معالم التنزیل میں بھی الحمد للہ ذکر  
 نے اس آیت کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا ہے وقیل اذا کسر اللہ بالتسبیح والتحمید و  
 والتہلیل والتعجید علی حکل حال اخیراً عمرو بن عبد العزیز الکاشانی انا  
 القاسم بن جعفر الثمالتی نظیر فی سورة النساء فاذا قضیتہ الصلوۃ  
 فاذا کسر اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبکم اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ ذکر اشد بیٹھ  
 کر یا کھڑے ہو کر نماز آن شریف سے ثابت ہے اور حدیث شریف سے  
 بھی ثابت ہے چنانچہ مروی ہے کہ ساذ بن جیل رضی اللہ عنہ سے قال کنا جلوساً  
 عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا برجل من المشرق کبیر السن فاصدا  
 الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ویسبحی وینکر اسم الجلال بصوت عال الی

ابن وصل النبی وکان صلی اللہ علیہ وسلم جالساً فقام وقال یا علی  
 صونہ اللہ اللہ فقاموا بحضرتہ وقال اللہ اللہ وقام الصحابة کلہم و  
 اذکرہ والاسم الشریف قیاماً بعد تعود مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نذر استاذ خود  
 بھی قیام کی حالت میں نذر فرماتے تھے اور حضور کو پھر خلیفہ اول یعنی حضرت ابو بکر  
 صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر شریعت رسول ربم عیاضاً صدقہ واصلیر کے بہت نذر  
 فرماتے تھے اور یہاں بندہ حاکم تمام صحابہ عزت سے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے ہر  
 کرنے لگے اس حدیث سے چہرہ کا مشروح برناتبات ہوا خواہ وہ کھڑے ہوا یا  
 کسے با پیچہ کر اور ذکر نہ کرنا سنت مسرت و ہشیانی سے۔ حدیث میں ان ہریرہ  
 فامن قوم جلسوا مجلساً أو تقرقوا منہ ولعن من کذب اللہ الا کا واقعہ تو ان  
 جیفۃ حماد وکان علیہم حسرت یوم القیمۃ۔ اور دوسری حدیث میں اب  
 عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التیظ من جاء علی  
 قلب ابن آدم مر فاداً ذکر اللہ جلس فاداً غفل وسوس۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ  
 فرماتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام لم یفلح علی نور من ربہ مویل  
 للفسسۃ قلوبہم من ذکر اللہ اولئک فی صلی مبین اس میں شک نہیں  
 کہ وہ دل سمیت ہیں جو اللہ کے ذکر سے بھاگیں اور وہ گمراہ ہیں جو ذکر الہی کا انکار  
 کریں اور اس کو مضر خیال کریں ذکر الہی ایک بڑی نعمت ہے جس پر اس کا فضل ہر جانب  
 اس کی رحمت ہر طرف ہے اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کا کوئی رہبر نہیں ہو سکتا ہے

ائمہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا: **شعرتیمن جلود ہمد و قلوبہم علی ذکر اللہ**۔  
 ہمدی اللہ پوری بہ من پیشاء ومن یضلل اللہ فمالہ من عائد۔ نیز اور ارشاد  
 فرمایا: **حق سبحانہ تعالیٰ نے استحوذ علیہم الشیطان فانشعروا کما تہد اولیٰہ**  
**عنہب الشیطان الا ان حزب التیطن ہمد الیٰ خمسین**۔ اب معلوم ہوا کہ شیطان  
 اپنے کابو میں کے کے ذکر اللہ سے غفلت میں ڈالتا ہے اور یہ لوگ ذکر اللہ کو پہل  
 گئے ہیں شیطان کی گرد اور ٹوٹے واسے ہیں اور فرمایا باری تعالیٰ عزائے نے دلا  
**طبع من اعطانا قلبہ عن ذکرنا و اتبع ہواہ** یعنی نہ اطاعت کر اس شخص کی جس کے  
 دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا اس نے اپنی خواہشات نفسانی کی پیروی کی  
 اور فرمایا: **حق سبحانہ تعالیٰ نے دلذا اکرمین اللہ کثیرا والذاکرات احد اللہ**  
**لہم معقرۃ و اہرا عظیمیا** بہر صورت ذکر کی خوبی اور عبادت اور ذکر کے فضائل  
 اور بزرگیاں جو بتقل صحیح ثابت بہت ہیں ان سب کا صحیح کرنا انسان ضعیف البیان  
 سے تھوڑے سے وقت میں ناممکن ہے اس لئے یہاں چند آیات پر اختصار کیا  
 جاتا ہے اور تھوڑی سی حدیثیں نقل باقی ہیں اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے **ذکر اللہ فی العافلیں کامل بین الاموات**۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا  
**عن ابی الدرداء فقال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الا انہکم بغیر**  
**اعمالکم واذنکم عند ملیککم و امر فہما فی درجۃ تحکم و خیر کم**  
**من ان تلغوا و ذکر تضرعوا اعنا تہمد و یضرعوا اعنا تحکم** قالوا واذک  
 یا رسول اللہ قال ذکر اللہ تعالیٰ۔ حدیث قدسی ہے **قال اللہ تبارک و تعالیٰ**



اور ذکر کرنے عبدی فی نفسہ ذکر کرتے فی نفسی و لا ذکر فی ملا۔ اور تہ فی  
 ملا، خیر من ملائکہ اور دوسری حدیث تک ہے سمعۃ یظاہر القدر  
 جلی فی ظلمہ یوم لا ظل الا ظلمہ من جملہ عمر رجل ذکر لیلۃ فی حدیث  
 عینا۔ اور ایک حدیث تک ذکر کرنے کی شان میں، شادب حد یوم لا یشتقی  
 جلیہ عمر اور حدیث قدسی میں ہے من شعلہ و کبری عن سئل اعطی  
 افضل ما اعطى السائلین۔ اور ایک حدیث قدسی میں ہے انا جنس من ذکر  
 ان کے سوال اور جو آثار و احادیث و آیات و اقوال بزرگان دین مصیبت و اہل کشت  
 سے موجود ہیں وہ کہاں تک نصے جائیں سیر احواس کے لئے تو یہ بھی بہت ہے  
 انصاف کی نظر خدا نصیب فرمادے تو اس کا ذکر، ضمن میں اب پر چہر ثابت ہے  
 ہیں وہ بھی مل انکا نہیں اس لئے فرمایا اللہ تعالیٰ میں جبار سے فاکرہ اللہ  
 کد کر کہہ لیا و لعلوا شد ذکر۔ یعنی تم ذکر و اندک کا جیسا ذکر کرتے ہو اپنے ہاں  
 کا یا اس سے زیادہ اور یہ ظاہر ہے کہ ہاں کا ذکر کافی آہستہ و آواز میں نہیں کرنا بلکہ  
 جہز سے ذکر کرتے ہیں پس اللہ کا ذکر بھی اتنے ہی جہر سے یا اس سے زیادہ سے  
 کرنا چاہیے۔ دوسری آیت میں ارشاد ہے و الذکر اللہ وحدہ استعھا رت  
 فلوب الذین لا یومنون بالآخرۃ و اذا ذکرنا للذین من دوسہ او اھم یستغفرون  
 یعنی جس وقت کہ ذکر کیا جاتا ہے خدا کا پریشان ہوتے ہیں دل ان کے ہوا ایمان نہیں  
 رکھتے ہیں تباہت پر اور جس وقت کہ ذکر کئے جاتے ہیں وہ کہ سوائے خدا کے ہیں  
 تو انکا، وہ خوش ہوتے ہیں اس آیت شریفہ سے بھی معلوم ہو اگر فرد سکتے

کہ وہ سب ہی ناخوش اور پریشان ہو جاتے تھے کہ جب سنتے تو اس سے سلام ہو کہ وہ نماز  
 سنتے تھے اور ناخوش ہوتے تھے۔ پس چہرہ ثابت ہو گیا اور اس آیت شریفہ سے یہ  
 بھی معلوم ہو کہ ذکر الہی میں کرنا خوش ہوتا ہے ایمان کا کام ہے۔ اور حدیث شریف  
 میں ہے: عن ابی الدرداء قال سمکنا جلوساً عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم الا صوت ولہا نور ما طمع الی عنان السماء فقال لہ عمر حلقۃ  
 من کس و ناعقہ جماعاً عند الصوت فقال لہ مر معی فہاں معہ عمر الی ان یصل  
 الیہم فجلس الیہم فی وسطہم و قال غفر اللہ لہم ما کنتم الجنتۃ۔  
 یعنی اگر وہ اسے کہا کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ  
 آواز اس جگہ ہوئی اور ان آوازوں کے ساتھ آسمان سے نور نکل رہا تھا کہ ہم  
 دوہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلقہ سے سناؤں گا ذکر کرتے ہیں اللہ کا بیش  
 کے ساتھ بلند آواز سے۔ چہرہ پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چل میرے ساتھ  
 پس حضرت عمر جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ  
 اس حلقہ تک پہنچے پس ان لوگوں کے درمیان بیٹھ گئے۔ اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ بیش و اللہ نے ان کو اور جگہ دی من سبحانہ تعالیٰ نے ان کو جنت  
 میں اس حدیث سے چہرے کے ساتھ ذکر اور جماعت و حلقہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔  
 دوسری حدیث میں سے عن عبد اللہ ابن الزہیر قال کان جماع  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلام من صلواتہ یعول بصوتہ الا علی  
 لا الہ الا اللہ اس حدیث سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ناز

سے فارغ ہونے کے بعد ذکرِ باجمہ کرنا ثابت ہوا اور اس ضمن میں انہیں مہدائے  
 بن زبیر سے مروی ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم اذا سلم من صلوٰۃ  
 يقول بصوتہ الا اعلن لا اله الا الله وحده لا شریک لہ لہ الملك ولہا احد  
 وهو حق کل شیء قدر لا حول ولا قوا الا باللہ العلی اعظیمر لا اله الا  
 اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ التناء الحسن لا اله  
 الا اللہ نخلصون لہ الدین ولو کثر الکافرون اور حضرت ابوہریرہ رضی نہ  
 تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ تعالیٰ ان  
 عند ظن عبدی فی وانا معہ اذا ذکر فی فان ذکر فی نفسه ذکرتمہ وکی  
 وان ذکر فی فی ملاء ذکرتمہ فی ملاء خیر مہم یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے بندے کے گمان کے نزدیک  
 ہوں جو میرے ساتھ رہتا ہے اور میں اس کے ساتھ ہوں جس وقت کہ جو کو  
 یاد کرتا ہے پس اگر یاد کرے مجھ کو اپنے جی میں یاد کروں گا میں اس کو اپنے نفس  
 میں اور اگر یاد کرے گا مجھ کو جماعت میں یاد کروں گا میں اس کو جماعت میں کہ جبر  
 اس جماعت سے ہے علامہ جزیری نے لکھا ہے کہ اس میں ذکرِ باجمہ کے جواز کی دلیل  
 ہے اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ ذکر فی الملاء لا یکن الا  
 عن جہر فذل الحدیث علی حوازیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہی  
 فقال یقول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہ فانہ اوا یعنی ایک شخص بلند کرتا تھا  
 آواز ساتھ ذکر کر کے پس کہا ایک شخص نے کہ اگر یہ پست کرتا اپنی آواز کو تو بہتر ہو تا تو فرمایا

ادا ختم القرآن جمع اعلیٰ وہ جاء ما خرج الی ماؤد عن الحكم بن عیینہ قال پہل  
 الی مجاہد و عنہ ابوامامہ و قال انا ارسلنا الیک لانا لو تا ان ختم القرآن و لہما  
 یسفیاب عدا ختم القرآن و لخرج مجاہد قال کا فوا یجتمعون عند ختم القرآن  
 ویقول عنہما ناول الرحمة۔ یعنی ختم قرآن کے دن روزہ رکھنا سنت ہے اس کو  
 الی ماؤد نے ایک جماعت تابعین سے نقل کیا اور اور اہل واجاب کا مع ہونا بھی  
 مستحسن ہے۔ طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ وہ جب قرآن پاک  
 ختم فرماتے تھے اپنے اہل کو جمع فرما کر دعا کرتے تھے۔ ابو داؤد نے حکم بن عیینہ سے  
 روایت کی انہوں نے کہا ہر سے پاس مجاہد نے کسی کو پڑھنے کے لئے بھیجا اور اس  
 وقت ان کے پاس ابن ابی امامہ تھے۔ دونوں صاحبوں نے فرمایا کہ ہم نے تمہارے  
 پاس اس لئے جئے و انے کو بھیجا کہ ہمارا ارادہ قرآن پاک کے ختم کرنے کا ہے اور ختم  
 قرآن کے وقت دعا مستہل کی جاتی ہے۔ مجاہد نے نقل کیا کہ سلات ختم قرآن کے  
 وقت مع ہوتے تھے وہ کہتے ہیں کہ ختم کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔  
 اس سے معلوم ہوا کہ ختم قرآن کی خوشی و اہتمام اور اہل واجاب کا مع کرنا اور  
 دعا سننا و مستحب ہے۔ بزرگان دین صلیب و تابعین سب کا معمول رہا ہے یہ وقت  
 قبول دعا کا ہے مگر بدقسمت اس سے چڑتا ہے اس کو یہ عہادتیں دکھاؤ۔ مگر اب  
 میں کہ وہ اپنی ضد سے باز آئے۔ اللہ تعالیٰ آنکو عطا فرمائے۔ اور ہدایت فرمائے  
 آمین

[illegible]

کا سبب توحید کا معلوم کرنا ہے اور اسی کے ظاہر کرنے کے لئے انبیاء و مہموت  
 جوئے میری سمجھ میں نہیں آتا کہ مسلمان اس کلمہ توحید کے ظاہر کرنے اور پکار کر پڑھنے  
 سے کیوں ناراض ہیں تمام احادیث و آیات اور تمام احکام شرع کی اصل اور غرض یہی  
 توحید ہے مسلمانوں کو مشرکوں سے ایسی امتیاز دین کی کتابوں میں اس کی بحث ہے مگر  
 کو تمام کر کے کلمہ دینا میری قوت سے باہر ہے لہذا اسی قدر احادیث و آیات پر اکتفا کر کے  
 عبادات فقہ اور اقوال اکابر دین سے اس مسئلہ پر استدلال کرتا ہوں۔ وہاں اللہ تعالیٰ فرما۔

فتاویٰ خیرہ میں ہے۔ حلقہ الذکر و انشاء القصائد قد جاء فی

الحدیث کما اقتصی علیہ بخوان و ذکر فی ملائذ ذکر تکہ فی ملائذ خیرہم  
 رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و احمد و مسند و صحیح و  
 الذکر فی المسائل لا ینکح الا جہل و الذہار میں ہے اجمع العلماء سلفاً و خلفاً  
 علی استحباب ذکر الجماعۃ فی المساجد و غیرہا الا ان یتوشح جہرہ علی  
 مانع او مصل او قاضی فتاویٰ عالمگیری میں ہے و اما التسبیح و التہلیل

لا یاس بد الذکر مانع منع صوبہ کنافہ فتاویٰ الحکامی، اور شیخ عبد الحق  
 محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعۃ المسائل کی پہلی جلد باب الذکر بعد الصلوٰۃ کیا  
 تحریر فرمائی ہے "جہاں کہ جہر ذکر مطلقاً و بعد از نماز مشروع است و اگر شدہ است  
 در و سے اعماریت اور اسی فصل میں ہے "و تمہیں لازماً اس ماس آمدہ کو دفع صورت  
 بذکر وقت قصاص مردم از نماز فرض و در زمان آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہم بود" اور  
 مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ قول الجہل میں فرماتے ہیں

وینفعی ان یجتمع اهل السلوک حلقته بعد الفجر العصر وایک بعد از  
 وجهه الجمعية معنی ذلک مواثی لا توجد فی الوحدة و نماز و جلد فاس  
 میں ہے واما رفع الصوت بالکذا کما نثر حکما فی الادب و الخطبة و الجمعية  
 و الحج ! نیز شاه ولی اللہ محدث دہلوی نے قول بھیل کی میں رقم فرمایا ہے و لد  
 و بان باب فوقانی و باب تحتانی اما الباب الفوقانی ففتحہ بالذکر و جعل و  
 التختانی ففتحہ بالذکر الخفی اور حضرت مولانا شاہ عبدالغفر محدث دہلوی نے  
 فتح الغریز سورہ منزل میں تحت آیت ربہ داد کرسم و تک کے فاستغنی و بان  
 نام پروردگار خود را بسبیل دوام در صورت و بر تخیل و مراد و مرادات خود و اشیا  
 اکی در اول و آخر آن خواہ بان و خواہ بقلب و خواہ برین و خواہ بر سر و او یعنی خواہ  
 بھلی و خواہ نفس و خواہ در روز و خواہ در شب ذکر صافی و جو و بھر شد و خواہ نفس  
 امام شریانی یعنی کتاب ذکر الذکر اگر مذکور شد کتاب الشکر و جمع علماء  
 سلفاً و خلفاً علی استحباب ذکر اللہ تعالیٰ جماعتی امساجد من غیر تکبیر  
 الا ان يشوش جھر ہوا بالذکر عی یا ثناء و مصل اوقاری کا ہو مقرر  
 کتب الفقہ فقیہ ابواللیث ثرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تنبیہ میں  
 فرماتے ہیں ان حرمة المسجد حسمہ عشر و ذکر من جللہ  
 لا یربع فیہ الصوت فی غیر ذلک اللہ

اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ حصین کی تریح میں تحت  
 حدیث ان ذکر فی نفسہ ذکر نہ فی نفسی وان ذکر فی ملأ ذکر نہ

فی ملاء خود و منہور کے سمجھتے ہیں کہ در حدیث مذکور اشارت است بپوستہ انور  
 طائرہ را بر ذکر خلقی اصطلاحی نیست مگر آنکہ خداوند تعالیٰ مطلق سازد بپوستی آنکہ جہر و است بے  
 کہ است و سنت اختلاف دارند دریں کہ ذکر خفی افضل است یا جہری بہت مرجح خفی است  
 اصل سزا افضل است، بہت مرجح جہری آنست کہ اصل و جہری اکثر است یا آنکہ در اصل  
 تنبیہ دیگران بہت و صحیح کہ جہر با حصول افضل است از ذکر خفی:

اور مرزا ظہیر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ مکتوب یا رقم میں فرماتے ہیں کہ بہر  
 حد وصلوۃ خفی نسبتاً کہ طائرہ از غیباً ہے حقیقہ رحمۃ اللہ علیہ در امر کار ذکر جہر غلو تو دور  
 طائرہ در بے فضل جہر خفی اتنا دور ہر دو فریق براہ افراط و تفریط افتند و از بہت انصاف  
 سخن نہ گفتند و تعلیم حرطیہ ازاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ  
 جبرکہ از حدیث شد اولین او میں ثابت شد و است بچہ تو سطر خواہد بود بچہ کہ لالی و  
 گفتگو در جواز و نہ ہوا از میر نیست بلکہ در فضل یعنی بر دیگر است بہت میں دعوائے فضل  
 ذکر جہر مطلق بر ذکر خفی انکہ انصوح و اسکا از صحیح اقسام ذکر جہر نیز ہی حکم دارد:

شاہ ولی محمد شافعی اپنے رسالہ انتخاب فی سلاسل کو یاد اللہ میں لکھتے  
 ہیں قال اللہ تعالیٰ اذکر اللہ و اللہ دل را کھنڈا یعنی یاد کنید خداے عزوجل را یاد کرنا زیاد  
 پس میں از خصائص ذکر آنست کہ بیچ وقت منع نیست بلکہ ہر اوقات با جہر است افضل  
 ست از حضرت ہند گل شیخ عبد اللہ قدس سرہ مرافقہ فرمادہ اند کہ پیر و سنگیہ حضرت  
 قلب الامین حاجی قاسم سرہ یگنہ کہ او اثنی عشر روز از وہ سال گفتہ از صبح تا شام و از شام  
 تا صبح کاخہ کہ در ذکر جہر یافتہ و صحیح عبادت نیافتہ چوں ختم قرآن میکردم کہ از سہ ختمی نمی



یہ چل نماز پیکر آدم کتر از نبی است نمی گزارم و چوں دعوت اسلام رسید و من  
بسیار فی خوازم غامضه ذکر و ذکر و دیم و دتج پی ازینا ندیدم۔

اب بخوبی ثابت ہو گیا کہ خدا سے تعالیٰ عزوجل کا وہ بلند کھڑے ہو گیا۔

بجائے شریعت ثابت ہے اور صلف کا ہرگز نہیں ہو اذہم اطمینان سے ہے جب

مریت اور بھی نکلی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ و اہل بیت کو

امین سے فرمایا کہ اذہم برینہ سہریا ص الجنتہ و ریتو جریہ ض حلقہ نسوا

و ما ریاض الجنتہ قال حلقہ اندھ۔ اس کے خاص حوالہ دار کے صفوں اور

ہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا باغ اور ان میں شریعت کے والوں اور

باغوں میں چرنے والا فرمایا ہے۔ اب بخوبی ظاہر ہو گیا کہ ذکر کے صفے شروع اور

موجب ثواب ہیں۔ احادیث میں اس کی بیست حدیثیں مذکور ہیں جو اس وقت نظر

افتقاد چھوڑی جاتی ہیں۔ رباہ اور کہ ہرگز نہیں دامن ہے یا نہیں تو اس کا ہوا ہے

کہ دیکھ کے صفی کسی کام کو نہ دیکھا دے کے لئے کرنا اور اپنے ہم چٹوں میں متاخر

ہے کہ فی مثل اس کے ساتھ خاص نہیں کہ غلامی مثل میں ضرور رہا ہو کہ بعد رباہ

داخل کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر اس نے مثل اللہ کے لئے معلوم سے نہیں

کیا بلکہ یہ محاذ رکھا کہ میرے اس کام کو دیکھ کر لوگ مجھے متقی یا زائد یا مثل اس

کے جانیں گے تو بیشک یہ حرکت نہایت مذہم ہے اور اس کا شرک بھی کہتے ہیں۔

حدیثوں میں اس کی سخت ممانعت مذکور ہے ہاں بعض احوال کو مثل روزے اور

اذان کے سرور اگر مصلی اللہ علیہ وسلم نے خاص کیا ہے کہ ان میں رباہ نہیں ہوتا

یہ صورت کسی پر ریا کا حکم کرنا دو حال سے خالی نہیں یا تو اس کے بیان پر یہ حکم کیا گیا ہے  
 جب تو اس شخص کے حق میں صحیح ہے یا بیان پر نہیں تو ریا کا حکم کرنا بہت سخت  
 نا اہل حرکت ہے اس لئے کہ اس پر گویا نیست پر آگاہ ہونے کا دعویٰ ہے اور یہ کہ  
 ونا کس سے ممکن نہیں تو کم از کم جھوٹ اور بیعتان ہے یا صرف یہ گمان کہ ذاکر چہرے  
 اظہار بہتگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے تو یہ گمان خود مسلمان کے حق میں نامہائے  
 یمانہ و نایا اندر میل شائے و ابیہ الذین آمنوا الجنة کثیرا من الظن ان  
 بعض الظن اشرا اور فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غنوا المومنین خذوا  
 یہ بھی ذکر میں کی خوش نصیبی ہے کہ لوگ انہیں ریا کار بتلائیں اس لئے کہ ایک تو ان  
 کو حسد میں گئے دو سرے ذاکر کا کمال یہ ہے کہ لوگ ذاکر کو ریا کار کہنے لگیں یا  
 یا اس اور دلائل بتائیں چنانچہ طبرانی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذکرہ اللہ ذکر احمی یعقول المنا فحقون انکم  
 تراون خلاصہ یہ ہے کہ حضور نے فرمایا کہ تم یہاں تک ذکر کرو کہ منافق تم کو ریا کار  
 کہیں اس حدیث سے معلوم ہو کہ ذاکر میں کو ریا کار کہنا منافقوں کی شان ہے پس  
 مسلمان پر لازم ہے کہ منافقوں کی شان نہ اختیار کرو اور ابو سعید خدری سے مروی ہے  
 کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذکرہ اللہ ذکر احمی یعقول المنا فحقون انکم  
 تراون اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ذکر الہی کی یہاں تک کثرت کرو کہ لوگ پاگل کہنے لگیں ہیں  
 خوش نصیب اس گروہ کے جنہوں نے یہاں تک ذکر کی کثرت کی جہاں تک نبی  
 پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی معنی تھی ذکر کا سنت ہونا اور یہ بخوبی ثابت ہو گیا اور سنت

کا استخفاف اور عقادت کفر سے ہیں مسلمانوں کا آگاہ ہونا چاہیے اور اس کی ضرورت۔

کوس اور بدعت نہ بتائیں جو کلمہ ذکر کی کیفیت ثابت ہو چکی ہے اس سے اس کا صحیح کرنے

والا مانع الخیر میں سے ہے۔ امام بنام ابو حنیفہ کوئی دھڑلہ علیہ میں کے عقیدہ دنیا میں

بکثرت پائے جاتے ہیں اور بسند و ستائش کی تو تقریباً سب مسلمان انہیں کے عقیدہ

ہیں انہوں نے فوراً انصاف سے منع کرنے والے کو انھیں بتایا ہے اور مانع ذکر

کے لئے سزا کیا جانا تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ شرح مصباح ہے۔ مثل من امام

المسلمین ابی حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عن الدیر یعقوب الطحطاوی

الطیبة بعد اداء الصلوة فقال هو لم یجوز لاری فی هذا ستر

خلاف فعل لنبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحیہ رسول اللہ علیہ

اجمعین لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان یجھر مع اصحابہ

الکلمة الطیبة بعد اداء الصلوة متحلاً لا محلاً بل کر اللہ تعالیٰ

جعل واخر بمعنیہ یعنی لا ینقض امر اللہ تعالیٰ لظہورہ تعالیٰ

ادعوا ربکم تضرعاً وخفیة یعنی مسرا وحراراً کسی پر نزدیک

کسی شخص کے یہاں مدعو ہونا اس کو حلقہ ذکر میں کہہ دینا نہیں کسی کے دعوت کرنے

سے حلقہ ذکر کرنا جائز نہیں ہو سکتا اور نہ ذکر کرنے سے دعوت مراد بالمرور ہو سکے ذکر

ایک بار مستحب ہے کسی کے کہنے سے یا بلے کے کسی وقت سین یا غیر سین میں کسی

زمانہ مقرر یا کسی مکان مقرر یا غیر مقرر میں کہیں سو بے شک مستحب ہے اور بھی کہ

کا استنباب قرآن شریف اور احادیث و اقوال صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور

عبارات خدا و انوار عظام معتبرین و مفسرین سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے پس وہ  
 کسی بلکہ کسی کے کہنے سے یا بے کے میر سے یا بے حیر کے ہماست سے یا  
 بے ہماست کے کھڑے ہو کر یا بیخ کھانا کھا کر سے یا بے کھانے کسی طرح سے  
 کیا جاسکے سب سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم یا تصواب والیہ المرجع والمآب و علی  
 اعلیٰ تعالیٰ علیٰ حیر خلقہ محمد و علی آلہ واصحابہ و ازواجہ و ذراریہ  
 و سلم و حریر العبد المسکین راجی شفاعتہ سید المرسلین سید  
 محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین اللہ و ابادی غفرلہ الہادی فی یوم  
 الثانی والعشرین من شہر رمضان سنۃ ۱۲۳۲ الف وثلثمائة وثلثمائة  
 من ہجری سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ وصحبہ وسلم۔

ک۔ العبد المعتمد بحمدہ المتین بے

سید محمد نعیم الدین عفا عنہ العین

۲۲، رمضان المبارک سنۃ ۱۲۳۲ھ

# مجموعہ مسائل متعلقہ ختم قرآن رمضان عید

ماہ رمضان المبارک میں مسلمان باہم عبادت کی طرف زبردستی سے نہایت  
 نمازوں میں زیادہ حصہ لیتے ہیں۔ خیرات و حسنات کی کثرت کرتے ہیں قرآن کریم کی  
 تلاوت اور اس کے سننے سے روحانی لذتیں اٹھاتے ہیں۔ اس زمانہ میں اخلاقی نصیحت  
 ان کے نرم قلوب پر اور زیادہ اثر کرتی ہے مسجدیں نمازیوں سے بھری ہوتی ہیں اور اللہ سے  
 سمجھ رہے ہیں۔ جا بجا احادیث کا کرام قرآن پڑھنا سنا لے ہیں۔ ایک مسجد میں کسی نے فرمایا  
 ہیں اس پر بھی سننے والوں کی ذہانت پامی کی رہتی ہے۔ شیخے سنے ہیں کیسے کے  
 نفیس پڑھنے والے قرآن کریم کو ترجمہ کے ساتھ شیعہوں میں پڑھا سنا لے ہیں۔ یہ ماہ  
 مبارک اعلیٰ حسنہ کے جہان کا عالم بہار ہے۔ اللہ کے عاشق دن بھر روزہ دار رہ کر  
 شب کو باوجود اللہ کے سلف اٹھاتے ہیں۔ جاموں کی حائیں مسجدوں کی طرف چلی جاتی  
 ہیں راستے نمازیوں سے بھرے نظر آتے ہیں۔ تلاوت میں قرآن پاک سنا لے جاتے ہیں۔  
 ختم کے روز مساجد میں نرالی ذریعہ ذریت مولیٰ سے برکات قرآن کے سے قطع استنا  
 کثیر ہوتا ہے کہ مساجد میں گنجائش نہیں سنی۔ حفاظ اپنی ابواب کو جمع کرتے ہیں حفاظ  
 کے گروہ کے گروہ چلے آتے ہیں۔ جب حفاظ صاحب سورہ اخلاص پڑھتے ہیں تو ہستم  
 الرحمن الرحیم پھر سے پڑھتے ہیں اور سورہ اخلاص کی تین مرتبہ تکرار کرتے ہیں ختم قرآن

ہونے کے بعد آخر رحمت میں سورہ بقرہ پہلوں تک پڑھتے ہیں۔ ختم ہونے پر مسلمان  
 اپنے اوپر دم کراتے ہیں۔ کوئی پانی لانا ہے کوئی الاہی، اچھا ان زیرہ تک مجھ پر سر پہاڑ  
 کرا آجے پھر چیزیں ایک دوسرے کو تبرک کے لئے دیتے ہیں۔ بعد ختم خشوع و خضوع  
 کے ساتھ اسلام و مسلمین کے لئے دارین کی دعا میں کی جاتی ہیں بندے اخلاص کے  
 ساتھ اپنے مالک کے حضور سوال کے ساتھ جیسا کہ مانگتے ہیں آخر میں کہیں پنج آیات پڑھ کر  
 ہیئز اس کے شیرینی تقسیم کرتے ہیں رمضان مبارک کے اخیر میں کہ خطبہ الوداع پڑھا جائے  
 جس میں رمضان المبارک کے فضائل و برکات کا بیان ہوتا ہے اور اس ماہ مبارک کے  
 رخصت ہونے اور ایسے بابرکت ہیئز میں مناسبات و خیرات کے ذخیرے جمع نہ  
 کرنے پر حسرت و افسوس اور آئندہ کے لئے لوگوں کو عمل خیر کی ترغیب اور باقی ایام  
 رمضان میں کثرت عبادت کا شوق دلایا جاتا ہے۔ مسلمان اس خطبہ کو سن کر خوب  
 روتے اور گناہوں سے توبہ و استغفار کرتے اور آئندہ کے لئے نیکی کا فرم کرتے  
 ہیں۔ عید کے روز عظمیٰ منسوب کیجی ہیں اور عید کی نماز کے بعد مسلمان باہم ملنے اور مصافحہ  
 و مصافحہ کرتے ہیں لباس سے آپس میں محبت و اتحاد کے روابط مضبوط ہوتے  
 ہیں اور ہر مسلمان کشادہ دلی کے ساتھ اپنے دینی بھائی سے قبل میر ہوتا ہے۔ جتنا  
 دراز سے مسلمانوں کے یہ معمول ہیں اور بالعموم علماء و صلحا کا۔ یہی طریقہ ہے سب  
 اسی پر قائم رہند ہیں۔

بعضوں نے ان پر ہیبت سے امور کو منوع و ناجائز قرار دیا اور مسلمانوں  
 کو ان سے روکنے کی بڑی کوشش کی اپنی مساجد میں بعد ختم تراویح و عظ کے

ان وعظوں میں مذکورہ بالا امور سے بھی بہت سی باتیں لیا مثلاً شتر، ان سے  
 بد پانی کا کسی چیز پر دم نہ بدمت و بے اصل بنایا، نبطیہ اللہ عنہ انت مخالفت کی۔  
 کوہ مت و ناجا کر تیا، بعد عید مصافحہ و مصافحہ کہ جسی سخ یا اور بہ مت و نامہ ہا اس سے  
 ساتھ ہی جب عادت زطارت قبور کے لئے سفر اور مافوق کیا، یہاں ایصال ثواب  
 کے دوسرے طریقوں میں اعتراض کئے جس سے بعض مذاہب و بصیرت امیاں اس  
 کو کچھ تردد ہو گیا۔ وہ دریافت کرتے ہیں کہ مذکورہ بالا امور ہمارے پاس ہیں، اور ایسا کرنے  
 میں شریعت کا مواخذہ اور گناہ تو نہیں ہے اس لئے ہم براہِ ذہن امور سے تحقیق شرعی  
 حکم صادر فرما کر مسلمانوں کو مطمئن فرمائیں۔ والسلام علیکم وعلیٰ آئینہ

المستفتی

محمد شاکر حسین شہت آبادی

## الحمد لله العظیم الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بحمدہ و نصلی علیٰ ہرولہا النبی

الابجد۔ سال نے سطورہ ذیل امور کو دریافت کیا ہے۔ ۱۔ ختم قرآن پاک  
 کی خوشی اور اہتمام ۲۔ ختم کے لئے مسلمانوں کا اجتماع اور احباب کو جمع کرنا، ۳۔ تہن  
 میں ایک مرتبہ بسم اللہ کا جہر ۴۔ سورہ اخلاص کی تکرار ۵۔ بعد ختم قرآن سورہ فاتحہ و بقرہ

ما سئلون پڑھنا (۷) دعا بعد ختم قرآن پاک (۸) پنہایت (۹) تقسیم شیرینی (۱۰) خطبہ اربعہ  
(۱۱) عید کی سویاں (۱۲) ساقیہ و مصافحہ عید۔ اب ان میں سے جدا جدا ہر ایک کے متعلق  
ہم حکم شرعی بیان کرتے ہیں۔

**ختم قرآن پاک پر خوشی اور اس کیلئے احباب کا اجتماع** | قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی بڑی  
عظیم و بڑی نعمت ہے امام

بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث روایت کی اس میں ہے :  
لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ لَيْلًا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ  
وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا فَهُوَ يَفْضُقُ مِنْهُ لَيْلًا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔ یعنی رشک دو  
شخصوں پر نمود ہے ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سے سرفراز فرمایا اور  
وہ اوقات میل و نہار میں شب و روز قرآن پاک کے ساتھ مشغول رہتا ہے دوسرا  
وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ رات دن اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ بیوقوف  
قابل رشک ہیں یعنی انسان کو ان کی ایسی نعمت کے حاصل ہونے کی آرزو نہ کرنا چاہیے  
امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ حضور  
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي بِمِثْلِ الْقِيَمَةِ شَفِيعًا  
لِأَصْحَابِهِ یعنی قرآن پاک پڑھو کہ وہ روز قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفیع ہو کر  
آئے گا۔

امام ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی  
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الذی یوس فی جوفہ شیئ من القرآن



جاتے ہیں۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ  
بِالصَّلَاةِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ یعنی اپنے مکانوں کو غار اور قرآن پاک کی قرات سے منور  
اور حضرت عثمان بن بشیر سے حدیث روایت کی مصدر عبادة مفتی  
قرآن القرآن میری امت کی بہترین عبادت قرآن پاک کی قرات ہے

یہ چند احادیث اگر کسی شخص اور فضائل قرآن میں بجز ان احادیث و روایات  
فی الواقع حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مصدر ہے کہ ہم گزشتہ صفحہ اور دولت ہون  
مطابقتی و درجہ کیا مرام اور کیا بجا آئے۔ سوائے حضرت جبریل علیہ السلام سے قرات  
کی مقدس جامعیں اس دولت سے بہر مند نہیں۔ اتفاق میں ہے کہ لا ینال الخ  
فی قراءۃ قرآن حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے حدیث روایت کی کہ  
ذلك وانها حريصة على اسماعه من الانس. یعنی ابن سلام نے اپنے قلمی  
میں کہا کہ قرآن پاک کی قرات ایک کرامت ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اس  
کو شرف فرمایا۔ حدیث میں وارد ہو کر ملے کہ یہ نعمت نہیں دی گئی ورنہ انسان سے  
قرآن پاک سننے کے آرزو مند رہتے ہیں۔ بھان لہ کیا نعمت ہے کیا کہ ہے  
اس پر جتنی خوشی کی جائے جتنا شکر ادا کیا جائے کہ ہے۔ اس سے نعم کے دروازہ  
رکھنا اور احباب کو جمع کرنا سننا و مستحب ہے۔ اتفاق میں ہے۔ پس  
صوم يوم الختم اخرجه اس الى داود عن حماد عن الثابتين وان يحضر  
اعلاه واصل قائم و اخرجه الطبراني عن انس رضي الله تعالى عنه انه كان

لیت اعراب میں کے دل میں قرآن بائیں نہ ہو وہ دیراز گھر کی طرح ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی کہ رسول  
پروردہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فله بہ  
حسنة والحسنة بعشر مثلاً۔ جس شخص نے قرآن پاک کا ایک حرف  
پڑھا اس کے لئے ایک نیکی ہے اور نیکی برابر دس نیکیوں کے ہے سبحان اللہ  
جب ایک ایک حرف کا اتنا عظیم ثواب ہے تو تمام قرآن پاک کے ثواب کا کیا  
اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

امام احمد ابو داؤد نے حضرت سادہ بنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث روایت  
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قرأ القرآن دعی بہا فیہ البہر والحداء  
تاجا یومر القیمة ضوء احسن من ضوء الشمس فی جوت الدنیا لو کانت فیکم  
فما ظنکم بالذی علی بہذا۔ یعنی جس شخص نے قرآن پاک پڑھا اور اس کے  
مطابق عمل کیا روزِ قیامت اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی  
روشنی بہت دیر ہوگی آفتاب کی روشنی سے دنیا کے گھروں میں اگر ہو آفتاب  
ہمارے گھروں میں تو ہمارا کیا گمان ہے اس کے حق میں میں نے اس پر عمل کیا۔  
امام بیہقی نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حدیث  
روایت کی البیت الذی یقرء فیہ القرآن یتزین لاهل السماء کما یتزین  
النجوم لاهل الارض۔ جس مکان میں قرآن پاک پڑھا جاتا ہے وہ آسمان والوں کے  
لئے ایسا مزین کیا جاتا ہے جیسے زمین والوں کے لئے ستارے مزین کئے

۳۔ تراویح میں ایک مرتبہ بسم اللہ کا بہتر ترتیب میں ایک مرتبہ بسم اللہ کا بہتر

کتب کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم سورہ فاتحہ یا اللہ کسی سورہ کا جزو نہیں لیکن آیت ہے تعجیل ختم کے لئے اس کو پھر سے پڑھا جائے۔ ورنہ ایک آیت دو جگہ کی اور ختم نامہ ہو گا۔ خواہ بسم اللہ کو سورہ اخلاص کے ساتھ پڑھا جائے یا اللہ کسی موقع پر تفسیر وارک میں ہے ان التسمیۃ آیۃ من القرآن اتزیت للفصل بین الصور عند ما فکرت فی الاسلام فی المبسوط تفسیر علامہ ابی السود میں ہے یقالہ آیۃ فذکر من القرآن اتزیت للفصل والتبرک بھا وهو الصحیح من مذہب الحنفیۃ بغیرۃ المستثنیٰ شیئ منہ میں ہے واجمع الصعابۃ علی اثباتہا فی المصحف لا یلزم منہ انہا آیۃ من کل سورۃ بل اللزوم منہ مع الامر بالتعزید من غیر القیاس وبہ نقول انہا آیۃ منہ نزل للفصل بین السور کذا فی عامۃ کتب الفقہ واللہ اعلم

۴۔ سورہ اخلاص تین بار پڑھنا سورہ اخلاص میں تین مرتبہ پڑھا دے گا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو

اللہ احد ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے۔ چونکہ ختم کے روز اجتماع اور اجاب کا جمع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور کثرت سے لوگ آتے ہیں جو روزانہ حاضر ہوتے تھے۔ اس لئے اس روز سورہ اخلاص تین مرتبہ پڑھی جاتی ہے تاکہ یہ لوگ بھی پاک قرآن کا ثواب پالیں۔

اور یہ بھی فائدہ ہے کہ اگر قرآن پاک کی تکمیل و ادائیگی کوئی کتابی ہو گئی ہو تو سورہ نمل  
 کی تکرار سے وہ بھگداری ہو جائے۔ اتفاق فی علوم القرآن میں ہے۔ عن الامام احمد  
 انه منع من تكرير سورة الاخلاص عند الغتم لحسن عمل الناس على خلاصته  
 قال بعضهم والعكس فيه ما ورد انها تعدل ثلث القرآن فيحصل بذلك  
 حكمة فان قيل فكان ينبغي ان يقرأ أربعاً فيحصل ختمان قلنا المقصود ان يكون  
 على اثنين من حصول ختمه اما الذي قرأها او اما الذي حصل ثوابها بتكرير السورة  
 یعنی امام احمد نے ختم قرآن کے وقت سورہ اخلاص کی تکرار کو منع فرمایا لیکن علیٰ لوگوں کا  
 اس کے خلاف ہے بعض علماء نے فرمایا اس میں حکمت یہ ہے کہ حدیث شریف  
 میں وارد ہے کہ سورہ اخلاص کا ثواب تباہی قرآن کے برابر ہے تو اس سے ایک  
 ختم حاصل ہو گا اگر کیا جائے کہ اس صورت میں مناسب تھا کہ سورہ اخلاص چار مرتبہ  
 پڑھی جائے تاکہ دو ختم حاصل ہو جائیں تو ہم کہتے ہیں کہ عقیدہ ہے کہ ایک ختم  
 یقیناً کامل ہو جائے خواہ وہ پڑھایا وہ جس کا ثواب تکرار اخلاص سے حاصل ہوا  
 اب ایسی برکت کہ چھوڑ دینا اور اس میں بے فائدہ ضد کرنا حسن نفسانیت و نادانی  
 ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۵۔ بعد ختم سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھنا | بعد ختم قرآن سورہ بقرہ تا مفلحون پڑھنا  
 مسنون ہے اتفاق میں ہے لیکن

لافاضل من الغنم ان يشرع في اخري عقيب الغنم لحديث الترمذي  
 وغيره احب الاعمال الى الله تعالى الحال المر محل الذي يضرب من اول

الغفران انی اخرجکم کلکم حال لریخل واخرج الدار من بید حسن عن ابن عباس عن ابی اہن حکعب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقرأ قل العوذ برب الناس افتتح من الحمد ثم قرأ انی اولک من المصلون من سلم ہو اگر ترمذی و دارمی کی حدیثوں سے ختم قرآن پاک کے بعد سورہ فاتحہ و اول سورہ بقرہ کہا مفلون پڑھنا ثابت اور سنون ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۶. **دُعَا بَعْدَ خَتْمِ قُرْآن** | دعا بعد ختم قرآن بھی سنون اور مستجاب ہے اور ترمذی قبولیت دعا ہے ابھی جو ہر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جراب نمبر ۶ میں نقل کر آئے ہیں ان میں دعا بھی ہیں سند دعا بدعاء الحقیقہ جس سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعد ختم قرآن دعا فرماتے تھے اور نمبر ایک میں حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھا کہ ان کا کہنا تھا ان اذا ختم القرآن جمع اعلیٰ و دعا کر وہ حضرت باب قرآن پاک ختم فرماتے ہے ان کو جمع کرتے اور دعا کرتے تھے

اسی اتفاق میں بروایت ابن ابی داؤد حکم بن قیس نے مروی ہے کہ وہ مجاہد ابن ابی امامہ نے فرمایا الدعاء مستجاب عند ختم القرآن کہ دعا ختم قرآن کے وقت مقبول و مستجاب ہوتی ہے۔

اسی اتفاق میں ہے لیسن الدعاء عقب الختم حدیث الطبرانی عن العریاض بن ساریۃ مرفوعاً من ختم القرآن فله دعویٰ مستجاباً بقہ و فی التعجب

من حدیث النسر منہ غایع حکم ختمہ دعوت مستجابہ۔ یعنی بعد ختم قرآن  
 دعا مسنون ہے اس لئے طبرانی وغیرہ کی حدیث میں عرباض بن ساریہ سے مروی  
 مروی ہے کہ میں نے قرآن پاک ختم کیا اس کی دعا مستجاب ہے۔ اور شیبہ الایمان  
 میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث مروی ہے جس میں فرمایا کہ ختم  
 کے بعد ایک دعا مستجاب ہے۔ اس لئے بعد ختم قرآن دعا کی باقی ہے اس سے صحت  
 بھی آتا ہوتا ہے اور اس کا بھی حاصل ہوتے ہیں اور اسی لئے مسلمان اپنے اموات  
 کے ایصال ثواب کے لئے مسجد نبوی یا غرض کہ جس میں تو قرآن پاک ختم کر لیتے ہیں  
 تاکہ دعائے مغفرت بعد ختم قرآن مستجاب ہو۔ اور میت اس عالم میں راحت و آرام  
 دیا جائے گا یعنی ان چیزوں کو بدعت کہتے ہیں جو مسنون ہیں اور ان کی حدیثوں  
 میں ترغیب دلائی گئی ہے۔ یا تو بندگان حرم میں رہوانے کتب دینیہ دیکھی ہی نہیں  
 اور احادیث تک ان کی نظر نہیں پہنچی۔ بعض اپنے تخیل سے جس چیز کو چاہا بدعت کہہ  
 ڈالا یا دیدہ و دانستہ پیر کی ہنداری میں حق پوشی کی۔ بے کہ چہ پرستی اللہ تعالیٰ  
 اس سے محفوظ رکھے

۱۔ پنج آیت پڑھنا اور دم کرنا  
 نزہت بنو بیت قرآن کریم کی آیات و سورتیں  
 پڑھنا جائز ہے۔ اتفاق میں ہے۔ لایاں بالجماع الجماعة فی القراءۃ و لا یأداہا رتھا و  
 عثمان یقر بعض الجماعة قطعة ثم البعض قطعة بعدھا۔ اس سے صاف  
 ظاہر ہے کہ پنج آیت پڑھنا جیسا کہ معمول ہے جائز ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

دم کرنا قرآن پاک پڑھ کر جانے سے اس کو شیخ کرنا اور نماز کا اڑنا جہاں جہاں نماز پڑھنا  
 ہے بشکرت شریف میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے  
 مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اذہی فی اللیلۃ کمل لیلۃ  
 جمیع کفیدہ ثمر نفث فویہما فقرۃ فویہما قل هو اللہ احد وقل اعوذ برب الفلق  
 وقل اعوذ بربہ الناس ثمر یسبح ما استطاع من جسدہ یسبح بھما علی  
 راسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلاث حرکات یعنی ہنر۔

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت خواب بستر مبارک پر تشریف لاتے ہر دو  
 کف دست مبارک کو جمع کر کے ان میں دم کرتے اور سورۃ قل ہو اللہ احد اور سورۃ الفلق و  
 سورۃ فہما پڑھتے پھر دونوں مبارک ہاتھوں کو یکساں ہنک وہ ہاتھ ہچکے لپٹے جہم  
 مبارک پر پھیرتے سر مبارک چہرہ مبارک اور من اقدس کی سانس کی جانب سے بنا  
 فرماتے اور ہر عمل مبارک تین مرتبہ فرماتے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم پڑھ کر ہر ایک ہنر  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے اور اس کو شیخ کرنا اور نماز کا اڑنا جہاں جہاں نماز پڑھنا ہے۔

اسی حدیث کے حاشیہ میں لغات سے منقول ہے قد روی اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم فی مرضہ احد بیدی عائشۃ فقرۃ و نفث بھما امرھما بامرھما علی  
 جسدہ الشریف یعنی حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم  
 اپنے مرض کی حالت میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہر دو دست مبارک  
 میں پڑھ کر دم فرماتے اور ان مبارک ہاتھوں کو اپنے جہم مبارک پر پھیرنے کا حکم دیتے۔  
 دیکھئے دم کرنا اور ہاتھوں کا جان پر پھیرنا حدیث شریف سے ثابت اور

اندر کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل مبارک ہے اس کو ناجائز اور بدعت کہنا کیسے  
 اندر میں اور ناجائز ہے کیا ان پر نصیوں کے نزدیک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 افعال بھی بدعت ہو گئے ہفت ہزار ہفت اس باطل مذہب پر جس کی ضد اس درجہ کو پہنچ گئی  
 کہ اس نے امور کثرت افعال بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بدعت کہہ ڈالا۔ اگر اپنی اس بدعت  
 میں وہ خود کہاں بچے گا اس سے کہو کہ اگر کی تو خبر لے اور اپنے گریبان میں منڈا ل کر دیکھو اور  
 اپنے اسے ڈالا ساتھ اور پیر چل مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب قول  
 جیل پڑھ جس کی آخری فصل میں لکھا ہے سمعۃ یقول اذا ظہر مرضاً نصیبتہ  
 بعد خطبۃ اربع دافر سورۃ الرحمن وکلمہا مرہب علی قولہ تعالیٰ فی ای الہ  
 ربکم ما نکذب فمعتقد عقدۃ فیہا وعلق العیط علی عقیق الصبی بعد اذہ اللہ  
 خالی من ذلک المرضی اس کا ترجمہ چٹوائے آن حاضر مولوی خرم علی نے ان فقہوں  
 میں کیا اور میں نے حضرت دالت مسافر مانے تھے جب چھچک کی بیماری ظاہر ہو  
 تو نکلا تا کہ اس پر سورہ رحمن پڑھ اور ستنی بار کہ فی الہ لما تکذب بن پر پہنچے تو ایک  
 گروے اور اس پر چھونک ڈال اور مانگے کہ لڑکے کی گردن میں بازو دے حق تعالیٰ اس  
 کو اس بیماری سے شفا دے گا۔

اسد بخنے، لوگ اپنے شیخ الشیخ پڑیا حکم دگاتے ہیں انہوں نے جو کچھ  
 پر اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ تاکا اور گروہ دگا اور اضافہ فرما دیا جن کے نزدیک تو یہ ذیل بدعتیں ہیں  
 ان کے متعلق بھی چھ حکم صادر کریں۔

انہیں شاد صاحب نے ناسی فصل میں یہ بھی فرمایا والستی تبلیص جنہما



یاخذ خیطاً معصلاً علی مقدار طولها و یعقد علیہ تسع عقد و یست فی هر  
 منها و اصبر و اما صبرك الا بائنه الی حسنون و قل یا ایها الکافرون الی اخرها ان  
 کا ترجمہ مولوی خرم علی نے یوں لکھا ہے "اور جو عورت کچھ استعاضات دیتی ہو تو اب تا کما  
 کسم کا رنگ اس کے قدم کے برابر ہے اور اس پر نو گروہ کا اس پر نو گروہ پر آیت و صبر  
 یا صبرك تا حسنون اور قل یا ایها الکافرون پڑھے" جیسے۔

کہیے یہ فوراً اور سہ روز تک اور عورت کے خدائی باب اور ذکر تیں اور ہر  
 بھونکنی برکت برآیا نہیں بلکہ ان کی اصل رسل پرستی تھی جس میں انہوں نے جوڑے  
 سے یہ لوگ نہ چلے نہ پھٹے اور نا انہوں نے اپنے پیروں کے گلوں کو برکت بتایا جو جنت  
 تو ہیں افعال نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے افعال کو جرات کے ساتھ برکت نہایت تیا  
 ہر سے عدوت نہیں جو ان سے افعال پر ٹکرائیں بیشک صاحب سے کسی قسم کی بدشا  
 کا انکار کیا جاسکتا ہے اسی عمل میں جتنے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ بقدر عمل سے ہر میں اللہ تعالیٰ  
 علی مقدار طول السریض احدی واربعین عقداً یعنی تسع عقدۃ بسم  
 اللہ الرحمن الرحیم عود نعرۃ اللہ اس کا ترجمہ مولوی نے لکھا کہ "اور جس کی  
 گردن میں کشتہ والا ہو تو چترے کے تیسے پر جوڑیں کے قدم برابر ہو اکتا ایس گروہ  
 اور ہر گروہ پر یہ دعا پھونکے

کہیے اب بھی اس بھونکنے سے تم بھی کچھ بچکے یا وہی حد سے! شاید کہو کہ  
 وہ پیر پانے پر لے ہو گئے اب تو نئی گل نیا کھیل آج کل تو مولوی اشرف علی کی ملی  
 ہے ان کے سامنے پروانوں کو کون پہچھے تو مولوی اشرف علی کا ترجمہ قرآن افعال

اور سورہ فاتحہ کے خواص دیکھے جہاں وہ لکھتے ہیں کہ "امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ امام  
شریف چالیس بار پانی پر دم کر کے بخار والوں کے منہ پر چھینا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ بخار  
دفع ہو گا اور العظیم انکسار کے درد کے لئے فجر کی سنت و فرض کے درمیان اکٹا لیس بار  
دم کرنے سے درد جاتا ہے :

اب دیکھئے ان کے دین کے اس لئے جہنم نے پانی پر دم کرنے کا بھی حکم  
دیا اور زمین پر دم کرنے کا بھی۔ اور اسی ترجمہ میں ہیں بحوالہ تفسیر عزیزی لکھا ہے کہ پھر قسم  
کے درد کے لئے سات بار پڑھ کر دم کرنا بھی مبرک ہے :

دجنا ہے کہ اب یہ کیا کہتے ہیں اپنے اس حکم کو غلط مانتے ہیں یا اپنے لئے  
پرانے پیروں کو بدعتی گردانتے ہیں۔ یہ حقیقت ہوتی ہے ان بدعتوں کی۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
تقسیم شیرینی | ختم قرآن کریم کے بعد تقسیم شیرینی کا طریقہ مسلمانوں میں صدیوں سے  
ملا لکھتا رہا اور منقول ہے اور علما و صلحا کا اس پر عمل رہا ہے اور مالکین  
کا طریقہ اللہ تعالیٰ کو محبوب و پسندیدہ ہے اسی راستہ پر چلنے کی دعا سورہ فاتحہ تقسیم فرمائی  
گئی۔ اھذا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم ایسے سیدھے راستے  
کی حمایت فرما ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے نعمت فرمائی اور وہ حضرات جو ختم طہیم ہیں  
اور نعمت الہی کے ساتھ امتیاز رکھتے ہیں وہ چار گروہ ہیں جن میں سے اخیر صالحین ہیں۔  
چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ اولئک الذین انعم اللہ علیہم من الانبیاء والصالحین  
والشہداء والصالحین۔ وہ لوگ جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا انبیاء، صدیقین، شہدا  
اور صالحین میں۔ ان ہی بات سے معلوم ہوا کہ صالحین ختم طہیم ہیں ان پر انعام الہی ہے۔

ایہ مسلمانوں کو ان کی راہ ہدایت چاہنے کی سورت فائز علی تعین فرماتی ہے اور چکایا گیا ہے کہ صاحبین کی راہ صراط مستقیم ہے تو جب تقسیم شیریں ہل صاحبین کا حوض ہے زینا صراط مستقیم میں داخل ہے اس کا انکار وہ کرے کہ جو صراط مستقیم سے سوکت ہوتا ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ رسول کے شر سے بچا ہے اور صراط مستقیم پر قائم رہے۔ شیخ شریف میں بھی اس مضمون کو صاف کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: "مسلموں حسنا فہو عدل اللہ حسن۔" جن چیز کو مسلمانوں نے اچھا مانا وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔

جواب نمبر ۱ میں جو احادیث گزری ہیں ان سے ثابت ہے کہ ختم قرآن پاک کے لئے اہتمام اور خوشی اور احباب کا مجمع کا طریقہ صحابہ کرام سے شیرینی کی تقسیم بھی ختم کی خوشی کا ایک طریقہ ہے لہذا بے شبہ مستحسن ہے بعض مجال جو انہی نمود پر مبنی ہیں ختم سے ایک یا دو روز پہلے شیرینی تقسیم کر دیتے ہیں تو ایسا سے نزدیک تقسیم شرعی تو مزور ہے مگر وقت ختم ہونا اس کا قابل اعتراض ہے۔ عمل لائق حیات اور طریق صحابہ سے ناواقف ہے کیونکہ صحابہ کرام جو ان طریقہ اجماعی ختم کے لئے ہتھام نہ لیتے تھے۔ حتیٰ کہ غیر رمضان میں بھی ختم کے لئے روزہ رکھتے تھے اسی دن اہل و احباب کو جمع کر لیتے تھے لوگوں کو بلاتے تھے پھر ختم کے دن میں یہ بھی خانہ ہے کہ اس شیرینی پر اگر کم کر دیا جائے تو وہ تبرک ہو اور اس سے مسلمان منتفع ہوں۔ وہ اگر قرآن کریم کی ہمت کے گرد سے قائل ہوتے تو وہ اس تبرک کی دل سے قدر کرتے لیکن ان کے نزدیک آٹھ لاکھ کھانا اور لکھ روپیہ قدائش بھی قرآن پاک پڑھنے سے سزاوارتہ خواب ہو جاتی ہیں اس لئے وہ

فاتح کو سن کرتے ہیں اور فاتح کے کھانے کا نظر تجارت سے دیکھتے ہیں اگر انہیں قرآن پاک کی برکت کا اعتقاد ہوتا تو ہرگز طعام فاتح کو برا نہ سمجھتے اور ختم قرآن پاک کے منکر نہ ہوتے واللہ بعدی من یتا آئی سواہ السبیل ۔

### خطبہ الوداع

خطبہ الوداع میں ان دلائل سے نہایت شور و غل مچایا اور اس خطبہ کے نامہ از و ممنوع بتایا باوجودیکہ ان کے پاس ممانعت کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے اور نہ وہ کوئی ایک حدیث یا ایک فقہی عبارت اس کے عدم جواز میں پیش کر سکے ہیں مگر ان کا دستور ہی یہ ہے کہ وہ اپنی دل سے کو دین میں داخل دیتے ہیں اور اپنے خیال سے جس چیز کو چاہتے ہیں نامہ از کر ڈالتے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ یہ لوگ منصب رسالت پر عمل کرتے اور اس منصب عالی میں شرک کر سکتے ہیں اسی لئے انہوں نے امکان نظیر حاصل کیا اسی لئے انبیاء کو برا بھائی بتایا ۔ لا یموت علیہم الصلوٰۃ والسلام اسی لئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نبیا بھی پیدا ہونا ممکن ٹھہرایا اور اس کو سنانی ثابت نہ جلتا اسی لئے اپنے بڑے بڑوں کو انبیاء کا استاد بھائی کہا اور ان کی طرف وحی باطلی لائے گا دعویٰ کیا کہ جو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد و احباب اعلیٰ اور دلیل شرعی ہیں اور ان کا امتثال سب پر لازم ہے کسی کو حق نہیں کہ ان سے کسی حکم کی دلیل مانگے۔ ان کا دامن کی طرف منحوس ہوتے ہیں ان کو بھی حرم ہوئی کہ وہ بھی شارع نہیں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ برابری کا دعویٰ کر کے دنیا پر اپنا حکم چلائیں اس لئے انہوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ جس چیز کو چاہا ہے دلیل منبوع و ناجاہز کہ وہ خطبہ الوداع کو عربی نامہ از ہو گیا خطبہ میں جو چیزیں شرعاً مصلوب ہیں ان میں سے کوئی ان میں نہیں پائی

ہائی یا کوئی اور صنوع اس میں داخل ہے یا نہ کیر خطبہ کی سنتوں میں سے ایک سنت  
 ہے۔ رمضان مبارک کے گزرنے پر جسے اللہ تعالیٰ میں مل غیر بدعت و افسوس اور ہجرت  
 اللہ کو غفلت میں گزارنے پر تعلق و ملامت اور یہی نہ کہ بغضت کے وقت اپنی گوشہ نشین  
 کرتا ہوں کہ مد نظر فکر آنت ڈکے لئے تعقل و بیداری اور سکھانوں کو مل کر کیر خطبہ کی سنتوں  
 و تشریفات پر بہترین طریقہ تدکیر سے اور اس میں نہایت مبالغہ و سودا نہ نصیحت نہایت  
 اس کا یہ اثر ہوتا ہے کہ روتے روتے لوگوں کی بچیاں بندھ جاتی ہیں اور انہیں کیر خطبہ  
 نصیب ہوتی ہے۔ بارگاہ الہی میں استغفار کرتے ہیں کہ اللہ کے لئے مل نہایت  
 مصمم ارادہ کرتے ہیں اس تدکیر کہ فقہانے سنت فرمایا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں سے  
 عاشرا العظيمة والتذکرہ یعنی خطبہ کی دسویں سنت بند و نصیحت سے واجب  
 نے اس سنت کو بدعت و ناجائز کہہ دیا اس برائت کی کیا انتہا اور اس بے دلی کی کیا کیر  
 کہ مشرعیات ظاہر و باطن جو چیز سنت ہو یہ ظالم اس کو بدعت کہتے ہیں یہ مطلب ہے کہ  
 بعینہ یہ الفاظ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتوں نہیں تو بھی ماحل ہے کیوں کہ  
 سنت فقط پر بند و نصیحت ہے خواہ وہ کسی عبادت سے بھی حاصل ہو نہ کہ خاص الفاظ  
 اور یہ خود جو خطبے پڑھتے ہیں ان کے الفاظ و عبارتیں کب حضور سے سنتوں ہیں اور کیوں  
 یہ خاص حضور ہی کے خطبے نہیں پڑھتے نئے خطبے کیوں اپنی طرف سے گڑھتے ہیں ان  
 کے گرو گمشال سخیل و دیوی کی کتاب تقویۃ الايمان میں لکھا کھا خطبہ بجا ہوتا ہے خطبہ کھڑا کر وہ بدعتی ہو گیا  
 اور جو وہ اپنی اس خطبہ کو پڑھتا ہے وہ اپنے ہی حکم سے بدعتی ہے اور کیا معنی کہ تہننار  
 بنایا ہو خطبہ بدعت نہ ہو اور اگر برعکس ان کے خطبہ بدعت ہو جائیں بات جو ہے کہ

دلی کامل اس کے قول پر منت کرتا رہا ہے ان کے کھنے کی باتیں اور ہوتی ہیں اور کھنے کی اور اور دایہ کا یہ بھی اعتراض ہے کہ اس جہد کو جہد الوداع کیوں کہتے ہیں؛ مگر یہ ایسی واضح بات ہے کہ کوئی جہد انسان اس طرح کی بات زبان پر نہ مانگا اور انہیں کسے ٹھیک نہیں جانتا کہ رمضان مبارک کا سب سے پہلا جہد جہد اخیر اور وقت وداع کا جہد ہے۔ اس کو جہد الوداع کہہ دیا تو کیا ہے جانتا کہیں دایہ یہ نہیں سوچتا کہ اس کو عبد الی کیوں کہتے ہیں سارے ہی مسلمان عبد الی ہیں اسی کو کہیں قصیص ہے۔ اسی طرح رشتہ دارانہ فضیلت اور دیگر نام کیوں رکھے جاتے ہیں جہد الوداع کو تو مناسبت بھی ہے۔ ان ناموں کو تو ان اشخاص کے ساتھ کوئی خصوصیت نہیں۔ پھر سجدوں کے نام رکھنے کی کسی جہد کا نام موقی مسجد نام میں ہوتی تھے جس زمان میں موقی نام کوئی مرد یا عورت اس کا بابائی تھا پھر نام کیوں رکھے گئے اور سجدوں کے ایسے نام رکھنے کہیں فردن ٹھٹھ میں دے گئے تھے۔ اور در کا نام رکھا کہ نامہ سنۃ الغریبا اس نام کی کیا سند ہے ابلیس وداع نام سے چڑھے اور ہر چیز کا نام رکھنے پھرتے ہیں۔

**عید کی سونیاں** | سوناں اگرچہ نہایت نفیس طیب اور لذت بخش غذا ہے مگر حلو اور دہن روئے بایدہ وایمان کی چڑ ہے اس سے بہت کھسپاتے ہیں۔ لطافت طبع کا یہ عالم کہ گواہ خرم اس کا کھانا سوشہر سیدوں کا ثواب و دایوں کو پھر سے بہت پسند ہیں فتاویٰ رشیدیہ میں اس کو ہار لکھا ہے۔ ہندوؤں کے یہاں کی ہول دوالی کی پجوری پوری شوق سے کھاتے ہیں مگر شب ورات کو مسلمان حلال مال سے جو پاکیزہ حلو تیار کرے اس سے بہت نفرت ہے۔ عید کے روز سوناں جو کمال لٹا

کے ساتھ پکائی جاتی ہیں اس کی مخالفت میں وہابی بہت سزاوارتہ ہیں۔  
 کیوں؟ کیا سید و ناجائز ہے؟ یا سویروں میں اولیٰ ناجائز چیزیں پڑتی ہیں؟ جو یہ ہیں سنے تو بہر  
 جائز کیسے جو گھینیں مگر وہابیہ نے قرآن پاک سے ایسا ہیسیہ دیکھے؟ وید و وہاں سے قرآن  
 پاک کی مخالفت پر کمر باندھ لی، اللہ رب العزت تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: **وَالَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْمِلُوا ظِلَافَهُمْ مَا أَطْلَقَ اللَّهُ لَهُمْ وَلَا تَقْتُلُوا نَفْسَهُمُ الْمَعْتَدِينَ** اے ایمان والو! حرام و منہرہ قرآن پاک چیزوں کو جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے  
 لئے حلال فرمایا، اور حد سے نہ گزرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسندے گا جس نے  
 دلوں کو: مگر وہابیہ نے اس کی کچھ پروا نہ کی۔ شب و رات سے صلیب صلیب  
 اور عید کے حلال و طیب سویروں کو بید عزت ناجائز روایاں میں قرآن و حدیث کی مخالفت  
 ہے حکم الہی کی نافرمانی ہے، روایہ عذر کہ عید کے روز خاص سویروں سے خاصے اس  
 کیا جاتا ہے تو اس میں دو غلطیاں ہیں۔ اول تو سویروں عید کے ساتھ خاص ہیں بشرت  
 لوگ دوسرے ایام میں بھی سویراں چلتے ہیں وصال مبارک میں بھی بچتی ہیں اس  
 کے بعد بھی بچتی ہیں یہ کوئی جی نہیں ہے جو یہ کہتا ہو کہ عید سے سو اسی دن سویراں چلانا  
 جائز ہی نہیں ہے دوسری غلطی یہ کہ اگر سویراں خاص عید کو ہی بچتی ہوتی اور کسی دن  
 بچتی ہوں مگر لوگ چاہتے ہیں کہ دوسرے ایام میں بھی ان کا پکا جائز ہے تو بھی اس کی مخالفت  
 کیا کیا وجہ ہے کیا عید کے روز حلال چیز پکائے سے حرام ہو جاتی ہے شرعاً مطہر میں  
 توہ بتایا گیا ہے کہ عیدین کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضیافت کے ایام ہیں وہابی  
 کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے یہاں ضیافت ہو تو صلاں چیز بھی حرام ہو جائے مگر عطف

یہ کہ جس طرح سویاں عید کو پھانی جاتی ہیں اسی طرح افطار میں سارے بیہند والے سیدھے  
 میں رہتے ہیں اور وہ اپنی خوب ان کے پھٹکے اڑھتے ہیں کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کے  
 ٹھہر گئی ہوتی سیواں تو ناجائز ہو گئیں اور ہندؤں کے بنائے ہوئے والے سیواں تو ناجائز ہیں  
 یہ شاید ناگاہکوں کی محبت میں مورد عنایت ٹھہرے سیواں اور سیویوں میں فرق کیا ہے،  
 صنعت دونوں کی ایک طرح کی ہے سیواں سیدہ کی ہوتی ہیں اور سیویوں کے گو  
 انہیں بھجوا کر نہ ہیں ہندو دوستوں کی تجارت میں نقصان پہنچتا تھا تو آج تک کسی  
 وہابی مولوی نے بھی والے سیواں سے افطار منع وجہ عت نہیں ٹھہرا یا اس کے علاوہ  
 فرق اور بھی ہے اور وہ یہ کہ افطار میں کھجور افضل ہے سیواں اور والے کو کوئی فضیلت نہیں  
 مگر عید کے روز سیواں سے ایک سحاب ادا ہوتا ہے مائیری میں ہے واسحاب  
 فی عید الفطر ان یأکل قبل الخروج الی المصلی ثم ثلاثۃ اوجۃ او سبعا  
 او اقل او احتیرو بعد ان یکنوا و قراوا لاماشاء من ای حلواک ان کذا فی العینی  
 شرح الکفر یعنی عید الفطر کے دن نماز عید کو جانے سے قبل سحاب ہے کہ مسلمان  
 کھجوریں تین یا چار یا سات یا کم زیادہ کھائے مگر ہوں و زور نہ لگ کھجور نہ کھائے تو جو شیرینی  
 چاہے۔

فقہی کتابوں کا تو یہ حکم ہے کہ جو شیرینی چاہے کھائے اس کا کھانا اور وہابی  
 مولوی یہ حکم کہ اگر مسلمان شیریں سیواں کھانا چاہے تو ناجائز۔ یہ حکم قرآن کے بھی  
 خلاف اور فقہ کے بھی خلاف۔ بے دلیل نے شریعت کی مخالفت کو دین بھابہ  
 اور نجد ال پر وہ شدت ہے وہ سرگرمی ہے وہ کوششیں ہیں جو کسی امر حرام کے



روکنے کے لئے دہائیوں کو بھی میسر نہیں۔

**مصافحہ و معافہ** | عید کے روز مصافحہ و معافہ کی ممانعت نہیں دہائیوں کی روایت

اصرار ہے اور اس کو روکنے کے لئے وہ انتہائی احتیاط کرتے ہیں اسے بدعتِ سیئہ و ناجائز بتاتے ہیں اور حیثیت بہت دھمکی اور مصافحہ و معافہ سنت ہے۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ثابت سے اس دونوں کے اب میں احادیث وارد ہیں

**حدیث** : بخاری شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قلت لانس اصحاب المصافحۃ فی احزاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مصافحہ و معافہ کیا کرتے تھے؟

**حدیث** : امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ سے حضرت ابن عباس سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **حدیث** : بخاری شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قلت لانس اصحاب المصافحۃ فی احزاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مصافحہ و معافہ کیا کرتے تھے؟

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **حدیث** : بخاری شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قلت لانس اصحاب المصافحۃ فی احزاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم؟ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں مصافحہ و معافہ کیا کرتے تھے؟

حدیث : ابو داؤد سے یوں کہ ان بشیر سے روایت کی کہ وہ پہلے  
 کے ایک مرد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ  
 سے دریافت کیا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصریاً فحکمہ والقیتموہ  
 فإن ما لقیتمہ فذلک الاصل فحقی وحش انی دلت یوم ولما حکم فی اهل وند  
 جئت لعمرت فاشیتہ نا ال قومی وحکانت تملک جود واجود یعنی کیا  
 میں اس کے عمل سے علیہ وسلم مسافر فرماتے تھے جب تم حضور سے ملے حضرت ابو ذر  
 سے فرمایا میں حضور سے کبھی نہ ملا حضور نے مجھ سے مصافحہ فرمایا اور ایک دفعہ میری  
 طرف آئی مجھ اور میں ایک سال میں رہتا تھا میں جب میں گیا تو مجھے خبر دی گئی میں حضور  
 کی خدمت میں حاضر ہوا حضور وقت پر جلوہ افروز تھے سنو سے مجھ سے مصافحہ فرمایا  
 تو یہ مصافحہ جاہلیت ہی خوب تر اور خوب تر ہوا

حدیث : امام احمد نے بخاری سے روایت کی کہ حسب و حسینا  
 ل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمضی الیہ امام حسن امام حسین رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو دروازے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 و اصحاب اجمین سے انہیں پہنچنے کے لکایا ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مصافحہ  
 و مصافحہ سنت رسول سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب رہا کہ کسی خاص وقت میں  
 سنت سے باطل تھا۔ ہمارے ذکر کردہ بالا پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سنت  
 ہی حضور وقت کے ساتھ خاص نہیں جس وقت جس زمانہ میں دن بھی مصافحہ  
 اس وقت علی درجہ مکرر کیا جائے گا سنت ہی ہو گا اور اولیٰ سنت کی نیت رکھنے

والے کو سنت کا ثواب ملے گا۔ مجمع البہاریں سے ہر صیغہ مستحبہ عدد  
 ثناء وما آتھا دوہ بعد صلوٰۃ الصبح والعصر الاصل لہ فی الشرع وخص الناس  
 بہ وکوہرحاً فطیر علیہا فی بعض الاحوال معرطین بہا فی سیر ما انہرج  
 ذلک البعض عن کوئندہ مما ورد الشرع باصلہ وحر من اللہ مع لہ حدیث لہ سائر  
 ہر ملاقات کے وقت سنت مستحبہ سے اور جو لوگوں سے کہ وہ عصر کے بعد عادت  
 ڈال لی ہے اس عادت کی شرع میں کوئی اصل نہیں لیکن اس میں جو عادت ہیں  
 اور بعض اوقات میں لوگوں کا مصنفہ یا بدی کہنا اور ہیبت عادت میں کہنا  
 ان بعض اوقات کو اس سے خارج نہیں کرتا لیکن اصل کے ساتھ شرع و لاہوی یعنی  
 بعد عصر و فجر کی پابندی مصنفہ (سنت سے عادت میں کوئی اور عادت یعنی بڑا  
 عصر کے بعد پابندی مصنفہ اور عادت مبارکہ میں سے ہے

اس عادت سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ مصنفہ ہر ایک ملاقات  
 کے وقت سنت مستحبہ سے عادت اور ملاقات بعد و بار مصنفہ میں یا کسی اور جگہ یا جو  
 کوٹا اور کسی روز اور ہر دو پہر کو یا شب میں جب کبھی ملاقات ہوگی  
 اور مصنفہ کیا جائے گا سنت یہ ہے کہ کوئی وقت اور دن اس کو سنت سے ملے  
 نہ کہے گا یہی احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث بدر ۴۴ حدیث  
 دسے پانچ من ہر اسے ظاہر ہوتا ہے۔ جب عید کے روز مصنفہ کا مع کرنا حدیث شریفہ  
 مخالفت ہے۔

دوسری بات عبارت مجمع البہاریں سے معلوم ہوتی کہ مصنفہ نماز فجر و عصر

محول ہے جائز ہے اور ان وقتوں کی پابندی اس کو ثابت الاصل فی الشرع ہونے سے خارج نہیں کرتی اور ایسی عادت ڈال لینا بدعت مباحہ میں سے ہے یہاں یہ شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ مصافحہ بعد عصر و فجر سنت میں داخل کرنا اہل بدعت مباحہ بتاؤ اور ان متضاد اور مخالف باتیں ہیں کیونکہ بدعت حسنہ خود وہابیہ کے اقرار سے مخالف سنت نہیں بلکہ داخل سنت ہوتی ہیں چنانچہ پیشوائے وہابیہ نے برائین قاطعہ صفحہ ۲۰ میں لکھا ہے کہ یہ قسم اول کو بدعت حسنہ نام رکھتے ہیں اور ثانی بالسد جانتے ہیں: اور اس طرح چند سطر بعد پھر لکھا ہے کہ قسم عمود سنت میں داخل ہے: جب بدعت حسنہ سنت ہی داخل ہوتی تو صحیح البخاری کی عبارت میں کوئی شبہ نہ رہا اور صاف ثابت ہو گیا کہ فجر و عصر کے بعد مصافحہ کی عادت داخل سنت ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کشنہ اللغات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: "و مصافحہ سنت است نزد ملاقات و باید کہ پھر دو دست برد و آنگہ بیٹھے مرد و مصافحہ بعد از نماز می کنند یا بعد از نماز جمعہ کنند چنانچہ نیست و بدعت است از حیث تخصیص وقت امانیت مصافحہ کہ علی الاطلاق است باقی است پس بوجہ سنت است و بوجہ دیگر بدعت و اس سے معلوم ہوا کہ مصافحہ سنت ہی سے خواہ بعد فجر و عصر ہو یا بعد جمعہ البتہ تخصیص اس طرح کہ دوسرے اوقات میں نہ جلنے بدعت مباحہ ہے۔

تیسری بات صحیح البخاری سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ کلام ایسی عادت میں ہے کہ بعد فجر و عصر و مصافحہ کی پابندی کی جائے اور دوسرے اوقات میں بھی مصافحہ کیا جائے۔ تو اس میں کچھ کلام ہی نہیں۔

چوتھی بات اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوئی کہ کسی عمل کا خاص وقت میں  
مادی ہو جائے اس عمل کے حکم کو نہیں بدلتا اور جائز کو ناجائز نہیں مڑاتا۔

اب عید کے مصافحہ پر غور کیجئے تو آجکل مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ عید کو بھی  
مصافحہ کرتے ہیں اور فقہ عید کے بھی مصافحہ کرنے والے کوئی تفصیل نہیں کرتے ابن حبان  
منکرین یعنی وہابیہ عیدین سے مصافحہ اور احادیث کے خلاف ناجائز کہتے ہیں انصار  
کو باقی ایم کے ساتھ عمل و اعتقاد میں کرتے ہیں یہ تغیر سنت اور تبیل عہد ہے اور اصولہ  
والسلام اور یہی بدعت مذکورہ ہے۔ حدیث شریفہ **قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**  
**وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ قَوْمِي بَعْدَ الْأَرْوَاحِ مِثْلَهَا مِنَ السُّنَّةِ (رواہ احمد) یعنی جو کوئی قوم**  
**کوئی بدعت نکالتی ہے اس کی مثل سنت اٹھالی جاتی ہے۔**

دوسری حدیث داری کی ہے اس کے یہ الفاظ ہیں **مَا اسْتَدْعَى قَوْمٌ بَدْعًا**  
**فِي دِينِهِمْ إِلَّا اسْتَدْعَى اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا تَعْلُو لَا يَعْزِدُهَا إِلَّا بِهَوَاؤِ يَوْمِ الْقِيَمَةِ** یعنی کوئی  
قوم اپنے دین میں کوئی بدعت نہیں نکالتی مگر جو بدعت نکالتی ہے تو اس بقا ان کی مشنوں  
میں اس کی مثل اٹھ دیتا ہے۔ پھر اس کی طرف قیامت تک دائیں نہیں ڈالتا ان صاحبوں سے  
معلوم ہوا کہ ایک بدعت سنیہ کی شامت و نحوست سے بدعتی قوم ایک سنت سے  
محروم کر دی جاتی ہے۔

اب دیکھئے کہ احادیث مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ مصافحہ صحیح اوقات  
و زمان میں مستحب ہے وہابیہ نے مصافحہ عیدین کو ناجائز بتایا اس سے وہ اس سنت  
سے محروم ہو گئے اور مصافحہ و مصافحہ جو صحیح زمان میں مسنون تھا اس کو انہوں نے

مختلف شریعہ پر ایمان میں رہنے کے ساتھ خاص کر دیا اور ایمان میں رہنے کو معلوم اوقات سے محض اپنی رائے سے خارج کر دیا یہ بات شرع فی الدین ہوا اور اس سے شرع سنت لازم آگیا وہابیہ کی بدعت سمجھا ہے۔

معاذ کی نسبت وہابیہ نے یہ شبہ رکھا ہے کہ معاذ صرف وقت قدم یعنی سفر سے آنے کے بعد جاؤں گے یہ غلط ہے۔ کیونکہ احادیث مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ قدم کے ساتھ مشروط نہیں کیونکہ حدیث و روایت سے صاف ظاہر ہے کہ معاذ کے سفر سے آنا مشروط نہیں۔ ان دونوں حدیثوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو معاذ ثابت ہے وہ بعد سفر نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث و روایت کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "انہیجا معلوم کرو کہ معاذ درغیر حال قدم از سفر پیر آمدہ از ہمسایہ انہما محبت و عنایت و یعنی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ معاذ صرف آنے کے ہوا اور حالات میں بھی انہما محبت و عنایت کے لئے ثابت ہے۔ جب حدیث شریف سے یہ معلوم ہو گیا کہ معاذ انہما محبت کے لئے بھی ہوتا ہے تو اب معاذ معین میں کیا کلام رہا جو یقیناً انہما محبت ہی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس کا سنت ہونا حدیث شریف سے ثابت ہوا وہابیہ نے ستم ڈھایا سنت کو بدعت بتلایا۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یہ بھی وہابیہ کے معلومات کی کمی ہے کہ وہ معاذ کو وقت قدم سفر کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔ انہیں معلوم نہیں رہا کہ ان اوقات میں اور کن کن حالات میں مشروع ہے۔ اگر شیعہ اللغات بھی دیکھی ہوتی تو اتنا جانتے کہ قدم کے علاوہ تو دلیج و لیل حد

ملاقات اور حب فی امتہ بھی اس کے محل میں حضرت شیخ مفتی قدس سرہ تعالیٰ تعالیٰ  
 میں فرماتے ہیں "وہ جائز اگر تہذیب و ادب و قدیم سفر باشد۔" بلکہ محبت میں ملاقات یا  
 غلبہ و شدت حب فی امتہ ہو "اور ظاہر ہے کہ عیدین نہ اولاد دور سے آگے  
 وطن آتے ہیں اور وہ قول کے بکھڑے باہر ملتے ہیں تو یہاں ممانعت سے تین درجوں سے  
 گئے ایک اظہار محبت و مودت دوسرے قدیم سفر و قریبے عزیز ملاقات۔ چ  
 اس سب سے اندھا بن جائے اور عید کے روز ممانعت و مسافر کو اٹھا رہے نہ ہوں  
 جہالت و حق فراموشی ہے جانوں کو بھی معلوم نہیں کہ ممانعت سے عید میں منع و  
 ہے حضرت شیخ مفتی قدس سرہ شوق المعاش میں فرماتے ہیں "سبیل و تصور و  
 در تطبیق احادیث نقل و روایت شدہ است کہ پھر ہر وجہ شوق و مودت و فخر و  
 کرامت باشد مشرک و غفلت و غلامت و جہالت و ہر نہایت شدہ و قوی  
 لباس بر است بجماع سو ابھی کہ فی الکافی و اسی سے سوسہ و ممانعت شروع  
 ساتھ ہو وہ مکروہ ہے اور جو رکعت کے طور پر ہو جیسا کہ عید کے کوئی نہ ہوتا ہے  
 وہ جائز و مشروع ہے علامہ نے بھی فرمایا کہ ممانعت میں سے ممانعت ہر نہایت ہو کہ  
 کہا جائے کہ تا قیص و غیر لونی پڑا جن پر نہ ہونگے سینے سے نکلا سینہ میں کہیں جب  
 قیص و عید یا اور کوئی کپڑا حال ہو تو ممانعت بجماع جائز ہے بلکہ صحیح ہے۔ غصہ و فتنے  
 میں مگر وہابیہ کی یہ ضد کسی طرح ماننی ہی نہیں۔ حدیث و فقہ کی تو ہابیہ کا کیا بدوا ہوگی  
 وہ کیا انہیں کے اب ہم انہیں کے امام و مستاد و بزرگ و چٹو کا قول و حکم و شایہ  
 اسی سے کہہ رہے ہیں "ذبحہ النصائح" سواری و سبیل و دیوبند و میرٹھ کے وہابیہ کی تقریر

میں ہے۔ ہر اوضاع از قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و طعام خوردن سوائے کندن چاہا لفظ  
 و دعا و استغفار و انجیدہ است کہ بدعت حسنہ بالمصنوع است مثل مسافقہ روز  
 عید و مصافحہ نماز صبح یا عصر یعنی کنواں کھودنے اور اس کی مثل اور کام اور دعا و استغفار  
 قربانی کے سوا تمام اوضاع قرآن خوانی و فاتحہ خوانی اور کھانا کھانا سب بدعت ہیں۔ گو  
 نام بدعت حسنہ ہی۔ جیسے کہ عید کے دن کا مسافقہ اور نماز صبح و عصر کے بعد مصافحہ  
 بدعت حسنہ ہے۔

دلیلوں کے اس پیشوانے عید کے مسافقہ کو بدعت حسنہ بتایا ہی تھا اس کے  
 ساتھ غیر و عصر کے بعد کا مصافحہ اور قرآن خوانی و فاتحہ خوانی اور کھانا کھانا یعنی فاتحہ گاہوں  
 تیجہ چالیسواں سوکس وغیرہ سب کو بدعت حسنہ بتایا اور دلیلوں کے سارے گھر ہی کہ  
 ڈھا دیا کہ وہ بابیہ کے نزدیک بدعت حسنہ داخل سنت ہوتی ہے جیسا کہ ہم لوہر  
 ہوا کہ براہین قاطعہ نقل کر چکے ہیں تو وہ بابیہ کے طور پر یہ تمام امور سنت ہونے کی قدر  
 اٹھاتی ہے کہ مسافقہ عیدین جو حدیث فقہ کے علاوہ خود امام ابوہریرہ کے قول سے سنت  
 ثابت ہوائے و ابی اس کہ شبیر بالہنود بتائیں تو گریٹشبیہ بالہنود کو ان کا امام  
 سنت کہتا ہے شرم

یہ تو ان کو معلوم ہی ہو گا کہ شبیرہ میں کیا کیا شرطیں ہیں اور تشبہ کن حالت  
 میں منوع ہوتا ہے مگر شاہی مسجد مراد آباد میں گھنٹی بجاتے ہوئے بنو کا تشبہ باؤز آیا  
 اور اب تشبہ کی وہابیہ کو کیا پتا ہے قشتے لگا چکے ٹکٹیاں اٹھا چکے ہے ال چکے آگے  
 ڈال چکے مسجدوں میں بستوں کو اغوا کر ام کے ساتھ بند مقاموں پر بٹھا چکے۔



ہندو لیڈر کو اپنا رہنما و پیشوا بنانے کے مسلمانوں سے لڑے اور ہندوؤں سے ملے مسلمانوں  
 بدتر کیا اور ہندوؤں کی تعمیریں کیں۔ ہندوؤں کی آتما میں جلیج تک ہاں۔ سب ہندوؤں  
 کے تشبہ کا ناگوار ہونا ایک بیان ہے۔ حیلہ ہے۔ دلائل و براہین کا بار ہے۔

مساکي محمد الله تعالى قرآن کریم اور احادیث نبویہ مبارکات حسب سنیہ و فقہیہ و خود  
 تصریحات اہل دین و دلیہ سے ثابت کر دینے گئے اہل وضو تہ کے جو بھی کر دیا یہ کو اھار  
 ہے تو یہ ایک بے مثال خدا و ہے نظیر ہٹ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ انھوں سے  
 پروے اٹھائے اور دلوں کو قبول حق کی توفیق مرحمت فرمائے اور مسلمانوں میں تسکین  
 کی تفرقہ اندازی سے بچائے آمین۔ و الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ تعالیٰ علی حبیب رحمت  
 و صلوات علی جمیع انبیاء و من اتبعہم آمین۔ آمین۔

بسم الله الرحمن الرحيم

سید محمد نعیم الدین صفار الحقین

۲۰ شبان المسلم ۱۳۵۳ھ

# سینوں کی مساجدیں غیر مقلدین کی نماز کا حکم

## استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ان شرعاً نہیں اس مسئلہ میں کہ مسجد اہلسنت و جماعت میں مقلدین کے پیچھے والی نماز پڑھتے ہیں اور آئین باہر کہتے ہیں ان کو سخت کرنے سے فساد ہو جائے کہنے ہیں کہ یہ خلاف عادت ہے آپ کو کوئی حق روکنے کا نہیں ہے ہم لوگ آئین باہر ضرور کہیں گے ایسی حالت میں ان کو آئین باہر کہنے سے روکا جائے اور زمانے پر مسجد میں آنے سے روکا جائے آیا خلاف مسئلہ ہو گا۔ بیٹو اب الکتب و اقوال و ابو الحساب۔

المستفتی

محمد الدین۔ پبل بھیست۔ ۱۳۵۲ھ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْكَرِيمِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ عذراً ونصل علی حبیبہ الکریم۔ اہلسنت و جماعت کی مسجد صرف اہلسنت کے لئے ہے کوئی رافضی خارجی دہلوی دیوبندی وغیرہ متعلقہ بغیر سب اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ واقف کا وقت خواہ مسجد ہو یا مدرسہ اس میں کسی بد مذہب کو داخلے کا حق نہیں بنتا۔ رد المحتار میں ہے کہ مدرسہ موقوفہ علی الخفیۃ مثلاً لا

بذلك احد ان يجعلها لاهل مذہب اخر. فذهب حق ذهب اہل سنت وجماعت

ہے اور باقی سب فرقے گمراہ اور بے دین ہیں یہی صراط مستقیم ہے یہی حق سب سے

اس پر قائم رہنے کا حکم شرعاً مطہر و نفا ہے اس کے مجھڑنے والے کے حق میں وہی

دلو ہو یعنی قرآن کریم میں ارشاد ہوا ویتبع غیر سبیل المؤمنین ذلہ ما قبلہ وفضلہ

چھٹو سادہ مصدق ترجمہ اور جو مسلمانوں کی راہ سے جدا رہے ہر اسے اس کے

مال پر مجھڑوں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کبھی بری جڑ سے چٹنے کی:

اس آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے طریقہ نہایت لازم اور اس کی

مخالفت حرام ہے۔ تفسیر مدارک میں ہے۔ ای السبیل الذی علیہ علیہ من اللہ

الحنفی وهو دلیل علی ان الاجماع صحیح لا تجوز مخالفۃ عنہ لک لا تجوز مخالفۃ لکتاب

والسنة لان الله تعالى منع بین اتباع غیر سبیل المؤمنین و بین مساقفۃ الرجور

فی الشرط وجعل جزاء الوعید الشدید لکن اتباعہم واجباً لا یستعملون لارسل

تفسیر خازن میں ہے وہ لکھتا ہے لان اتباع غیر سبیل المؤمنین وهو مقتدرۃ

الجماعة حرام ووجب ان یکون اتباع سبیل المؤمنین حاکم و واجباً تفسیر

میں ہے ویتبع غیر سبیل المؤمنین من علی او اعتقاد اور اسی میں سے ہذا

الایۃ ہی التي تدل علی ان الاجماع کالکتاب والسنة سبیل ہے الایۃ تدل

علی حرمة مخالفۃ الاجماع نیز اسی میں ہے ولذا کان اتباع غیر سبیلہم حراماً

اتباع سبیلہم من عرف سبیلہم هذا العقد معلوم ان اتباع سبیل المؤمنین

ای ما علیہ المؤمنین بأجمعہم واجب وذلك من الاجماع فیکون مخالفۃ قطعاً

یکسر جاحداً کالکت آب والسنة المنواترة۔

ان عبارات سے ظاہر ہے کہ اعمال و عقائد میں طریق مسلمین کا اتباع واجب  
مخالفت نہایت مستوجب دیدار و جماعت مسلمین سے منافیست مدام اور جس امر پر  
مسلمان متفق ہوں وہ واجب اسی کو اجماع کہتے ہیں وہ حجۃ قطیہ ہے کہ اس کا منکر کتاب  
وصفت کے منکر کی طرح ہے ورنہ ہے۔ پینھون بکثرت نصوں سے ثابت ہے۔ حدیث  
شریف میں ہے انتھوا السواد الاعظم فانه من شد شد فی النار یعنی بڑی جماعت  
کی اتباع کرو کیونکہ جو اس سے جدا ہوا جہنم میں ڈالا جائے گا۔ دوسری حدیث میں امرشاد  
ہو ان الله لا یجمع امتی عن ضلالة وید الله علی الیواعة یعنی اللہ تعالیٰ میری امت  
کو اگر ایسی پر جمع نہ فرمائے گا جماعت پر اللہ کا ہمت (دست قدرت) ہے

جماعت پر خدا کا ہمت ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جس امر پر امت پر متفق  
ہو وہ اعلیٰ نہیں ہو سکتا کہ اس امت مروجہ کا خدا اچھا بیان ہے۔ واللہ خلیعاً فلما ان  
اولہ شرمیہ سے ثابت ہے کہ صراط مستقیم مسلمانوں کی راہ ہے جس پر وہ عامل ہوں اور جو اس  
راہ سے جدا ہو جنس گمراہ ہے ورنہ ہے اور ظاہر ہے کہ تمام مسلمان تعلیقہ شخص کرتے ہیں اور صاف  
سال اس پر عمل کرتے گئے تو اس پر مسلمانوں کا اجماع ہوا اور اس کا ماننا بکرم خدا اور رسول  
واجب و لازم۔

تفسیر احمدی میں ہے قد وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز لاریع۔ یعنی  
اس پر اجماع ہو چکا کہ فقط اللہ اور حج ہی کا باہمی اتباع جائز ہے نیز اسی میں ہے وینبغی ان  
یکون التقليد منصوصاً عن صاحب معین خاصۃ یعنی ضروری ہے کہ تعلیقہ یا نص میں مذکور

میں میں منحصر ہو اور اس کی سب سے و لہذا انا لا بصلا لہ فوق الا ہوا من المعازلہ  
 الروایہ والحوارج و غیرہ و بتعین الحق مذهب السنۃ والجماعہ یعنی اس  
 ابن ہوا فرتوں کی منکلات کے قابل خواہ وہ مسترل ہوں یا نہ انفس یا خوارج جس سے سوا  
 اور کوئی نہ

ہش باد میں ہے و ما خلف الا ثلثۃ الاربعۃ الخلف الا جماع قد صرح  
 فی التصریر ان الاجماع انعقد علی عدم العمل بمذہب الخلف الاربعۃ لانضباط  
 مذاہبہ و کثرتہ اما عہدہ یعنی جو قول یا حکم از اربعہ کے مخالف ہو وہ اجماع کے خلاف  
 ہے امام ابن ہمام نے تحریر میں تصریح فرمائی کہ اگر اربعہ کے مخالف مذہب پر عمل کا جائز  
 ہوئے ہر اجماع مستند ہو چکا کیونکہ ان کے مذہب مضبوط ہیں اور سوا ائمہ ان کا اتباع کرتے  
 اب بعد شد تعالیٰ بل فرخوب بایہ ثبوت کہ بیجا کہ حق مذہب مل سنت و جماعت  
 ہے اور وہ ان اربعہ کے مستند ہیں میں منحصر ہو تو غلطی کسی ہر اجماع مستند لا ہماراں کا سکر اجماع  
 کا منکر ہے وین گراہ بندہ ہوا ان کہ مسجد میں آئے دینا جائز نہ کیا بلکہ غیر مسجد میں ان کے ساتھ  
 مصاحبت و ہم نشینی جائز نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تقعد حد الد کہری مع القوم الظالمین  
 تفسیر احمدی میں اسی آیت مبارکہ کے تحت میں فرمایا ان القوم الظالمین ہر  
 المبتدع و العاصی و الکافر و العقود مع کلہم معتنع یعنی قوم ظالمین الی جماعت انما حق  
 و کافر سب داخل ہیں ان سب کے ساتھ خود ممنوع ہے اور کثرت اعاذ ان فرق الظلم  
 کے ساتھ کالست اور کالست کے ممنوع ہونے میں وارد ہیں اور مسلمانوں کا ان سے  
 چھوڑ دینے کی تاکید فرمائی گئی ہے حدیث شریف میں ہے ایہ العود یا ہوا لا یصلو منکر

دور ہوسو مکہ اپنے آپ کو ان سے بچاؤ اور انہیں اپنے سے دور رکھو کہ نہیں مگر اذکر ان  
اور فتنہ میں ذوال دیں جب ان گمراہ قوموں سے بچنا اور انہیں اپنے سے دور کرنا لازم  
ہے تو اہلسنت کے لئے اپنی مساجد میں انہیں آنے دینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے اور  
بریں مساجد کی حرمت یہ ہے کہ فتنہ سے ان کو بچایا جائے اور ان لوگوں کا مسجد میں آنا  
یقیناً باعث فتنہ ہے جہاں یہ مسجد میں آنے فتنہ انگیزی شروع کی بسیکندوں جگہ اہلسنت  
ہوئی ہے مقدمہ باری یکم نوشتیں یہ بھی ہیں۔

تمہی شرح اشباہ میں ہے ومنہا ما یقترب علی ذلک فی کثیر من المساجد  
من اجتماع الصیاح والجلالة ولعلہم وریع اصواتہم واستہانہم بالمساجد  
واستہالک حرمتہ وحصول اوساخ فیہا وغیر ذلک من مقاصد النجس بحسب صیغۃ  
المسجد عنہا۔ تو اہل ہوا میں کے آنے سے فساد کا قوی اندیشہ ہے انہیں مسجد  
میں آنے کی اجازت دینا کس طرح جائز ہو سکتا ہے بخلاف یہ کہ اہلسنت کی مسجد میں وہاں  
وغیر مقلد کو کوئی حق نہیں اس کے آنے سے فساد ہے اور فساد سے مسجد کو بچانا اور اہلسنت  
نیز اس کی صحبت مسلمانوں کے لئے جائز نہیں۔ علاوہ ان سب کے اس کا آنا اور غیر مقلد  
رفت مسلمانوں کے لئے ایذا ہے اور میں سے ایذا ہوا کو مسجد سے روکے گا مسلمانوں  
کو حق ہے۔ والتمار میں ہے۔ والحق بالحدیث کل من لوی الی اس بفسہ ولسانہ  
وبہ بعض اس عمر وہ اصل فی علی علی مابنادی بہ لہذا غیر قلدیں کہ بعد میں ذالے دیں  
وہ ذالے تو کافرانی طور پر رکھوا دیں۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

کیا دانتے میں علماء و اہل دین و مفتیان شرع متین ان مسئلوں کو سمجھ  
میں نہ تھے؟ جواز پر حاکم ایسا ہے۔ ان کے دماغ و صیقل و صفا میں تو جہد

فیضانِ الہامیہ پر امتحان

۲۵۰ کیلو گرام

بعون الكريم الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسولنا الكريم

الاجد ہے کہ مسجد بنانا اور نماز پڑھنا مسجد میں پڑھنا ضروری ہے

ہے۔ احادیث اور آؤد میں صلی علی صیت فی المسجد بلا صلاۃ لی۔ و اللہ اعلم

عقلى اعظم -

المعلمة: م. محمد عبد الله

سید محمد فیض الدین عفا عنہ العین

پیشہ ورانہ

# مسجد میں جو تاپہنکر جانے اور نماز پڑھنے کا حکم

استفتاء

سوال۔ ما قولکم ایدہ اللہ، حکم اللہ تعالیٰ۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا ایک مضمون رسالہ پیشوا جلد ۵ نمبر ۵ میں چھاپا ہے۔ رسالہ بھی ملاحظہ کے لئے حاضر ہے۔ اس مضمون میں صاحب موصوف نے مسجد میں جو تاپہنکر جانے اور جو تاپہنے ہوئے ہی نماز پڑھنے پر بیت زور دیا ہے اور اس امر کو ہائر دستخب ہی کے درجہ تک نہیں رکھا بلکہ درجہ قرائد و آیات اور ایسا ذکر کرنے والوں پر ترک واجب کا الزام لگایا ہے اور انہیں ضعیف الامان ٹھہرایا ہے یعنی تائید میں کچھ احادیث بھی پیش کی ہیں۔ اس مسئلہ کے تسلی فیصل کے ساتھ تحریر فرمائیں تاکہ مسلمانوں کو حکم شرع معلوم ہو اور اگر ایسی سے بھیجیں اللہ تعالیٰ آپ کو فاریں میں اجر عطا کرے۔ آمین۔ والسلام خاکسار محمد ظہور اختر فقیہ پوری۔

الجواب بحون الملک الوہاب

الحمد لله رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین میں نے سائلہ پیشوا نیز حسن نظامی صاحب کا جو تیوں والا مسئلہ دیکھا اس مسئلہ میں انہوں نے بیت سے تجاوز کیا ہے اور مسجد میں جو تیاں پہنکر





ہوئی اور انہوں نے خدا میں محافظہ کیا کہ اس عزیز کا کیا اثر ہو گا۔ مسلمانوں میں کیسا فساد عظیم  
 برپا ہو گا اس نازک حالتوں ان کی قوت کو کیسا صدمہ پہونچے گا۔ اگر مطلقاً جو تے سپر  
 مسجد میں جاتا اور نماز پڑھنا جائز بھی ہوتا تاہم اس میں اختلاف پیدا ہونے کے اندیشہ سے  
 اس کی فریک سے باز رہنا ضروری تھا۔ ایک ایسے امر میں جو زیادہ سے زیادہ مباح  
 ہو سکتا ہو آپ کا یہ انتہام ہے اس قدر تاکید ہے۔ مسلمانوں میں تفرقہ پڑنے کی پروا نہیں ہے  
 لیکن کتنے منیات منوعات عورات جلاخلالات ہیں جن کی طرف آپ کا التفات نہیں۔  
 والله بعدی من یشاء الی سواء السبیل۔ اب یہ مسئلہ سے متعلق منع گزارش  
 کروں گا۔

## مساجد خیر اقبال ہیں

زمین کے تمام خطوں اور بقعوں میں مساجد خیر  
 اقبال ہیں ہر مسلمان ان کو غایت احترام کی نظر

دیکھتا ہے اور دین اسلام نے یہ تعلیم بھی دی ہے۔ مسلم شریعت میں روایت حضرت ابوبکرؓ  
 رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ احب البلاد الی اللہ مساجد  
 اللہ تعالیٰ کو ہلا میں سب سے پیاری مسجدیں ہیں بشرطیکہ منبروں نے مسجدوں کے احترام کا  
 حکم دے اور ان کے آداب مقرر فرمائے ہیں۔ بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنے مسجد میں بیٹھ کر  
 دنیا کی باتیں کرنے تکست و کاہت بخاری و مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی  
 ہے من اکل ہذا الشجرۃ الملتئمۃ فلا یقرین مسجدنا جو اس بدبودار درخت  
 (بیلہ) کو کھائے ہو گزربخاری مسجد کے پاس نائے بیہقی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس  
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہادی علی الناس ذعان یكون حدیثہم فی مساجدہم

فی امر دنیا و دین فلا یحسب فیہ حرجا جہنم یعنی لوگوں پر واجب ایسا کرنا۔  
 مگر ان کی مسجدوں میں ان کی گفتگو امر دنیا میں ہوگی ان کے ساتھ ہواست نہ کہ اللہ تعالیٰ  
 کو ان کی پرہیزگاری نہیں۔ امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے فی فتح القدر میں فرمایا اللہ تعالیٰ جامع فی المسجد  
 مکر وہ فاعمل الحسنات۔ یعنی جو کلام فی نفسہ سہا ہے وہ بھی مسجد میں مکروہات نہ کیجیو  
 کا مآثر ہے بلکہ امر دنیا سے مسجدوں کو یہاں تک بچایا کہ معاللات ہی دستہ اور ان اجازت  
 نہیں ترندی کے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی کہ حضور  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذ لا یتم من یبیع او یبتاع فی مسجد منہما الا اربع  
 اللہ تجارک۔ یعنی جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہہ دو کہ  
 تیری تجارت کو مفید نہ کرے۔ بلکہ گشتہ چیز کو تاشش نہ کرے کہ سے جو مسجدیں آواز بلند  
 کرنے کی اجازت نہیں چنانچہ حدیث مذکورہ بالائی میں بھی مذکور۔ اور انہیں پسند  
 ضالۃ فقولوا لا اود اللہ علیک یعنی جب تم دیکھو کہ کوئی شخص مسجد میں گشتہ چیز کو تاشش  
 کرتا ہے تو کہہ دو خدا مجھے واپس نہ دلائے۔ تمہاری شریفی کی صورت سب بن ہرید سے  
 مروی ہے کہ طائف کے دو شخص مسجد میں بلند آواز سے بولتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ  
 نے انہیں بلا کر فرمایا لو کہتمہ من اهل المدينة لا یجعلنکما ازفداں اصواتکم فی مسجد حل  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اگر تم ہر بندہ شریف کے ساکن ہوئے تو میں نہیں مانتا کہ مسجد میں  
 میں آواز بلند کرتے ہو۔ ان احادیث کو یہ سے معلوم ہوا کہ قرابت ظاہر سے مسجد کے احترام  
 کی کس قدر تاکید فرمائی۔ بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا بھی ہونے لگا  
 آواز بلند کرنا تاشش کرنا بلند آواز سے بولنا خرید و فروخت کا معاملہ کرنا سب ممنوع فرمایا

سجدہ کی صفائی پاکیزگی و تطہیب کا حکم دیا۔ ابو داؤد و ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے: امہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنا مسجد فی البقیع وہاں مختلف وہ طبیب یعنی حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجد بنانے اور اس کو خوب پاک و صاف اور طہیب رکھنے کا حکم دیا کیسا یہی پاکی اور صفائی ہے کہ ہر شخص پاکی کی مسجد میں جو تاپنے پھرنے کا اذن عام دیدیا جائے اور گرد و کوڑے سے فرش مسجد پر اہل علم کا سجدہ ٹھہرے آلودہ اور گندہ رہے۔ سینکڑوں بے احتیاط چلنے والے بازاروں کی سنی مثال نہایت آلودہ جوتیاں ہیں کہ چلیں فرش مسجد اس سے طوٹ جواسی فرش پر پستادان حق پیشانیاں درگوشں، سب سے کس کی پادہبی مسجد کی پاکیزگی و تطہیف ہے، خواجہ صاحب کے فرش و بستر پر اگر کئی جوتہ ہیں کہ پاؤں رکھے تو شاید انہیں ناگوار ہو، مگر مسجد کے لئے گوارا ہے جین صد جین! اور اگر خواجہ صاحب نے اگر نیرہن کا سفر آج پیسہ لگا کر لیا ہو اور ان کو جوتے و ٹوپی میں فرق و امتیاز باقی نہ رہا ہو جس طرح وہ جوتے پر توپ، مادہ توپ پر جوتے بے تکلف رکھ لیا کرتے ہیں تو آپ کو بھی گوارا ہو تو آپ کے ذوق سلیم سے سوال کرنا ہے کہ ہے اور حکم شروع بیان کرنا ہے۔

صحابہ کرام کی مثالیں دینا ہے کہ سب آج ان کی طرح عبادت و تقاضات لانا کا کس کے ہے۔ کون احتیاط رکھتا ہے کہ اس کا قدم نہ لپاک جگہ پر نہ رکھا جائے۔ اور اس کا جوتا نہایت پرہیز ہے۔ صحابہ کرام کی دینت داری اور ان کی عبادت سے دوسروں کو کیا نصبت ان کی پادشیں مبارک جیسی پاک و صاف دستی نہیں آج لوگوں کو اپنے لباس کے لئے وہ پاکیزگی بستر نہیں خواجہ صاحب نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو حدیث

قل کی میں ہیں ذکرت کہ حضور علیہ السلام نے غلین شریفین کو نماز میں پائے اقدس سے آمادہ فرمایا۔  
 صحابہ نے اپنی اپنی جگہ پر حاضر ہو کر اقدس محل اقدس علیہ السلام نے نماز اقدس ہو کر صحابہ سے  
 اپنا سلام کرنے کا سبب دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہم نے حضور کو کہہ دیا کہ یہ شاد  
 فرمایا کہ میری نیل ہے میں مگر خبر دی کہ غلین شریفین میں کچھ لگات اس لئے ہم نے میں شریفین  
 کو آمادہ اتم میں سے جب کوئی مسجد میں آئے چاہیے کہ اپنی پاؤں کو وہ پاک کر اگر ان کی  
 کچھ لگات ہے ان کو اگر کھانا کھاتے۔

اس حدیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غلین پاک ہیں جو چیزیں غلین وہ نجاست  
 نزدیک جس سے نماز درست نہ ہوتی کیوں کہ نجاست ہوتی نماز کا حادہ فرمایا گیا کیوں کہ  
 ہو سکتا ہے کہ آدمی نماز پنجیں غلین سے پڑھ لے جائے۔ حادہ بریں نجاست کی صورت میں ہو کہ  
 نماز ہی درست نہ تھی اس لئے حضرت جبریل علیہ السلام نماز سے قبل حادہ ہو کر احدی گت  
 اس سے صاف ظاہر ہے جو چیزیں غلین وہ نجاست نہ تھیں یا کہ وہ کڑے کا گنا بھی صیغے  
 غلین شریفین درست الہی کو گو کہ وہ ہوا اور یہ بھی آپ کے منصب عالی کے لائق قرار دیا  
 گیا چنانچہ اسی حدیث کی مشابہت میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں  
 "قد رتب قاف و قال بعد آجہ سکروہ پندارد و آ طاع ظاہر انجاستی بود کہ نماز ان درست  
 نماز بلکہ چیز سے بود مستفاد کہ طاع آراخ شش دارد و لا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز  
 گو کہ وہ بود خبر و ان جبریل و آردن از پا بہت کمال تعظیم و تعظیم بود کہ لائق بہال شریف  
 اسے بود۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلین شریف کی عبادت کا تہ  
 عالم ہے کہ اس کو اگر کوئی ایسی چیز بھی لگ جائے جس کو طبع سیرم پسند رکھے تو نماز میں جبریل

مفسر مودوس نیز یہ تحریریں مل پاک ہے جس سے کسی کے جہد و دستار کو بھی کچھ نسبت نہیں  
اس پرانے گل کے بے امتیاز لوگوں کے ہاتھوں کو قیاس کن اسرار غلطیہ پھر یہ ادنا بھی غلط  
و باطل سے کہ حضور مروت کریم ہی پہنچ کر پاؤں مبارک میں کرنا نہ چاہیں اور ہمیشہ ایسا ہی  
کیا جاتا تھا اور صحابہ بھی سب اس کے حامل تھے۔

ابوداؤد شریفی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قال رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلموا احدى فليضع يمينه ولا عن يساره فتكون  
على يمين غيره الا ان لا يكون على يساره احد فليضعها بين يديه یعنی حضور اؤ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو جو تاپنے والے طرف نہ  
رکھے اور نہ بائیں طرف رکھے کیونکہ وہ دوسرے شخص کے دانستے ہو جائے گا مگر جس حالت  
میں کہ اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو۔ بلکہ چاہیے کہ جو تاپنے والوں کے درمیان رکھے۔ اس  
حدیث سے معلوم ہو کہ زمانہ اقدس میں بھی جو تاپیں کہ نماز پڑھنا اور عادی نہ تھا جب تو جو رکھ  
کی جگہ بتائی گئی۔ اسی ابوداؤد شریف میں دو سری روایت حضرت عمر بن شعیب رضی اللہ عنہ  
سے بھی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بصلی جافا دستلا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پا رہے نماز پڑھتے بھی دیکھا اور  
اور پاؤں مبارک پہنے ہوئے بھی اس حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا کہ پاؤں مبارک پہنکر  
نماز پڑھنا عادی نہ تھا خود حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی پاؤں مبارک کے بغیر  
نماز پڑھتے اور صلیبہ لازم بھی خواجہ حسن نظامی صاحب نے جو آپہنکر نماز پڑھا واجب بتایا ہے  
تو کیا ان کے نزدیک معاذ اللہ صحابہ کرام اور خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی واجب

رک کہا کرتے تھے، اور خواجہ صاحب نے تو نماز میں جوتا نہ پہنے والے کو ضعیف الایمان  
 شہر الیہ ہے کس قسدا دانی اور حیالت ہے اور یہ بات کہاں تک پہنچتی ہے مولیٰ صاحب دامن  
 و انصاف کا کچھ بھی لحاظ ہو تو تورا توبہ کریں اور توبہ کا اعلان بھی مشل کریں کہ توبہ سراسر  
 والاعلائیۃ بالاعلائیۃ یعنی جس طرح گناہ ویسی توبہ۔

مسجد کی صفائی اور نظیف کئے جو احکام اور روایات سے بیان کئے گئے ہیں کہ  
 مطلب نہیں ہے کہ صرف ناپاک چیز سے ہی مسجد کو بچا جائے بلکہ جو چیز ناپاک نہ ہو مگر طہی  
 اس سے ملتی ہو اور ناپسند دیکھتی ہو اس سے بھی مسجد کو بچانا داخل تعصیف ہے اور متحرک  
 اور بیٹھ سے خواجہ صاحب کی مسجد خوب گندھرتی رہے۔ اور خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ  
 چیزیں ناپاک نہیں ہیں بلکہ خواجہ صاحب کے کہنے سے کیا ہوتا ہے۔ ہر حدیث شریفہ  
 اس کی تشریح فرمادی گئی۔ ہماری دسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔  
 البراق فی المسجد خطیبتہ یعنی مسجد میں منہ کو گناہ ہے باوجود کہ منہ میں دھواں  
 نہیں مگر طبیعت سلیمہ اس سے کراہت کرتی ہے۔ تو جب جب بازوؤں منہ کوں میں بہ طرح  
 کے پاک دنا پاک راستوں میں استعمال کیا جائے تو اس کی پاک کا احتمال ضعیف ہے۔ اور  
 غالب ہے کہ ضرور اس میں نجاستوں کا خوض ہو اور ضرر کرو ایک شخص نے نہایت عیاں  
 کی کبھی نجاست پر اس کا قدم نہ پڑا تب بھی ایسی چیزیں جوتے میں لگ جانا بہت خالص  
 اور اس سے مسجد کی تلویث کا قوی اندیشہ ہے اس لئے ہونے کے مسجد میں لے جانا اور  
 نہ ہو ایسی کچھوں کا مسجد میں جانا اندیشہ تلویث و نجیس سے درست نہیں۔ ورنہ خدا میں سے  
 و بچہ احوال حسان و معانیین حیث غلب تنجیس و لا فیکرہ۔ اور حدیث

میں داخل ہوا۔ جب وہ مسجد تک عن صبیانکم دھجائینکم۔ زمانہ قدس پر تکیاں نہیں ہو سکتی  
 لئے کہ صحابہ کی جیسی احتیاط کسی کا کیا نہ ہے کہ اگر کئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی باپوش اذان  
 میں کوئی پاک چیز بھی لگ جائے جو طبع سلیم کو پسند نہ ہو تو وہی آئے وہاں اطمینان ہے کہ وہ اصل  
 اقدس ایسی پاک چیزوں سے بھی آلودہ نہیں جن سے طبع سلیم متغیر ہو تو اس ضلین پاک کا سہ  
 میں ہونا یقیناً موجب تلویت مسجد نہیں۔ علاوہ جہاں اس زمانہ تک مسجد شریف میں پہنچے خوشنما  
 جس کی تلویت کا اندیشہ ہوتا اس کے ماسوا جن احادیث میں جو تلویت کہنا نہ پڑھنے کی نسبت  
 ارشاد ہوا ان میں اس کی علت کفار (یہود) کی مخالفت بتائی گئی۔ اور آج کفار انصاری وغیرہ  
 کا کام درست ہے کہ وہ جو انہیں آتے تھے جیسا کہ خود خواجہ صاحب کو بھی تسلیم ہے تو ان کی مخالفت  
 جو تا آج مسجد میں جانے کی علت ہے۔ بقصد شارع علیہ السلام کی مخالفت کفار ہے اور اب  
 وہ جو تا آج اس میں حاصل ہے۔ تو پہنچنے کا حکم اور اس پر تاکید مملکت مشائے شارع علیہ السلام  
 ہے۔ یہ تمام باتیں کتابوں میں تھیں اور خود خواجہ صاحب نے جس رد المحتار کی عبارت نقل کی کہ  
 میں موجود تھیں مگر ان پر نظر ڈالو اور اس عبارت کو چھوڑنا حق و انصاف کا خون ہے بلکہ  
 زلیجہ رد المحتار کی عبارت (وصلتہ فیہما) ای فی العمل والحق الطاہرین افضل  
 الخ لیس فیہود و ناسا و کنیتہ فی اخذیت صلواتی علیہما و لا یسبھوا لیسہود و لا  
 اطہرائی کما فی الحاج الصغیر یا منرا بصحنہ واخذ منہ جمیع من الخافقہ اند سنۃ و  
 کان یشی بہا فی الشوارع لان المنی صلی اللہ علیہ وسلم و صاحبہ کا فایضون  
 فی المدینۃ نہ یصلون بہا قلت لکن اخاف شیئی تلویت فرش المسجد بہا کینہی  
 عد مدہ وان مات طاہراً و اما المسجد الغیری فقد کان مفروراً بالوصاف فی ذلک



صلی اللہ علیہ وسلم بخلاف فی دنیا ساد لعل ثالث لعل مافی عداۃ المسلمین وحوالہ الشیخ  
 متذلل من موعا لادب تا مل یعنی تہنظر مخالفت یوم و پاک جہاں اور محذوں کے ساتھ  
 نماز پڑھنا افضل ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ جہاں سمیت نماز پڑھو اور پھر دوسے ساتھ  
 تشبیہ نہ کرو اس حدیث سے ایک جماعت مخالفانہ انداز کیا کہ ہفت سے خواہ ان جہاں  
 کو پہنکر دستوں میں چلتا ہو اس نے رنجی کو مصلیٰ تہذیب و رسم اور آپ کے اصحاب و پیغمبر کے  
 راستوں میں پاپوش سادک پہنکر چلنے پھران کے ساتھ نماز پڑھنے سے حد رہا نہ ہے لیکن یہ  
 مسجد کی تطویر کا اندیشہ ہو تو چاہیے جو آپس میں کہ مسجد میں نہ چلتے ہوں وہ جو پاک جہاں  
 ہو لیکن مسجد نبوی میں زمانہ اندس میں سنگریزے بکے تھے لکن خوش تھا کھانے والے  
 زمانہ کے اور شاید یہی عمل کو اس بار جو عداۃ المسلمین میں سے کہ مسجد میں جوتے پہنکر داخل ہونا  
 بے ادبی ہے اور مسجد کی شان و عظمت کے خلاف ہے۔

اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ جو آپسنگر ساد پڑھنے کی فضیلت  
 قصد مخالفت کفار کے ساتھ مختص ہے اور جب کفار جوتے کھڑے رہیں گے تو اب مخالفت  
 جو تا پہنکر نماز پڑھنے میں رہے بلکہ جو انکارنے میں ہوئی اور اسی علت سے اب جو تا انکار  
 ثابت ہوا۔ دوم یہ کہ مخالفت کفار کے قصد سے ہیں وہ جو تا پہنکر نماز پڑھنے کی اجازت  
 ہے جو پاک ہو اور اس سے اندیشہ تطویر مسجد ہو اور بات آج حال نہیں ہے کہ جہاں  
 سے مسجد کی تنہیس و تطویر کا کافی اندیشہ اور غن غالب ہے لہذا ان جہاں کو کہیں کہ مسجد میں  
 جانا ہرگز درست نہیں را خواجہ حسن صاحب کا یہ فرمان کہ جو تا انکارنے سے پاک ہو جائے چھین  
 صحیح نہیں کیوں کہ نجاست غیر ذی جرم سے بغیر دھوئے ہرگز پاک نہیں ہو سکتا کسی حدیث

سے ایسا ثابت کئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ حدیثیں آپ نے لکھی ہیں ان کی شریعت دیکھئے شرع مشکوٰۃ میں  
 ہے اعدا النجاسة مثل الجمل ونحوہ یصیب التوب اور بعض الجسد فان ذلك لا يبطئ الا  
 العسل ليجعلها كذا ذكره الطبري۔ یعنی پتیاں اور اس کی شکل نجاست کچھ سے باہر کمال  
 ہوتے تو وہ بلا حیلان غیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ  
 مشتمل اللغات شرع مشکوٰۃ میں بھی مذکور ہے۔ المذہب غیر ذی جرم مثل ہل وغیرہ فی واجب  
 است۔ در مختار میں ہے۔ وان لا حجر جرم الجمل فیجسل۔ یعنی اگر پتیاں کی طرح نجاست  
 غیر ذی جرم ہو تو وہ حرام لازم ہے۔ شاہی میں ہے فیجسل ای اغتف قال فی الذخیرۃ والمختار  
 ۔ خمس ثلاث مرات وبترکب کل مرة حتی یقطع القاطر ویذهب الندوة ولا یشر  
 نہیں۔ یعنی ذخیرہ میں ہے کہ مختار ہے کہ تین مرتبہ دھو جائے اور بہر مرتبہ اتنا وقت لیا  
 جائے کہ قاطر ہواؤں سے پاک ہو اور تری باقی رہے۔ بالکل خشک ہونا شرط نہیں۔ خواجہ صاحب کا  
 خیال کہ نجاست غیر ذی جرم گڑنے سے پاک ہو باقی ہے بالکل غلط اور کتب دینیہ کی تصحیحات  
 کے خلاف ہے۔ اور نجاست بخمدہ کہ نجاست غیر ذی جرم سمجھا ملا لک کی سب اور باوجود  
 قد جے اور اکی سال دینہیں قلم اٹھا کمال برائت ولاحول ولا قوۃ ربی یہ بات کچھ پیش  
 شریعت میں جوتے ہو گڑنے سے پاک ہونا بیان کیا ہے اس سے ان کی نجاست سے پاک  
 ہونا عا د ہے؟ یہ حدیث کی شریعت سے معلوم کیجئے۔ مشتمل اللغات شرع مشکوٰۃ شریف میں  
 وہ نجاست متنجست کہ پیچھے انہاں تعلق گرفتار است بغسل یا غفر نہیں بلکہ روایا  
 بارش۔ یعنی حدیث میں خشک نجاست دھوئے کہ اگر وہ جوئے یا دھوئے کہ لک جائے تو زمین  
 سے گڑے سے پاک ہو جائے گا اور یہ بات قرآن مغل بھی ہے کہ خشک نجاست اگر جوتے



ہونا۔ دوسرا مخالفت کفار کا قصد۔ اور تیسری وجہ علماء ابن عابدین نے رد المنار میں یہ تحریر فرمائی  
 کہ اس زمانہ میں مسجد نبوی میں سنگرزے بچے تھے فرض ہجرت تھا لہذا پاک جہانوں سے اس کی  
 تلوین کا اندیشہ نہ تھا۔ بخلاف ہمارے زمانہ کے کہ اب فرض ہجرت ہیں پاک جہانیں بھی پریشان  
 چاہتے ہیں کہ اس سے تلوین مسجد ہوگی اور حالات بدستور سے ضرور حکم بدل جاتے ہیں حضرت  
 ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ کائنات انقلاب تقبیل و تبد ہوتی المسجد فی زوال  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضور کے زمانہ میں مسجد کے اندر کتے کتے جاتے  
 تھے اس کا بھی تو باعث تھا کہ فرض قائم تھا تلوین کا اندیشہ نہ تھا کیا اب بھی خواہ صاحب  
 اہانت دیں گے کہ فیشن ایبل جنٹلمین ہٹ پیکر کتا خانوں کے مسجد کے اندر آیا کریں۔

اسی وقت اہانت ہیں اس حدیث کے شریع میں فرمایا: گفتہ اند کہ اس دراہتک

اسلام بود براہت اصلہ ہیں اذل دار و شد از کریم مساجد و تطہیر آن مخالفت اکل  
 از حد آدن غالب و حاکمات و مانتن و ما اور بندہ آنا انکو پاک دقتے امر کر دند و کشتن مگن  
 یعنی یہ حکم باعث اصلہ کی بنا پر ہوتا ہے اسلام میں تھا اس کے بعد مساجد کی تکریم و تطہیر احوان  
 کی مخالفت و عجبہ اشت کا امر وارد ہوا۔ اور کتوں اور ہانوروں کو مسجد شریف سے روکنے  
 کے لئے دروازے اور کیوڑ بنائے گئے یہاں تک کہ ایک وقت کتوں کو مار ڈالنے کا حکم  
 دیا گیا۔

اب الحمد شہ خراج صاحب کے تمام وہابی تنہا ہی شبہوں کا قلع فح ہو گیا۔ اور  
 مسئلہ خوب واضح ہو گیا اگر خراج صاحب اب بھی نہ سمجھیں تو بعون اللہ تعالیٰ ایک بسوط  
 غریب سے ان کے اطمینان کی کوشش کی جائے گی مگر تعجب ہے کہ اس قدر صاف مسئلہ

میں انہیں جس طرح ہونی چاہیے تو اتنا سمجھ دینا کافی تھا کہ تمام دنیا کے مسلمان مسلمانوں سے  
 مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اس پر تہم است کے نہیں ابھارنا چاہیے اور ہر  
 سب کا مل رہا ہے یہ مسئلہ اجماعی ہو گیا آج بھی تمام مسلمان اس کے حامل ہیں اور کسی مسلمان  
 کی صحت کے لئے مسلمانوں میں اس کا بلا تکثیر رائج ہونا بھی دلیل شرعی ہے۔ حدیث شریف  
 میں ارشاد ہوا۔ **مَادَا لِلْمُسْلِمِينَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ حَسَنٌ** جو مسلمانوں کے نزدیک  
 بہتر ہے اللہ کے نزدیک بہتر ہے۔ **اللَّهُ تَعَالَى أَمْرًا** وہی ہے جس سے اتفاق الرسول  
 میں بعد مآئین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل اخر منین **لَوْلَهُ مَا قَوْلٌ وَفَصْلٌ جِهَدٌ**  
 وسانک مصیبا۔ یعنی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف کرے بعد اس کے کہ  
 حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹا رہا ہے تو اس سے حال پر چھوڑ  
 دیں گے اور اسے دونوں میں داخل کر دیں گے اور کیا کسی بری چیز کی جگہ اس آیت کی  
 کی تفسیر میں حضرت امام غلامرضا ابوبکر کاتب محمد اشرف بن احمد بن محمود تفسیر ہارک التہذیب  
 میں فرماتے ہیں **وَهُوَ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْجَمَاعَ لَا تَخُوزُ مَعَهُ لَمْ يَأْخُذْ بِهَا كَمَا لَا تَخُوزُ مَعَهُ الْفَرَقَةُ** کتاب  
**وَالسُّنَّةُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمَعَ بَيْنَ اتِّبَاعِ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ مَشَاقِقَةِ الرَّسُولِ**  
**فِي الشَّرْطِ وَجَعَلَ حُرَاةَ الْوَعْدِ الشَّدِيدِ فَكَانَ اتِّبَاعُهُمْ مَاجِبًا كَمَا أَنَّ اتِّبَاعَ الرَّسُولِ**  
 یعنی یہ آیت دلیل ہے کہ اجماع محبت ہے اس کی مخالفت جائز نہیں جیسے قرآن احادیث  
 کی مخالفت جائز نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی راہ کے سوا اور کسی راہ کے  
 اتباع کو مخالفت رسول کے ساتھ شرط میں جمع فرمادیا اور اس کی جڑ امید شدہ شہرانی تو  
 مسلمانوں کا اتباع رسول کی مولات کی طرح واجب ہوا تفسیر خازن میں ہے۔ **وَدَلَّكَ**

لان اتباع غیر سیدھا ہو سبب و هو مفارقتہا اعتدالہا فوجب ان يكون اتباع سیدھا  
الموسمین و لہذا جماعتہ ضروریہا۔ یعنی یہ اس لئے کہ مسلمانوں کی راہ کے سوا اور دو سرے راہ  
کا اتباع اور وہ جماعت سے مفارقت کہ تاہی حرام ہے تو کوشین کی راہ کا اتباع اور ان کی  
جماعت کا نام واجب ہوا۔

اس مضمون پر بکثرت نصوص وارد ہیں۔ اور کوئی عاقل جو اسلام کا یہ خواہ نہ سمجھ  
گواہ دیکھے گا کہ ایسا اگر جس میں تمام دنیا کے مسلمان متفق اور متحد ہیں اور اس میں ایسا  
اختلاف نہیں اس کو مورد بحث بنائے اور مسلمانوں میں جھگڑے اور فساد پیدا کرے یہ سیدھا  
کی بے حرمتی کے لئے مہولہ و خواص کو ہر طرح کے جو تے بہن کہ مسجد میں آنے کی اجازت  
دے اور فساد کی ایک بنیاد قائم کرے یہ خیال خواجہ حسن صاحب ہی کے دماغ عالی میں پیدا  
اور اس پر آپ تراشیدہ دل کے ثواب کے بھی امیدوار ہیں اور جو تاپہنکہ مسجد میں آنے  
کو سنت مسجد سے ہی انشائی نہیں بلکہ جو تاپہنکہ مسجد میں آنا واجب قرار دیتے تھے اور  
جو اس میں ان کے ساتھ نہ ہو اس کے ایمان میں شک کرتے ہیں کس قدر ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ  
ہدایت فرمائے۔ آمین۔

# المعجزة العظيمة المحمدية

۱۳۴۵

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و عامیان شریعہ متین میں مسئلہ میں کہ مورخہ  
۱۷ شعبان المعظم ۱۳۴۵ھ کو مغرب سے وقت بجانب قبلہ ایک روشن ستارہ نے  
ٹوٹ کر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک محمد صفا آسمان پر  
نمایاں کیا۔ جب پورے کے اکثر مقامات کے سڑروں باشندوں نے دیکھا یا سنا  
کہ شمع قدرت یا آسمانی شہادت کو معجزہ کیا جاسکتا ہے؟ جواب مع عقل و نقلی دلائل  
تحریر فرمائیں۔ آمین و اوجہوا۔

احقر نور اللہ حال کاتب الہ آبادی ۳۱ رمضان المبارک

۱۳۴۵ھ

الجواب بعون الملک الوہاب

ہر امر عجیب و غارق عادات جس کے ظہور کا تعلق نبی کی ذات و صفات اور

خاصہ حالات سے جو اگر وہ تحت تختی و مقترن بدعنوانے نبوت ہے تو مجرور  
 ہے وہ آیت لیکن بروجہ تشبیہ و تغلیب آیت پر بھی مہر نو کا اطلاق شامل و ذیل  
 ہے مہر پہنچ بھی نبی کی حیات ظاہری سے خاص نہیں بلکہ نبی کی وفات کے بعد  
 بھی مہم اور تاقیات باقی ہے۔ حتیٰ کہ نبی کی امت میں کسی ولی کی کدست بھی کسی نبی کے  
 معجزات سے ہے غرضیکہ نبی کی وفات کے بعد بھی اس سے منہست رکھنے والے  
 امور غار و غایت و اگر ہمارے قدرت الہی آیات و معجزات دکھلائیں گے کہ چونکہ وہ  
 نبی سے متعلق ہیں اور ہر حالات قرآن و احوال و خصائص بھی حکم مقترن بدعنوانے  
 نبوت اور تحت تختی میں زہیدی شریعہ اعیار میں ہے ۔

( اید : اللہ سبحانہ بالمعجزات الظاہریۃ والایات الباہرۃ )  
 معنی الایۃ العلانیۃ علی صدقہ والمعجزۃ من الایات مع  
 التقدی بحدیث اور اسے سبحانہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ  
 و آلہ وسلم کی تائید فرمائی ظاہر معجزات اور کھلی ہوئی آیتوں کے  
 ساتھ ۔

آیت کے معنی یہ ہیں کہ ایسی علامت حضور کی صداقت پر دلالت کرے  
 اور مجرور بھی وہی آیت ہے جو تختی کے ساتھ ہو اور بھی زہیدی میں ہے ۔

والقوم بعدون امثال هذا کشف الصدور و اخللال  
 الغمامۃ والتسلیم والحجر معجزات علی سبیل التشبیہ و  
 والتغلیب اور قوم یعنی آنحضرت کرام نے ایسی آیتوں اور نشانوں



کو جو بغیر توحی کے ہول جیسے شق عدد اور اہر کا سایہ لانا اور غیر  
کاسلام کرنا سبغات میں بروہا چشم بہ تغلیب شمار کیا ہے :

فناوی حدیثیں ہیں ہے ان کلمات الاول من بعض صحرات النبی صلی  
اللہ علیہ وسلم ولی کی کرامت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت میں ہے  
پھر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت باقی اس کے حوالے نبوت پر  
توحی قائم اور نبی کے تحت تمدن اور تحت نبوت جو ان نظام محمول و خارق عادت  
صادر ہو وہ اس نبی کا مجزہ ہے نبیوں کا مجزہ آیات فعل الہی ہے جو مسکین و مشرکین پہنچانا  
کو نبی کی مخالفت اور اس کے مقابلہ معاوضہ سے عاجز کر کے اس نبی برقی کے وحی  
نبوت و رسالت کی تصدیق اور اس کے دین نبیین صمدت و حقانیت کی توثیق کرے  
تو اس کے لئے نبی کی حیات ظاہری کی حاجت نہیں۔ نشر الحاسن میں ہے کل یحل  
خلق للعادة مستلزم صدق انبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا دواع  
من الرسالة معجزة لہ۔ ہر فعل جو خارق عادت خلاف معمول ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا مجزہ ہے۔ احوال العلوم میں ہے۔ وجہ دلالة المعجزة علی صدق الرجل ان کل ما  
یعجز عنہ البشر لہ یکن الا فعل اللہ خافی۔ نبیوں اور رسولوں کی سچائی پر مجزہ کے  
دلائل کرنے کی وجہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کے مقابلہ سے انسان عاجز ہو وہ امتدوی  
کی طرف سے اور اسی کا فعل ہے۔

حدیث مذکورہ شرع طریقہ محمدی میں ہے ما المعجزة عن هذا الا بتقریر لیلحیاة  
الرسول بل تكون بعد موته ایضاً تو اس بناء پر مجزہ کے لئے رسول کا حیات ظاہری

کے ساتھ زور بنا شرط نہیں بلکہ سبب ان کی وفات کے بعد بھی ہوتا ہے۔

جب حضور ہجرہ کے لئے رسول و پیغمبر کی حیات ظاہری شرط نہ تھی تو بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ بھی فرق عادت ظاہر ہوں سب ہجرت ہیں کیوں کہ وہ مقرون بالتحدی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تین شہادت دیتے ہیں کہ اولاً بقرآن صریح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین نبین کی صداقت و حقانیت پر دلالت کرتے ہیں اور مستحکم ہیں و معاندین اس کے معارض سے عاجز اور مقابلہ سے بہرت ہیں۔ ثانیاً حدیث میں ہے اکثر معجزات الانبیاء لاسیما نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم و فتن من عباد علی النبوة انبیاء کرام علیہم السلام کے اکثر معجزات خصوصاً ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر او مائے نبوت کے واقع ہوئے اور بھی خاواہی حدیث میں ہے ان کلمہ واقع منہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد النبوة مقرون بالتحدی لان قرآن انوالہ و احوالہ فاطقة بل حواء النبوة و تحدیہ المخاصین و اظہارہ ما بقہ بعد و بعد یہود و نجرانست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد نبوت ظاہر و واقع ہوئے وہ مقرون بالتحدی ہیں۔ کیونکہ حضور کے دعوئے نبوت اور حضور کے مخالفین پہا تھی۔ اور حضور کا وہ باتیں ظاہر فرماتا جو منکرین و مخالفین کو قور دیں اور عاجز کر دیں ان تمام امور پر حضور کے اقوال اور احوال کے قرائن ناظر ہیں۔ شرح الشفا للعلما علی قاری میں ہے معجزة نبینا صلی اللہ علیہ وسلم لا تبید ای لا یفنی ابداداً لا تنقطع (ابوابہ) علامۃ الدالۃ علی صدقہ (تجدد یوماً یوماً ولا تصحیل) ای ولا تزلزل صلا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہجرت ہمیشہ رہنے والا ہے اور کبھی منقطع

نہ ہو گا اور حضور کی آیتیں یعنی حضور کی سچائی اور صداقت و حقانیت ہر دلائل و اس  
والی علامتیں دن پر دن نئی ظاہریوں کی اور کبھی کمزور نہ ہوں گی یعنی ہرگز زائل نہ ہوں گی  
دریغہ ندیہ میں ہے۔ انہ کان بہوشا الی الثقلین فغانم الانبیاء والمرسلین والمعجزات  
الظاہرة بآئینہ علی الزمان وشہادۃ قائمۃ فی الفانۃ علی حقائق البشریت بیشک  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہان کے سے پیغمبر بنا کر بھیجے گئے اور آپ خاتم ہیں تمام  
نبیوں اور رسولوں کے اور آپ سے کئے ظاہر و باطنی ہجرات زمانہ کے قیام سے تک  
باقی ہیں اور صدق نبوت کی شہادت قیامت تک کے تمام لوگوں پر قائم ہے۔

افضل القرایم ہے ان ہذا التسریعة کات بآئینہ علی صفحات الدھر  
الی یوم القیامۃ بالمعجزات العقلیۃ الباقیۃ لیرھا ذو البصائر بشریات و شریات نیا  
کے پردہ پر قیامت تک رہنے والی ہے۔ یہ شریعت فاضل کی گئی ہے ہجرات  
عقلیہ کے ساتھ جو جاتی رہیں گے تاکہ انہیں عقل کی آکھ دے دیکھیں۔

جامع الکرامت میں ہے: وکان ہذا کصلی اللہ علیہ وسلم کا نہ موجود  
بین امتعلیثا ہدوت معجزانہ ہد حیاتہ کما نواہد ہدوتہ فی حیاتہ صلاۃ  
تعالی علیہ وسلم لیزداد الذین آمنوا ایمانا: ان ہجرات کے سبب گویا کہ حضور اکرم صلی  
تعالی علیہ وسلم اپنی امت کے درمیان خود موجود ہیں کہ لوگ آپ کے ہجرات کا مشاہدہ  
آپ کی وفات کے بعد کر رہے ہیں جیسا کہ آپ کی حیات ظاہری میں مشاہدہ کرتے  
تھے تاکہ ایمان والوں کے ایمان زیادہ ہوں۔

واقعہ مذکورہ سوال مستعار کا بصورت شباب عجب نازل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم

ہر قرار پر کیا پھر اس کا تفسیرات کے بعد اسم پاک کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو جائے حسب  
 تصریحات بلا یقیناً وہ سرکار رسالت آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تین بھروسے کیونکہ  
 ظاہر ہے کہ نہ کسی خدایان کا کام تھا نہ وہ کسی مجہول الحال کا نام تھا نہ کوئی پہل و بے سنی  
 کا کوئی جگہ ایک خلیل الہی اور کرشمہ قدرت کبریا کی تھا جس نے اپنے پیارے محبوب  
 حقیقی مطلب حقیقی نعمت اسطریق برگزیدہ نبی برحق پیغمبر عظیم رسول مکرّم محمد رسول اللہ  
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم فہم اسم پاک و معظم کو چمکا کر روشن فرما کر بھٹکتی گم کردہ راہوں  
 کو متنبہ کر دیا اور ساقی غفلت آشنادوں کو بیدار فرمایا کہ یہی سرکار ابد قرار ہیں جن کا درج  
 متین قیامت تک قائم و باقی نور جن کی نبوت کریمہ در رسالت عظیمہ دائم و لازوال ہے یہ  
 ظہور اسم ہدایت زبان حال سے کفار پر تندی فرما رہا ہے کہ ہے کوئی دین کوئی مذہب  
 کوئی ملت کوئی فرقہ جو اسلام کی ایسی کھلی صاف روشنی مبارک مثال پیش کر سکے والا  
 واللہ ہرگز نہیں فان لم یفعلوا اولیٰ ففعلوا فان تعالوا والحق وقود حال الناس  
 والجماعة اعدت للكفرین۔ تو اے مخالفین اسلام! اگر تم ایسی ظاہری مثال پیش نہ  
 کر سکو اور یقیناً تم ہرگز پیش نہ کر سکو گے۔ تو ڈھو اس آگ سے جس کے ایندھن آدمی اور پتھر  
 جنہیں وہ کوئی بہت بڑا پتھر ہے ہیں اور وہ سقر کی گئی ہے صرف کافروں کے لئے۔

اللہ تعالیٰ اسم اعظم قرم معظم کو مرتفع فرما کہ اپنے بندوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے امتوں کو بشارت عظیمہ دے رہا ہے کہ جس پیارے نبی کی پیروی جس برگزیدہ پیغمبر  
 کی اطاعت جس رسول کی تعظیم کے اتباع میں تیسری مراتب سعادت عطا ہوں تیسری جگہ  
 الہی حق تعالیٰ اور عذاب آخرت سے نجات ملے اس کا نام پاک و مبارک ہے جس نے مشعل

ہدایت بنا کر مطلع ہلال پر چمکا دیا اور حسبِ وعدہ قرآنی دفعۃً لکھ ڈالنے پر نہایت  
 لئے تیار اور کھینچا کہ اسم مبارک کو رخصت و ہندی کے ساتھ تم پر سایہ لگن فرما دیا۔ یہ  
 اپنی سعادت اور فزونی تھی اور سترت اور فزونی میں ماننا استعانت و ہمت کی طرف  
 غیر سعادت اور صراطِ مستقیم و ہدایت کی طرف بھار بھار بھار رہتا رہا ہے ان ہند  
 صراطِ مستقیم فَا تَسْعَوْنَ وَلَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَكُونُوا بِقِيَامِ سَبِيلِ  
 سیدھی راہ ہے۔ تو اس پر پہلو، اور دوسری راہیں: اختیار کرو کہ سیدھی راہ سے  
 بھٹکا دیں۔ بلاشبہ یہ ظہورِ سہو پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی نبوت و رسالت کے بقا و قیام و دوام کی نین شہادت اور دینِ صدق و برحق ہونا  
 کی برہنہ ساطع اور اس کی صداقت و حقانیت پر دلیل قاطع ہے جس کے چھوٹے کچھ  
 و مشرکین و مخالفین اسلام مہوت اور اس کے مقابلہ و مبارزہ سے عاجز و قاصر ہیں  
 معجزہ کی تعریف ہے اور تباہی اس پر صادق۔

شریٰ مقاصد میں ہے المجرۃ ہو محل من اللہ تعالیٰ یقصد بحسنہ  
 التصدیق۔ معجزہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق  
 مقصود ہے۔ اب کون سے جو اعجازِ محمدی ہونے میں شک لائے اور معجزہ کے  
 میں کلام کرے۔

مسلمانو! ہو شیخ و خبردار بہت سوچئے اور غائب غفلت میں  
 اتنا کچھ کھو چکے کہ اس کی تلافی دشوار ہے۔ مگر جو کچھ اتنی راہی کہ سنبھالو اور ظہور  
 نہیں بیٹھ دے رہا ہے کہ اسی مبارک و محترم نام والے سرکارِ ابد قرار کے سایہ میں قیام

سب کچھ ہے۔ صدق و اخلاص کے ساتھ ان کی اطاعت ان کا اتباع ان کی پیروی یہاں  
 لئے سہل و رغبت و عزت اور معراج ترقی ہے۔ اس سے! ہر جو نے ان سے بھر جانے  
 روگرداں ہو جانے میں تباہی لئے ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ قال عز وجل  
 ان الذین یحادیثون اللہ ورسولہ اولئک فی لا ذلیعین کتب اللہ لاغلیب لہما ورسول اللہ  
 فوی عنہ پڑہ بیشک وہ لوگ جو اللہ و رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ  
 ذلیلوں میں سے ہیں اللہ علیہم چکا کہ ضرور ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول کا  
 آئیں گے بیشک اللہ قوۃ والا عزت والا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ عن بعد اتم  
 واحکم۔

کہ الصد المتصیر یجلی اللہ المتون

محسنہ نعیم الدین غفرلہ

۱۵، شمال الکریم ۱۲۴۵ھ

# عرس کا حکم

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شریعتین ربنا۔ کان بین دونوں ان تہا  
 جہم جہین کی قبول پر عرس کرنا جائز ہے یا نہیں! کتاب بستہ کتاب اور یہ عرس سے یا معنی  
 میں بہارات عربیہ یا فارسیہ وترجمہ مرحمت فرما رہے تھے یا مجرد عن ان کس شکل میں۔

فقط والسلام

مستفتی

مولانا انوار الحق مدظلہ العالی صاحب

مؤرخہ بھینچن قہر پور ضلع خٹکڑہ

## الحمد لله المملک الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم۔ عہدہ و تصور رسولہ لکریہ

بزرگان دین کے مزارات پر ان کی وفات کے دن جو لوگ زیارت ایصال  
 ثواب و حصول برکات کے لئے سالانہ حاضر ہوتے ہیں اس کو عرس کہنے میں غیاث اللغات  
 یکہ ہے مجاز یعنی مجلس علماء فاتحہ بزرگان کہ روز وفات بعد از سالے کنند چرا کہ رحلت

از غمکہ دنیا بستر شادی عروسی است بخت عاشقان حق چنانکہ سعدی فرماید  
 عروسی بود نو بہتے ماتمت اگر نیک روزی بود عاقبت

لغظ اس مثنوی کے لئے حدیث شریف سے ماخوذ ہے نکیر بن قبریں جہاں  
 شان کے بعد بندہ روم سے کہتے ہیں۔ نَعْرُكَ نَوَاقِیَ الْعَرُوسِ لَا یُؤَدُّ ظِلًّا إِلَّا أَحَبَّ أَهْلِهِ  
 اَلْیَوْمَ یُخْرِجُ نَقَّاءَ الْقُرْبِیِّ یعنی سوہا مثل سونے عروس کے جس کو اس کے اہل کے اس کے  
 سب سے پیارے کے سوا کوئی نہ ہوگا ہے: فی الواقع حب منزل اول کے امتحان کا دہرہ  
 و اختلاص میں بندہ فاسیاب ہوا اور رحمت و کرم سے نوازا گیا۔ تو وہ دن اس کے لئے دنیا  
 کے تمام ایام سے زیادہ شادی و خوشی کا دن ہے اور حقیقت میں وہ آج ہی دلدہا ہوتا  
 ہے کہ مانگہ رحمت اس کی نادر واری کرتے ہیں اور جنی سامانوں سے اس کی قبر کو دھڑپ  
 بہار بنا کر اس سے آرام کی ٹیست سونے کی درخواست کرتے ہیں جس کا بیان حدیث  
 شریف میں ہے اَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَامِعَةٌ لِرُوحِهِ ان صدق عبیدی خاخر شوق من الجنة و  
 افتحوالہ ما بال الجنة فی اخرہ رواہ احمد۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲) ترجمہ جواب شانی  
 دینے کے بعد آسمان سے نکلنے والا ناکر تاج ہے کو میرے بندہ نے سچ کہا ہے اس کے  
 لئے جنتی خوش بچھاؤ اس کو جنتی لباس پہنتا و اس کے لئے جنت کی طرف دو دروازہ کھلا  
 دیتا جن کے لئے قبریں یہ عزت و کرم ہوا ان کے لئے موت کے دن یقینی شادی کا دن  
 سے اس لئے اولیائے حق کے روز و عاقبت کو روز و سرس اپنا: نقل بجا اور حدیث شریف سے  
 ماخوذ ہے۔

یہ تو لفظ عروس کے معنی کا ایک مختصر بیان ہوا اب مسئلہ عروس کے متعلق عرض کیا



کیا جاتا ہے۔

عمر کا جو اندر بے داشت تہاہ کا محل نہیں ہے۔ اکثر شریعت میں اس کی کوئی  
سزا بھی نہ پائی جائے تو بھی بسبب عدم درودِ مخالفت کے جائز ہوتا کیونکہ عدم مخالفت  
کی کا نام اباحت و جواز ہے۔ قال اللہ تعالیٰ وایہا الذین امنوا لا تنشئوا من شبہا ان  
تبدلکم تمسوا ثم وان تنشئوا فعنہا احسن بدل القرآن تبدلکم عفا  
اللہ عنہا۔ اے ایمان والو! تم بہت چیزوں کو دریافت نہ کرو۔ اگر کوئی عہد ظاہر دیا جائے  
تو تمہیں گمراہی گمراہی سے گمراہی اور اگر تم زمانہ نزولِ قرآن میں دریافت کر دے تو خاسر کر دیا جائے  
گا اللہ نے وہ صاف فرمادیا ہے :

اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جس امر پر شریعت ظاہر دے محمد و یا ہوا  
صاف ہے اس پر مواخذہ نہیں اور مباح اسی کو کہتے ہیں کہ اس کے کرنے پر کوئی مذاب  
نہ ہو حدیث شریف میں وارد ہوا تھا سکت عنہ فہو عفو عنہ یعنی جس چیز کے  
بیان سے سکوت فرمایا وہ صاف ہے یعنی اس کے کرنے پر کوئی مذاب نہیں دوسری  
حدیث میں ہے وسکت عن الاشیاء من غیر سوء فہی ان لا تجتہوا عنہا  
اللہ تعالیٰ نے بہت سی چیزوں سے بغیر نیان کے سکوت فرمایا ہے تم ان میں بحث  
نہ کرو یعنی نیان سے تو اللہ تعالیٰ پاک ہے تو جن چیزوں کا بیان نہ فرمایا ہو تو وہ بھی نہیں  
سنا کہ وہ فرائض جو گئی ہوں۔ تو علم میں حاضر ہونے سے پہلے چیز کی نسبت کوئی نہ کر  
ظاہر نہ فرمایا اس سے صاف مرضی معلوم ہوتی ہے کہ اس کے کرنے پر کوئی مواخذہ یا حد  
نہیں۔ ان آیات و احوال سے فقہاء نے یہ قاعدہ حاصل کیا کہ الاصل فی الاشیاء

الاباحۃ یعنی اصل چیزوں میں جانب شرع سے اباحت ہے تو میں پر ممانعت وارد  
 نہ ہو وہ اباحت اصل شرعی پر ہے۔ اما الاباحۃ الاصلیۃ فی ذالت یعنی المعقولات  
 نفس مالا بعد خطیۃ فیہا للشیعہ و علی غیر ذلک، اس قاعدہ کا مفادہ اور اس اصل فہم  
 سے ہزار مسائل متعلق ہیں اور کوئی مدعی اسلام ایسا نہیں جس کے کثیر سوالات اس  
 اصل کی شہادت نہ دیتے ہوں جب یہ اصل کثرت و حدیث و فقہ سے ثابت ہو گئی  
 تو عاقل کے لئے جان لینا کافی ہے کہ عرس پر ممانعت کا دعوہ جو نکاح کے جواز کی مضبوط  
 دلیل ہے منکرین عرس کا کچھ بھی ہائے جان و چرا نہیں ہے۔ جب تک کہ وہ ممانعت عرس  
 کو کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ کریں اور ممانعت پر اصل کوئی دلیل نہیں۔ تو جواز یقینی ہوا  
 یہ تو اس فقہ پر ہے جبکہ فرض کر لیا ہائے کہ عرس کا کوئی ثبوت موجود نہیں اور ان آثار شریف  
 ہائے کہ علماء اصحاب و مشائخ کے یہاں مدتبہائے دراز سے ہر ہر حکم میں عرس معمول ہے  
 مسلمان اس میں عام طور سے شرکت کرتے ہیں اور اس کو موجب خیر و برکت مانتے  
 ہیں اور یہ سخن سمجھتے ہیں۔ تو کاذب اہل اسلام کا عمل اور صاحبین کا خیال کسی چیز کے  
 استحباب کے لئے خود ایک دلیل ہے حدیث شریف میں وارد ہوا تھا انما  
 المتسلطون حسنات فحق و حق اللہ حسن، جو اہل مسلمانوں کے نزدیک بہتر ہوئے  
 قتالی کے نزدیک بھی بہتر ہے: اگر منکرین عرس کی کوئی دلیل معلوم نہ تھی تو انہیں  
 اتنا ہی سمجھ کر استسنان کا قائل ہو جانا چاہیے عذاب میں آپ کو عرس کے ثبوت  
 دلائل، خود کہنے کو عرس میں زیارت مستحبہ ہوتی ہے، قنات قرآن پاک ہوتی ہے  
 ذکر خیر اور ایصال ثواب جو تکبیر ہے سب چیزیں احادیث سے ثابت ہیں۔ زیارت قبول

کے لئے حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ انت لم یحضر  
 عن زیارة القبور عندہا یعنی میں نے نہیں زیارت قبور سے چلے کیا تھا میں  
 اب ان کی زیارت کرو۔ اور بہت حدیثیں ثابت قہر کی ترغیب میں ہیں مگر کھانا  
 بہت دھرمی اور انتہائی نفسانیت ہے رکھنا بات کہ کس میں بہت نقصان کہاں  
 تھی ایہ سوال خود لائینی اور ناقابل انتفات ہے کیونکہ کسی چیز کے ہاں یا سبب میں  
 سے لئے اس کی اصل کا ثابت ہونا کافی ہوتا ہے در تمام حالات میں بہت گناہ ہو چکیں  
 حے اور ان میں جیسے دنیا ان کی تائید کرنا اعانت علی العصیت ہو کیونکہ در سر کی پینٹ  
 قصائل زمانہ اللہ کس میں نہیں پائی گئی جلد کی ہمتیں میں ہاقتیں صف بندوں کے ساتھ  
 کب مرتب تھیں۔ استخوانوں میں یہ شان کب تھی لیکن اگر آپ اپنے اس قول کے اصل  
 نہیں مانتے ہیں اور مصیبت کذائی ثابت ال اصل ہونے سے خارج نہیں کر سکتی سے تو  
 عرض کہ بھی غیر ثابت ال اصل نہیں کہا جاسکتا خاص کر ایسی حالت میں جبکہ وہ احادیث سے  
 ثابت ہو جیسا کہ تفسیر و شعور میں مروی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 شہدائے احمد کے مزاروں پر سال کی پہلی تاریخ کو تشریف لے جایا کرتے تھے اس  
 حدیث کو شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے فتاویٰ کے صفحہ ۲۸  
 میں ذکر فرمایا۔ اب دہلیہ عذر کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر تشریف لے جاتے رہے ہوتے  
 تو دو ایک خادم براء ہوتے ہوں گے وصال کثیر کہاں سے ثابت انتہایت ہی عجیب  
 اور بہت ہی کمزور بات ہے کیونکہ اول تو یہ قیاس کہ حضور سید الانبیاء صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں اس موقع پر صرف دو ایک صاحب ہی رہے ہوں گے۔

ہے اصل ہے دلیل ہے اس کے لئے کوئی نقل و کار ہے۔ علاوہ ان کے فرض کیجئے دو  
 ایک خادم بھی ہرگز نہ ہوتے ہوں تو بھی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج سین پر تشریف  
 سے ہمارا مسلمانوں کے لئے اس عمل کو سنت نہ کہے مگر اور جب باتہاں حضور صلی اللہ علیہ  
 وسلم تاج سین پر اہل اللہ کے وزارت پر جانا سنت ثابت ہوا تو کون امتی ہے جس کا کوئی  
 شخص بھی اس سنت کی اداسے دوک سکے تو اگر کسی مزار پر اتباع سنت کی نیت سے کچھ  
 جانے والے ہمارے زمان میں ہر ایک سنت کا حال ہو گا وہ ان کے بیک وقت جمع  
 ہونے سے وہ سنت اٹھ نہ جائے گی۔ اس لئے اس اجتماع کو عدم جواز کی دلیل بنانا  
 غلط و باطل ہے۔ اور اس میں اپنی رائے سے سنت کی تقلید لازم آتی ہے حقیقت  
 عرس اسی قدر ہے جو بکثرت احادیث سے ثابت ہے جب بقصد زیارت اتباع  
 سنت بکثرت مسلمان کسی مزار پہنچے اور وہاں اجتماع مومنین حاصل ہو گیا تو اب وہ  
 دیگر حدود قرآن صدق ہستین مثلاً غل میں سے ہیں یہی کام عرس میں ہوتے ہیں علما  
 صلحاء اولیاء اہل اللہ ہر طبقہ کے لوگ اس ادائے سنت کے لئے آتے ہیں ان حضرات  
 کی زیارتیں ان کی ملاقات ان کا شیخیں صحبت یہ ایک اور نعمت ہے جس سے لوگ  
 دنیوی و اخروی منافع حاصل کرتے ہیں جب اس مبارک مقصد کی بدولت اجتماع ہوتا  
 اس کے فرض وغیرہ کا نظام نامائیں کی سہولت کے لئے ضروری ہو سکتا ہے۔ اور  
 حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بندہ گان خدا کے آرام کے لئے راستہ سے کاشا وغیرہ  
 کسی ایذا دینے والی چیز کا بٹا دینا بھی ثواب اور ایمان کی نشانی ہے۔ قال النبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ افضلها لا الہ الا اللہ

داوناها العاصلة الاوى عن الطریق جب را بکند رست تا تا بقدر ضرورت و ان چیز  
 بشا تا بھی ثواب اور ایمان کی نشانی ہے اس لئے اس سے بڑھ کر ان کو ایسا حق  
 کا آرام پہنچنا ہے تو ادا سے سنت کے لئے سفر کرنے والوں سے واسطے روشتنی و شش  
 نگر میں کھانے کا انتظام کرنا بطریق اولیٰ موجب برکت و ثواب ہوگا بہت ثابست ہو کیا وہ  
 شرع سے ثابست اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے اس کی مخالفت نہ ہو  
 نہ کرنا چاہیے کہ اس سے مخالفت سنت لازم آئے گی واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ السلام

کتب العبد المعتمد بحیلہ مفتوحہ

محمد نسیم الدین عفا عنہ العین  
 ۱۶ ربیع الآخر ۱۳۵۲ھ

مراد آباد

# مستورات اور پردہ

مسو خواتین کی عزت و حرمت اور ان کا پردہ صد ہا سال سے دنیا میں ضرب الملک ہے لیکن اس زمانہ میں مغربی تعلیم والے مسلمانوں کا تعصبات کی طرف کھینچ رہے ہیں اور وہ حکمران قوم کے حساب کو بھی ہنس سمجھ کر غریہ تقلید کرتے ہیں اور ان کا بیجا اصرار اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اپنی لائق محل کو بھی نکاح ثابت کرنے کے لئے حکم شرع کا بھی انکار کر رہے ہیں جو اصحاب سے پردگی کے حامی ہیں وہ پردہ کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور مسلمانوں کو مخاطبہ میں ڈالتے ہیں کہ پردہ خود شریعت کے خلاف اس لئے ہم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سوا کے صحابہ کرام سے کہیں سے پردہ کا شرعی ثبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں ہے مسلمانوں کی رضامندی کے لئے پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ اللہ و رسول جل جلالہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم کے حکم بسر و چشم قبول فرمائیں آمین۔

## استفتاء

غیر محرم عورت کو بے پردہ مرد کرنا کیسا ہے؟ زید کہتا ہے ہاں بے کسی طرح جائز نہیں پردہ سے بے ایمان لوگ مرد کیا کرتے ہیں۔ اور بکر کہتا ہے کہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ نے فتاویٰ رضویہ کتاب النکاح حصہ دوم صفحہ ۱۱ پر تحریر فرمایا



مردوں سے پردہ کریں اور اپنے نفس کو ان پر ظاہر نہ کریں۔ دوسری آیت میں ارشاد ہوا ہے۔  
 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْلُوا بَيْنَهُمْ سُبُلَ حَقِّ تَسْتَأْذِينٍ وَلَا تَسْلُوا عَلَىٰ أَعْيُنِهَا سَلْبًا  
 یہ ہے کہ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے موالد اور گھروں میں داخل نہ ہو یہاں تک کہ اجازت  
 نہ ملے اور مسلمانوں کو ان کے گھر والوں پر۔ تستائسول کے معنی تستاذ فا کے ہیں اور حضرت  
 ابی کے قبوت میں تستاذ فا ہی آیا ہے۔ صحابی رسول حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ سے مروی ہے قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَا لَأَسْتَأْذِنُ قَالَ يَكْتُمُ الرَّجُلُ وَالْجَمْعُ  
 وَالنَّسَبُ وَالْقُرْبَىٰ وَبِتَخَوُّجِ لِيُؤْذِنَ أَهْلَ الْبَيْتِ۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
 سبب اس سے کیا مراد ہے فرمایا آدمی سبب جان اللہ یا اللہ اکبر یا الحمد للہ پڑھے۔  
 یا لکھ کر سے لکھے سے آواز کے آتا کہ گھر والے اجازت دیں۔ دوسری حدیث میں ہے  
 تَسْلِيمٌ أَنْ يَقُولَ السَّلَامُ عَلَىٰ حُكْمٍ إِذَا دَخَلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِذَا أَدْنَىٰ دَخَلَ لَا  
 جَعَلَ مَعْنَىٰ تَسْلِيمٍ مَرُّ لَوْ يَدْعُو بِكَلِمَةٍ أَوْ مَرَّةٍ يَكْفِي السَّلَامَ عَلَيْكُمْ كَمَا فِيهِ دَاخِلٌ هُوَ سَكَنٌ  
 مرتبہ تک اگر اجازت مل جائے تو جائے ورنہ واپس ہو جائے۔

دوسری آیت میں ارشاد ہے قُلْ لِلْعَوَامِتِينَ يَفْضُوهُنَّ ابْصَارُهُنَّ وَ  
 يَحْظُوا فَرَجَهُنَّ ذَٰلِكَ أَزْوَاجُ ابْنَةِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ ابْنَةِ الْيَتِيمِ وَ قُلْ لِلْعَوَامِتِ  
 يَفْضُوهُنَّ ابْصَارُهُنَّ وَ يَحْظُوا فَرَجَهُنَّ وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا  
 وَ لِيَضْرِبْنَ خُرْجَهُنَّ عَلَىٰ جَبِوهِنَّ وَلَا يَبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِعَوَانِهِنَّ أَوَّابًا هُنَّ  
 أَوَّابَاتٌ يَحْظِينَ عِبْرَتُهُنَّ لِيُزَيِّنَ لَهُنَّ مَنَافِعَهُنَّ مِنَ الرِّجَالِ أَوَّابَاتٌ لِيُزَيِّنَ لَهُنَّ  
 عَلَىٰ عَوْنِ النَّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بَارِجَهُنَّ لِيُظْهِرَ مَا يَخْفَيْنَ مِنَ زِينَتِهِنَّ وَ تَوَلَّوْنَ الْمَوَاطِنَ



جميعا ايها المؤمنون لعلكم تفلحون ۱ سورۃ النور ۲ مطلب یہ ہے کہ  
 نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) ایمان لانے والوں سے فرمادیجئے کہ وہ اپنی نکاح پرست  
 کریں اور اپنی شرع گاہ کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے ہلکیز ہے۔ بیشک اند خیر و است  
 اس کا جو وہ کرتے ہیں اور سوسنہ عورتوں سے فرمادیجئے کہ وہ اپنی نکاح چھپائیں اور اپنی  
 شرع گاہوں کی نگہبانی کریں اور اپنی رخصت خواست میں ان امضاء کو جن پر وہ سنگھارا استعمال  
 کرتی ہیں ظاہر کریں مگر جو خود ہی ظاہر ہے اور چاہئے کہ انہیں اور عیال اپنے زبانوں پر  
 ڈالیں اور اپنا سنگھارا ظاہر کریں مگر اپنے شوہروں کے لئے۔ اپنے باپوں یا اپنے شوہروں  
 کے باپوں یا اپنے بیٹوں۔ اپنے شوہروں کے بیٹوں یا اپنے عموں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے  
 بھائیوں یا اپنی عورتوں یا اپنی کینیزوں یا اپنے نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ  
 بچہ جس کی عورت کی شرع گاہ کی چیزوں پر نہ لگے۔ اور عورتیں اپنے بھائی بھائیوں میں  
 سے ان کی جھپیں ہوں رخصت جانی جائے۔ اور اسے ایمان والا اگر سب اللہ کے حضور توجہ کرے  
 تاکہ تم خلاص پاؤ

اس آیت مبارکہ میں چند باتوں کا حکم ہے۔ مردوں کا ہر توں کی طرف اور عورتوں  
 کا ہر توں کی طرف نظر نہ کرنا اندام خاص یعنی شرع گاہ کی حفاظت کہ انہوں نے اپنے سنگھارا  
 کے مواقع یعنی ان اعضا کا ظاہر کرنا جن پر وہ سنگھارا استعمال کرتی ہیں اس حکم کے شوہروں  
 اور باپوں شوہروں کے باپوں بیٹوں شوہروں کے بیٹوں بھائیوں بھتیجوں بھائیوں  
 مسلمہ عورتوں مسلمہ کوں بے خواہش مردوں بچوں کا ستھنی ہونا یا ان کا زانیہ ہونا اس طرح  
 کہ جس سے زیور کی آواز نہ سنائی پڑے۔

پردہ کی انتہا ہے کہ مردوں کو عورتوں کے اور عورتوں کو مردوں کے کچھنے کی  
 ممانعت ہے اور شریعت طاهر کو پردہ میں یہاں تک مبالغہ مقصود ہے کہ ان کے نزدیک  
 کی آواز بھی غیر مرد نہ سمجھئے۔ البتہ ناظر کے استئذان سے بعض روایات پر نظر کے  
 ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ چہرہ اور ہاتھ اور قدم چھانا ضروری نہیں ہے جب کہ نظر پر  
 سے اس جو چاہے تفسیر احمدی میں ہے *والی العورة الاجنبیة مطلقاً ان لم یامن من*  
*السترة وما سوی الوجہ والکف والقدم ان امن منها* یعنی حرہ اجنبی کی طرف نظر  
 مطلقاً حرام ہے بشرطیکہ شہوت سے امن نہ ہو۔ اور اگر امن ہو تو چہرہ اور گتوں تک ہاتھ  
 اور تنوں تک پاؤں کے سوائے ہر حصہ بدن کی طرف نظر کا حرام ہے۔

آج کوں کہ سنا ہے کہ عورتیں چہرہ کھولے پھرتی اور نگاہ بدست امن ہو کہ  
 کوئی بڑی نظر سے انہیں دیکھے ہی نہیں جب یہ بات نہیں ہے تو ہاتھ پاؤں اور قدم کا  
 کھولنا اور اس کی طرف نظر کرنا بھی جائز نہیں بلکہ حکم تو اس قول پر تھا کہ لا یبدین زینتھن کو  
 مسئلہ نظر میں وارد کیا جائے۔ لیکن علامہ بیضاوی کی تحقیق اس کے خلاف ہے وہ فرماتے  
 ہیں *لا یظہران عندانی الصلوۃ لانی النظر فان کل بدن الحرة معصوم ولا یحل لغير الزوج*  
*والحرة النظر لانی شعی منها الا ضررۃ کالمعالجۃ* و محل الشہادۃ یعنی اطہر ہے  
 کہ یہ حکم نماز میں ہے کہ عورت اپنا تمام بدن سولے گتوں تک ہاتھوں اور قدموں کے  
 بچھپائے نہ نظر کا حکم نہیں اس لئے کہ قلم بدن حرہ کا عورت اور قابل پردہ ہے اور جو پردہ  
 اور عورتوں کے سوا کسی کو اس کے بدن کے کسی حصہ کی طرف نظر کرنا جائز نہیں مگر بضرورت  
 مثل سعال اور تحمل شہادت کے کہ جب شاہد کو ضرورت ہو تو وہ موضع شہادت کو دیکھ

کتاب ہے اس حقیقت کی بناءً شہوت اور نظر پرستے ان ہونے کی صورت میں بھی تمام جن کا اس  
چہرہ اور اطفال اور پاؤں کے چھپانا اور پردہ کرنا لازم ہے اور کسی مختصر عورت نظر کرنا بھی  
ہائز نہیں۔

## احادیث سے پردہ کی مانگت

بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے  
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعن اللہ العاصی والمطوف والیہ اللہ تعالیٰ فیکر عورت کو  
دیکھنے والے پر اور جس کو دیکھا گیا ہے اس پر لعنت کرے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبیہ عورت کو دیکھنا اجنبی مرد کے لئے ناجائز اور  
سبب لعنت ہے! اسی طرح جو عورتیں بے پردہ رہیں اور ایسا متقدمین کو خواہ مخواہ لوگوں  
کی نگاہیں ان پر پڑیں حضور نے ان پر لعنت فرمائی ترمذی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المرأة عورة و اذا خرجت استترت  
الشیطان عورت مستور اور قابل پردہ ہے اور اس کا حق بھی ہے کہ وہ پیچھے سبب باہر نکلتی  
ہے تو شیطان اس کی طرف نظر اٹھاتا ہے اس حدیث میں پردہ کا بیان اور بے پردگی  
کی حضرت کا اظہار ہے کہ بے پردگی کی حالت میں شیطان اس کی طرف نظر اٹھاتا ہے اور  
اس کو اغوا کرنے اور اس کے ذریعہ سے دوسروں کو گمراہ کرنے کا موقع پاتا ہے۔  
یہ بھی جو کتاب ہے کہ باہر نکھنے والی عورت کی طرف جولوگ نظریں ڈالتے

ہیں ان کا شیطان فرمایا گیا ہے۔ بخاری اور مسلم میں حضرت شعیب ابن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایاکم والذخول علی النساء فقال رجل یا رسول اللہ ارجو ان اجد ذاک الحدیث حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اپنے آپ کو نور قبول بر داخل ہونے سے بچنا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور جیٹہ ذریعہ یعنی ان لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ عورت کے شوہر کے رشتہ دار ہوں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا احبوا بی شوہر کے رشتہ داروں کو کہتے ہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنا اس کے حضور نے فرمایا احبوا موت ہے یعنی اس سے بچنا اور پرہیز بہت زیادہ ضروری ہے حضور نے غصہ بانی تک کہ ممکن میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی بخاری و مسلم میں ہدایت نامہ المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مروی ہے کہ حضور نے فرمایا لا یدخلن ہذا مکۃ علیکم یہ لوگ ہر گز تم پر داخل نہ ہوں۔

تذکرہ دار واداد میں حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ادام المؤمنین حضرت محبوبہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں کہ ابن تم سکھتہ صحابی رضی اللہ عنہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نابینا تھے۔ اور وہ ان کے حضور نے ان دونوں پاکستانیوں کو حکم فرمایا کہ وہ پردہ کریں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ نابینا ہیں وہ کچھ نہیں سمجھتے حضور نے فرمایا اقصیان لئلا لا تبصرانہ کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم انہیں نہیں دیکھ سکتیں؟ اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نابینا شخص سے بھی پردہ ضروری ہے اور عورت بھی غیر مرد کو نہ دیکھے۔

شریعت ظاہر میں پردہ کا کس قدر انتظام ہے اہل افریقہ میں حضرت عبداللہ ابنہ بشر  
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افریقہ  
لے کر مستقبل الباب من تلقاء وحیدہ ولكن من کلمۃ الامین کلابہ رعد  
مفہوم افسانہ میں صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دیوانہ پر تشریف فرما ہوتے تو دیوانہ کے  
سامنے رخ کر کے قیام فرماتے دیکھنے والے بائیں بازو پر قیام فرما دیکھنے والے حضور یعنی  
پہنچا ہوا ہے کہ کسی کے دیوانہ پر تشریف بھی لے جائیں تو حدانہ سے ہٹ کر قیام فرمادیں  
کہ کہیں سامنے کھڑے ہونے سے نظر گھبراوے اور ہلے پڑے اور صلی اللہ علیہ وسلم  
کی نظر انور سر اہل شفقت و رحمت و کرم ہے نیز آپ اس امت کے لئے مثل والدہ کے ہیں  
بلکہ ہر ایک رسول کو اپنی امت سے ایسی ہی نسبت ہوتی ہے حضرت شیخ عبدالحی محمد بن ابی  
رحمۃ اللہ علیہ لغات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں ثم انہ قد شرف اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کلاب بالسمیۃ الیٰ نعمۃ لیکن اس کے باوجود حیا کا وہ شاہ اپنی غریب کو اپنی کینہ و  
پر واقع ہونے سے بچا رہا ہے جس سے امت کو حیا اور پردہ کی تعلیم ہے اور عقلاً بھی محقق  
ناموس و اگر مرد حیا و عفت کے لئے پردہ نہایت ضروری ہے کہ لایحس علی من لہ  
بصلۃ و بصارتۃ فی الفتنۃ و الفقاہۃ۔

در مختار میں ہے وسمع المرأة الشابة من کشف الوجه من الرجال  
لا لانه عود بل لخوف الفتنۃ۔ جو ان عورت کو مردوں کے تنگ میں چہرہ کھولنے سے  
منع کیا جائے گا اس لئے نہیں کہ چہرہ عورت ہے بلکہ فتنہ کے خوف سے کہ چہرہ  
باعث فتنہ ہے۔

روایت میں ہے و لم یسمع من الکشف لحواف ان یضال الرجال وھما  
منع المستفاد مع الکشف قد یقع النظر الیہا استھقا مطلب یہ ہے کہ عورت  
کو چہرہ دکھانے سے یاں اندیشہ منع لیا گیا ہے کہ مرد اس کا چہرہ دیکھیں گے تو فتنہ و امتنع  
ہوگا کیونکہ چہرہ دکھلا ہونے کی حالت میں کہیں اس کی طرف ثبوت سے نظر پڑتی ہے، ان  
لوگوں کی عورتوں پر ان فوس جو نصاریٰ کی تقلید میں اپنی عورتوں کو بے پردہ لئے پھرتے  
ہیں اور مجھوں میں ہنسنے کے لوگ ان کو دیکھتے ہیں اور بد نگاہیں ان پر پڑتی ہیں وہ مردوں  
سے اتھلائی میں اور مشہد میں جو ان عورتوں کے لئے کسی حال میں بھی ہمارے نہیں ہے  
خواہ ثبوت سے ان کی موجود تعلیم یافتہ عورتیں مردوں سے بے تکلف کلام کرتی ہیں  
بلند آواز سے ہنسی ہیں مجھوں میں تقریر کرتی ہیں شوگاتی ہیں انہیں خبر نہیں کہ عورتوں کو  
مردوں سے بلند آواز سے ساتھ کلام کرنا جائز نہیں بشرطیت میں عورت کی آواز یہاں تک  
نصوت رکھنی گئی کہ آواز دینا بھی جائز نہیں اگر لاک سے سہو ہو جائے تو عورت کو بھان اٹھ  
کھنک بھی اچانت نہیں ات جائے کہ اپنے اتھ کی پشت پر اتھ مار کر آواز کرے  
تا کہ لاک اپنے سہو پر مقبلا اور آگاہ ہو ردالمحتار میں تو اذلت سے منقول سے نعت المرأة  
عودۃ وعلیہا القلوب لمرأۃ الحب، کسی میں لاک ابو العباس قرطبی سے منقول  
ہے ولا یجوز لھن رفع اصواتھن تطیظھا و فیھا و تقطیعھا بای ذالک من لئالہ  
الرجال الیھن و تقریک التھوات مہرودن ہر لعلینان خود المرأة و در مختار  
میں شریکلافیہ سے نقل لیا ہے ولا یکلم الاجنبیہ الا بحجۃ اعطست او سلمت  
فیسمیھا و رد السلام الیھا والا لا یعنی غیر عورت سے کلام نہ کرے سوائے ہڑھی

عورت کے جس کو چھینک آنے یا وہ مسلم کہے تو اس اور چھینک اللہ تعالیٰ سے یا اس  
 کا جواب دیدے۔ اور اگر بوڑھی نہ ہو تو یہ بھی نہیں۔ رد المحتار میں ہے: و لا یحل یخون  
 بل شایہ لا یشہتها فلا یؤد السلام علیہا نہ یعنی اگر عورت بوڑھی نہ ہو جو ان ہون  
 اس کی چھینک پر تشبہت بھی نہ کہے اور زمان سے اس کے سلام کا جواب بھی نہ دے۔  
 فتاویٰ قاضی خاں میں ہے ان کا منتہی جو زاد الرجل سلاماً بلسانہ بصوت لسمع  
 کا منتہی شایہ وہ علیہا فی نفسہ عورت جوڑھی ہو تو مرد اس کے سلام کا زمان سے  
 ایسی آواز کے ساتھ جواب دے جسکو وہ سن لے۔ اور اگر وہ جوان ہو اور سلام کرے تو اس  
 کے سلام کا اپنے دل میں جواب دے۔ رد مختار میں ہے: و لا یحل التہویۃ و شک  
 امتنع نظره لئلا یرى وجهها فحل النظر مقید بعدم التہویۃ و لا یحرر وہا قیومہ ہر  
 اما فی ذیہا نأمنع من الشایہ (قبستانی وغیرہ) الا بالحد و المس حاکم اگر غیر شہوت  
 دیکھنے میں شہوت کا اندیشہ ہو یا شک ہو تو اس کے چہرہ کی طرف دیکھنا حرام ہے جس قدر  
 کی علت عدم شہوت کی قید کے ساتھ مقید ہے۔ یہ نہ ہو تو غیر عورت کے چہرہ کی طرف نہ رہے  
 حرام یہ حکم تو زمانہ سلف کا ہے (جو زمانہ تقویٰ اور پاکبازی کا تھا اور نفس مذکورہ میں نہیں تھا)  
 زمانہ میں جو ان عورت کو منع کیا جائے مگر بشرط ضرورت اس کے چہرہ کی طرف نظر جائز ہوگی۔  
 عدم شہوت سے مراد یہ ہے کہ شہوت نہ ہونے کا یقین ہو چنانچہ علامہ شافعی نے قبستانی سے  
 نقل کیا و شرط لحل النظر الیہا والیہ الا من طریق البقاعین من التہویۃ یعنی غیر داکوت  
 کی طرف اور عورت کو مرد کی طرف دیکھنے کی علت اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ شہوت  
 امن کا یقین ہو اور شک نہ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ شہوت کا ہونا اور نہ ہونا کوئی یقینی نہ ہو

ہذا نیز علامہ شامی فرماتے ہیں معنی کا استواء الامین رد المحتار میں ہے قال فی التلاویح  
 وفی شرح فکر فی النظرائی وجعلہا لاجنبیۃ الخوف لیس صحابہم ولعلک نہ یکلم وکرم  
 بغیر جاحدہ وطاعہ الکلیۃ ولولا مشہور یعنی تا آنکہ خانیہ اور شرع کرمی نے  
 کہا ہے کہ غیر عورت کے چہرہ کی طرف نظر کرنا حرام نہیں لیکن بعض ضرورت مکر وہ ہے غلام  
 مطلب یہ ہے کہ غیر عورت کے چہرہ کو بے شہوت دیکھا جی ضرور ہے یعنی اگر شہوت نہ  
 ہونے کا یقین ہو جب بھی بے ضرورت دیکھا جائے نہیں اور شہوت سے بچنا اور اس  
 رد مختار میں ہے ولا غیر شامی میں ہے ان من شہد بآحادہ یحرم فی عورت  
 چہرہ کو بے ضرورت دیکھا حرام نہیں مکر وہ ہے اس کی نسبت صاحب رد مختار نے آیا  
 کہ یہ نحو سلف میں کہنے کے لئے کہ بے جن کی نگاہیں ہوں اور اس نسبت بہالت سے صاحب  
 تھا اور وہ دور قنوی اور دینوری کا تھا ان ہمارے مسائل میں اس میں عورتوں کے  
 ضرورت شرعیہ دیکھا بجز شہوت کے بھی حرام نہیں ایک سلسلہ میں رد مختار نے فرمایا  
 تو اب سمجھنا چاہیے کہ یہ کولی بھی ہو اگر عورت کا غرض نہیں ہے مگر یہی عورت نہ  
 اس میں بھی از روئے شہوت پر وہ لازم ہے اور اگر وہ مرد ہو تو بیکار ہے رد  
 اجنبیہ عورتوں کی طرف کے سلسلے آماجہ نہیں البتہ اگرچہ سلسلہ دلقوی و شیخ فانی ہوا  
 جو ان کی انگلیں برہمی میں اور قواسم شہوانیہ میں حرکت باقی رہی ہو تو عورتوں کے  
 سامنے اعضا کو چہا کہ عورت کی طرف سے اس کی میں بیکار رہت رہیں اشار ہو لہ  
 اقل الاربعۃ من الرجال اور فی الزانیۃ لھا ان تصاغ الشیوہ و شفاء من الذمین  
 العیور شہوتھا الشیخ الدی لا ینجیح و سلمہ بمنزلہ المواء





## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان نیچر یوں کا دعویٰ ہے کہ قرآن  
قرآن کے خلاف ہے اس لئے کہ سنہ چھپانے کا حکم کہیں قرآن میں نہیں ہے نیز کہ یہ قول  
اللہ منین بعضہما من الصادقہما آایہ وقل قلہ سے مراد ہے کہ اس سے صاف  
معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کھلا دینا چاہیے اس لئے کہ جب تک چہرہ میں عمارت سے  
کا پٹی نظریں نہ رکھنے کا موصیٰ ہو اور یہ آید کہ ہاتھ اور دل و زبان سے اس کے متعلق  
کتاب ہے اس سے بھی مارا مطلب ثابت ہوتا ہے جب تک یہ دعویٰ کہ اس کا  
نیت راستہ کا بچاؤ ناخیر نہیں ہے بعد اچھڑا چھپا یا عمارت کی سب سے جواب  
نہ قرآن کی روشنی میں وہ باطل ہے نیز اقویٰ وہ کہ اس سے مراد یہ ہے

الجواب نقول الملک المذکور

میں نیچر یوں کا یہ دعویٰ کہ یہ دو فرق کر دے صاف ہے اور اس کی  
دلیل کہ سنہ چھپانے کا حکم کہیں قرآن میں نہیں ہے ثابت ہی ہو گیا ہے کہ اس میں  
جیسے کہ قرآن کریم میں سنہ چھپانے کا حکم نہیں ہے تو یہ دو طرف بات تو بالکل  
درست ہے اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے کسی کے مار ماراں ہیں مگر اس کی کتاب  
اور مصدقہ اعلیٰ کی ترتیب بات سے خلاف ہے کیوں کہ یہ صرف اس میں نہیں ہے جیسا  
کہ قول باطل ہو گا یہ نہ ہی ہے اس لئے کہ اس میں باطل ہو گا یہ دو فرق کر دے صاف تو یہ



ہے چہرہ کھلا رکھنا یا نہ تو ضروری ہے کہ بنائیں کوئی غاسق اس کا خلاف نہ رہے اگر  
 باوجود ناجائز ہونے کے کوئی چہرہ کھلا رکھے اور پھر بھی عورت کی حرمت آزاد نہ بھرے وہ صحیح  
 ہے تو اس کو نہ بچے اور نظر نہ لگی کر لینے کا حکم دینا اس کی جگہ پر وہ کی جگہ از کی دلیل کسی  
 طرح ہو سکتا ہے اس سے تو پر وہ کی اور تائید ہوتی ہے اور اگر ان کی جگہ پر وہ  
 بھرنے والا بھی بننا ہے اس کے سامنے کہا ہے یا اتفاقاً کسی شخص کا سامنا ہو جائے تو بھی  
 تو پر وہ کے اہتمام علی گئی مذکور اور اپنی آنکھیں نیچے کر کے بہ پہلو کی حالت میں ہوتی تو  
 نکاح کی بھی کہے اور مذکور کئے کا غرض کیا سمجھو کہ اس کا خلاف غلط اور بڑا گنہگار ہے یہاں سے  
 اور جانب کے سامنے ایسا کرنے کا حکم ہے اور اس کے خلاف حکم ہے اور وہ اور جگہ  
 کی تعلیم دی گئی ہو کہ نماز کے سامنے بھی نکاح کی بھی جس حد تک ممکن ہو لے کر  
 اور اس کے خلاف چہرہ پر غور کے حکم کی طرح اس کا خلاف بڑا گنہگار ہے اس کے خلاف  
 سے اٹھتے ہیں یہ امر بھی ان کا قابل ہے جب تک کہ اس کا خلاف بڑا گنہگار ہے  
 خود ہی رسول اور تمام دلائل شرعیہ بھی لایا ہے بقول میں بعد اس میں یہی خود ہی نہ صرف  
 سے حاصل ہوتی ہے حضور علیہ السلام اذاتے میں حکم لایا ہے یہی حکم لایا ہے  
 یعنی میرا حکم تو ان کی حالت کی تفسیر ہے اب دلائل آیت کی تفسیر بھی دیکھ لیں  
 انہوں میں فرمایا اظہر ان حدائق الصدوق لا یلا حظہ من حدیثہ من حدیثہ من حدیثہ  
 لا یحل بغير الزوج لعموم النطق فی مضائقہ لا یحل لہ من حدیثہ من حدیثہ من حدیثہ  
 یعنی ظاہر تر ہے کہ آیت میں حکم نماز کا ہے نہ کہ عورت کا تمام بدن عورت سے  
 شوہر اور عورت کے عورتی کو اس کے بدن اولیٰ قدر دیکھا جائے نہیں الا لضرورت

معاہدہ و نہادہ۔ یحیری صاحب ان نیت کو توڑ دے گئے اور اس سے پہلی نیت کو  
 چھوڑ گئے جس میں صاف ارشاد تھا **بسم اللہ الذین اموا الاصلہ** جو تاخیر سے تکمیل جانی  
 نسبت اسوا و مسلوا علی اہلہا جس میں حیران کے گمراہ میں جانے کی ممانعت  
 تھی اس سے آپ سے۔ سو ہار یحیری حیران کی طرف علا پھر ناجا رہتا تو وہ وہاں اور  
 گمراہ میں داخل نہ لے لی مانتے کہ سزا کی جاتی صاحب ان نیت بن خواہشات  
 کے سے حیران کی میلہ جاتی۔ تھے یہی نیت تھی یحیری سے

و حیران صاحب سے۔ ایک دن ایک یحیری نے یحیری حیران حیران  
 بلکہ یحیری حیران۔ ان میں سے ایک صاحب نیت کو بھی دھور دیت  
 سے لے پیش سے۔ اس میں سے ایک نیت ضرورت سے آگئی نیت تھی اور تھی  
 تھی وہی تھی۔ جس میں سے ایک نیت ضرورت سے آگئی نیت تھی اور تھی  
 یحیری سے۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 یحیری سے۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 رفقے و شے۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 رفقے و شے۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 نیت خانہ صاف۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 اور یحیری ناچہ۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے  
 لگاؤں تھی نہ لے گا کہ اس سے ہو گا اور دوسری نیت و فرقی جو ٹکس و لاہر جو  
 خیرہ الحاہلہ۔ ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے ایک نیت سے

صدر کے خلاف ہو گا اور کلام الہی تو یقیناً بلند بالا ہے ایسا تو کسی ماعتل کا کام نہیں ہو سکتا اس ذخیرہ کا مطلب جب ثابت ہوتا کہ اس سے پہلے باشندوں و جوہر ہوتا تو ذلک مشارک الیہ کشف کو بنایا جاسکتا تھا اب جب کہ یہ حقیقت منجانب سے تو دلائل سے مراد وہ ہو سکتا ہے نہ کہ بے پردگی۔ اے تعالیٰ حق سے اور حقیقت فرمائے۔ آمین

کنندہ اشاعتیہ محمد یحییٰ خان  
محمد رفیع شاہ

# مسئله و احکام و عبارت در مختار کا مطلب

استفتا

یاد آید کہ میں جو سے یہ بیان کرتا ہوں یہ بیان ہے کہ میں نے اپنے  
 اور مفسرین کا بیان یہ بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے  
 انہوں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے  
 کے لئے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے  
 کے لئے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے

مسئله  
 عبارت مختار کا ہی مسئلہ

بمعون الجليل الوهاب

و ان میں سے ایک تو یہ کہ وقت ذکا کا کام کیا  
 اور وقت ذکا کا کام کیا اور وقت ذکا کا کام کیا  
 کیا گیا ہو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے







کما لو قال بسحر مثله واسوئلاں۔ ثواب وقت ذبح غیر کے اس ذکر علی کو سننا زمانے  
 کے معنی یکس طرح ہو گئے کہ اہلال غیر شتر مطلقاً دفع الصوت باسم غیر ہے اور اس میں وقت  
 ذبح کا کوئی اعتبار نہیں۔ عجب غیبت ہے انہیں سمجھنے کہ سب وقت ذبح اس کے تو  
 احکام میں مدد القار میں اس کی شرح میں فرمایا اعلوان اللہ او عل المقصد عند استد  
 الذبح اور جو اہلال غیر امتد کے معنی دفع الصوت بغیر یعنی میں ان سے کہ ایک وہاں  
 تقدم الامیر بغیر قصد سے حرام ہوتا ہی نہ چاہتے کہ اس میں دفع الصوت اسم الہیہ  
 و نشان بھی نہیں دفع صوت باسم امتد سے وہ کس سے ہی تو کہ جس کے صلہ پر  
 جس طرح تملک التسمیہ ناسیا کو ذبح کا قرار دیا گیا ہے ہی دفع خاصہ سے یہ کہ اسم  
 عند الذبح قرار دیا گیا۔ ورنہ اہل جہل و اندک کا عمل وہی دفع غیر عند ذبح کا یہی ہے  
 میں اصلاً مخالفت ہیں۔ بسطہ قد دواہا سے لفظ اولیٰ ساقست۔ وہاں قصود و حیال  
 ثواب ہے ذبح جب صحیح ہو لفظاً و ثبات ہو لہا و عادت ہو۔ یہاں سے عمل  
 مطابق ہے۔ اور کاغذین سے مدعا کے باطل کو اس سے بوجہ غلطی و غیباً و اللہ سبحانہ  
 تعالیٰ اعلم و علیٰ علیہ السلام و آتھم و آلہم و سلم۔

کتبہ الہد المستفیہ محمد الباقی بن محمد بن محمد بن محمد

۲۵ ذی القعد مبارک ۱۲۶۶ھ



عبادت بنیہ دایر کے ثواب کا سیت کو پہنچنا اہلسنت کا ستغفرہ فیصلہ ہے بھروسہ کرنا  
اس کی شاہدیں۔

کتب المعتمد بحوالہ الفقہ المعتبر  
سید محمد نعیم الدین مفتاح العین



# توہینِ علماء پر حکمِ شرع

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و علمایانِ شرع متین کہ ایک شخص لازمی منڈا اور بھی نماز پڑھتا اور نہ کبھی وارڈھی رکھتا ہے وہ اس علماء دین کی شانِ نبی جو قرآن و حدیث کا حفظ بیان فرما رہے اور لوگوں کو مہنیا ت شرع سے روکتا ہے اس کے بیان کے خلاف میں ایسی غلطیوں جو بالکل خلاف مذہب اسلام اور شرع میں نہ لکھنا اس مسجد میں پڑھتا ہے جہاں کہ لوگ وعظ سکرتا شروع ہے تھے اور لوگوں کو اس بات کی ترغیب دیتا ہے کہ لوگوں کے دلفط مت سنو اپنے شعر میں مولویوں کی توہین کرتا ہے اور اس کو فوج سمجھتا ہے ایسا شخص از روئے شرع کیسا ہے؟

۱۔ شخص مذکور وارڈھی منڈا نے کی ممانعت میں حدیث نبی سننے کے بعد بھی باصرہ رکھتا ہے کہ وارڈھی کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ وارڈھی رکھنا اسلام میں داخل نہیں ایسا شخص منہ شدہ وعظ الشریعہ کیسا ہے۔

۲۔ شخص مذکور نماز کبھی نہیں پڑھتا بلکہ نماز کو عبث سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ نماز سے اسلام کو کیا واسطہ۔ نماز اسلام میں داخل نہیں ہے ایسے شخص پر کیا حکم ملے گا؟

جیسا شعر جس کا مضمون بالکل خلاف شروع ہوا اور جس میں علامہ کی توجیہ کی گئی ہو جس کے خلاف مضمون ہو کہ غانا اسلام کی چیز نہیں ہے، دائرہ شہادۃ اسلام سے نہیں دیکھ رہا اس اسلام میں داخل نہیں جیسا لباس چاہو پہنو، ایسا شعر جس کے مضامین اس قسم کے ہوں مجھ میں پڑھنا کیسا ہے؟ اور ایسے شخص کی مدد و استفادت کیا ہو قرآن و حدیث کے خلاف کہہ رہے کیسا ہے؟ اور ایسے قول کے سہرا ہونے کے بعد اسے لیا کرنا چاہیے۔ بیوقوف اور جاہل۔

المستفتی: ابو الرشیہ محمد عبد اللطیف

محرم پور۔ یوپی

## الجواب بعون اللہ الوہاب

دائرہ منہ ۲۱، نماز ترک کرنا فسق ہے اور مال لینا اجنبیت کے وعظ سننے سے لوگوں کو روکنا خیر اور سخت جرم اور عالم کی توبہ شد حرام اور نہایت خطرناک ہے اگر اس کے لئے کوئی سبب دینی یا فروعی ہو شرع فقہ اکبر ملا علی قاری تک سے منہ بغض عالیا من غیر سبب ظاہر حیف علیہ الکفر قلت: لفظ اللہ کفر لاند اذا بغض العالم من غیر سبب دیوی و اخروی ذیکون بغضہ لعلم الشریعہ ولا شک فی کفر من انکرہ فضلا عن انہ یغضہ۔ یعنی غلامرضی ہے کہ جو شخص بغیر سبب ظاہر کسی عالم کو بغض دے کہے اس پر کفر کا خوف ہے حضرت علامہ فرماتے ہیں ظاہر ہے کہ وہ کافر ہو جانے لگا کیوں کہ جب اس نے بغیر دینی و دنیوی سبب

کے عالم دین سے بعض رکھا تو بعض علم دین کی وجہ سے ہوا اور علم دین کا سزا میں کار  
 ہے چہ پاییک اس کو بنو فیہ رکھنے والا۔ اسی شریعت کبریٰ ہے کہ ان فاکل اعلم عوین  
 اور العلوی علوی بصیغۃ التصغیر فیہا قیدہ بقولہ فاکل بہ الاستعفاف  
 کفر اس سے معلوم ہوا کہ جس میں نے عالم کی تفسیر کے لئے تصنیف کی صفت سے کار  
 اس کا نام ٹھاکر یا دو کا فر ہو یا مذہب یا مذہب رکھے سب قیدہ لوگوں کی عادت ہے و  
 علماء دین کو استغناء و تحقیق یہ ملاحظہ کھدے ہیں اور اس میں بہت تیر ہو تاکہ اس میں  
 اپنے ہی ایمان کا نسل سے یہ عالم دینی تاب رکھ رکھیں شریف سے گئے تھے و  
 ایک شخص نے کہا آپ جی آدمی بھڑے رہے یہ لکھ فصل سے ان کے تشریح  
 دے دیا اسی شرح میں ہے۔ اور انا فی الغرض بقدر میں اس تصنیف ترتیب کا  
 و ذہب تولد المستہا و ذہب کفر۔ خانیہ میں ہے و علاہ ہذا  
 فقال احدہم لا احسن ہذا علم راویہ فقال لا خیر من غیرہ و قد اوبت  
 القاضی یکن فی الحسب لانہ مستحقہ بعد۔ یعنی دو آدمیوں میں مجھ کو تھانیک  
 نے دوسرے سے کہا آدمی کی طرف چلیں دوسرے سے کہا میں علم کو کیا سمجھوں  
 قاضی ابو بکر نے فرمایا یہ دوسرا کافر ہو گیا کہوں کہ اس سے علم کا استغناء یا روٹی میں  
 ہے۔ رجلاں بیہبہ۔ حصو منہ لہاء احدہما بخطوط لفظہ و العتوی فقال خصم  
 لیس کیا افتوا وقال لا نعل بعد اوہ امن عرض ان اس کان علیہ التعوی۔ اس  
 سے معلوم ہوا کہ علماء کی تحریر فتویٰ کو کہہ دینا کہ ہم اس کو نہیں مانتے یا یہ ٹھیک نہیں ہے  
 اس پر تعزیر ہوتی ہے لوگوں کی عادت ہو گئی ہے کہ علماء کے جملہ نے اور ان کے جملہ

سوئے سائل کی تکذیب کرنے پر جری ہو گئے ہیں اور ایسے یہود وہ کلمات اکثر زبان پر لے آتے ہیں چاہے ان کو اس سے استیحا کریں سوال میں یہ بھی ذکر ہے کہ وہ شخص علماء کی تعلیم اور ان کے وعظ سے روکتا ہے اور علماء کی توجہ نہ کرنا ہے اس کو چاہیے کہ توبہ کرے۔  
تہ اور مسئلہ یہ کہنا کہ اڑھی کو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں اور رادھی رکھنا

اسلام میں داخل نہیں اور اسی طرح نماز کی نسبت ایسے کلمات کہنا اگر اس مطلب سے ہو کہ ان کا ترک گناہ سے فوق کبیرہ ہے مگر اس سے وہ شخص اسلام سے خارج نہیں ہو گیا تو جائزہ دے کہ اور اگر نماز کی فرضیت کا انکار یا سختی کا استخفاف مد نظر ہو تو اس کو فقہاء کفر فرماتے ہیں یہ بہت خطرناک جرم ہے اللہ تعالیٰ پناہ دے فتویٰ خانہ میں ہے بحبل قال لغیرہ نماز کن فقال اسے مرد نماز کر دن سخت کار گزارنت برائیں قالوا یکن کفر۔

مسئلہ سوال چہارم کا جواب سوال اول میں دیا جا چکا ہے۔ ایسے شخص سے توبہ لینا چاہیے اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو مسلمان اس سے میل جول ترک کر دیں۔ لا تنقذ بعد الذکر عن مع القوم الظالمین۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و علوہ و اتم و احکم۔

ک۔ العبد المقتصد بحبل اللہ المستعین

سید محمد نعیم الدین غفرلہ

۲۵ رجب الآخر ۱۳۳۹ھ



# مدینہ طیبہ کو شرب کہنے کا حکم

## استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اختیار شریعت میں ان مسئلہ میں کہ یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کو شرب کہنا چاہیے کہ نہ تو شریعت سے شرب سے مجھ کے معنی فساد کے ہیں یا یہ وجہ ہے کہ یہ نام ایک کافر کا تھا اس سے لگے ذہن پاک کہ نسبت راہبنت مذہب ہے نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ صحت امدیکہ طابہ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے محمد کو حکم دیا کہ مدینہ کا نام طابہ ہوں گا تاکہ برکتان علیہ وسلم ہیں جو شخص مدینہ کی طرف کسی بہبود کی نسبت اسے یاد دلائی ہو اور اس کے پاس ہند کے تو وہ شخص واجب القتل ہے اس کو مت کہہ جائے یہاں تک کہ وہ توبہ مانگے اور عذر دے کہ اسے اگر یہ لفظ برا ہوتا تو حضرت مولانا جانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی سخی ایسا کیوں کہتے۔

کے بود یا رب کہ دو در شرب دیجی کلمہ

کہ بلکہ منزل و گور مدینہ جا کلم

تو معلوم ہوا یہ شرب کہنا جائز ہے اور متاخرین شہداء نے بھی اس کو کلمہ

جیسے مولانا قاسم صاحب یا مولانا فرید احمد قاسم صاحب تو اس بارہ زید کا قول کسی طرح صحیح اور قابل تسلیم نہیں اب در یافت طلب امر ہے کہ کیا قول زید کا صحیح ہے یا غلط؟

مذہب غیر جید لفظی تھوڑا سا حسین الخاطب بھابراشد شاہ اشرفی مراد آباد مشرقی میں  
 دفن کن اشرفی سادہ کار مراد آباد۔ یوپی۔ ۱۰۔ ارجوادی الاول ۱۳۴۵ھ۔

## الحمد بعون الملک الوهاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم: محمدؐ و منصلی علی رسولہ الکریم  
 صورت سولہ میں زیور کا قول صحیح اور قابل امتداد و مطابق حکم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم  
 ہے اس لئے کہ حدیث پاک میں مدینہ طیبہ کو یثرب کہنے سے مانعت وارد اور یثرب  
 کناں ماقین لاف منسوب ہے۔ نیز یثرب کسم قبیح ہے اور طیبہ بامدینہ کسم  
 حسن ہے۔ اسمائے حسنہ صوریہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ہیں۔ اور اسمائے قبیحہ کی  
 بہت جو علیہ مدینہ طیبہ کو غایب دیکھ کر پناہ چاہی تھی احمد بن محمد بن حنبلہ بخاری  
 شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اموت بعد بیعت تامل لفری  
 یعقوب بن یعقوب و علی الملکینہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ  
 میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ کو ایسے شہر دل طرف ہوت  
 سے ہاتھ دلا دیا کہ تمام شہر دل پر غالب آجائے گا اس کو یثرب کہیں گے  
 ما ملکہ مدینہ ہے؟ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرور کی مدنی ہے کہ ان  
 کہہ رہا ہے کہ یثرب سے مدینہ کنا چاہیے اور یثرب نام رکھنا اس بقول ظاہر  
 سے لفظ غیر مناسب ہے۔ اور اس کی شرح فتح الباری میں یعقوب بن یعقوب

وہی المدینۃ کے تحت ہے ای بعض المناہجین یہ بھی کہیں کہ وہاں

الذی یلیق بہا المدینۃ یعنی بعض منافقین مزید طیبہ کو شرب بنے ہیں اور نہ

اس کی شان کے لائق نہیں اس کی شان کے لائق ہونا تو یہ ہے اور نہ

حدیث میں حضرت ام المومنین روایت فرماتے ہیں میں نے مدینہ مدینہ

فلست بغض اللہ ہی طابہ یعنی جو کس مدینہ کو نہ شرب رہے سے ہاتھ

استغفار کرے اس کا نام نہ لیں ہے۔ یہاں کہ حدیث میں ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں۔ یہاں المدینہ مدینہ کو

ابن شیبہ نے حدیث میں جو بول یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہے کہ مدینہ طیبہ کو شرب مانا ہے۔ اس فتح الباری میں ہے کہ

ابن دینار میں حدیث ہے کہ میں نے مدینہ مدینہ کو شرب

وفال سبب حدیث میں ہے کہ میں نے مدینہ مدینہ کو شرب

ومن العرب۔ حدیث میں ہے کہ میں نے مدینہ مدینہ کو شرب

بہا المدینۃ الفقیہ یعنی ان کی روایت شریفہ

بنی پر مبنی ان کی روایت میں نے فرمایا جس نے مدینہ کا نام شرب لیا اس پر

لکھا گیا اور وہاں اس کی راست کی وجہ سے کہ شرب یا تو شرب سے

بنا ہے اس کے کسی بھگنے اور طاعت کرنے کے تھے ہیں اور باقر

سے بنا ہے اس کے سنی فساد اور خرابی کے ہیں اور یہ دونوں سنی صحیح اور

ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نام کو خوب رکھتے تھے اور

برے نام کو ناپسند فرماتے تھے۔

ان احادیث اور تصریحات اکابر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ طیبہ کو شراب کھانا شرعاً مکروہ اور منوع ہے۔ اور اس پر اصرار کرنے کا حکم ہے اور اس شراب کے معنی ایسے قبیح ہیں کہ جس کو مدینہ طیبہ کی طرف منسوب کرنا سنتِ برابر ہے نہ قولِ زید کا صحیح اور قولِ عمرو کا غیر صحیح ہے۔ ردِ عمر و کا استدلال حضرت مولانا جامی کے کلام سے سوجھ صحیح نہیں کیونکہ حدیث میں ممانعتِ اولاد ہونی تو اس کے متقابل کسی بزرگ کے کلام میں اس لفظ کے استعمال کا پیش کرنا کیا مفید کلامِ رسول کے لئے کلامِ غیرِ ناسخ نہیں ہو سکتا۔

علامہ بڑی حضرت جامی کے کلام کی بہت عمدہ توجیہ یہ ہے کہ شراب سے حوالی و عوامی مراد ہیں۔ نہ خاص شہر مدینہ چنانچہ شراب پر بظاہر کو بطریق تفسیر عطف فرمانا اس کا مؤید ہے۔ اور دوسرے شعر میں ہے

گردِ صحرا سئے مدینہ بورت آمد یارِ رسول

من بہرِ خود را خدا سئے خاکِ آن صحرا کنم

اس شعر میں مدینہ فرمانا دلیل ہے اس بات کی کہ شرعاً اول میں شراب

مدینہ طیبہ کے گرد و پیش کا محرامِ ادب ہے۔ ایک بزرگ کے کلام کی اس قدر توجیہ

نہایت مستر ہے تاکہ ممانعتِ حدیث لازم نہ آئے مگر صرف حدیثوں کے ہوتے

ہوئے اس کہ نہ بنا مانا دل ہے۔ عمرو نے مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کا شعر لکھا اور

آیت کیوں نہ لکھ وہی جس میں ارشاد ہوا یا اہل یثرب لا مقام لکم فارجعوا۔

مگر اس کا کام اس سے بھی نہ بٹا کیوں کہ یہاں قرآن میں سوال کا ارتقا نقل فرمایا ہے اس  
 سے جواز پر استدلال نہیں ہو سکتا فتح ابیاری میں ہے وقالوا ما دفعه فی القرآن  
 انہا ہو حکایتہ من قول غیر المؤمنین .

اب بحدیث مسلمہ واضح دلائل جو کہیں کہ مرینہ طیبہ کو سرگزینہ ب نہ کہا جائے  
 اور پتھر ب کہنے والے پر استغفار کرنے کا حکم ہے . و انہ سبحانہ تعالیٰ اعلم  
 و علیہ عن اسلمہ اتفقوا و احکم .

سبح العبد المعصوم تعصب المؤمنین

محمد نعیم الدین مخدوم امین

۳۰ جمادی الاول ۱۳۵۹ھ

# فرض نماز کے بعد کلہ طیبہ یا درود شریف بلند آواز سے پڑھنے کا حکم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ  
میں کہ بعد نماز فرض قبل سنت چند آدمی بلند آواز یعنی متوسط آواز سے عاکر درود  
شریف دہی دس مرتبہ پڑھیں تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور اس پڑھنے سے جو نیک  
سنت میں ہوتی ہے تو عند الفقہاء اس میں کچھ حرج تو نہیں۔ بینوا تو جروا۔

المستفتی  
جمال احمد ٹیپل۔ احمد آباد  
دار الحرم الحکام مسقط علیہ

الحمد لله الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم۔ نخوة ونصلى على رسوله الكريم قاله و  
وصحبه اجمعين، اما بعد۔ جائز ہے کہ اس قدر فصل معتبر نہیں حضور اقدس صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم سے بعد نماز اذکار مردی میں ابدان سے وصل سنت فوت نہیں

جزا علیہ ابراہیم علیہ السلام فی خبیثۃ ذراعتہ کہ یقول مال الطلوع ہذا فصل لا مقدار  
 ان یقول اللہ عزوجل السلام و منک السلام تبارکت یا دواعی الخ لا کر  
 کہو اسی دعا پر انحصار نہیں کہیں طاعت بھیجا جائز ہوں دوسرے ہوں تو ہمارے  
 فطرت کا شمار نہیں ہذا مقصد صرف اعتقاد سے کہ درویش نصرت انصاریت و اولیت  
 کے خلاف ہے نہ کہ دو تخریج و دو بھی فتنہ فی لغویۃ پس سرادہ کاں یقول  
 ذالک بحینہ بل کاں یعتقد زمانا یسمع ذالک المقدر ان نحو ذلک من القدر  
 تقریبا فلا ینا فی ما فی الصحیحین عن المعصۃ انہ علیہ السلام کان یقول  
 فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہا ملک ولد  
 الخ و هو علی کل شیء قدیر اللہ لا مانع لہ اعظم ولا معطر لہ صحت  
 ولا ینفع ذالک منک حد و کہ روی مسلم و غیرہ عن عبد اللہ بن زبیر  
 کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوۃ قال بصرہ الا  
 علی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ احد و هو من حصن شیء قدیر ولا  
 حول ولا قوۃ ذی اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ لہ الفضل و لہ الشان  
 الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین و لو کثر الکافرین لان اعتقاد المذکور  
 من حیث التقریب والتعظیم دون التحدید والتحقق و اللہ اعلم حاصل  
 لہ احادیث صحیحہ کثرت ما بعد غازی عن عبد اللہ بن زبیر و ابو ہریرہ و ابو ہریرہ و ابو ہریرہ  
 جبکہ غازیوں کی غازیوں کی حدیث باہر ملتی غازیوں کی حدیث باہر ملتی غازیوں کی حدیث باہر ملتی  
 و خلفاء علی استصحاب کرنا اللہ تعالیٰ جاعل فی المساجد و غیرہا من غیر تکرار الا ان یطو شجر ہر  
 یا ذکر جنت نام او مصلی و قادیان کا ہو مقرر فی کتب الفقہ

یہ کہ اس احکام سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیہوشی بھی الغافلہ سے ملے تھے بلکہ اتنی درتشریف  
 رکھنا ثابت ہے جس میں یہ مقدار اور قریب قریب اس کی مثل پڑھی جائے کہ اس  
 کو حدیث سے کچھ سناغات نہیں جو بخاری و مسلم میں حضور انور سے ہی ۱۰۰۰ حدیث جو  
 مسلم و غیر نے بعد امتدین زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام نماز سے فراغت کے بعد بلند آواز سے فرماتے تھے۔ لا الہ الا اللہ الا  
 کہ یہ مقدار تقریباً دقتیں کے طور پر ہے نہ کہ تحدید و تحقیق کے طور پر۔ علامہ شیخ احمد  
 عطاوی حاشیہ مرقاۃ المفاتیح شرح زاد المعاد میں بعینہ سطور بالا عبارت نقل کی کہ  
 فرماتے ہیں لان المقدار المذكور من حیث التقرب ذوات التقدید قد یسع  
 کل واحد من هذه الاذکار لعدم التقادرات الکثیرة من حیثها ویستفاد من الحیث  
 الاخر جواز ذریعہ الصورت بالذکر والتکبیر عقب المکتوب باب بل من السلف  
 من قال باستحبابہ وجہ مرید ابن حزم من الذکر من یعنی مقدار مذکور  
 تقریبی سے تحدیدی نہیں اس میں ان تمام اذکار کی وسعت ہے کیونکہ ان کے  
 درمیان تفاوت کثیر نہیں اور حدیث اخیر سے فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے  
 ذکر و تکبیر کا جواز معلوم ہوتا ہے بلکہ سلف نے اس کو مستحب کہا اور متاخرین میں  
 سے ابن حزم نے اس پر حزم کیا۔ تو دوسری میں تہرود و شریف بھواری معتد  
 سے زاد نہیں علاوہ بریں شخص الاثر حلوانی نے صاحب درد کو اس حکم سے خام  
 فرمایا۔ غنیہ میں ہے قال شمس الاثر الحلوانی هذا یعنی ما ذکر من انہ  
 اذا کان بعد الصلوٰۃ تطوع یقوم الیہ من غیر تاخیر الی آخر اذا المرکن



من تصدق الاشتغال بالدعاء بان لم يكن له ورد معناه يقرأ عقبة الخيرية  
 فان كان له ورد وقد اعتاد ان يقضيه اى يأتى به بعد المكتوبة فان يقوم  
 عن مصلاته اى عن المكان الذى صلى فيه فيقضى ورده فاما وان شاء جلس  
 ناحية من نواحي المسجد فيقضى ورده ثم يقوم الى الطلوع يعني شمس الارض  
 ملوالتى نے فرمایا یہ جو مذکور ہوا کہ جس نماز کے بعد نیت ہو ان میں سے تاخیر سنتیں  
 پڑھے یہ صورت اس میں ہے کہ نماز فرض کے بعد اس کا کوئی ورعین ہو تو اگر اس  
 کا کوئی ورعین ہے تو فرض کے بعد اس کو ادا کرے جہاں نماز پڑھی ہے اس سے  
 ہٹ کر کھڑے ہو کر البتہ ورد کو بہ سنت پڑھا افضل ہے برائی افادت تہرج نور  
 الايضاح میں ہے الا باس بقراءة الاولين بين العريضة والسنة والاولاد  
 تاخير الاولاد عن السنة والله تعالى اعلم .

### کتاب العید المتعصم

سید محمد نسیم الدین عفریہ

مراد آباد

یکم ذی القعدة ۱۳۶۹ھ

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متینان شرع متین زید کہتا ہے کہ مسجد میں قرآن مجید اور درود شریف پڑھنا بدعتِ ستیہ ہے کیوں کہ مساجد اور اسے نماز کے لئے بنائے گئی ہیں قرآن شریف اور درود شریف نماز نہیں۔ زید کا یہ قول صحیح ہے یا غلط اور اس کے پیچھے نماز جاہلست یا نہیں۔ مہینہ التوجہ

المستفتی

مجید علی مرادوی، ۱۵ صفحہ النظر ۱۳۴۲ھ

۲۵ اگست ۱۹۲۶ء

## الرد بعون الملک الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام  
 علی حبیبہ سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ اما بعد زید کا یہ قول کہ  
 مساجد صرف نمازی کے لئے بنائی گئی ہیں اور ان میں قرآن مجید اور درود شریف  
 پڑھنا بدعتِ ستیہ ہے بالکل باطل اور دین پرانتر ہے قرآن پاک میں اشہد رب العزت  
 عز وجل تبارک و تعالیٰ تو ارشاد فرماتا ہے ومن اعظم لمن منع مساجد اللہ ان  
 یذکر فیہا اسمہ وسو فی حلہا اس آیت کریمہ میں ذکرِ مطلق ہے اس کی

تقیہ اپنی طرف سے دین میں تحریم ہے۔ تفسیر مجاہدین میں اس لحاظ کے  
 اظہار ہی کے لئے فرمایا بالصلوٰۃ والتبجیح۔ زمر کو اسے اس قول باطل سے بدوہ  
 کرنا لازم ہے۔ واللہ ہوا موافق واللہ سبحانہ و تعالیٰ علم و علہ عزہ احدین  
 واحکم۔

کے العبد المخلص عبد الملتین

محمد نعیم الدین عطار دہلوی  
 ۲۰۔ رجب الاول شریف ۱۳۲۵ھ

# فتویٰ دربارہِ حکیم حضور النور صلی اللہ علیہ وسلم

استفتاء

نہا فرماتے ہیں علمائے دین مفسران شرع متین اس مسئلہ میں کہ آیا اللہ تعالیٰ نے کئی اور حصے والے توایا یا کہ کئی کیسی تھی جو آجکل کے درویش اور مسکین ہیں یا وہ کسی قوم کی کہیں جاؤں کہ ان کی تھی اور اس کا نام کیا تھا اور یا کیا تھا اور کس کے ہاتھوں کی بنی ہوئی تھی اور اگر سوت کی تھی تو سوت کیا تھا اور کس زمین پر کہاں بنائی گئی تھی اور کس نے اس سوت کو کٹا تھا مہربانی فرما کہ قرآن حدیث فقہ شریعت سے جواب عطا فرمائیے بیخواب و بیدار۔

المستفتی

فیض الحق محمد دین

الحمد لله الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسول الله الكريم

الحمد لله۔ قرآن کریم میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پروردگار عالم نے ایک ایسے عالم کی

مخاطب فرما کر آپ کی محبت کا ہر روز یا سب دن :  
 موت کی کوئی خصوصیت اس خطاب کا باعث نہیں ہو کر پڑا بھی نہ ناز نہں و میرا دوست  
 ہے اس سے حضور کو کچھ غیبت نہیں ہر چیز کو خصوصیت شرف سے منظور و محبوب  
 کی وہ ادا ہے جو وقتِ نزول و وحی میں اس لئے اس لباس کے کار و کار و است کرتا  
 ہے کار ہے ۔ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یحبہ ، دیکھا ہے کہ ابتداءً حال  
 میں وحی کی غفلت کا اثر جو قلب مبارک پر پڑا اس سے جان آدمی بہ کچھ ایسی کیفیت  
 طاری ہوتی کہ جائز اقدس میں بیٹھ گئے ، امر تعالیٰ نے اس ادا سے پہلے آپ کو  
 تسکین خاطر اقدس کے لئے آپ کے اسی حال سے آپ کا مخاطب فرما کر غفلت و  
 کرم کا انہار فرماتا ہے کہ آپ کی یاد و محبوب ہے حتیٰ کہ ہر اسی ادا سے خطاب رہتے ہیں  
 قال السہیل اما المرء علی سم المستحق من العالہ النی کان علیہا حین الخصال  
 وکن الہ المذکور فی خطا بہ صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الاسم فائدات لہذا  
 الملاطفۃ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

ک۔ عبدالعزیز بن محمد الشیبی

سید نجم الدین حجازی

# تجوید سیکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع ہستیں اس سلسلہ میں کہ تجوید پڑھنا ضروری ہے یا نہیں اور جو شخص تلاوت قرآن میں حروف کو صحیح ادا نہ کر سکتا ہو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں۔ انداء کرم مفصل جواب سے لواؤں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی

مکثرین احمد دین

بنارس۔ اردو صحیح النور علیہ السلام

بحون الکرمیر الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدا و فصلی علی ہر مولہ الکریم

الحمد۔ قرآن کریم میں ترتیل یعنی حروف کا جدا جدا ان کی صفات پر ادا کرنا اذکار و حرکات پر پورا پورا لحاظ رکھنا، تغیر و تبدل سے بچانا اور تجوید کا بعد رخصت سیکھنا فرض ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ورتل القرآن ترتیلاً تفسیر دارک  
مک ۲۰۱۱ ہے ورتل القرآن ترتیلاً بین و فصل من الشجر المری علی المنہج

الانسان وكل ما سرى بالتحريك الى موتى ثم رتل ايضاً اذا كان صوته  
 اتياناً لواتر على قودة تهيئين الحروف وحفظ الوقوف والاشباع الحركات  
 زيلاً هو تأكيدي في اجاب الامر به وانه لا بد منه للقاري. تنبيه  
 نازن ميں ہے قال ابن عباس بينه وبيننا و ايضاً اقراءه على ههنا ثلاث ايات  
 واربعة او خمساً قيل للرتيل هو الوقوف والروسل والتسهيل الانها م وتيسير  
 القراءة حرفاً حرفاً في اثر بعض المد والاشباع والتعقيق وتيلاً تنبيه  
 في الامر به وانه لا بد للقاري منه. اب ثابت هو ان قرات قرآن کے سے  
 رتل فرض ہے تفسیر آتھان میں ہے پس نحسين الصوت بالقراءة وتربيت  
 بعد يث ابن حبان وغيره زينو القلن بأصواتكم وذلك لفظ باري من صوا  
 القلن بأصواتكم فان الصوت الحسن يرب القلن حسناً واخرت لفظ  
 وغيره حديث حسن الصوت ربعة القرآن وفيه احاديث صحيحة كثيرة  
 فان لم يكن حسن الصوت حسنة فاستطاع بحسب لا يخرجه لولا الخط  
 اگر اس طرح کی تفسیر ہو کر جس سے سنی بدل جائیں اور ایسے بدل جائیں رہن کا اتنا  
 کفر ہو تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ان سے ایسے سنی مذہب ہوں  
 لیکن اس کا تفسیر مثل قرآن پاک میں نہ ہو اور تفسیر فاضل ہو تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی  
 جیسے کسی نے ہذا الغراب کی جگہ ہذا الغبار پڑھ دیا اور قرآن پاک میں اس کا مثل  
 نہ ہو اور اس کے سنی بھی کچھ نہ ہو جیسے سرائر کی جگہ سرائی پڑھ دیا تو بھی نماز  
 ہو گئی اور اس قول کے ساتھ اخذ کیا جائے گا۔ والتمار میں ہے والتمار

عند المتقدمين ان ما غير المعنى تغير المكون اعتقاداً وكلاماً مفسداً في جميع  
 ذلك سواء كان في القرآن اولاً الا ما كان من تبديل لجل مفصولاً بوزن  
 تأمر ان لم يكن التغيير كذلك فان لم يكن مثله في القرآن ولا معنى  
 له كالسر مثل بلا مر مكان السر اثر وان كان مثله في القرآن والمعنى بعيد  
 ولم يكن متغيراً فاحشاً نفساً ايضاً عند ابي حنيفة ومحمد وهو الاحوط  
 اورا كمن يجهل الاولى الاجتهاد يقول المتقدمين لا تضبط قواعدهم  
 وكون قولهم احوط - والله سبحانه تعالى اعلم .

ك - الصمد المختصر بحبله المتين

سيد محمد نعيم الدين عفا عنه العيون

٢٠ ربيع النور - ١٣٣٤ هـ



# جنت میں چند جانور بھی جائز کے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرعیہ شیخین بن مسعود و بنت میں  
کوئی جانور بھی جائز ہے گا یا نہیں۔ بیوا تو جہود۔

مستحق

احقر محمد الدین خاں نواب صاحب مکتبہ

بعون الکریم و ہاب

الحمد لله

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد و نعلی علی رسولہ الکریم

اما بعد۔ سنت میں پانچ جانور داخل ہیں گئے۔ برحق تصور اندکی صحت  
علیہ وسلم کا۔ ۲ دراز گاش حضرت فزیر علیہ السلام کا۔ ۳ ناؤ حضرت صلح علیہ السلام کا  
۴ سینڈھا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا۔ ۵ گشا اصحاب کف کا۔ چنانچہ اشباہ و نظائر  
میں مستطرف سے منقول ہے کہ لیس من العیوان من یدخل الجنة لا یحس  
کلب الکھف و کبش اسمیل و ناؤ الصالح و حمار عبود و بریق النبی صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم۔ لیکن حموی نے شرح اشباہ میں شرعہ الاسلام کے متاثر



## استفتاء

کیا فرماتے علماء دین مفتیان شرع متبیین علیہم السلام حضرت  
 آدم اور ماں حضرت حوا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو نبی ہونے سے عموماً  
 کہنت کے اندر لکھنے سے روکت کے بات نہ جانا کہ ان میں سے کون سا نبی ہوا اس پر  
 نے دھوکہ دے کیا حوا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام ہوا۔ میں نے اس سے  
 کہم علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام رکھ دیا تو حدیث میں ہے کہ نبی آدم علیہ السلام  
 مرثیہ میں رہا وہاں حوا علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام وچند ترغیبات رہا تا کہ وہاں  
 پر تو خداوند پر کے جب ملا کہ حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام حضرت آدم علیہ السلام سے  
 لعین نے نہیں رہا حوا علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اس کے عکس نام سے پرستیاں اور  
 میں دیکھا اس زمین کا کیا نام ہے اور کہاں ہے، اور اس کا فصل کیا ہے۔ میں نے اس  
 اور نفع شریف سے واضح جواب دیا کہ اس کی اہمیت وہاں میں رہا کہ

نقطۃ السلام

استفتاء

فقیر محمد

## بعون الملك الوهاب

الحمد لله

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على رسولنا الكريم

اما بعد . حضرت آدم وحواء علیہما السلام کو شجر ممنوعہ کا سنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا یہ عمارت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سطرہ پ میں اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا چتر میں . اور اس میں تخت البیہ ہے کہ خلافت کا اظہار اور اس کے احکام کا اجرا اسی طرت مقدور ہوا تھا . پھر حضرت آدم علیہ السلام کو برہ کم کلمات توبہ کی تلقین فرمائی اور توبہ کی قرآن پاک میں فرمایا فتلقى آدم من ربه كلمات فتاب عليه انه هو التواب الرحيم . آدم وحواء کے ساتھ توبہ فضل و کرم ہوا اور ابلیس عین کا نام سڑبانی زبان میں عزازیل اور عربی زبان میں خاریث . صاحب اس نے تافرائی کی تو اس کے نام کو چل کر ابلیس رکھا گیا جس کے معنی مایوس از رحمت ہیں . اور اس کی صورت تبدیل کر دی گئی . اور ذلت و رسوائی کے ساتھ اس کو زمین کی طرف ہانک دیا گیا . اور قیامت تک اس کو آسمان و زمین کے درمیان مورد لعنت بنایا . شیطان مقام آخر میں بھیجا گیا تھا جو مصافات حضرت ہے . قرآن پاک میں ہے قال فاخرج منها فانك رجيم فان عليك اللعنة الى يوم الدين . اور دوسری آیت میں قال اهبط منها فانك ملعون لك ان تنصكب منها فاجراج الملك من الضعفين . تیسری آیت میں ہے قال اخرج منها مذموما مدحورا . لیکن شعلت منها لاملان جہنم منکرا جہین تفسیر خازن اول مذا میں ہے . معنی بد لامتہ ابلیس من رحمة الله ای

بیش و کان اسمہ عنارہاں بالسرہانیۃ وبالعریۃ حارن فدا عقی عید  
 اسمہ فسی بہ لانتہ البلیس و عورت صورتہ . یہ واقعہ کا مختصر بیان تھا شیطان  
 کی شامت اور ہر نصیبی کا انجام تو آخرت کا دائمی عذاب شدید ہے مگر سائل کا فتنہ ہونے  
 نہیں کہ اس کو اس سوال سے کیا غرض ہے . مومن اور یقین والے ہے کہ اللہ تعالیٰ وہاں  
 کے تمام احکام سراسر حکمت و عدل ہیں اس پر کوئی خدا شناس اس فرائض کی جرات نہیں  
 کر سکتا بہتہ دل کو عقل ہی کہن کر دو حضرت حکیم علی الاعلاقین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہیں اللہ تعالیٰ اپنے بہتہ دل کو قرین نیک عطا فرمائے اور شر نفس شیطانی سے بچنے  
 آمین . واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم .

کہ۔ العدد المختصر بحملہ التین

سید محمد نعیم الدین عثمانی

# جواز مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ازیدی و سندی شیخ الکمل حصہ علامہ سید محمد گل قادری علیہ الرحمۃ والرضوان

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اس زمانہ میں ملک ہندوستان میں ہر شہر اور ہر قریہ میں لوگ مجلس میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرتے ہیں اور اس مجلس میں میلاد شریف یعنی تاریخ ولادت اور دن پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی بیان ہوتا ہے آیا یہ کریمہ بیان لازم دوسرے شرع شریف جائز ہے یا بدعت؟ حجاب آیات قرآنیہ اور احادیث شریفہ کی روشنی میں مرحمت فرمائیں۔  
ہینوا توجروا۔

المستفتی

مفت محمد امجد الدین، مراد آباد

بسم الله الرحمن الرحيم الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم بخدا ونصلی علی رسولہ الکریم۔

الما بعد۔ منعقد مجلس میلاد لازم دوسرے شرع شریف جائز اور موافق حدیث کے

سے چنانچہ ترمذی نے کثرت الجواب مناقب رسول مصلیٰ علیہ وسلم بذکر ہر  
 میلہ و انہی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے ثنوان سے بیان کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ  
 بیان احادیث مناقب آنحضرت مصلیٰ علیہ وسلم اہمیت کے اور جو شخص اس کو سنتا  
 اور اسلام سے غافل ہوگا اور وہ باہر سے ہے ۔  
 اللہ علیہ وسلم عن المطلب ابن عبد اللہ بن قیس بن عمر قال قال رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم قال انما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کان یخاف من احدکم  
 عفا نقیث بن سیم اجاخی یحضر بلیت من صرہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من رآہ فادبہ فی  
 المیلاد اور صحیح مسلم میں بروایت یوسف بن عمار و حدیث صحیح بخاری میں  
 حدیث میں آنحضرت مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے اپنی پہلی اشرفیہ میں قرآن کے  
 اور وہ حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صوفیہ اور  
 فقال فیہ ولدت و فیہ ازل علی یعنی ابابوہت و منے پہچے کے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر کے روزے سے پس فرمایا حضرت نے میں کہ میں یہ  
 ہوا اور مجھ پر قرآن نازل ہوا لہذا میں روزہ رکھتا ہوں اس دن میں

اسے یہ باب پلائی مصلیٰ اللہ علیہ وسلم کے بیان میں سے روایت ہے نہیں ان کو سے یاد ہوا ہے یہ وہ ہے کہ  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن میں کھانا کھا جس دن اس نے غزوہ بدر لڑی تھی اس دن کو  
 بھجوانا کہیں صحابہ سے نہات ان کا شیم سے جو عید ان کی ہے ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر روز میں اور یہ یاد ہوا ہے کہ میں ان سے پہلے ہوں ۔

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین منشیانِ شرع متین کہ جو لوگ مجلس میلادِ منقذ کرتے ہیں اس میں آنحضرت کا مولد شریف اور محرت کا بیان بھی کرتے ہیں سو یہ ہمارے لیے یا ہرمت؟ بینا و توجہ رہا۔

المستفتی  
احقر محمد اسلم بھوجپور

## الحمد لله الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم محمد ﷺ فصلی علیٰ مہولہ الکرمین

الما بعد۔ یہ دونوں امرا اب شمالی اور اخلاق نبوی میں بیان ہوئے اور ائمہ تبارک و تعالیٰ نے تواریث میں بھی بیان کیا ہے جو کوئی مسلمان ایسا نہ ہو گا کہ احادیثِ شمال نبوی کے بیان کو ہرمت کہے ورنہ خود ہرمتی اور کتابِ اللہ سے منکر ہو گا چنانچہ مشکوٰۃ شریف کے بابِ شمال میں ایک طویل حدیث مروی ہے اور اس حدیث کے آخر میں بیانِ مولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہجرت دونوں تواریث سے منقول ہیں اور اس حدیث شریف کو ضرورت کی جگہ سے نقل کرتا ہوں اور وہ یہ ہے الفت اللوا یا مہول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بحسبک فقال لا یہول اللہ صلی اللہ



علیہ وسلم منعہ ربی ان اعلم معاہداً وغیرہ فلما رجل لہ قال لہو کہ  
 استہد ان لا الصلا اللہ واستہد انک رسول اللہ وشرط ماکی فی سبیل اللہ لآؤتہ  
 ما فعلت بک الذی فعلت بک الا نظر الی نعمتک فی التوراة محمد بن عبد  
 اللہ مولد لا بمحکة ومہاجر بطیبة وملکک بالنام لہن غفر ولا  
 غلیظ ولا سحاب فی الاسواق اور شکوۃ شریفین وارد ہے۔ وطن کعب  
 یجلی عن التوراة قال تجد محکوتا محمد رسول اللہ صوفیہ علیہ وسلم  
 عبد المختار لا یغفر ولا غلیظ ولا سحاب فی الاسواق لا یجری بالسیۃ السیۃ  
 وملکک بالشام نیز داری نے ایک باب ہد کا ذیل سے بیان ان لوگوں  
 کے منقہ کیا ہے جو بہشت رسول سے پہلے کتب سادہ میں ان اوصاف کا بیان فرما  
 چنانچہ ایک حدیث انہوں نے روایت کی جو اخیر میں اس کے سطور ہے مولد  
 بمحکة ومہاجر بطیبة وملکک بالشام۔

اب غور کا مقام ہے کہ داری نے یہ حدیث بیان صفت رسول اللہ میں  
 ذکر کی سو کون سا سمان ہوگا جو بیان اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو درست ہے  
 گا وہ تو خود بدعتی اور اسلام سے غافل ہو جائے گا۔

# فتویٰ متعلق فاتحہ سویم و چہلم وغیرہ

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ فاتحہ سویم و چہلم وغیرہ جو بد تہائے دراز سے بلائیکر مسلمانوں میں جاری ہے جب تک کہ وہابیہ کا فتنہ نہ اٹھا کسی نے اس پر اذکار نہ کیا اس لئے یہ امور وہابیت کی علامت اور شعار ٹھہرے اب جو لوگ ان نیک کاموں کو بند کرنا چاہتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے آیا وہ مسلمانوں میں تشنہ و تفریق کے مرتکب ہیں یا نہیں اور وہابیت کے مدد و معاون ٹھہر یا محمے یا نہیں اور وہابیوں کی اعاذ و اعانت اگرچہ بلا مقصد ہو اس کا کیا حکم ہے اور اگر ان امور کی بندش اور ان پر انکار یا تقصد وہابیت کی اعاذ و اعانت کے لئے ہو تو حکم اور نذایہ وہ سخت ہے یا نہیں یقیناً یوم بیکے فاتحہ جس کو وہابی حرام و شرک کہتے ہیں اس کا کیا حکم ہے یا اور مسلمانوں پر اس کے ضروری سمجھنے کا الزام لگاتے ہیں یا کم از کم اسی بات کا رد سداں ثواب کے لئے تیسرا دن اور چالیسواں دن ضروری جانتے ہیں کہ تیسرے دن اور چالیسویں دن ہی ثواب ہو گا اگرچہ دن مقرر ہیں ان سے پہلے یا بعد وہ فاتحہ کی جاسے تو ثواب نہ ہو گا یا کم ہو گا یقیناً عرفی اسی اصلیت سے ہے کہ اہل سنت کو فاتحہ کی اخلاص دینے کی زحمت نہ ہو کہ لوگوں کو مطلع کریں کہ غلام روز ایصال ثواب کے لئے مقرر ہے جو صاحب اپنے عزیز یا دوست

کی دوح کو ثواب پہنچانا چاہیں وہ نکلاں جگہ جمع ہوں اور کچھ قرأت قرآن پڑھ دے  
ایصال ثواب کریں اسی مصلحت سے فاتحہ کا ایک ہر ایک ہر سزا کے مسلمانوں  
میں جاری ہیں اسے بدعت و شرک کہنے کا کیا غور ہے! اور جتنے مسلمانوں نے  
جب سے کیا وہ ان شرک و بدعت کہنے والوں کے نزدیک شرک و بدعتی ثواب  
یہ نہیں اب اس یقین الیام سے اس سے کہ اس کا دوا ہوں کا شمار سے حدیث  
کا کیا حکم ہو گا حدیث میں آیا ہے کہ اتقوا مواضع التہول و کفوا قال صلی اللہ علیہ وسلم  
اس فرمان و نشان کی بنا پر سورج و چہلم وغیرہ کو کسی حدیث کریمہ جس حدیث و جاری ہیں نہیں  
لے بھی کہ مسلمانوں میں تفریق و شکت انہیں ہے وہ مسلمانانہ سے نہ ہوں گے  
کہ وہ مصلحت نیت نہ سوسہ وری نہ یا نہیں۔ بیوا قوم و۔ نقد و اسلام۔

المستغفر

مستقیم خاں۔ فل بازار مجنن۔

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۴۵ھ

## بَعْوَنُ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّ عَلَى رُسُلِهِ الْكَرِيمِ .

فاتحہ سورج و چہلم وغیرہ امور غیر جس میں امرات کے ایصال ثواب کیا جاتا ہے  
ان کا استنباب و استنسان و لافنی شرمیہ سے ثابت ہے اور ان کی اصل قرآن و  
حدیث سے ملتی ہے۔ و لا یہ کہ ان امور سے سخت عداوت ہے اور ان کے انکار

میں اس قدر حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ شرک تک فہمت پہنچا دی اور مسلمانوں کو کفر تک  
 تک پہنچنے میں باک نہیں کیا عورات قطعیہ کچھ رسوم شرکیہ تک سے انہیں وہ نفرت نہیں  
 جو ان امور خیر سے ہے۔ ہلاکت گینٹی کے جہد میں لوگوں نے قشتے تک لگائے ،  
 ہتوں کے جلوس میں شرک رک ہوئے ، ہتوں کے نقاب کشائی کی رسم میں باہر  
 حاضر رہے وہاں سے اس پر کوئی موازنہ اٹھائی ، اور یہ حرکات ان کو اتنی ناگوار نہ لگ کر  
 جتنی فاحش سویم جہم وغیرہ ناگوار ہیں اور رات دن انہیں کے شرک و بدعت ہونے  
 کا وظیفہ ہے۔ ان شرک افعال کرنے والوں سے تو وہاں سے میل جول منقطع کچھ  
 ترک کیا ان کے افعال پر اظہارِ نفوس تک کرنے کی جرأت نہ ہوئی مگر فاحش کا نام  
 سن کر ان کو طیش آتا ہے۔ دن میں آگ لگ جاتی ہے ان امور خیر کا انکار اور اس پر  
 تشدد اس قوم کا وظیفہ ہو گیا ہے اس لئے ان کاموں کے بند کرنے کی تحریک خواہ  
 وہ کسی جلد یا بہانہ سے سو قیقا وہاں بیت کی علامت اور یقیناً ایسی تحریک فتنہ پرداز کی  
 ہے اب وہاں سے یہ بھی طریقہ اختیار کیا ہے کہ وہ کفایت بخاری کی تنظیم کے پرے  
 میں ان امور کے بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسی چال سے  
 آگاہ رہنا چاہیے۔ اور ایسے بد مذہبوں کے منکر و کید سے اپنا آپ کو اور اپنی قوم  
 کے نادان لوگوں کو بچانا چاہیے۔ ان امور کا انکار اور ان کی بے شش کی کوشش  
 وہاں بیت کی تردید اور اس کی کھلی اعانت ہے۔ اس میں بلا قصد کا احتمال محض نہیں ہے۔  
 متعین ہے یعنی برہانے مصداق کسی کلم کے لئے کوئی وقت یا دن مقرر  
 کر لینا جائز ہے اس کی ممانعت پر اصلاً کوئی نص شرعی وارد نہیں ہوئی اور یہ تعین ناگزیر

ہے۔ دلچسپ کے مدار میں تعطیل کے لئے جہاد اور رمضان و عیدین استھان کے لئے  
 شہان اور ہر کتاب کے لئے وقت مبین ہوتا ہے جس کی تصریح سے ساتھ ہدی  
 کی جاتی ہے۔ اگر وہ تعین حرام جانتے ہیں تو ایسا کیوں کرتے ہیں اور اگر وہ الی ترک نہیں  
 کا بہ کریں تو انہیں دنیا میں زندگی دشوار ہو جائے گی۔ کھانا وقت میں سمیٹے گا وقت  
 میں کام کا وقت مبین تاہم تو بازار میں جاسے اور بیٹھے گا وقت میں نہیں لے  
 بندشوں میں سر سے پاؤں تک ہر شے ہوئے ہیں لہذا ہر شے ٹوٹا کر اپنے آپ  
 مضبوط کرتے ہیں اور پھر مبین کو ناجائز بھی سمجھتے ہیں اس لئے کہ یہ نہ راہو سب سے بہت  
 جس ایسے تعین کا بہت چلتا ہے خود افعال و یہ میں اور صحابہ کرام و صحابہ کرام و صحابہ کرام  
 افعال میں اہل نظر کو تعین کی مشائیں ملتی ہیں۔ بخاری و مسند احمدی سے کان  
 عبد اللہ بن مسعودؓ یہ کہ لڑائی میں فی کل خمیس یعنی ہفت روزہ میں خداوند  
 مسودہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر ہفت روزہ ہجرت کو عطا فرماتا کرتے تھے اب وہاں کے  
 لئے ہفت روزہ کی تعین سے عمل خیر کے لئے جب نصرت و نصرت کا تہذیب کرنا بخاری  
 شریف کی اس حدیث سے ثابت ہوا امام بخاری اس حدیث کو اب من جعد  
 لاهل العلم اباء معلومتہ میں لائے ہیں۔ امام بخاری کے اس ترجمہ سے بھی  
 معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس حدیث سے امور خیر کے لئے تعین ثابت کرتے ہیں۔ اور  
 بہت احادیث ہیں جو اس مدعا پر پیش کی جاسکتی ہیں مگر بابیہ کو کوئی دلیل شرعی  
 و حجت نہیں ہوتی ایک حدیث سنادیجئے اس کے قول کرنے میں ہزار خدو  
 گئے۔ "تغویۃ الایمان" پیش کر دیجئے تو اگر وہ جھک گئی۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے دینوں

پہنچانے یا اور مسلمانوں کو ان کے شر سے محفوظ رکھے یہ کہنا کہ مسلمان اسی تعین کو جواب  
 اور ضروری کہتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ بس تیسرے اور چالیسویں دن ہی  
 ثواب ہوگا اور ان کے لئے علاوہ اور کسی دن ثواب نہ ہوگا یا کم ہوگا یہ مسلمانوں پر انفرادی  
 ہے کوئی شخص یہ خیال نہیں رکھتا انہوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ فائدہ کرنے والے تیسرے  
 اور چالیسویں ہی دن فائدہ پر بس نہیں کرتے، وہ موت کے دن سے چالیسویں دن  
 تک فائدہ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو صاحب استطاعت ہیں ان کے یہاں سال  
 بھر تک روزانہ فائدہ ہوا کرتی ہے۔ اور جو ان سے زیادہ صاحب استطاعت ہیں  
 وہ ہمیشہ روزانہ فائدہ جاری رکھتے ہیں اور اس کے لئے جائیدادیں جاگیریں خاص  
 کر دی جاتی ہیں تو ان کی نسبت یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ تیسرے اور چالیسویں  
 دن ہی ثواب ہوگا۔ اور ان کے لئے علاوہ اور کسی دن ثواب نہ ہوگا یا کم ہوگا یہ مسلمانوں  
 پر انفرادی ہے۔ لہذا اس قسم کے جملے اور فریب کرنے والا امور خیر کو رد کرنے کے لئے  
 ایسی باطل باتیں سننے والا بد مذہب ہے۔ اور اس کا یہ فعل و اہمیت کی علامت  
 ہے۔ اور ان امور خیر کے کرنے والوں کو مشرک بدعتی بتانا اس شخص کی بے دینی ہے  
 ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اور علامت و اہمیت و بدعت ہی سے  
 سے پہنچا مسلمانوں پر لازم ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

۱۔ العبد المذنب عبدالمستین

محمد نعیم الدین مفتاحۃ المعین۔

## استغفار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع تین کہ اگر کسی دقت کسی بزرگ کا رہے  
 رہا جائے تو کیا جائز ہے یا ناجائز اس کا جواب نہایت واضح طور پر بیان ذکا و مشکوٰۃ فراموش  
 بیخود جرحا۔

استغفر

محمداً بن نبی شہید آباد

## الحمد لله الملك الوهاب

بسم الله الرحمن الرحيم والصلاة والسلام على من لا نبي بعده  
 اما بعد۔ بزرگمان دین و اوپا آرام رحمہم اللہ علیہم کا وسیلہ واسطہ بلاشبہ جائز ہے۔  
 بخاری شریف میں حدیث ابدال کے آخر میں ہے بعد تعطل من دھو متصرف من د  
 بعد ترزقوت کو انہیں کی بدولت تم پر میند پرستاب اور انہیں کی برکت سے قبادی  
 مرد کی جاتی ہے اور انہیں کے صدقہ میں تم میراب کئے جاتے ہو اسی طرح امیر المؤمنین  
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وسیلہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ و علمائے دانش کراؤ و کثرت حدیث سے  
 نسیل کا جواز ثابت ہے واللہ سبحانہ اعلم۔  
 ی۔ العبد المذنب عبد المبین  
 سید محمد نعیم الدین محمد المبین

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین مفتیان شرع بشیخ درج ذیل مسئلہ میں کہ ہم کسی کے نام سے فاتحہ وغیرہ پڑھیں تو وہ کس طرح پہنچتا ہے، کسی فرشتہ کے ذریعہ سے یا اور کسی طرح سے اس کا جواب دلائل کی روشنی میں برمت فرمائیں۔ فقط اسلام

المستفتی

مقبول حسین، ناٹنگ ہم

۱۳۴۰ھ

## بَعَثَ الْمَلِكُ الْوَهَّابَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام  
على سوله النكرى المستبين. اما بعد. فاتحہ میں قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی ہے اور  
صدقہ دیا جاتا ہے اور تلاوت وغیرہ عبادات بدنیہ والیہ کا ثواب بہت کو پہنچتا ہے  
ابلسنت وجماعت کا جذبہ اور دلائل شرعیہ سے ثابوت ہے اور اس پر علماء کا اجماع  
ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان رجلا قال لرسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم انی توفیت اینفعها ان تصدقت عنہا قال نعم۔ یعنی ایک  
شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اگر  
میں صدقہ دوں تو کیا اس کو نفع دے گا فرمایا ہاں۔ اس مضمون کی اماویث ہماری دوسلہ



میں وارد ہیں۔ شرح الصدور تک ہے۔ اخرج ابو القاسم سعد بن عبد الرحمن بن  
 زناد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دخل المقابر  
 فرأى فاتحة الكتاب دخل هو الله احد والہکم انکا ثم قال حصلت ثواب ما  
 زلات من بلاء ملک لاهل المقابر من المؤمنین والمؤمنات کا فرما خداوند تعالیٰ اللہ  
 تعالیٰ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ جو شخص وہ قبلہ قبرستان میں پھر فاتحہ کتاب تک پڑھ کر اترے  
 البکم انکا ثر ثر ہے پھر کہے ہیں نے جو تیرا لام پڑھ لاس کا زاب قبرستان کے  
 مومنوں اور مومنات کو دیتا ہوں تو وہ اس کے بارگاہ الہی میں تسبیح ہوں گے۔

اب رہی بات کہ مردوں کو زاب پہنچنے کا یا مہجہ سے اللہ تعالیٰ سے  
 طریقوں کو کون شمار کر سکے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میت کو قرآن پاک کی آواز  
 بھی انس ہوتا ہے اور اس کے کلمات ضیاء سے راستہ پہنچتی ہے فتاویٰ قاضی  
 خاں میں ہے وقرات فاتحة الکرمی و سورة الاحلام و الفاتحة و غیر ذلک رجاء ان  
 یونس المونی۔ اور یہ بھی احادیث سے ثابت ہے کہ قرآن کی سورتیں اور آیتیں  
 خود شفاعت کرتی ہیں جیسا دارمی نے علاء الدین سیوان سے روایت کیا کہ ایک شخص  
 السحر تنویل پڑھا کرتا تھا اور میت گنہگار اس کی قبر میں سوراخ دبا رہنے اس پر  
 بازو پھیل کر عرض کیا کہ یا رب اس کی مغفرت فرما یہ کہ پڑھا کرتا تھا کمالی التکوة و  
 اخرج الطبرانی فی الاوسط عن انس سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 ما من اهل بیت یموت منهم میت فیقصد فوناعنه بعد موته الا امر



# حکم زوجہ مفقودہ النحر

## استفتا

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین زوجہ مفقودہ النحر کے طلاق  
نہانی کرنے کے بارے میں خلافت السائل میں ہمسہ جہاں ہے زوجہ مفقودہ  
کی بعد از طلاق کی بار سال چار مہینہ کے غفلت ثانی۔ طلاق ہے جس سے طلاق ہوئے تو یہ طلاق  
تیس مہینوں کے دستخط و دستخط ہیں تو ہمارے فی المد سب کے طلاق بارے سے  
فقہی مذہب کے سب طلاق سلسلہ میں متفق ہیں بالذات میں سلسلہ میں  
کا ہے فقہی اس سلسلہ پر طلاق کر سکتے ہیں یا نہیں متفق فرمادیں جو نور

استفتا

دست و حسیٰ صاحبزادہ محمد رفیع الرحمن

بعون الملک الوہاب

الجواب

مفقودہ النحر کی زوجہ اس وقت تک نکاح میں رہ سکتی جب تک زوجہ  
موت کا حکم نہ دے اور وہ موت کی مدت نگاہ سے بھی شرعاً نہیں ہے بعد  
اموات و وراثت میں ای من المفقودہ حیث شد ای حیث حکم ہو نہ لا یکن حقیقاً اب  
ہر کی یہ بات کہ قاضی کب حکم کرے ظاہر الروایۃ میں ہے کہ اس کی موت کا اندازہ اس کے

بحرین اقراں کی موت سے کیا جائے گا جب وہاں اس کے ہم عمر بھائیوں تو قاضی اس کی  
 موت کا حکم کر سکتا ہے۔ علامہ شیخ مصطفیٰ شریع کنتز میں فرماتے ہیں۔ دفی طاعنہا یسیر  
 خدر بیوت افزامہ من اعل بلدا علی المذهب قرآن کی موت مکلفہ عمر میں ہوئی  
 ہے اس میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول قویہ ہے کہ نوے سال کی عمر ہونے  
 تک ایک سو تیس برس ہونے تک بتاخرین نے ساتھ میں اختیار کئے۔ امام ابن ہمام  
 نے مشربین کو نماز فرمایا تو علماء نے حنفیہ کا مسلک ہے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے  
 نزدیک چار سال گزرنے پر قاضی ان دونوں میں تفریق کرے۔ اور عورت کی عدت گذار کر  
 جاسے تو نکاح کرے یعنی شریع کنتز میں ہے۔ قال مالک اذا مضی اربع سنین بیوف  
 مہماً ونفذت عدۃ الوفاۃ ثم تنزوج ان شکات۔ اگر ضرورت شدیدہ ہو اور تفریق نہ کرنے  
 سے کسی قدر توبہ کا اندیشہ ہو تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے پر عمل کیا جائے  
 والنماز علیہ۔ لیکن قد ما کان الکلام عند تعقوب الضرورة حیث لم یوجد النکاح  
 بحکمہ بدواعتہ ستمہ اعلم۔

کتبہ المتصم بحملہ المتین

محمد نعیم الدین عثمانی المتین

۱۵ جاری تا آخر سنہ ۱۳۴۰ھ

# تحریک آزادی بہت متعلق ایک مضمون

استفتاء مندرجہ ذیل جناب سید متا زامہ صاحب مجاہدین خاندان انور صاحب  
فراش خانہ دہلی نے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے اس پر فیصلہ حاصل جواب  
بیجا تھا حضرت مفتی صاحب نے جو جواب تحریر فرمایا وہ ہر صحت کا ہی ہمارے سامنے پیش  
کیا جاتا ہے۔ العلین، محدودیات۔

## استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد وفضل علی رسولہ الکریم

اما بعد کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین امور ذیل میں جواب

مع اولہ شریعہ بیان فرمائیں۔

اول ایک شخص غیر مسلم و غیر مہاجر حکمران ہے کہ تو انہیں راجہ حکمت عاقل کی  
خلاف دزدی اس کی قوم اور اس کے ہم وطن کریں جس سے ظلم و انصاف حاصل ہو گا بصورت  
توازن شکنی بغیر استقامت اندفع و بغیر کوشش اندفاع برداشت کرے کی حق اگر  
چلنے کے وقت گولی کو اپنے سینہ پر بے کی جاوے کتاب اگر کوئی مسلمان اس کے  
حکم کی تعمیل کرے تو شرعاً جائز ہے یا ناجائز۔

ثانیاً اگر اس غیر مسلم کے حکم کی تعمیل میں کوئی مسلمان اس خطر میں رہ جاتے

ہونے کو گولی گھنے سے موت واضح ہو سکتی ہے اسنے آپ کو ہتھاکرے اور گولی  
گھنے سے درجہ سے تو اس کی موت کیسی موت ہوگی؟ کیا اس کو شہادت کہیں گے  
یا خود کشی؟

حافظ ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ کھدر پینو اس کی قبیل میں کوئی مسلمان کھدر  
پہتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور اس حکم کو فرض قرار دے کر  
دوسرے مسلمانوں کو اس غیر مسلم کے حکم پر آمادہ کرتا ہے اور جو شخص کھدر نہ پہنے اس  
سے نفرت کرتا ہے ایسی صورت میں اس کا کھدر پہنتا حکم غیر مسلم کی تعمیل کو فرض سمجھا  
کھدر نہ پہنے والے مسلمان سے نفرت کرتا کیسا ہے رہنا حکومت حاضرہ کی طرف  
سے نیک بنانے پر عرصہ سے حصول کیا جاتا ہے ایک غیر مسلم کہتا ہے کہ یہ حصول  
دیئے بغیر بناؤ اور گرفتار ہو جاؤ اس پر ایک مسلمان کہتا ہے کہ اس نے باوجود غیر مسلم  
ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی ہے اس لئے غیر مسلم  
کے حکم کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے مسلم کا یہ کہنا جائز ہے یا نہیں اور ناجائز ہے تو  
کیا حکم کہتا ہے۔ بیخواب ہو جاؤ۔

المستحق

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد وفضل علی یوں اللہ کریم

اما بعد خانباہ سوالات قریب حاضرے ضمن میں اگر ایسا ہے تو غور فرماتا  
ہی کسی قدر تمیز سے کام لیا گیا ہے جو مناسب و مخدج چاہیے یہ خادہ انوصات  
سات دگر کے اس کا حکم و یاقت یا جاتا۔ مثلاً سوانا دل بول لیا جاسے خا کہ  
ہندوستان پر ایک غیر علی حکومت کا بیڑہ قبضے جس اہم و دشمن کے ہست  
والے کسی طرح پسند نہیں کرتے ہندوستان بول کر ہمیشہ سے یہ دیکھی قوم چہرہ رہا  
میل دور سے آکر ہمارے ملک و وطن پر جہر اٹھا بعض مسلوے اور ہمارے تہار  
خزان اور منافع کو ہمارے ہاتھوں سے چھینے سے جانی سے اوجھل کر دولت اہل  
ملک بھوکے اور محتاج ہو گئے جلد سے جلد ہمارے ملک خالی ہو گئے ہمارے ملک خود  
اپنی مرضی کے موافق حکومت قائم نہ رہا اور اپنے علی و خوار سے جو قطع ہوں لیکن  
وہ پر دیکھی حکومت کسی طرح ہندوستان بول کی خواہش کا امتہ کرنے کو تیار نہیں  
ہوتی اور اپنے مادی طاقت کے بل پر جہر حکومت کر رہی ہے ہندوستان بول کے  
پاس مادی قوت اور طاقت نہیں ہے کیونکہ تمام مادی طاقتیں اور قوتیں اسی پر دیکھی  
قوم نے اپنے قبضے میں کر رکھی ہے ہندوستان بول کو اتنی بھی اجازت نہیں ہے  
کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے بھی ہتھیار رکھیں اس لئے ہندوستان  
کی ایک علی مجلس نے جس میں ہندوستانی تمام افراد کے نمائندے شریک تھے

یہ طے کیا کہ اس غیر ملکی حکومت کے تسلط جابرہ سے آزادی حاصل کرنے کا ایک  
 ہی طریقہ ہے اور وہ ہے کہ اس کے جبرہ قوانین کے خلاف ورزی کی جائے اور اس  
 مسئلہ میں جو تکالیف اور مصائب برداشت کرنے پڑیں ان کو برداشت کیا جائے  
 اور اپنی طرف سے تشدد کا ہرگز اقدام نہ کیا جائے تاکہ پھر ایک آزادی کی کامیابی کی امید  
 ہو ورنہ بصورت تشدد حکومت کو تشدد کا بہانہ مل جائے گا اور پھر وہ اپنی مادی  
 قوت سے قوم کو تباہ کر دے گی خلاف ورزی قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لئے  
 ملک میں سے ایک شخص تیار ہو جو غیر مسلم تھا اس مجلس مشاورت نے اس کو اس  
 منظوری جنگ کی انجام دہی کے لائق سمجھ کر اس جنگ کی تکمیل کے اختیارات دے دیے  
 اب وہ غیر مسلم تمام ہندوستانیوں کو جنگ کے آداب بتا رہا ہے اور قوم کو لڑا رہا  
 ہے تو کیا اس کے حکم کی تعمیل جائز ہے یا نہیں اور اس منظوری کی جنگ میں اگر سلاہ حق  
 آزادی کی وجہ سے کسی کی جان تلف ہو جائے تو وہ شہید ہو گا یا نہیں اور آیا جہات  
 مذکورہ آزادی کا سلاہ کرنا اور اپنے آپ کو ایسے خطرات میں مبتلا کرنا جس میں جان  
 تلف ہونے کا خطرہ ہے جائز ہے یا نہیں؟ سوال کی صحیح شکل یہ ہے۔ اب اس کا  
 جواب یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلم یا غیر مسلم دونوں قومیں آباد ہیں مسلمانوں کے  
 مذہبی اصول سے مسلمانوں پر ایک غیر مسلم حکومت جابرہ کے تسلط سے اپنے ملک  
 کو آزاد کرنا اولین فریضہ ہے۔ **سلمان جو ان الحکم الا اللہ اور لن یجعل اللہ لکافری**  
**عقلاً منین سبیلاً** پر ایمان رکھتے ہیں وہ طوعاً کسی وقت کسی طرح بھی غیر ملکی  
 ۱۰۵ م کی اطاعت نہیں کر سکتے۔ اگر وہ اطاعت کرتے ہیں تو مجبوری اور اضطراری طور



بد کرتے ہیں اور اگر اس مجبوری اور اضطرار کو مدح کرنے کی کوئی صورت میں ہوتا ہے  
 پر لازم ہو جاتا ہے کہ اول بہر حق حکومت کے جوئے کو اپنی کوہن سے آزاد چھوڑیں نہ  
 وہ تو ایسی ہے کہ اس میں غیر مسلم شریک نہیں دوسری وجہ ہے کہ اس میں تمام ہندو  
 تمام برابری کی شریک ہیں ایک ایسی تہذیب تو ہے کہ جو ہزاروں سال پر سے لی دھندے والی ہے  
 کوئی حق نہیں کہ وہ ہمارے ملک پر ہندی دھرم کے خلاف جبراً صورت کوئے ہم  
 کی حکومت کو ایک لکھ کے لئے ہمیں صواب و داشت رہنے کو تیار نہیں اور یہ ہمارا خودی  
 عقلی عرفی بین الاقوامی حق ہے اور جس تدبیر اور طریقہ سے ہوا چاقی حاصل  
 کر لیں اختیار کرنے اور عمل میں لانے میں حق بجانب ہوں گے جو ہمارے پاس  
 مادی قوت نہیں ہے اس لئے ہر تشدد کا طریقہ اختیار کرنے سے خود دہی ملے  
 عدم تشدد کے ساتھ سوال نافرمانی کی غلطو ماہ جنگ یقیناً لڑ سکتے ہیں اور اگر ہمارے  
 ازلا اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ لاشیاں کہ ہیں برصیاں چھوٹ اور کہ ہاں اپنے  
 سینوں پر لیں تو یقیناً ان کو اپنے حق آزادی کے مطالبے کے لئے طریقہ اختیار  
 باڑے کیوں کہ ان کا فعل فی حد ذاتہ صرف یہ ہے کہ وہ اپنا حق طلب کرتے ہیں ان  
 کے بارے میں اگر حکومت کا ٹھکانا برسلے باسٹینیں بھ کے باہرے اور گریا  
 ہمارے تو یہ بربریت اور ظلم حکومت کا فعل ہے اس کی ذمہ داری حکومت پر ہے  
 ان غلطو کوں پر جو اپنا حق مانگتے ہیں اور کسی ایسے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہیں  
 جس کو وہ پہلے سے ناپسند کرتے تھے مگر مجبوراً اس کی تعمیل کیا کرتے تھے وہی  
 نہایت جانتے ہوئے کہ حکومت بلا اوقات اپنی برہمی کے مظاہرے کے لئے

انہیں پھلاتی ہے اور گویاں بھی رسوائی ہے کسی کو ایسے خطرات میں نہ آنا ہرگز  
 انہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ مطالبہ حقوق ہمیشہ خطرات سے بڑھتے ہیں اور  
 وطن کی آزادی کا مقصد چوں کہ اعلیٰ ترین مقصد ہے اس لئے اس کے راستے کے  
 خطرات بڑے سمیت ہوں گے مگر بغیر خطرہ کے تو کوئی مقصد بھی حاصل نہیں  
 ہوتا ہمارا فریضہ یہ ہے کہ ہم اپنی طرف سے کوئی تشدد آمیز حرکت نہ کریں جس کا  
 نتیجہ حکومت کی جانب سے تشدد ہو اور بغیر اس کے کہ ہماری طرف سے کوئی  
 تشدد آمیز حرکت ہو حکومت بلاوجہ تشدد پر اتر آئے اور ہمیں مار مار کر زخمی یا  
 شہید کر دے تو اس کی ذمہ دار حکومت ہوگی مثلاً یہ قاعدہ ہو کہ دفعہ ۴۴۱ کی  
 خلاف ورزی کریں اور پانچ سو اشخاص ایسے میاں بھائی جو جمع ہو کر جلسہ  
 کریں اور حکام سے اہل حکمرانی سے منتشر ہو جاوے اس قصہ سے جلسہ شروع کیا  
 گیا اور داخل روضہ بھی اہل شخص حاصل تھے اور یہ سب یہ تشدد کے پابند  
 تھے اب دھا آئے اور انہوں نے حملہ دیا، منتشر ہوئے اسے انکار کر دیا،  
 مگر کوئی حرکت نہیں کی تو اس صورت میں حکومت کا دخل یہ ہے کہ ان سب  
 کو اومیت سے ساتھ گرفتار کرے اور قانونی کارروائی کرے مگر ہمارا وقت  
 صلاحت آئین اور انسانیت کے ساتھ ان لوگوں کو بھی گرفتار کرنے کے بجائے  
 ایسی تو لائیوں سے پتہ لے کر منتشر کرواتی ہے اور کبھی گویاں چلو اگر ہمیت اور  
 بربریت کا انتہائی مظاہرہ کرتی ہے اس ظالمانہ کارروائی سے مظلوموں کو در  
 نفع نہ آجائے ہو گا جو قتل اور انصاف اور نہ سب کے خلاف رہتا اور جو

لوگ اس پر بریت اور ہیبت کا شوق ہو کر شہید ہوں سے دو بیٹا خدایت  
 کی وجہ سے شہادت کا درجہ پائیں گے ان کو خود کسی قریب نہایت  
 اور نادانیت احکام شرعی کی دلیل ہے ہول نافرمانی کی یہ سطور و جملات  
 اپنے وطن اور مذہب کو ایک غیر ملی صورت سے ہاروان تو ان سے  
 کے لئے اپنی وطنی مشترک مجلس کی بنیاد ہے۔ ان کی دست خوری اور دست  
 داز کے ہیں راستے ہوئے غیر مسلم کے احوال و حالت وہاں جاتے ہیں  
 یہ کوئی مذہبی رہنمائی اور دینی ہدایت نہیں ہے بلکہ یہ ان کے  
 ناجائز کرنے کی جرات ہے۔ میں اور جناب میں جتنی سے جتنی دست  
 کرتے ہیں اور وہاں دے کر شہادت سے محروم کرنے اور پہلے ان کو  
 کا حکم بتائیں جو کسی غیر مسلم یا جس قسم حکومت کی حمایت و اس میں  
 ملک گیری کی خاطر ان کے مقصد کے ہوئے یہ قسم خوار و مانی ہیں  
 غیر مسلموں کے جو یہی احکام و احکامات کہتے ہیں اور بسا اوقات غیر مسلم  
 کی طرف سے اپنے مسلمان بھائیوں کو کشت و بکشت بناتے ہیں یا خود ان کو  
 مرجاتے ہیں ان مسلمانوں کا یہ حکم ہے یعنی مسلمانوں کو جائز ہے کہ وہ حکومت سے  
 غیر مسلم افسروں کی ماتحتی میں کام کریں اور مسلمان ہر گویاں چلائیں اور مسلمان  
 کو جائز ہے کہ وہ غیر مسلم جموں کے سامنے خدمات سے جائیں اور ان سے خلاف  
 شرع فیصلے صادر کرانیں اور ان پر عمل کریں اور کیا مسلمان کو جائز ہے کہ وہ ترکی  
 معاملات نکاح اور طلاق آئین باعجز دفع یرین وغیرہ و فراغات کے معاملات

غیر مسلم حکام کی مدالتوں میں فیصلہ کے لئے سے جائیں مگر ان تمام سوالات کے جوابات  
 غلطی میں ہیں قرآن حضرات کا پہلا فرض یہ تھا کہ وہ قوت ایمانی کا ثبوت دینے کے لئے  
 پہلے ان امور کے متعلق فتوے شائع کرتے اور مسلمانوں کو ان ہدایت سے پہلے  
 کی کوشش کرتے جنہوں نے ان کے اسلام اور قومیت دونوں کو ختم کر دیا ہے کھدر  
 پہننے کا حکم اس غیر مسلم نے دیا ہے وہ اس نے اپنے مذہب کی بنا پر نہیں دیا ہے  
 بلکہ دین و ملک کی بھلائی اور دشمن لکڑ روگہ کے لئے کی ایک تدبیر سمجھ کر دیا ہے اور مسلمانوں  
 نے اسے کھدر پہننا مذہبی امور کے تحت ناجائز نہیں ہے اس لئے کھدر پہننا ناجائز  
 نہیں ہے یہ حکم ان احکام سے چر جہاز زیادہ قابل قبول ہے چرا اگر غریبی مدالتوں کے  
 غیر مسلم حکام سے حاصل کئے جاتے ہیں بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ مسلمان کے لئے  
 کھدر ہی بہترین لباس ہے اور جبکہ پہننے والوں کی نیت اپنے بھائیوں کی فائدہ  
 رسائی بھی ہو تو ایک پنٹہ دو کاج دو ہر انوار اب ملے گا اس کو گاندھی پرست فرقہ کا  
 شعار بنانا میری سمجھ سے باہر ہے اول تو کھدر پہننے والے مسلمانوں کو گاندھی پرست  
 کہنا ہی غلط فہم ہے کیوں کہ وہ مسلمان ہیں اور خدا پرستی کے سوا کسی کی پرستش ان  
 کے دہم و گمان میں بھی نہیں آتی وہ تو رسول پرست بننے سے جی تو بہہ کھتے ہیں بلکہ  
 ان کو گاندھی پرست کہنا کتنی بڑی جرات و جسارت ہے دوسرے یہ کہ وکیلوں  
 کے کون اور اسی طرح اداروں کے مخصوص لباسوں کے متعلق ان حضرات نے  
 کبھی فتویٰ شائع کیا ہے یا نہیں اور اس کو حکومت پرستی یا ادارہ پرستی کی بنا پر ناجائز  
 فرمایا ہے یا نہیں؟ انہیں تو کیوں نہیں؟ خاندان مملکت کی خلاف ورزی اس کی بہت

اور ہر گیری کے لحاظ سے اختیار کی گئی ہوگی اصل مفہور قانون شریعتی میں  
ایسا قانون اختیار کیا گیا جس کی خلاف ورزی ہر مقدار ہر صوبہ میں ہوتے اور شریعت  
افترادی طور پر کر سکے یہ دوسری بات سے کہ اس قانون کو منتخب کرنے میں فائدہ بھی  
ظاہر ہو اگر شریعت اسلامیہ میں نہایت کثرت فطری مساویں میں آزادی دیا گیا ہے کہ اس  
مسلمان نے یہ کہہ دیا کہ اس قانون کی خلاف ورزی فی الحقیقت بھی شریعت اسلامیہ کے خلاف  
ہے تو اس نے کیا گناہ کیا کیا یہ واقعی نہیں ہے اور یہ سب سے خیال سے کسی نے بھی  
نہیں کہا کہ گناہ بھی نہیں اس قانون کی خلاف ورزی ہر طرحی اور ہمہ گیر  
نیت سے دیا ہے کیونکہ سب جانتے ہیں کہ اگر کسی نے جو مسلمان وہ مسلمان جو کے  
تقیل کی نیت سے کوئی حکم دیں یہ بظاہر مستحب ہے مگر یہ شخص کہ جانتے ہو مگر  
اسلامی کے خلاف نہیں ہے جیسے گناہ بھی ہی شراب پینے والے کو دیں تو ان کی شر  
کہہ سکتا کہ یہ حکم شریعت اسلامیہ کی تقیل کی نیت سے دیا ہے مگر یہ مسلمان یہ کہہ سکتا  
ہے کہ یہ حکم اسلام کے حکم کے موافق ہے اسلام بھی شراب اور اہرام قرار دیتا ہے  
اس نے مسلمانوں کو اس حکم کی تقیل کرتی چاہیے اور اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

محمد کفایت اللہ خلیفہ

مصطفیٰ کفایت اللہ صاحب اصد جہیزہ علامہ اکیس فتوے کا جامع  
کہہ در یافت کیا جاتا ہے کہ مسطورہ بالا جواب عجیب کا صحیح ہے بلکہ اس کی پوری  
حقیقت سے آگاہ فرمایا جائے۔ بیوا توجہ۔

# بعض الکبریٰ الوہاب الحول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد ﷺ و رسول اللہ ﷺ

ماجد ہدایت احمد صاحب مفتی کے سوالات و اوقات کے نہایت  
 مطابق تھے مفتی ہدایت احمد صاحب کا ان میں نہیں بتا غلط اور نہیں ہے مفتی  
 کا کوئی جملہ یہاں نہیں ہے میں ہا انکار کیا ہا کے اور خود مفتی جیت سے ممکن نہ ہوا کہ وہ دہا  
 اظہار میں کر کے بتا کے کہ مفتی نے ان میں ہا نہیں کی ہے اور اوقات سے سوالات  
 کے غلط ہیں۔ مطابقت میں ہے اس طرح تو ہر ایک کلام و نہیں کہا جاسکتا ہے  
 مگر جو چیزیں فوت ہو جاتی ہیں سند ہا اصحاب عقل و خود کے زبانی ان اوقات  
 میں ہے

حقیقت یہ ہے کہ سوالات نے مفتی صاحب کے چلنے پھرنے اور  
 میں اسے طرز عمل کو دیکھتے ہوئے جواب کی کوئی راہ نہ ملے گی اس لیے اب نے ان سوالوں  
 سے جواب کے بجائے ابی طرف سے اپنے حسب مشاء طول و طویل سوال پٹانے کی  
 دست گزارہ زمانی اور اپنے کی سوالات ہا جواب تحریر فرمادیا۔ یہ طریقہ راجح ہو جائے تو  
 یہ شخص مفتی بن سکتا ہے یہ مفتی کے سوال کا ساتھ ہی ہوا کہ اس کا ماننا سوال گزرا  
 اس ہا اب اسے لینا کیا عمل ہے مفتی صاحب نے جو سوال بنایا ہے اس میں  
 نہیں ہے اور اس کی چند قابل ملاحظہ باتیں ہیں۔

۱۔ ہندوستان پر ایک جی علی حکومت ہو یہ قبضہ

۲۔ ہندوستانوں کی خواہش ہے کہ ہر ایک قوم بہت سے دین

پہن کرے جادہ جس کے سبب ہم محتاج ہو گئے ہیں وہ تیار ملک علی ہے

۳۔ اہل ملک اپنی مرضی کے مطابق حکومت لیں اور علی وہاں سے دور رہے

ہوں۔

۴۔ ایک علی مجلس نے میں میں بنوستانی قوم انوار سے نام لے

شریک ہیں جسے یا را راوی حاصل ہے

۵۔ ملوکی طریقہ جبرہ قوانین کی خلاف ورزی ہے

۶۔ اس سلسلہ میں جو سببیں ہوتی ہیں ان کی اصلاح

۷۔ مشترک مجلس نے ایک غیر مسلح اہل کے صورت میں ہے

تمام ہندوستان و ملک کے طریقے بنا کر ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک  
جو یا راں اور انہماک کی ہیں وہ ملاحظہ کیجئے۔

سوال نمبر ۱ سے متعلق آیات صبر ہے

مضتی جمعیت کے تلبیسات

جبرہ قبضہ سے کیا مراد ہے یہی کہ اس ملک سے

بعض لوگ اس قبضہ کو پسند کرتے ہوں تو زور و قوت ان پر حکومت قائم ہو

یا کچھ اور اگر اس میں مضتی صاحب بیان کریں اور اگر یہی معنی ہیں تو دیبا کی یہی معنی

حکومت ہے اور جہان میں ایسی کوئی سلطنت قائم ہوئی کہ جس کا کوئی مخالف نہ

ہو یا ہو اور جس نے اپنے قیام حکومت کے لئے قوت مذمت کی ہو۔

۲۔ ہندوستانوں سے کون مراد ہے تہا ہندو یا مسلمان بھی اور دوسری صورت میں کیا مفتی صاحب کے علم میں نہیں ہے کہ ہندو مسلمان کو پر ویسی بتاتے ہیں اور صرف اپنے آپ کو ہندوستان کے منافع کا تحق سمجھتے ہیں اس لئے ان کی خواہش قطعاً انگریزوں کو نکال دینے سے پار ہی نہیں ہو سکتی صاحب تک کہ وہ مسلمانوں کو بھی ہندوستان سے باہر نہ کریں اور ایسا وہ بددعا کہہ چکے ہیں اور بہتوں کے قلم سے ایسے مضامین نکل چکے ہیں اور ملک میں اس کا غلغلہ بھائی گیا ہے اس کو چھپا کر اور یہ ظاہر نہ کرنا کہ سندوں کی صورت اتنی خواہش ہے کہ حکومت موجودہ کو نکال دیں اس لئے ہندوستان دونوں میں مسلمانوں کو برابر کا شریک بنائیں یہ سخت تمہیں ہے بلکہ دھوکے اس لئے ہی دہم کو دینے کے لئے سوال دوبارہ اٹھا گیا ہے۔

۳۔ اہل ملک سے کیا مراد صرف ہندو یا مسلمان بھی اور اہل کے ساتھ بیان کیجئے سندوں نے مسلمانوں کو اہل ملک قرار دیا ہے یہ بھی تمہیں ہے۔

۴۔ بہت بڑی تمہیں ہے کہ ملی مجلس میں ہندوستان کے تمام اقوام کے نمائندے شریک ہیں ایسی کوئی مجلس ہے آپ کا انگریزوں کی ایسی مجلس بتانا چاہتے ہیں مگر یہ انتہائی وجہ کی تمہیں اور غایت وجہ کا فریب ہے کہ انگریزوں میں تمام اقوام کے نمائندے شامل ہیں کیا ہندوؤں کے ذریعہ اشخاص کسی قوم کے نمائندے قرار دینے جاسکتے ہیں یا آپ کی شخص بھر جیت جو جہور اسلام کے مخالف ہو کہ انگریزوں کا کوئی ہٹنے لگی ہے اور تمام عالم اسلام اس پر نفرت و کدست کر رہا ہے یا ان کی نمائندہ ہو سکتی ہے جو قوم کسی جماعت سے نداشت ہو اس کو خدا کے دیکھی جماعت



اس کی مانند قرارداد کی جاسکتی ہے۔ مسلمانوں نے لب کاغذ پر یہی وعدہ کیا ہے  
 نامزدہ بنایا کہاں اپنا تمام مقام مقرر کیا خود نامزدہ بنی بیٹھنے سے اٹھ کر جس جگہ  
 ہو سکتا ہے ایسی وہ است آپ نے کسی کتاب میں پڑھیں اور طریقہ نامزدہ بنی  
 سے دارالافتاء کے حل سے جائز سمجھا ہے اس کے جبری مانع دل اور ہے نہیں  
 آپ کے مستفتی نے تو تمہیں نہیں لکھا کہ جناب ہر سال ہر جمعرات ہے۔

۱۵۔ حبرہ قوانین کے معنی میں جیسے کیا آراء فقہوں بعد مسلمانوں میں کبھی  
 اسلامی حکومت قائم ہو تو آپ کے اہل ملک اور آپ کی مجلس تو ان کو رضائیت  
 قبول کرنے کے لئے تیار ہوگی اور حبرہ قوانین نہ بنائے گی اور نہ وہ جتنے کی اور  
 بنا چکے ہیں اور حبرہ سے زیادہ سخت احکام کہہ چکے ہیں۔ دوسری قوانین کی مثال  
 تو میں کر چکے ہیں اور آپ بھی کہہ رہے ہیں اور آپ کے حل میں یہ ہو تو جو سے زیادہ  
 سمجھے گا میں آپ کو بتاؤں گا اور ذخیرے کے ذخیرے دھاروں اور اسلامی شریعت  
 و اسلامی قوانین کی مخالفت و اجابت سے بڑھیں تو آپ کی مجلس اور آپ کے  
 اہل ملک سوائے دام راج کے یعنی سوائے اپنے آپ کے قوانین کے دنیا کے برابر  
 قانون کو جبری اور ظالمانہ قانون کہتے ہیں۔ جب اہل ملک کے نزدیک اسلامی  
 قانون بھی جبری اور ظالمانہ سمجھا اور حبرہ اور حبرہ قانون سے آزادی مطلوب ہے تو آپ  
 کے اہل ملک کے نزدیک آزادی دام راج میں منحصر ہوئی۔ آپ نے اس پر پردہ  
 ڈال دیا آپ کی تمہیں ہے۔

۱۶۔ اہل ملک کی ضرورت آزادی یعنی دام راج کے سلسلے میں تمام مصائب

برداشت کے جائیں آپس میں لٹ چٹا مارا جاتا تھا۔ ہوتا سب ہی کچھ اُٹکیا آپ ہی انصاف سے کہے کہ جو ہندوؤں کی بہت میں اس قدر فتنہ ہو گیا ہے وہ مسلمانوں کو رام راج قائم کرانے کے لئے مرجھانے لگے۔ چاک ہونے کی دانے دیتا ہو اس کو اگر ہندو پرست کہا جائے تو کیا جہ جہاں دہم راج قائم کرانے کے لئے دعا کر آپ نے فقط آزادی کے پردہ میں چھپا یا اس کو کہنے میں تکیس۔

۲۔ کیا آپ اپنے اعتقاد میں یہ سچ جانتے ہیں کہ کجالت موجود مسلمانان ہند سب کے سب ! ان کے اعظم کا مذہبی ہی کہ جنگ کے مکمل اختیارات دینے اور اپنا سہ سالہ اعظم بنانے پر راضی ہیں اور یہ جائز سمجھتے ہیں اور قرآن و حدیث میں اس کی اجازت دی گئی ہے شاید یہ آپ بھی نہ کہہ سکیں اور اثنا عشر کا جھوٹا دوسلے کی آپ کو جرات نہ ہو تو آپ ہی بتائیے کہ جس جماعت ! قبیلہ نے عائدہ المسلمین کی مرضی اور ان کے عقیدے کے خلاف ایک مشرک کو سہ سالہ اعظم بنالیا ہو اور جنگ کے تمام اختیارات بھی تفویض کر دیئے ہوں وہ مسلمانوں کی نمائندہ ہو سکتی ہے اور اس کو مسلمانوں کا نمائندہ بنانا کیسی بڑی غلطی ہے اور بھلس مشرک کا فقط اسی نہیں کہ اسے لایا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اس معاملہ میں ڈالا جائے کہ کانگریس میں ہندو مسلمان ایک ہی حیثیت سے ہیں اور جس طرح کانگریس ہندوؤں کے نمائندہ ہے اسی طرح تمام مسلمانوں کی بھی نمائندہ ہے یہی آپ کے قبیلہات۔

سوالات کی شکل | اس تنقید کے بعد مولوی کفایت اللہ صاحب کی تقریر سے سوالات کی مسطورہ ذیل شکل قائم ہوتی ہے۔

سوال ۵۔ جوہدوام میں قائم کرنے کے لئے اٹھا ہوا اس کی سزا  
 قاتل ہوا اس کے جتنی نظریے لازمی طور پر بھی کہ ہندوستان کو انگریزوں اور مسلمانوں  
 کے درمیان یکجا کرنے اور ہندو قانون رائج کیا جائے اس کو جو جماعت اختیار است جنگ نظر بعض  
 اسے اور اس کے اثر و نفوذ اعتبار اپنے اور لازم کرے اور مسلمانوں کو ان کی فرمانبرداری  
 کی اجازت دے اور مسلمان کو یہ مفاد دے کہ جس طرح یہ کام ہندوؤں کا نفع دے  
 ایسے مسلمانوں کو بھی ناسندہ ہے ایسی جماعت اسلام کی دشمن خدا سے بائیس اور  
 کی جماعت میں شامل ہونا اور اس کے احکام کا نفاذ درست ہے یا نہیں شریعت  
 میں ایسی جماعت کا کیا حکم ہے و الٰہ سے بیان کیجئے کہ تو مولوی کفایت اللہ صاحب  
 کی فریر سوالات پر تنقید کرنے سے جو شکل سوالات پیدا ہوئی وہ سختی و دراصل سستی کے  
 سوالات پرستہ لاجواب ہیں، مفتی صاحب پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں کے جواب  
 تحریر کریں اور دیانت و انصاف کے ساتھ تحریر کریں، اب مولوی کفایت اللہ صاحب  
 کے جواب پر ایک نظر کی جائے اور دیکھا جائے کہ ان کے جواب میں کہاں تک پاس  
 نہ نہ محفوظ ہے۔

مولوی کفایت اللہ کے کلام سے انگریزی حکومت جائز اور سوراہی حکومت  
 اور اسکی کوششیں ناجائز ثابت ہوتی ہیں

مولوی کفایت اللہ صاحب نے غیر مسلم حکومت سے طلب آ کر ان اولین فرایض

بتایا ہے اور اس کی دلیل میں دو آیتیں ان الحکم الا عند اور من جعل لہ  
 الذکا فزین علی المؤمنین سبیلًا پیش کیں اور اس سے یہ ثابت ہوا ہے کہ آیات  
 پر ایمان رکھنے والے طرفہ کسی وقت کسی طرح بھی فرستہ اندکی حکم کی اطاعت نہیں  
 کر سکتے اگر کرتے ہیں تو مجبوری و اضطراری طور پر کرتے ہیں اور اس مجبوری کو دفع کرنے  
 کی کوئی صورت بھی نہیں کہ تو اس سے آزادی حاصل رہاں پر لازم ہو جاتا ہے چنانچہ  
 ہے منفی کفایت اللہ صاحب کے جواب کا براہوں سے درجہ اول میں بیان کیا اس  
 سے بخوبی نکلتا ہے کہ اگر نوری حکومت کا اتنا ثبوت تھا تو جانتے یہ نکر وہ مجبوری اور اضطرار  
 سے کیا جاتا ہے اور کانگریس کی مجوزہ حکومت سے کیا کہ اس میں سند الشریعہ  
 مکرر ہوگی اور سند اوندی احکام کی اطاعت کا کچھ ہی کارہا ملے گا اور ایسی صورت  
 بقصد اختیار طلب کی جاتی ہے یہ نہیں ہے کہ ان کے قصد سے مجبوران کے احکام  
 ماننے پڑے ہوں مسئلہ منفی صاحب کی پیش کی جاتی آیت کے سوا دوسری صاحب  
 کی تصریح سے ثابت ہوا کہ کانگریس کی مطلوبہ حکومت ناجائز اس کی اطاعت سببوں  
 کو حرام تو اس ناجائز حکومت کے لئے کسی کرنا وہ بھی ناجائز اب دو باتیں منفی صاحب  
 کے کلام سے ثابت کہ سبھی ایک یہ کہ اگر نوروں کی اطاعت مجبوری و اضطراری کی وجہ  
 سے جائز ہے دوسری یہ کہ کانگریس کی شرکت اس کی قربطاعت میں سہی واحد ناجائز  
 و حرام اور حکم قرآنی کے خلاف ہے۔

۲. جواب میں دوسری وجہ منفی کفایت اللہ صاحب سے یہ لکھی ہے کہ  
 ایسی قوم کا حق نہیں ہے کہ ہمارے ملک پر ہماری مرضی کے خلاف جبراً حکومت کرے۔

ہم اس کی حکومت برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ ہمارا نظری حقیقی عرفی اور بین الاقوامی  
 حق ہے حق صائب سے چند لغت دریافت کرنے ہیں۔ آج بھی ہمارا ملک، نظری حقیقی  
 عرفی اور بین الاقوامی حق۔ ان لغتوں کے حقیقی حق صائب بیان کر دیں تو حقیقت پتہ چلے گی کہ  
 اس سے یہ تو وہ ہو رہا ہے کہ ہمارا ملک کہنے کا حق دار کن ہے اور اس امتحان کی  
 بنا کسی چیز پر ہے اگر کہنے کو قبضہ پر تو قبضہ انگریزوں کا موجود ہے اور اگر کہنے کو پیدا کرنے  
 پر تو کیا وہ ہندوستان انجینی کے جائز گے جو ولایت یا عرب یا اور کسی ملک میں پیدا ہوئے  
 اور ان کے آباء و اجداد ہندوستان میں سکونت رکھتے تھے وہ خود بھی ہندوستان میں  
 سکونت رکھتے ہیں اور کیا وہ انگریز ہندوستان میں پیدا ہوئے انجینی نہ ہوں گے  
 اور ہندوستان کی حکومت بقول آپ کے ان کا نظری حقیقی عرفی بین الاقوامی حقدار  
 ہو گی اور آپ کے نزدیک انہیں جائز ہو گا کہ وہ ہندوستان کو اپنا ملک بنائیں اسی  
 طرح بہت سے امتحانوں، چیزوں، جاپانیوں کی ہندوستان میں اولاد ہوتی ہے کیا  
 ان سب کو اسی سے کہ ہندوستان کا اپنا ملک کہیں یا ہمارا ملک کہنے کا حق صرف ان  
 لوگوں کو ہے جو ہندوستان میں زمانہ قدیم سے روداد باشکری ہیں اسی تقدیر پر مسلمان تو  
 مسلمان ہندو بھی اپنا ملک نہیں کہہ سکتے کیوں کہ وہ یہاں کے قدیم باشندے نہیں ہیں۔  
 ذرا اپنے خاندان و نسب (ہندو) سے پاچھ کر دیکھئے کہ وہ ملک کا حقدار کس کو کہنے چاہیے  
 ملک والا کس کو بتاتے ہیں انجینی کس کو شہرہ راستے ہیں مسلمانوں سے کتنی خربہ  
 کہا گیا ہے کہ تم ہندوستان سے چلے جاؤ تیار اس ملک میں کوئی حق نہیں ہے  
 جی کے آپ ہم (ایم ایچ اور جن کی محبت میں آپ نے دین ملک کو خیر باد کہہ دیا ہے

وہ ہندوستان کو خالص اپنا اور مسلمانوں کو غیر علی اور پرہیزگاری سمجھتا ہے  
 یہ مطالبہ کرے کہ ہندوستان ہمارا ہے اس لیے جہاں تو اس کے ہستی ہیں کہ ان کے  
 اور مسلمان دونوں اپنا اور باہر کا ہونا چاہتے ہیں۔ اگرچہ ہندوستان ہمیشہ ہندوستان  
 سماج میں متغیر رہا ہے تو وہ ہندوستان سے مسلمانوں کے انفرادی مسائل سے  
 منفی کفایت شدہ صاحب نے فطری حق کے کائنات میں ہیں یہ وہاں ہر پیدا ہو جانے  
 وہ جگہ اسی کے لئے ہے دوسرے کاس سے کہ سرکار نہیں دیکھ اور اگلی ہی میں  
 تو کڑی کو دیکھ سے کتاب کو کیزے سے سرکاروں سے ہار پائی تو کھٹلے اگر  
 آپ صاف کرنا چاہیں تو علم ہو گا کہ ان کے سرکاروں کا فطری حق ہے جہاں  
 کھٹل کا فطری حق ہے کتاب کیلئے کا فطری حق ہے اور اس کے علاوہ یہود کو ہزار  
 عرب سے نکال دینے کا حکم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تو کیا آپ کے نزدیک  
 حضور نے فطری حق سب کیا تھا اور اسی ہندوستان میں جو مسلمان دوسرے ممالک  
 سے سلطنت کرنے کے لئے آئے وہ بھی اس میں تھے یہودی تھے ہزاروں سال وہ  
 رہنے والے تھے ہندوستان والے ان کی سلطنت سے راضی نہ تھے تو کیا آپ  
 کا یہی فتویٰ ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان پر جبری حکومت کی اور ہندوؤں کا فطری  
 حق چھینا اور وہ سلطنت خرد مقلد عرفا اور بین الاقوامی طریقہ سے لہاڑی اور جس  
 قدر تصرفات انہوں نے ملک میں کئے وہ سب علم سے کھل کر کئے اور اگر آپ  
 یہ کہنے کے لئے تیار ہوں تو آپ کو اعلان کر دینا چاہیے کہ سلطنت اسلام کی حق  
 کی بکلی اہلک و سودنیات و اوقاف پر جو مسلمان قابض ہیں یہ قبضہ ناجائز ہے۔

سب ہندوؤں کو واپس کر دینا چاہیے۔ اور جس سلطنت کا ہندوستان پر قبضہ ہی نامہ کر  
 تھا اور اس کو خطری عقل مرئی اور بین الاقوامی طور پر کوئی حق ہی حاصل نہیں تھا اس نے  
 جتنی سہریں بنائیں وہ بھی سب غصب کی زمین تھی ان کے لئے کیا حکم ہے اگر ہندو  
 کو واپس دینے کا تو فی دہرہ ہے تو آپ کا کام بن جائے اور جو صلح تھوڑے دہرہ پر  
 جائے اور آپ کے ہندو آقا جان نعت خوب خوش ہوں۔ آپ ہندوؤں کی بہت سی  
 اس قدر کو ہیں اور اسلام و حکومت ہائے اسلام پر درپردہ حملہ کر رہے ہیں اس کو  
 ہندو پرستی دیکھا جائے تو اور کیا کہا جائے جس کے مقابل شریعت کی پروا ہے نہ دنیا  
 کی نہ مسلمانوں کے طریق و آئین کی انگریزوں کی مخالفت تو ایک بہانہ ہے اصل مقصد  
 تو ہندوؤں کو راضی رکھنا اور مسلمانوں کو کٹھانا اور مردانہ ہے ہندوستان کے مسلمانوں  
 کو خاک کا دو پھر ہندوستان صرف تبار کے دو سنوں کے لئے ہی رہ جائے لگا  
 سولہ ای سولہ ہے۔ حامی سولہ ہو تو ایسا جو قوم لٹ جائے مٹ جائے نہ  
 برادر ہو جائے مگر ہندو راضی رہیں خوب حق ٹھک ادا کیا واہ رے شفیق۔ (اللہ تعالیٰ  
 جلالت نصیب کرے)

وہ سختی کفایت صاحب نے لکھا ہے چنانکہ ہمارے پاس مذہبی تو  
 تو ہے نہیں ہے اس لئے ہم تشدد کا طریقہ اختیار کرنے سے بچ رہیں یہاں تو انگریزوں  
 سے جنگ آزما ہونے سے لگا اور مجوری کا اظہار ہے اور ساتھ ہی یہ فرما رہے ہیں کہ  
 اگر ہمارے افراد اس کے لئے تیار ہیں کہ وہ لاشیاں کھا میں منگیں اور برچیاں بھر  
 اور گویاں اپنے سینوں پر ہیں تو یقیناً انہیں اپنے حق آزادی کے مطالبے کے لئے

یہ طریقہ اختیار کرنا جائز ہے یعنی صاحب کی دونوں تبلیغی مہم مخالف و متضاد ہیں پس  
 مادی طاقت نہ ہونے سے جنگی مجبوری کا اظہار ہے دوسرے میں ماضی کی سنگین  
 برعیاں پھرے گویاں کھانے کے لئے مسلمانوں کو ابھارا گیا ہے جب تک کہ پاس  
 مادی طاقت نہیں ہے نہ قہر دشمن کو مار سکتے ہو نہ ان کی مار کو روک سکتے ہو تو پھرے اور  
 گویاں سنگینیں کھانے سے تیز مسلمان گویاں کھاد مر گئے تو آزادی کون لے گا ہم  
 ہمارے یار بند و جن کے اہل ہم مسلمانوں کو بھیجتے چڑھا جاتے ہیں یا ختم ہے ہندوں  
 کے لئے حکم خالی کرانے کے واسطے مسلمانوں کو مرنے اور جان دینے کے لئے  
 تیار کیا جاتا ہے جب آپ کا ہندوئی ہے اور مسلمانوں کا شاذ ہندو بننے کا آپ  
 مشورہ دیتے ہیں تو خود کہیں اسیے موقع پر آگے نہیں بڑھتے جناب فی ساری بہادری  
 اسی وقت تک ہے جب تک ہندو کا رخ دوسرے مسلمان کی طرف ہو اور جناب  
 مفتی صاحب کی طرف ہندو کا رخ ہو تو ابھی معافی مانگ میں اور ہندوئی یا بدعت ہے  
 فتویٰ اپنے گھر چھوڑ کر سارے جہان کے سارے اپنے گھر آفت آئی دیکھیں تو ہندو  
 کی دوستی سے بھی دولت بردار ہو جائیں یعنی صاحب کی طرح سے بیت سے بند  
 آجنگیاں کرنے والے بہادر جو مسلمانوں کو بڑا حادثہ دے کر کٹوبی میں اعلیٰ کرتے  
 تھے معافی مانگ بیٹھے اور بخریک کے مخالف ہو گئے اب یہی یہ بات کہ جب تقاریر  
 سے مقابلہ کی تو تہہ اس وقت ان کے مقابل ہو جائے ان کی تیغ و سنان سے  
 اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالنا جو مفتی صاحب نے جائز رکھا اسی جواز سے کنا برا اور  
 ہے جواز سوراجی یا فطری یا عقلی یا عرفی یا دین الاوامی کنا برا ہے جواز صغریٰ اگر جوتا



تو اس پر آپ کوئی شرعی دلیل قریب فرماتے تو کہاں سے فرماتے شریعت کے خلاف تو  
 کہہ ہی سہے میں شریعت نے تو مسلمان کو اپنی جان کی حفاظت کا حکم دیسے کسی بیاب  
 حکم کرنے پر تک کہے ہرگز اس کو جان کا اندیشہ ہو اور دشمن قتل کرنے واکم سے کم کسی خطر  
 کے تحت کہے پر آمادہ ہو تو مسلمان کو ہار نہ نہیں کہ وہ اپنی بات پر اڑا رہے اندیشہ  
 کریں تو بیاب کام کرتا ہوں ہار کا کام کرتا ہوں ہرگز اس سے باز نہ آؤں گا اگر اس نے ایسا  
 کیا اور دشمن نے اس کو ہار ڈالا تو وہ جتنا بھگتا ہو گا اور اس پر الزام ہو گا اگر اس نے اپنی  
 جان ہار کر نے میں دشمن کو ہار پہنچائی بجز اگر کسی حرام کام پر بھی مجبور کیا جائے تو شریعت  
 مسلمان کی جان کی حفاظت مقدم رکھتی ہے اور حکم دیتی ہے کہ جان بچانے کے  
 لئے حرام کار تکلیف کرے اس ارتکاب پر اللہ تعالیٰ نے اس کو نہ پکڑے گا نہ زیادہ بھٹا  
 تو کیا کہا جائے آپ کہ ہر ایک کی مرث ایک عبارت دیکھا دی جاتی ہے سہ سے سہ اول مرتب  
 سے علامہ کیجئے ان ا حکم علی ان یا حکم المیستة او یشریب الخمر فا کر  
 علی ذالک یحبس او یضرب او یقید لعل یحل له الا ان یحکمر بما یخاف منه  
 علی نفسه او علی عضو من اعضائه فاذا خاف علی ذالک وسعه ان یقدم  
 علی ما احکم علیہ وکن اعلم ان هذا الذم و لعم الخمر لان تناول هذا  
 الذمیات انما یباح عند الضرورة کما فی حالة النقص لقیام المحرم فیما  
 واما وعا ولا مشرقة الا اذا خاف علی النفس او علی العضو حتی لو خیف علی  
 ذالک بالضرب الشدید و غلب علی ظنہ ذالک یباح له ذالک ولا یسعه ان  
 یصبر علی ما توقع بہ فان صبر حتی اوقعوا به لم یأکل فهو اثم لانه لما بیع  
 کان بالامتناع معاً ونا الغیر و علی هذالک نفسه فیا اثم کما فی حالة المخصصة

ترجمہ : مردار کھانا شراب پینا شرعاً حرام ہے اور اس سے بلند ہمارے مسلمان کا دینی و  
 شرعی فریضہ ہے جو مسلمان مردار کھانے یا شراب پینے سے انکار کرتا ہے وہ نہ فقط  
 جائز کا مرتکب سے بلکہ اپنے فرض کو ادا کیا ہے لیکن میں حالت میں کوئی شخص جس کو  
 ان چیزوں کے کھانے پینے پر سب سے زیادہ کڑے اور قہر یا قلع ضرر یا مادی ہرجائے تو مسلمان  
 کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان چیزوں کو نہ کھائے نہ پئے اور قتل ہو جائے اگر مسلمان  
 نے یہ سزا دیا اور مارا یا تو گنہگار ہو گا اور اپنی جان ہلک کرے نہ دشمن کی اعانت کا  
 مجرم قرار دیا جائے گا چاہے اس کی مذکورہ بالا معذرت میں یہ مضمون صاف و سترحا موجود ہے  
 مفتی کفایت اللہ کی یہ طبع اور دلیل کہ ان آزادی کا طلب کرنے والا ایک امر جائز کا مرتکب  
 تھا حکومت نے کو یہاں برساتی تو اس کا فعل ہے اور اس کی ذمہ داری مہلے والے  
 پر کچھ نہیں ہے ان کی ذاتی رائے ہے جی بھی پس جو شریعت کے خلاف شریعت اس شخص  
 کو گناہگار بتاتی ہے اپنے دشمن کی اعانت کا مجرم قرار دیتی ہے مگر کوئی خلیفہ اللہ  
 صاحب خلاف شرع اس کو بری کر رہے آپ کی دلیل ذوقان سے متنبہ نہ ہو  
 سے نہ فقہ سے معلوم نہیں ہندوؤں کے و حرم شام سے آپ تو ہی دیتے ہیں بلکہ  
 قانون سے فرض جو کچھ ہو پس تو ہی شریعت اللہ کے خلاف ہے آپ کے اس کی مثال  
 میں لکھا ہے۔

۱۔ دفعہ ۱۳۱ کی خلاف ورزی کریں اور ملحق سوا اشخاص ایسے بتا  
 کئے جائیں جو مجرم ہو کر جیل کریں اور حکام کے اس حکم سے کاستر  
 ہوں اس قصہ سے جیل شروع کیا گیا ہے اور زمین کو روک دیا

پانچ سو اشخاص تھے سب عدم تشدد کے پابند تھے حکام آئے  
 اور حکم دیا کہ منتشر ہو جاؤ انہوں نے منتشر ہونے سے انکار کر دیا،  
 اس صورت میں حکومت کا یہ فرض ہے کہ ان سب کو اودیت کے  
 تحت گرفتار کرے اور قانونی کارروائی کرے مگر بسا اوقات حکومت  
 آئین اور انسانیت کے ساتھ ان لوگوں کو گرفتار کرنے کے بجائے  
 کبھی تو لاشیوں سے بچو کر منتشر کر لیتی ہے اور کبھی لوگوں کو گولیاں  
 چلو کر بہیت و بریت کا انتہائی مظاہر کرتی ہے اور ظالمانہ  
 کارروائی کرتی ہے مظلوموں کا وہ فعل نہایت ہی گوارہ و معتدل تھا  
 اور غریب کے خلاف تھا اور جو لوگ اس بریت اور بہیت  
 کا شکار ہو کر شہید ہوں گے وہ مظلومیت کی وجہ سے شہادت  
 کا وہ ہر پائے گئے ان کو خود کشی کا مرتکب بنانا سخت جہالت اور  
 ناواقفیت ہے۔

احکام شریعہ کی یہ مذکورہ بالا خط کشیدہ عبارت منقہ گھایت احمہ صاحب  
 کی ہے اس میں آپ نے خود کشی کا مرتکب بنانے والوں کو سخت جاہل اور ناواقف  
 شرع تو دلیا مگر وہ احکام شرع نقل نہ فرمایا جو دفعہ ۱۳۳ کے نوٹس نے پرانی جانیں ہلاکت  
 میں ڈالنے والوں کو مظلوم اور شہید قرار دیتے اور آپ وہ احکام بیان کہاں سے کرتے  
 ہیں شریعت دیکھتے کہاں شریعت کے خلاف تو آپ نے خود فتویٰ دیا جسے احکام شریعہ کا نام مخالف توام کے  
 لئے دیا ہے۔

دفعہ ۱۳ کی خلاف ورزی شرعاً فرض نہیں اس کی مخالفت لازم شراب لہو حرام شہادت  
 یہ ہوگی کہ ایک دینار یا زہو اس کے لئے جان کا ہلکا کرنا کس طرح مندرجیت اور شہادت  
 ہوگی جبکہ شہادت کے لئے مرد اور حرام شراب جیسی چیزوں سے منع نہ رہے یہ جان کا  
 ہلاکت میں ڈالنا جائز نہیں رکھا اور ایسے شخص کو اپنے قتل کا سبب اور گناہ کا مقرر قرار  
 دیا کہ ہر ایہ کی مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے شہادت اس شخص اور گناہ کا سبب قرار  
 دیتی ہے اور آپ کی شہادت اس کو گناہ کا بتاتی ہے ظہر شہادت کی آپ کو اپنے  
 مخالفت کر رہے ہیں اور جہالت کا الزام دوسروں پر جہالت خود آپ نے  
 خود اپنے فتوے میں لکھا ہے کہ ہمارا فریضہ یہ ہے

۴ ہم اپنی طرف سے کوئی ایسی حرکت نہ کریں جس کا نتیجہ منکوت کی جانب  
 سے تشدد ہو اور خود ہی اس کے خلاف پستوئی دیا کہ مخالفت میں اٹھے رہنا اور  
 جان و دین یا شہادت ہے ایک ہی منکوت میں اتنا بڑا تقاضا ہی منکوت میں نہیں  
 قانون شکنی کو جائز قرار دیا اور اسی منکوت میں منکوت سے قانون کا رد الی کرے اور  
 دفعہ ۱۴ کے خلاف کرنے والوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا جس قانون کی آپ  
 مخالفت کرتے ہیں اسی قانون کے برتاؤ کرنے کی گورنمنٹ سے استدعا کرتے  
 ہیں منکوت صاحب نے یہ فتویٰ کس شمار میں بیٹھ کر لکھا جو اپنی بات خود بار بار کات  
 رہے ہیں اور حافظہ نہ باشد کا مضمون ہمیشہ آتا رہتا تھا آپ کے اس فتوے نے  
 بہت سے مسلمانوں کی جانیں کھوئیں جنہوں نے شہادت سمجھ کر اپنے آپ کو چکن  
 میں ڈالا اور منہ داجانے اور کہتے آپ کے تیغ ستم کے قاتل ہوں گے اور آپ کے

اس غیر غوثی اور دعا سے موت کے گھاٹ اتریں گے مسلمانوں کو تو یہ غلط فہمی دے  
کر ہواڈا اور ہندوؤں کے لئے ملک خالی کر دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے۔

اس فہمی پر  
مولوی کنایت اللہ نے غیر مسلم کی اطاعت جائز کر دی

مکہ و یاکہ شرعی احکام کے دائرہ میں رہتے ہوئے غیر مسلم کے احکام کی اطاعت ناجائز نہیں  
ہے میں کہتا ہوں۔ اگر آپ وہ عقیدہ ہے تو آپ سول مافران اور قلعہ شکنی کا حکم کس  
طرح دے سکتے ہیں آپ کی جو بات ہے متضاد اس سے بھی وہ گندہ کبچے تو یہ بتائیے کہ  
غیر مسلم کے احکام کی اطاعت کا جو از جناب نے کس دلیل شرعی سے کھلبے آپ کو  
یاد نہیں رہا کہ آپ اپنے فتوے کے اول میں لکھ چکے تھے "مسلمان ہر ان الحکمہ  
الا للہ" اور "لا یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلاً" پر ایمان رکھتے ہیں وہ  
مطرح کسی طرح بھی غیر مستند اور مذہبی احکام کی اطاعت نہیں کر سکتے۔ یہ آپ ہی کا فتویٰ  
تھا اور آپ ہی غیر مسلم کے احکام کی اطاعت جائز بتا رہے ہیں۔ اس میں تو یہ قہیم تھی  
کہ کسی وقت کسی طرح بھی غیر مستند اور مذہبی احکام کی اطاعت جائز نہیں اب کوئی طرح ہونے  
کی عمل آئی یا گاندھی جی کے احکام کا خداوندی احکام سمجھ لیا۔ معاذ اللہ ولا حول ولا  
قوة الا باللہ وہ آئین جو آپ نے خود قتل کی تحقیر پر اب خود مل کیوں نہیں ہے  
اسبان کے خلاف کیوں گاندھی کی اطاعت جاری کی جا رہی ہے غرض من منشی صاحب  
کے فتوے کا بطلان خود ان کے کلام سے بھی ثابت ہو گیا۔ گاندھی جی کی اطاعت اور  
اسے رہنا بنانا اس کا ماتم اور لشکر بننا کسی طرح بھی جائز نہیں، اگر یزیدوں کی اطاعت

کے جواز کی وجہ تو مفتی صاحب نے مجبوری بتائی تھی یہاں تو کوئی مجبوری بھی نہیں ہے  
 بہرہ ن یجعل اللہ الکفرین علی المؤمنین کی مخالفت کر کے گمراہی کی افواہ  
 کس طرح جائز کی جاتی ہے یہ چند باتیں نمونے کے طور پر لکھ دی گئی ہیں فتویٰ بہت  
 افراط پر مشتمل ہے۔ اگر مفتی صاحب نے قلم اٹھایا اور جام تو لیں کی باقی ماندہ افراط  
 بھی پیش کئے جا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو راہ راست نصیب فرمائے  
 کر دی اور گمراہی سے بچائے۔ آمین۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ  
 واصحابہ اجمعین۔

ک۔ العبد المقتصر محمد عبدالستار

سید محمد نعیم الدین عفی عنہ

۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء مراد آباد



حضور صدر الافاضل علیہ الرحمۃ والرضوان اپنے دور کے وہ ایسے زیادہ دہیکر  
اسلام دشمن قوتوں سے ہمیشہ ہمدرد آواز رہے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ مرتدین و مشرکین  
نے اسلام کو کمزور کرنے کیلئے میدان عمل بدل دیا ہے۔ قرآن پر بے جا اعتراضات کر کے  
مسلمانوں کی دل آزاری، آریوں، بتاریوں، ستان دھرمیوں نے اپنا شیوا بنالیا ہے تو آپ  
نے ان کا تعاقب فرمایا۔ جگہ جگہ تھیر کر ان سے مناظرہ فرمایا قرآن کریم پر ان کے بے جا  
اعتراضات کا آپ نے تقریری اور تقریری طور پر مدہ قور جواب دیا۔ اس دور کے ماہنامہ  
”السواد الاعظم“ مراد آباد میں آپ کا حقیقی جواب ماہ ماہ شائع ہوتا تھا۔ تلاش بیدار  
کے بعد ماہنامہ السواد الاعظم مراد آباد کے کچھ نئے ناچیز کو فراہم ہو سکے تھے، بطور ضمیر ہم  
نے ان مضامین کو تلافی صدر الافاضل میں شامل کر لیا ہے۔ ورق لکھنے اور حضرت ممدوح  
گرامی علیہ الرحمۃ کی قرآن مجید کو یاد رکھنے۔

طالب دعاء

نعیم القادری طبراپوری

اعتراض: پندت ہی نے آیت کریمہ ایضا قولوا فہم وجہ اللہ کا ترجمہ ان الفاظ میں  
لکھا ہے ”تم جہد کرنا کہ وہ جہد ہی نہ ائمہ کا ہے“

اس پر اعتراض کیا ہے کہ اگر بات سچ ہے تو سمت تبدیل ہوتی ہوگی  
 کہتے ہیں اگر ہمیں کوہم کو قبل کی طرف نہ گئے کہ کوہم کو آج بھی کوہم کو پہلے ہی طرف  
 کو نہ کر دیا ایک بات سچی اور دوسری جھوٹی ہوگی اور اگر سمت کا نہ ہے تو سب طرف ہو  
 ہی نہیں سکتا کیوں کہ ایک نہ ایک طرف رہے گا سب طرف کیوں کہ وہ گاہی راستے  
 یا تھیک نہیں ہے۔

جواب : آیت کریمہ کا ترجمہ ہے "تم جہاں نہ رو دو میں مشرق تہا کی طرف ہو ہے"  
 چنانچہ قرآن پاک کو نہ کہے مگر اہل کلام سے بیخبر ہو تفسیر کا علم نہ تھا جو اسی نام کا اعتراض  
 کیا حیثیت رکھتا ہے۔ بات کیا تھی اسے کہے نہیں اور اس میں بڑا بڑا ایک سو اگے  
 والی جہالت ہے آیت کے معنی کی تفصیل کہاں پڑت کے واضح میں ہو سکتی تھی  
 لیکن اگر قرآن پاک پر سچ بھی نظر ہوتی تو اس کو معلوم ہوتا کہ قبل پہلے کہ بیت المقدس  
 ہو اس کی طرف حضور نماز پڑھاتے تھے پھر بیت المقدس کا تہوہا سنو سنو اور حضور  
 کی سب خواہش کہ شریف قبل بنا گیا اس پر عرب کے مخالف نے صلی کیا اس کے جواب  
 میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی **اللہ المشرق والمغرب قایمہ قولہ فاقم وجہہ لہ کالمشرق**  
 مغرب سب اشد ہی کا ہے جہاں تم رخ کر دو میں وہ اشد یعنی جیت اسوہ ویرضائے الخ  
 ہے۔ مراد یہ ہے کہ اشد تعالیٰ مالک ملک ہے۔ مشرق و مغرب اور تمام جہات میں کے  
 ہیں وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم دے گا کہ بتقدیر کی طرف جہاں کی  
 رضا ہو وہی قبل ہے اور اسی کی طرف منوجہ ہونا مقبول بندہ کو اس میں کیا ہائے عذر اور کیا  
 کمال اعتراض میں طرح کہہ اس کے حکم سے قبل ہوتا ہے اسی طرف بیت المقدس اسی کے حکم



سے قبل ہو جاتا ہے اس پر اعتراض کرنا نہایت نادانانہ و مغایرت سے ہے۔ کفار کے اعتراض کا جواب دیا گیا اور قرآن کریم میں ان کے اعتراض سے پہلے خبر فیصدی گئی تھی کہ وہ کس طرف کے پیادہ لگائی کریں گے چنانچہ ارشاد فرمایا سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّسَاءِ وَآلِهِمْ عَنْ قِبَلَتِهِمْ أَلْتِي كُنَّا عَلَيْهَا قُلْتُ رَبُّهُ الشَّرْقُ وَالْمَغْرِبُ۔ عنقریب کہیں گے یہ یقیناً لوگ کس نے پھیرا ان (مسلمانوں) کو ان کے اس قبلہ سے جس پر وہ تھے آپ فرمادیجئے کہ اشد ہی کا مشرق و مغرب۔ اس آیت میں خبر سے کہ کفار تحویل قبلہ پر اعتراض کر دیں گے اور ان کا یہ جواب ہے کہ مشرق و مغرب خدا ہی کا ہے وہ ہر جہاں اپنے ہندوں کو مستہد ہونے کا حکم دے اس پر اعتراض کیا اور ان کے جواب میں ارشاد فرمایا گیا۔

لله للشرق والمغرب فأينما تولوا فثم وجه الله ملازم ہے کہ جب  
 مشرق و مغرب سب کا مالک اللہ ہے تو بعد ہر قسم اس کے حکم سے مذکور اس کی رضا  
 حاصل ہوگی اس پر کافروں کا مسترض ہونا اور طعن کرنا محض بہالت ہے اس مضمون سے  
 پنداشت کے اعتراض کو کیا مناسب اور اس آیت سے قبل کی طرف متذکرنا اس نے  
 کیسے سمجھ لیا اگر قرآن پاک پر مسترض کی نظر ہوتی اور آیت سیقول السفہاء جو ہم نے  
 اوپر نقل کی ہے اس نے دیکھی ہوتی تو یہ لایینی اعتراض کر کے اہل علم کی نگاہوں میں  
 اپنے آپ کو رسوا نہ کرتا۔ بعد از اللہ کے معنی خدا کا نہ کس نے بتائے ہیں وجہیت  
 اور قبائلیت میں اسے یا خدا کے معنی میں چنانچہ تفسیر احمدی میں ہے الوجه اعلى  
 بعضی الجہت او التلذذ والرحماء دونوں تقدیروں پر اعتراض وارد نہیں ہوتا تاہم  
 وجہ جہت سے اشارہ رہا ہے یا خدا کے اور یہ کہہ دینا کہ جس کا مذہب ہو گا ایک ہی طرف

ہوگا یہ بھی کہ تاہم نظریہ ہے۔ عالم حیوانت میں فکر کو متصور کرنے سے کوئی کرناہ عقل اس  
 شب میں پڑ سکتا ہے۔ در نہ ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ جو اس چیز کو کہتے ہیں میں  
 ساتھ مواجہت حاصل ہو تو جس سے کوئی جہت مواجہت سماج ہو اس کے نہ کہ  
 ایک جہت خاص کے ساتھ میں مفید دنیا کو ہمیں ذرا واقف ہے۔ مجلس میں روشن ہونے  
 والی ایک شمع کا نہ تمام اہل مجلس کی طرف سے اور ہر ایک اس سے یکساں جہت  
 حاصل ہے یہ تو نور مجازی کا حال ہے اور نور حقیقی ہر کیف سے بھی دور ہے اس کا  
 بہت کیا مفید کر سکے گی اس فہم پر ذات و صفات اس میں کوئی کرنے کا دہری سے  
 ہمارے لئے منہ ہونا اور ایک طرف ہونا اور ہماری مواجہت کے ساتھ مفید ہونا  
 اور ہمارے بعد و کلام وغیرہ کا ایک جہت کے ساتھ خاص ہونا ہماری کمزوری بعد  
 حدیث کا ضعف اور نقصان سے۔ کمال بھی تھا کہ قوت بنیالی ایک جہت کے  
 ساتھ مفید نہ ہو۔ اسی طرح سامر ذائقہ اور کلام کرنے والے اکابر ایک سمت کے  
 پابند نہ ہوتے ایک لمحہ ہم ہر طرف دیکھنے شش جہت ہمارے لئے یکساں ہوتی  
 ہمارے تمام آلات ہر طرف کام کرتے مگر صرف انہیں دیکھتی ہیں چہرے کے مقابل  
 کی جانب دیکھتی ہیں ہر طرف کے باقی حصے بنیالی نہیں دیکھتے نقصان ہوا یا کمال اگر  
 ہمارے جلد ارکان ہر جانب یکساں ہوتے۔ تو نہ کہ یک طرف نہ کیا جاسکتا اپنی اسی  
 کمزوری اور عیب پر مالک ہے عیب کو قیاس کرنا اور جو مستبد ہیں خود مفید ہیں۔  
 ان کا اس بے نیاز کہ پابند جانتا نہایت ہے علمی وجہ اور ان کے ہے۔

اعتراض : وقتِ واحدہ نقصان کو خطیہ کو دستِ زرین الیٰ حسنین ۔  
 ترجمہ پندت نے یہ کہا اور کہو کہ سانی ملگتے ہیں ہم معاف کریں گے قبارے گناہ اور  
 زیادہ وہیں گے نکل کر نہ والوں کو :

اس پر آپ نے یہ اعتراض کیا ہے (پندت) کا اعتراض بھلا خدا کی ہدایت ہو  
 گئی ہو مگر بنائے والی ہے نہ نہیں کیونکہ گناہ معاف ہونے کا سہارا آدمیوں کو ملتا ہے تب گناہوں  
 سے کوئی بھی نہیں ڈرتے گا اس واسطے ایسا لکھنے والے خدا اور خدا کی بنائی ہوئی کتاب  
 نہیں ہو سکتی وہ عادل ہے۔ ہے انصافی کبھی نہیں کرتا اور گناہ معاف کرنے سے آپے  
 انصاف ہو جاتا ہے کیونکہ میرا قصور ہو ویسی سزا دینے سے ہی عادل ہو سکتا ہے۔

جواب : آیت کا ترجمہ تو کبھی پندت کو نصیب ہی نہیں ہوا اس کی کہاں تک شکایت  
 کیا جائے اب آپ کے اعتراض کو دیکھئے کس قدر عقل و دانش سے دور ہے امید معاف آپ  
 سب گناہ قرار دیتے ہیں یہ فاحش ترین غلطی ہے آپ کو کیا معلوم ہو گا اور آپ کب جانتے  
 ہوں گے کہ سقرت و ساقی سے یا مسمیٰ بسا اوقات آدمی کو گناہوں میں مستغرق رہنے  
 پر مجبور کرتی ہے۔ دنیا میں ہر ایک مجرم کو فیصلے بلکہ تجویزِ اہل کے وقت تک اپنی ہریت  
 کی امید ملی رہتی ہے اور یہی امید سب کو مزید ارتکابِ گناہ سے روکتی ہے طیش یہ  
 آگاہ ایک غضبناک انسان دوسرے کو قتل کرتا ہے مگر اس کے ساتھ امیدوں کا ایک  
 جہم ہوتا ہے کہ شاید قتل کا ثبوت نہ پہنچے شاید وہ کیوں کی جرح ثبوت کی شہادتوں کو  
 بھجوا کر پاس لے۔ شاید رحمِ خداوند کے سلسلہ میں میرے اس جہم سے درگزر کیا جائے۔  
 شاید کوئی اور صورتِ رحمت کی نکل آئے۔ شاید مجھے بھانپنے کا موقع مل سکے یا امید یہ

اس کو ایک قتل سے بعد دوسرے سے اور قتل کرنے سے روکتی ہیں اور وہ قتل نہ کرتے  
 ہی اپنی دہائی سے باہر نکلتے ہو جاتے اور خفیہ سی کوئی اسید میں اتنی اندر سے اور خفیہ  
 لال ہو کر اس کو ضرور پھانسی لگے گی تو وہ جہاں تک ہو سکے گا اپنے اور دشمنوں پر بھی اتنا  
 صاف کر آچلا جاسے اور سوچے کو میری جان تو اب بچے گی نہیں ۱۶ اب ہی کسی کے  
 ساتھ کہوں رہا یت کروں

پہنڈت جی کی فہم یہاں تک نہ پہنچی اور وحشیانہ انداز سے غریب کا  
 تصور ہے جس نے خدا کو صفت عفو سے ماری بھی لگی جس حالت میں پہنڈت جی کا  
 اعتقاد ہے کہ گناہ صحت کرنا خلاف عدل و انصاف ہے اور ان کے ایشور کو اس پر قوت  
 ہی نہیں تو دنیا کو دیکھ دو مرد کی وصوت دینا حاصل بات ہے کیوں کہ جی تو ان کے  
 عمر بھر بت پرستی کی پروا انوں کو مانا، مورتیوں کو پوجا، دیدول کو برتھ کے چاروںہوں سے نکلا  
 ہوا مانا، اور وید کے خلاف عمل کرتے رہے یا جو مسلمان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ  
 پڑھتے ہیں گلے کی قربانی کرتے ہیں اور اس کا گوشت کھتے ہیں اور عمر بھر انہیں نہیں  
 میں گندری ہے ہزاروں گائیں انہوں نے ذبح کر ڈالی ہیں پہنڈت جی کے اعتقاد کے مطابق  
 ایشور ان کے برہمن تو صاف ہی نہیں کر سکتا صد ہا حیوانوں تک انہیں سزا بھگتنی ہے جب اس  
 حیوان میں اتنے گناہ ہو گئے تو اگلے حیوانوں میں کیا طمان ہے کہ کوئی گناہ نہ ہو گا اور ضرور ہو گا  
 اور ایشور صاف نہیں کر سکتا تو پھر اس کے بدلے اور حیوانوں میں سزا ملے گی اور اس میں  
 بھی گناہ ہو گا تو ہمیشہ سزا بڑھتی ہی رہے گی، نجات کی صحت کبھی نہ آئے گی تو اب  
 بتاؤ کہ کسی ہندو یا مسلمان یا عیسائی کو آریہ بنانے سے کیا نفع اور وہ کس طرح شدہ ہو سکتا

جب پاپ صاف نہیں ہوتا گناہ بنتا نہیں جاتا۔ نہایت تصور نہیں تو اس آدمی اپنا دین  
 تبدیل کرے تو کیوں اور کہیں سنے؟ اور جو لوگ کہہ رہے ہیں ان سے کیا گناہ نہیں ہوتے  
 مرد گناہ ان سے صادر ہوتے ہیں اور صاف نہیں ہو سکتے تو نہایت کارہستہ ان کے  
 لئے ہی ہند ہے۔ چندت بھی کے اس اصول نے یہ بتایا کہ ان کے دھرم سے نہایت  
 کی توقع کرنی تھی اور پرانے آدمیہ دونوں کے لئے باطل ہے۔ اس قدر اب بھی دیکھ  
 سچے کہ چندت بھی کے دھرم میں غلط اور غلطی کی باتیں کھنڈ ہیں۔ سنیارتہ پاشن  
 میں ایٹھ کے ناموں کے سلسلہ میں لکھا ہے: "آپو جو گناہ ایشور متحرک اور ساکن جہازوں کو  
 قائم اور زندہ رکھتا ہے اور فنا کرتا ہے۔ اور تمام فادروں سے تادرس ہے۔ اس وجہ  
 سے ہر شیئر کا نام واقع ہے یہاں پر ظاہر کیا گیا ہے کہ ایشور قادر ہے اور فنا اور بقا اس کے  
 اختیار میں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ قرآن پاک نے جو صفات الہیہ کے شاذ  
 و کس دیئے ہیں اس کی نقل ملادی جاتی ہے اور محض غلطی کے لئے یہ صفتیں پیش  
 کی جاتی ہیں۔ درجہ جو قوم تاسخ کی قائل ہو اور مادہ کی دور سے دور سے اور ایک ایک جو  
 کو قدیم ماننے والی طرح اس کی فنا کی قائل ہو سکتی ہے۔ ایشور کے لئے فنا کا علم اختیار  
 کرنا دیکھ دھرم کے سلا اصول کے خلاف اور محض دکھائے کی بات ہے۔ اس طرح  
 اس کو قادر بلکہ اقدار قادرین کہنا یہ بھی ایک مغالطہ ہے کیونکہ ہر شخص آدمی دھرم میں کسی  
 طرح کسی بھرم کا خلیفہ ساہوم صاف نہیں کر سکتا اس کو اقدار قادرین کہنے کے کیا  
 سنی ہیں؟ بلکہ جیسا ہی جیسے کوئی شخص زندگی سے نہایت دیکھے کہ اسے اندھیرے  
 پہاڑ سے میں کچھ نظر نہیں آتا۔ ایک شہتیر کو دن و حار سے دیکھ نہیں سکتا پہاڑ تک

اس کو نہیں سمجھتا مگر ہے وہ بڑا مینا نہ یہ البصرتیہ نظر بھی ہے قریب مسخر اور پناہ کوئی ہے  
ایسا ہی غلو و جبرائیل سے مجبور مانتے ہوئے ایشور کا لفظ اعتقاد میں لکھا مسخر اور صرف ناشی بہت  
ہے پر ایشور کی سچائی انصاف و رحم کامل قدرت اور کامل علم وغیرہ بے شمار جہتیں تھیں مگر کسی  
بے جان یا جاندار کی نہیں ہے۔ (ستیا رتھ پر کاشش مٹا)

رحم اور کامل قدرت کا حال یہ ہے رابطہ خط کا جھپٹ نہ ہو مان و معات  
لا لکھتے تھے بڑے رسم و خطا بننے سے مجبور اور ایسی کامل قدرت رہتے ہیں کہ ایک نہ ہو  
تصور معات کرنے کا اختیار نہیں انصاف کی مینک و لگا مینک کی مصتیں محسن گز و مے شمار  
کرانے کے لئے کھلی گئی ہیں یا نہیں اور حقیقتہً اعتقاد ہے کہ ایشور بے پاد و جبر بعض  
اور عاجز و ناچار ہے۔

۳ چونکہ وہ کامل جہاد و حشمت رکھنے والا پرستو بھی ہے اس لئے اس کو لفظ  
بھی کہتے ہیں۔ ستیا رتھ پر کاشش مٹا یہ مصتیں بڑے رحم و مہاش کی ہیں کامل جہاد کا تو مثال  
کو تصور واد کی تصویر سے در لفظ اختیار سے باہر اور حشمت و دولت کی یہ کیفیت کہ ایک  
دائرہ کسی کو دے نہیں سکتے بلکہ تو ہیں ساری کامات کے ٹر ایک جو دینے کا اختیار  
نہیں کیا شان عالی ہے اور کیا صفت کامل ہے شکاری بھی ہو تو ایسی ہو۔

۴ دید مستر میں ایک انتہا ہے اسے پرستو آپ ہی عالم انصاف انتہا ہی  
ہونے یا تحقیق برہم ہیں کیوں کہ آپ ہر جگہ موجود ہونے کی وجہ سے سب کے لئے قابل  
مصول ہیں جو آپ کو کج حکم دیدوں میں ہے یہ سب کو اسی کا اپیش دون گار اور خود  
بھی کروں گا کج بودوں کج مانوں گا اور کج ہی مل میں مانوں گا پس آپ سیدی

حفاظت کیجئے آپ میری آپت یعنی راست گئی کی حفاظت کیجئے تاکہ میری عقل آپ کے  
قزاقوں میں تمام رکھ لائی گئی نہ ہو۔ (استوار تھو پر کاٹش)

اس مشن میں دھار کا چہرہ انا رہا ہے اور نمائش کے لئے یہ ظاہر کیا ہے کہ ایشور  
دھاکے قبول کی حیثیت رکھتا ہے تاکہ اس کے حفاظت رب العالمین کے اس ارشاد  
سے محنت نہ جائے جو اسلام اور قرآن نے بتایا ہے۔ اور مجیب الداعین کی صفات  
سے ایشور محروم اور کراڑہ جائے مگر اس کی حقیقت نمائش سے زیادہ کچھ بھی نہیں  
ہے۔ کیونکہ وہ کدھرم میں اگر پھیلے مگر اس کو سختی حفاظت کرتے ہیں تو وہ عداوت  
بے کار ہے۔ ایشور پر خود ہی حفاظت کرنا واجب ہے بلکہ اگر مخ بھی کیجئے تو وہ  
حفاظت کو لے گا بقول پنڈت، اور حفاظت کرنے پر حسب اعتقاد آریہ مجبور ہوگا  
اور اگر پھیلے اعلیٰ ایسے نہیں ہیں تو آپ لاکھ کیجئے کبھی حفاظت نہ کرے گا اور بقول پنڈت  
جی کے اس کا انصاف جاتا رہے دونوں مانتوں میں ایشور بے چارہ دھاکے قبول کرنے  
سے عاجز و مجبور ہے اس لئے دھاکے گئی پھن دھاکے اور سلاخوں کی نقل نہیں تو اور کیا  
ہے۔ اس مشن سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سیدھی راہ چلنے کی توفیق دینا بھی ایشور کے ہاتھ  
میں ہے اگر ایسا ہے تو پورا کارخانہ کاسخ باطل ہے۔ کہ وہاں سوائے علی صدار کے کوئی  
سبب نفرت نہیں ہو سکتی اور بغیر خدا کے کوئی سلوک نیک کسی کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔  
نقل تو کی اعدنا الصراط المستقیم کی مگر اس اعتقاد حق سے محروم تھے جس پر اس  
دھاکے حق ہونے کا حوالہ ہے۔

اعترض : آیت۔ وَاِذَا اسْتَقْبَلَ مَوْسٰی لِقَوْمَهُ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ  
 فَاَنْفَجَرْتَ مِنْهُ شِفَاۓ عَشْرَ اَنْعَامٍ عَیْنًا۔ کا ترجمہ پنڈت نے اس تصور میں کیا ہے :  
 جب موسیٰ اپنی قوم کے واسطے اپنی مانگا ہونے لگا اپنا عصا، اور اس میں سے بارہ چٹے چٹے  
 یہ زبور کے پنڈت ہی یہ اعتراض کرتے ہیں، ایک پتھر پر عصا سے بارہ چٹوں  
 لاکھن بالکل نامکن ہے اس میں پتھر کو اندر سے کو لگا اس میں اپنی جہر میں اور بارہ حور  
 کرنے سے ایسا ہونا نامکن ہے اور کسی طرح نہیں۔

جواب : پنڈت جی نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ آیات قرآن کی تہذیب و انکار پر رونا  
 اڑے رہیں گے۔ اور خواہ مقلد وہ انکار کتنا بھی میوہ ہو اس کی اصلاح نہ کریں گے حضرت  
 موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھڑا تھا کہ ضرب عصا سے بارہ چٹے نمودار ہوئے :  
 کائنات میں نظر کرنے والے روزمرہ مشاہدہ کرتے کہ خاصان خدا کے افعال و بزرگ باہجہ  
 و غرائب ایسے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو ناظرین کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں جان و ہر اکے  
 اور نامکن و محال کہہ دینے سے واقعات نہیں مٹ سکتے۔ پھر کلام کائنات کہے اس کی  
 طبیعت کا یہی مقتضا ہے۔

پیش کر دم نہ از پے کین است مقتضائے طبیعتش این است

پنڈت کے نزدیک کسی چیز کے طبعی خواص کو ایثار بھی نہیں بدل سکتا چنانچہ  
 وہ کہتے ہیں جو قدرتی اصول ہیں مثلاً آگ گرم، پانی ٹھنڈا، دھند وغیرہ تمام غیر ذی شعور ہیں انکی  
 طبعی صفت کو پریشور بھی نہیں بدل سکتا ہے۔ (ستیا رتھ پرکاش ملا)  
 پنڈت جی کے نزدیک اس عقیدے کے بموجب نامکن ہے کہ کچھ کام



خاصہ یعنی ٹانگ مارنا اور کاشنا بدل جانے یہ بات ہندت ہی کے نزدیک ناممکن بھی ہے۔  
 اور ایشور کے عقیدے سے باہر بھی کہ اگر ہندت ہی کا ایشور مہا سہا سہی کہ کچھ کاشنا چھڑوٹے  
 تو اس بے چارے کے پاس کچھ نہ ہو اور کچھ ٹانگ مارنے سے باز نہ آئے اس نے  
 عقیدے کے بموجب ایشور کے یہ اختیارات دیکھتے ہوئے اگر ایک ہفتے سے بدھ  
 جتنوں کا راکھ ہونا ممکن سمجھ گئے تو کئی تموب نہیں مگر واقعات ان کے اس عقیدے  
 کو باطل کرتے ہیں کہ ان بے چارے کے میں کی بات ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 بہت دھڑکے ہو چکا اور اسی بھروسہ پر ہندت ہی نے ان کے بھروسے کا انکار کر دیا کہ نہ  
 اب وہ زلزلہ ٹوٹ کر آئے گا نہ ہندت ہی کو کوئی ذلیل کر سکے گا مگر ان بے چارے کو  
 خیال نہ آیا کہ غلامان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی آج بھی دنیا کی چھاپا  
 کے سامنے ہیں وہ ہندت ہی کے عقیدے کا بطلان دکھا رہے ہیں۔

آخر وہ خلیفہ مراد آباد میں آستاد حضرت شاہ ولایت صاحب قدس سرہ اللہ  
 میں ہر زمانہ ہر موسم میں ہزار ہا کچھوٹے ہیں اور لحاظ درگاہ کے اندر کوئی کچھوٹے طرح نہیں  
 کاشنا اور اس کا وہ طبی خاصیت، اندر پر سکے خواہ گئے میں کچھوں کا دار بنا کر اسے  
 کچھوٹے ڈانکس پر ہاتھ رکھ دیکھ کسی طرح وہ نہیں کاشنا پٹ جاتا ہے جس کو ہندت  
 ہی کا ایشور بھی نہیں پٹ سکتا خدا اب ہندت ہی بتائیں کہ ایسی ناممکن بات جو ان  
 کے عقیدے پر ایشور کے اختیار میں رہتی کس طرح واقع ہوگی اور اس کا استعمال کہاں  
 چلا گیا اور ایشور سے بڑھ کر کوئی قدرت ہے جس نے اپنا کاشنا دکھایا یہ واقعہ حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کا نہیں جس کو کہ جاتے تھے آپ کی آنکھوں کے سامنے

لیکن نہ ہو یہ کرامت آج ظاہر ہے لاکھوں کفار و مفسد چلتے ہیں و ملازم خلق خدا اس کے  
 تجربے اور مشاہدے کرتی ہے جس آریہ کامل چاہے اس کو وہ جاگرتی انھوں سے  
 دیکھے جو قادر مطلق اپنے مقبولان بارگاہ کے مبارک انھوں پہلے عذاب کا  
 فرما ہے اس کی قدرت سے کیا بچا ہے کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصداق  
 بارگاہ چشتی ظاہر فرماوے اس کو پنڈت جی نے بعض اپنی حدیث کے بنیاد پر نا اطمینان  
 کچھ علم ہوتا تو استحالہ پر کوئی دلیل قائم کرتے حال جو تھے گا موزی اور میں خاک نہیں کرتے  
 شرمناک حیالت ہے آخر میں آپ کو خود بھی کچھ خیال کیا تو اُنہاں میں پتھر و اندر سے  
 کو کار کس میں باقی بھر لیں اور بارود سوراخ کرنے سے ایسا ہونا ممکن ہے اور کسی طرح نہیں  
 ابھی ابھی جو بات ناممکن بتائی تھی ابھی اپنی ایک خیالی صورت سے ممکن تر اور بے دخل  
 جس شخص کو اپنی رائے پر خود جہنم و اعتقاد نہ ہو پھر اس کے اعتراض کی کیا حقیقت جو  
 اعتراض پتھر سے چٹنے جاری ہونے کے استحصال و عدم امکان کی بنیاد پر تھا وہ جنہوں  
 کا برائین پتھر سے مان لیتا باطل ہو گیا۔ پنڈت جی کی اپنی ہی بات خود انکار ہو گئی۔  
 پھر نہ معلوم یہ اعتراض کیا کیوں ہے کہ اس سے عقلا سوائے سترض کی کم ضعیف و نادانی  
 کے اور کیا سمجھیں گے اس بے فائدہ کاغذ سیاہ کرنے کا کیا نتیجہ۔ لاجوں و ملاحق تو  
 الا باللہ العلو المعظیہ۔

اعتراف: آیت ہدیج السموات والارض واذا قضی امرانما یقول لکن  
 ۱۰ یون۔ کاتر جہ پندت نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ ۱۰ جوزین وآسمان کا پیدا کرنے والا  
 ہے جب وہ کچھ کرنا چاہتا ہے یہ نہیں کہ اس کو کرنا پڑتا ہے بلکہ اسے کہتا ہے کہ ہو جا  
 پس ہو جاتا ہے اس پر یہ اعتراف کیا ہے کہ:

تعلیٰ جب خدا نے حکم دیا کہ ہو جا تو یہ حکم کس نے سنا اور کس کو سنایا  
 گیا اور کون بن گیا کس علتِ مادی سے بنایا گیا حسبِ ۱۰ کہتے ہیں  
 کہ تفریش سے پہلے سوائے خدا کے کوئی بھی چیز نہ تھی تو یہ دنیا کہاں  
 سے ہوئی علت کے بغیر معلول نہیں ہوتا تو اتنا بڑا جہاں علت کے  
 بغیر کہاں سے ہو گیا یہ بات صرف رو بہن کی ہے۔

جواب: پندت ہی کو بہت حیرت ہے کہ جب پروردگارِ عالم نے حکم دیا ہو گا کس نے  
 سنا ہو گا کس کو سنایا ہو گا اور علتِ مادی کے بغیر کوئی چیز کیونکر بنی ہو گی جہاں تک  
 ان کے عقل و علم اور مشاہدہ کی رسائی ہے۔ اسی احاطہ میں آپ محاسبِ تقدیر کو بخود  
 کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک سینڈل کنویں کی وسعت دیکھ کر حیران ہوتا ہے  
 آلاب دہ اور سندر کی وسعت کا اندازہ اس کے لئے ناممکن ہو جاتا ہے اور  
 وہ اپنے مشاہدہ کی بنا پر یقین کرتا ہے کہ سندر کی لمبائی چڑھائی گہرائی مبالغہ اور سموت  
 ہے اس سے جہاں زیادہ پندت صاحب کی حیرانی ہے اور کارِ سائے عالم کی  
 قدرت و صفت اور اس کے رموزِ حکمت تک ان کی عقل کیا رسائی کرے آج  
 دنیا میں انسانی مصنوعات کی میرٹ انگریزی لن کی عقل کو چکر میں ڈال دے گی۔

یلیفون کے قریب ہزار اسیل کے خالصے پر بات چیت کرتا اور ساتھ ساتھ دوسرا پہچانا  
 آواز کو پہچانتا اور آواز کا آتنی مسافت سمجھتا تھا اور دوسرا یہ سناتا  
 ہے کہ کدو کا بھی نہ ہونا پنڈت جی کو کس قدر مبہوت کرے گا۔ اسے چارے دہری  
 بچتے بنے گی کہ یہ بچوں کی باتیں ہیں، انگلستان کی بات ہندوستان میں سنانے  
 نری گپ ہے۔ مگر پنڈت جی کے گپ بتانے سے واقعات بے حقیقت بھی  
 ہوتے وہ اپنا کام کر رہے ہیں اور دنیا ان سے اپنا خدا چھاتی ہے۔ روزمرہ  
 نے ہجرت انگیز مسلمات و ایجادات دنیا پر لکھتے تھامے ہیں جو مانع اسانی  
 صنایع تک پہنچنے سے قاصر ہو اور فکر بشری محاسبہ کیوں تک رسائی نہ کر سکے وہ  
 اگر کا خدا قدرت سبحانی ہی فعل ہو تو کیا تعجب سے اس کی عظمت و قدرت عقل  
 کے ادج پر وار سے بالاتر ہے یہی شانِ حسنہ الی کے ہیں وہی علم اور بے علم  
 میں فرق ہے۔ رجہاں بے علم اپنی نارسائی ہے اور اس کی نظر جیسے در تصور ہوت  
 وہ بے باکی کے ساتھ قدرِ مطلق و حکمِ برحق کی طرف نسبت دے گا اسے اور جس کی اتھ  
 نے علم دیکھتے ہو وہ کہتا وہ اپنی محدود علم کو ہاتھ سے اور اسے صرف دیکھتے  
 واقف ہے اپنی تقصیر کا اعتراف کر کے اس کی عظمت پر ایمان داتا ہے۔ جہت تک  
 طرح ہزار جہاں فلسفہ کے دقیق اور خامض مسائل پر تصور ڈالتے ہیں ان کی محض وہاں تک  
 رسائی نہیں کرتی منکر ہو جاتے ہیں اس سے وہ حقائق غلط نہیں ہو جائیں گے اس  
 طرح اگر پنڈت کی سمجھ میں نہ آئے تو یہ اس کے فہم کا تصور وارک کا قیود ہے اور  
 و حکم کی قدرت میں بے نہیں لگ سکتا۔ پنڈت اگر مگر کسی سے خبردار ہی نہیں ہے

خود مخلوق ہے مخلوقات میں رہا ہے۔ مخلوقیت کے مجاز میں بتلایا ہے اس کی آنکھوں  
 نے حقیقت کے جلوئے دیکھنے کی لذت نہیں اٹھائی ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر ہم بھی  
 کہتے ہیں مگر جب کہتے ہیں جب کوئی مخاطب سمجھنے والا موجود ہو اور جب ہی اس  
 پر اثر ہو بھی رہتا ہے اگر کوئی سمجھنے والا نہ ہو تو ہمارا امر کرنا بے کار ہے نہ اس کا  
 کوئی اثر نہ نتیجہ مگر اتنی عقل اس کے پاس نہیں ہے جس سے وہ یہ اندر کرے کہ یہ بات  
 کیوں اسی لئے جب تک کوئی سمجھنے والا نہ ہو تو ہمارا امر کرنا بے کار ہے یہ اس کا کوئی  
 اثر نہ نتیجہ مگر اتنی عقل اس کے پاس نہیں ہے جس سے وہ یہ اندر کرے کہ یہ بات  
 ہے کیوں اسی لئے ہم مخلوق ہیں عاجز ہیں شان حقیقت نہیں رکھتے ہمارے امر  
 میں مدد دم کو موجود کرنے کی طاقت نہیں اس لئے جب تک کوئی سمجھنے والا نہ ہو ہمارا  
 امر بے کار ہے لیکن جو عالم کو جو مدد عطا فرماتے والے ہیں اور عالم ہستی مرصع فرماتے  
 والے ہیں اس کا امر مدد دم کو موجود اور نیست کر سکتا نہیں اس کے پاس اس کیوں ایسا شور مچا  
 جاتا ہے کس لئے سختی عبادت قرار دیا جاتا ہے بیچارگی اور محسوس کی ہیں وہ اور ہم  
 برابر ہیں نہ ہمارے علم کئے سے کچھ جتنا ہے اور نہ اس کے علم کئے سے کچھ بڑا ہے  
 تو وہ مخالفت ہے نہ غاوت ہے ہماری طرح ہی محسوس ہے ایسے کو ایسا شور کہتے ہو۔ اور ایسے  
 کی عبادت کہتے ہو۔ تو یہ مخلوق پرستی ہے عاجز پرستی ہے مجبور پرستی ہے اور بے کار  
 پرستی ہے اور غیر مفید وجود کو ایسا شور بنانا۔ سرکشیتان کہنا بالکل جھوٹ ہے اور  
 غلط ہے مسلمان ایسی ننگی مخلوق کو خدا نہیں مانتے ان کا مالک ان کا سب و قادری  
 ہے کہ موجودات کی ہستیاں اس کے امر کے تابع ہیں حکم دیا اور بے درنگ

جو چاہا ہو گیا۔ ہستی اس فیاض کے حکم سے تخلیق نہیں کر سکتی اس کو کہتے ہیں فیاض ہی کا نام ہے نوہدا وہی ہے مبدع۔

اب رہی یہ بات کہ غم کس کو دیا گیا اگر امر تکلیفی ہو تو ضروری ہے نہ ہو اور موجود ہو لیکن پھر بھی وقت امر موجود ہونا ضروری نہیں آپ دیکھئے جی زادہ باوصیت نامے لکھے جاتے ہیں وقت نامے غریب دوستے میں نسلوں بدلے کے انظار ان میں کے جلتے ہیں اور جو لوگ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے ان کو محدودیت جانتے ہیں ان کے سامنے پابندیوں مقرر ہوتی ہیں پنڈت جی ایسے تمام دستاویزیں نامہ روز میں دستاویزیں نامہ روز ہو جائیں تو اس میں پنڈت جی کا ایسا زیادہ نقصان نہیں لیکن بڑی شعل کی بات ہے کہ وید اور منو سمرتی سے کام لیں اور اگر لازم ہوں تو پنڈت جی بتائیں کہ آج کی مخلوق وید اور منو سمرتی کے تصنیف کے وقت کب موجود تھی اور ان کے مصنفین نے کہا ان لوگوں کو کب سنا ہے تھے اگر بتول آپ کے صحت عداوت میرے سامنے کام موجود ہونا اور سنا ضروری ہے تو وید و منو سمرتی کے جملہ ارتکاب بالظن اور بے کار ہیں یا زمانہ تصنیف کے لوگوں سے تو سخلن تھی لیکن ان کے جو لکھی سے نہیں دھرا ہی گیا اب کیسی شدہ صی اور کہاں کی دعوت۔

جب امر تکلیفی میں ہیں ماسود کا سامنے موجود ہونا امر کا اسی وقت اپنے کام سے سنا ضروری نہیں تو امر ٹھوکنی جس کا مقصد ایجاد مبدوم ہے اسی کے لئے ماسود پہلے سے موجود ہونا کس طرح ضروری ہو سکتا ہے لیکن یہ چکنا چور مسالہ پنڈت کے دماغ میں کیسے آسکتے تھے۔ یہ علی یقین ان تک کہاں ہو گئی تھیں۔

ابھی تو کانوں میں اس ہری کے گفتگو بھی نہیں گئی ہے  
ابھی وہ نام نہاد صاحب نے اپنے نسیم جھو بھی نہیں گئی ہے

اس سے بڑا وہ پندت صاحب کی نادانی ہے کہ جو وہ یہ کہتے ہیں کہ کسی  
علت مادی سے بنایا گیا تو کیا آپ کے نزدیک ہر چیز کی علت مادی ضروری ہے  
یہ تو حال سے علم و خود کا اور اس پر شوق اعتراف ہے۔

واہ کیا خوب جناب آپ کو اس شکل پر ناز آئینہ دیکھو اور دل میں پشیمان ہو  
خبر بھی ہے کہ موجودات کتنی قسم کے ہیں بہ موجودات کو آپ نے مادیات میں منحصر کر  
دیستے بات سے کہ مادیات کے احاطہ سے نظر آگئے نہیں بڑھی یہ لیاقت اور  
علم انبیاء میں کلام، مادیات کے لئے علت مادی درکار ہے۔ لیکن خود مادہ بھی تو  
محقق ہے اس لئے بھی ایک علت مادی ضروری ہو تو مادہ کا مادہ کی طرف  
محتاج ہو گا نرم آئے اور تسلسلہ دور تک بھجروا دیے محال تو مادہ کی دستیاب مادہ کی طرف  
یقیناً محال ہوئی۔

دوسری بات یہ کہ مادہ کو اگر تم کہنے محتاج الی اللہ مانا ہو تو وہ مادہ نہ ہو مادی  
ہو گیا۔ والمفروض خلافہ۔

تو لازمی طور پر پانچویں سے گاہ کہ مادہ کسی مادہ سے نہیں بنا دیا گیا ہم صاف ہی  
کہہ دیتے ہیں کہ پندت جی اور ان کے ہونا یہ کہیں کہ بساط عنصرہ کس مادہ سے بنے  
نہیں جب ان کے لئے کوئی مادہ ثابت نہیں کیا جاسکتا تو ہر شے کے لئے علت  
مادی کی ضرورت کا دعویٰ باطل اور غلط ہے بناو ہے۔

اب رہی بات یہ کہ پندت مادے کو قدیم مانے اور کائنات عالم کے ہست  
 قدرت کو اس کی آفرینش تک پہنچنے سے کوتاہ جانے یہ تو سرے سے ناخدا شے ہی  
 ہوگی اور اس نے جو ایشور کو خالق بتایا ہے یہ غلط فہم ہے گا اور جب کہ خودی موجود  
 ہے تو ایشور کا وجود کس دلیل سے ثابت کیا جائے گا اور قید اور جو اپنے وجود میں  
 سے غنی ہے کس طرح وہ سرے قدیم یعنی ایشور کا زیر حکم و تابع فرما دے گا اور ایشور  
 کو اس پر حکومت و تفوق کیوں حاصل ہو گا یہ عقیدے ہیں جو پندت ہی اور ان کے  
 ہمنواؤں کے ناخن افکار سے محل نہیں ہو سکتے اور بے علمی و نادانی سے کو خالق  
 عالم کا وجود مانتے ہوئے مادہ کو قدیم کہا جائے اس سے اور بڑا ستر من کی حیثیت  
 یہ ہے کہ اس نے کہا ہے کہ معلول ہے علت نہیں ہو سکتا یہ ناممکن ہے ثابت یہ  
 توصیف بتایا گیا تھا کہ موجودات کا وجود امر الہی سے ہوتا ہے تو امر الہی کا علت  
 ہو ناظر ہر تھا پھر کس طرح یہ لکھ دیا کہ مفعول ہے علت نہیں ہوتا یہ بتایا کہ اس نے  
 ہے کہ معلول بنیہ علت ہے امر الہی خود علت تا ہے مفید وجود ہے نہ اس امر کا  
 اور اس کے کلام کا ہر جز سر اسر جمل و بیطالت ہے اسی ستر من کے تحت میں پندت  
 نے یہ الفاظ لکھے کہ "خدا اپنے اور دوسرے کے وصف کل نفرت کے خلاف  
 کچھ بھی نہیں کر سکتا دنیا میں کسی چیز کے بننے بنانے میں نہیں شایا ضروری ہوتی  
 ہیں ایک فاعل جیسے کہ بار دوسرے جتنے والا مثلاً گھڑ اسٹی اور تیسرا اس کا ذریعہ  
 جس سے گھڑ بنایا جاتا ہے جس طرح کہار مٹی اور آد کے ذریعہ گھڑا جاتا ہے  
 اور بننے والے گھڑے کے پہلے کہار اور آلات موجود ہوتے ہیں ویسے ہی



دنیا کے بننے سے پہلے جہان کی علت مادی صیغہ پر کرکئی تھی اور ان سب کے  
 اوصاف افعال و قدرت لازمی ہیں اس لئے یہ قرآن کی بات بالکل ناممکن ہے۔  
 اس کا جواب ہے کہ پنڈت جی نے ایٹمز کو گہا پر قیاس کرنے میں  
 اپنی قدر دانی کا نوز دیکھا یا کہ جس طرح ایک کھد حقیقت کسی چیز کا خالق نہیں ہو سکتا  
 وہ ہنر مند اور آلات کے گہرا نہیں بنا سکتا یہی ایٹمز کی مجبوری کا حال ہے کہ جب تک  
 مادہ نہ ہو اور مادہ میں عمل کرنے کے آلات نہ ہوں اس وقت تک سبے چارے  
 کچھ بھی نہیں کر سکتے مگر سبے مجبور ہے یہ تو ایٹمز کی شانِ خدائی ہے۔ اب اس  
 کی کتنی بھی حد سرائی فرمائے مگر پنڈت جی یہ کھنڈ بھول گئے کہ عالم کے بننے میں  
 جن آلات کی احتیاج پڑتی ہے اور آفرینش سے پہلے ان آلات کا موجود ہونا ضروری  
 ہے وہ آلات کیا ہیں اور وہ آلات بھی مستدیم ہیں یا حادثات، حادثات تو کبہ نہیں  
 کھنے کیونکہ مخلوقات کے وجود سے پہلے ان کا وجود موقوف علیہ کے طور پر  
 قسیم کیا ہے۔ مگر انہیں حادث کہیں تو وہ خود داخل مخلوقات ہو جائیں گے لہذا  
 ضرور پنڈت جی کو توہم ہی ماننا پڑے گا۔ تو اب پنڈت جی بتائیں کہ وہ آلات  
 کیا ہیں روح بھی ان آلات میں داخل نہیں ہو سکتی کیوں کہ مادہ کی طرح اس نے ایٹمز  
 کے عمل کو مستعمل کیا ہے اور وہ اس کے مفید کرنے سے جسم کی پابند ہوئی ہے  
 تو روح اور مادہ وہ دونوں میں عمل کرنے کے لئے جن آلات سے ایٹمز نے  
 کام لیا ہے۔ اور جن کا وجود ہونا اس کی خالقیت کے لئے پنڈت جی کے خیال  
 میں ضروری ہے وہ آلات کیا ہیں ابھی تک آریوں نے روح مادہ ایٹمز

تین ہی قدیم تقسیم کے ہیں : چوتھا قدیم آلات کہاں سے عمل آیا، ہنست بھی نہ پہلے  
 جسے اب ان کو ماننے والے آ رہے ہیں جن میں کہ وہ آہستہ آہستہ کہاں میں کلاشیور مٹا  
 ہے۔ پنڈت جی نے جہاں تک دنیا دیکھی اور سنے سنے نام ان کی طرف سے  
 گزرے ان میں انہوں نے اکثر یہ بھی دیکھا کہ کاجر آکوں اور رول سے لکھ رہا  
 ہے اسے دیکھ کر ان کے خیال میں یہی آیا کہ ایشور بھی بہت سے بہت اٹالی  
 کہ کتاب کے اور اوروں کو جہاں بناوے اور پھر یہ بھی نہیں کہ اس کی نسبت کہ کہ  
 اس میں دخل ہو جو چاہے کر سکے بعد اس کی مجسوری اور اسے کسی کا یہ عالم ہے کہ  
 کسی چیز کے وصف اور فعل تک کہ نہیں بدل سکتا۔ پنڈت صاحب سے اسے  
 اسی قول میں مادہ لپکا کرتی، اور اس کے اوصاف و افعال سب کا الی بنایا ہے لیکن  
 میرت سے کہ : وجود اس اعتقاد کے وہ کسی طرح ایشور کے وجود اور اس کی ہستی  
 کے قائل ہیں اور اس کے اپنا سنا اور عبادت کیوں لازم جانتے ہیں جب مادہ  
 اور عالم کا ذرہ ذرہ اور اس کے تمام اوصاف و افعال قدیم وار لے سے تو عالم  
 بتا کر قدیم ہوا۔ تو حسادت کو ان چیز ہی جس کے لئے محدث اور پیدا کر کے  
 والے کی ضرورت ہوتی ہے مادہ خود ہی اپنے اوصاف و افعال کے مطابق  
 رنگا رنگ صورتیں اختیار کرتا ہے۔ تو ایشور صاحب کو ان میں کیا کرتے ہیں ان کا  
 اس پر کیا قابو پھر ان کا وجود ثابت کرنے کے لئے کو کسی دلیل سے اس اعتقاد  
 نے سرے سے ایشور کی ہستی کو ہی مٹا ڈالا پھر مذہب کی تمام بنیادیں چوڑھاٹ  
 ہو گئیں عبادت کس کی اور اہم کیا جب ایشور ہی نہیں تو تمام منہ ہے بھنگا ہیں۔

اعتراف : بندت نے آیت کریمہ "واذجعلنا الہیت مثابة للناس و  
 انا واثقنا وامن مقاولا بڑھیم حاصلی" کا غلط ترجمہ لکھ کر یہ اعتراف کیا کہ  
 یہ کیا کہہ رہے ہیں مقدس جگہ خدا نے کوئی نہیں بنائی اگر بنائی  
 تو کہہ کے بنانے کی بجائے ضرورت نہ تھی اگر نہیں بنائی تو  
 بظاہر سے پہلے پیدا ہوئے لوگوں کو مقدس جگہ سے محروم  
 رکھا تھا پہلے خدا کو مقدس جگہ بنانے کی یاد نہ رہی ہو گی ؟

جواب : اہل عقل لکھ کر داد دے خود کہیں کہ یہ اعتراف ہی کیا ہوا اس آیت میں کہاں  
 سے کہ کہہ منظر کا پہلے ہی سے مقدس نہ بنایا تھا، پھر اعتراف میں کہیں چیز پر محض اپنی عقل  
 پر آپ معترض ہیں تو یہ کمال نادانی ہے اور فرض کر دیے جوتا بھی کہ کہہ منظر کا آخر میں  
 سمادہات والارض کے بعد مقدس بنایا تو دنیا کا ہر گوشہ جانتا ہے کہ اس عالم کا نظام  
 خدا تعالیٰ ہم سے پر غول کے پیچھے گوشت کے ٹوٹنے کی طرح پیدا ہوتے ہیں واپس  
 پیدا ہوتے ہیں کے پر ہوتے ہیں ذبا ایک عرصہ کے بعد دوبار ہوتے ہیں تو چھت  
 جی اپنے جو سے ہوتے ہیں کیسے گئے کہ پہلے ایسا ہو کہ وہ لگانے کی یاد نہ رہی ہو گی  
 مگر خدا شناس اور اصحاب عقل ایسے بہرہ ور کہ اس سنا گوارہ نہیں کر سکتے وہ جانتے  
 ہیں کہ ہر علم حسب اقتضا حکمت و مصلحت کسی وقت کے ساتھ خاص ہوتا ہے ۔

بندت جی بھی بتا دیں کہ وہ اس زمانہ میں کیوں پیدا ہوئے۔ پہلے جگہ میں کیوں نہیں  
 ہوئے، کیا اس وقت ایسا کہ بقول اللہ کے بنانے اور پیدا کرنے کی یاد نہیں رہی  
 تھی جس سے وہ پہلے ایک وقت کا نہ کہ بے محل نہ ہو گا۔ عرصہ جو کہ بریلی میں آ رہا ہے اس فقیر

سے مناظرہ کرنے آئے تھے ان کے ہنڈت نے یہ اعتراض بیاہریت لایا۔  
 اور قرآن شریف یہ چارکتیں مختلف زبانوں میں تینوں انازل ہوئی ایک ہی مرتبہ  
 ایک مکمل کتاب کیوں انازل کر دی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک کتاب انازل راستے  
 وقت و معاذ اللہ خدا سے بھول ہوئی جب یاد آ کر فلاں بات، اُن کو دوسری کتاب  
 انازل کی اس میں بھی بھول سے بہت باتیں رو گئی اور آئے یہ دوسری، کسی طرح  
 نئے آخر میں جو تھی کتاب انازل کی اگر وہ سب باتیں سینے سے باہر نہیں تو اب یہی  
 مرتبہ مکمل کتاب انازل کر دیتا!

ہنڈت صاحب نے بڑے تفاخر سے بھل بھل کر اس اعتراض کو  
 پیش کیا اور انہیں یقین دہا کر اس میں ان کا مقابلہ جواب دہا کر گا اور یہ ان  
 ان کے ہاتھ رہے گا۔

فقیر نے کہا کہ ہنڈت صاحب یہ کوئی اعتراض کی بات نہیں ٹیکو کے احوال  
 حسب اقتضا، حکمت و مصلحت ہوتے ہیں جس وقت جس چیز کی ضرورت ہو تو سب  
 اسی کو وہ ہم کرنا ہے ایک حاذق طبیب ایک وقت میں بعض کے لئے نسخہ کا نسخہ  
 لکھتا ہے پھر وہی اس نسخہ کو موقوف کر کے سبیل کا نسخہ دیتا ہے اسی کے بعد اس کو  
 بھی موقوف کر دیتا ہے تبرید دیتا ہے پھر انہیں موقوف کر کے مصیبات دیتا ہے  
 اس کے بعد نہیں ہیں کہ نسخہ کا نسخہ لکھنے وقت اس کو سبیل یاد دہاتا، اور سبیل بخور  
 کرتے وقت تبرید کا اس کو علم دہاتا، اور تبرید دیتے وقت وہ دہاتا تھا کہ آخر کار  
 مصیبات دینے ہوں گے بلکہ یہ سب کچھ حسب اقتضا، حکمت ہے وہ حکمت

اگر آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو دوبارہ آپ کی سمجھ اور علم و عقل کا تصور ہے۔ حکیم پرورد اعراض  
 ہے مانتے۔ چہ ضنون میں سے تفصیل و توضیح کے ساتھ بیان کیا۔ اور بحوالہ جہر کے  
 وفتیش اور خاطر گزریں ہو گیا۔ مجمع سے آفرین اور مرہاکی صدا میں آئے گئیں۔ مگر چاہت  
 صاحب بہت درہم ہونے بہت بگڑے اور جوش میں گرے۔ سمجھنے سمجھنے میں ہی  
 دل کر کہنے گئے کہ ہر ہاتھ سے کہ آپ کے پاس اس اعراض کا کچھ جواب نہیں  
 ہے اور آپ ہی کہیں گے کہ دین کی بات میں عقل کا کچھ دخل نہیں اپنی محنت کا  
 عذابی جانے مگر نہ کہہ دینے سے میرا اعراض نہیں اٹھا۔ آپ اعراض کا جواب بھیجئے  
 اس کے ساتھ ہندت جی نے عقل و غیرہ کے بہت کلمات کہے ہیں کہ کہ ہندت  
 ہی میں جواب بہت معقول دیا اور مجمع کے وفتیش بھی ہو گیا۔ میری تقریر پر آپ کوئی  
 جوت بھی نہیں کر سکتے۔ اور اس کا کوئی لفظ آپ سے غلط ثابت نہ ہو سکا اس پر انا  
 غصہ بہ غصہ دل سے اس پر غور کر کے آپ کے اعراض کا شافی جواب  
 پیش کر دیا گیا ہے۔

فقیر نے کہا کہ ہندت صاحب اس شانت کی افکار نے آپ کو بہت  
 زیادہ گرم کر دیا۔ لیکن انہوں نے بہت سخت لب و لہجہ میں پھر اپنے اعراض کا پیش  
 اسے جواب طلب کیا۔ میں نے کہا کہ ہندت جی جواب شافی تو ہیں دے چکا ہوں  
 اور مجمع سمجھ گیا ہے مگر آپ کہنے ہیں کہ جواب ہی نہیں ہوا تو اب میں آپ کی فہم کے  
 لائق جواب عرض کرتا ہوں قرآن پاک کو تو آپ مانتے ہی نہیں مگر یہ تو آپ کو تسلیم  
 ہے تو آپ کو تو آپ کے ایثار ہی نے پیدا کیا ہے۔

پندت ہی جواب سننے ال وقت آپ ہر قدر اپنی محنت لہاسے نہ پڑ  
 رہیں تاکہ رکی میں وقت دیا جائے جو وہ ہیں لیکن جب آپ پیا ہوسے تھے تا  
 وقت نہ آپ کے نہ میں دانت تھے زمانہ میں نہ رہیں میں انہیں نہ اتنا زائد بہت  
 ترکی آپ کے اعتقاد میں اس وقت ایسا ان سب چیز ال و چون کیا جواب لی  
 آخرت زبان ملتی ہے آپ آسانی سے کہہ سکتے ہیں راہیثرت سے بھول ہوئی تھی  
 لیکن اگر کہیں پس دانش سے وقت جواب کا جو موجود قدر قاست ہوتا تو وہ اندر صار  
 کی شامت تھی یہ جواب سنکر آریہ تو چلویت اور پندت ہی جیسے دیکھے زبان سے  
 اٹھا گیا نہ زبان سے ایک لفظ علی سکا اور مجمع میں حسین آوین و شوکت کیا اس  
 پندت کی یہ گفتگوئے ناوانی بھی نہیں استمال تعمیر و نتیجہ تھی جسہ اس و نتاوج  
 کی شرمندگی اٹھا نہ پڑی۔

اعتراف: آیت ”وَمَنْ يَرْغَبْ عَنْ مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ“ کا غلط ترجمہ لکھ کر پندت  
نے اعتراض کیا ہے کہ

• یہ کیوں کر ممکن ہے کہ جو ابراہیم کے دین کو نہیں مانتے  
سب جاہل ہیں۔ ابراہیم کو ہی خدا نے پسند کیا اس کا کیا سبب  
ہے اگر دین دار ہونے کے سبب کیا تو دیندار اور بھی بہت  
سے ہو سکتے ہیں اگرچہ دیندار ہونے کے پسند کیا تو بے  
ہوتی اس تو بے شک ہے کہ جو دھرم اتنا ہے وہی خدا کو عزیز ہوتا  
ہے۔ اور عربی نہیں !!

جواب: پندت جی کی فہم پر افسوس اتنا بھی نہ سمجھا کہ کسی نائب السلطنت یا سفیر  
حکومت کی مخالفت اس سلطان کی مخالفت ہوتی ہے جس نے اسے یہ منصب دیا  
ہے۔ جب بنیدنا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرستادہ خدا اور اس کے  
رسول تھے اور اشر تبارک و تعالیٰ نے انہیں ملت جنہ کی دعوت و تبلیغ کے لئے بھیجا  
تھا تو کوئی ان کے دین سے بھرنے کا وہ دین الہی سے خوف ہوگا کس عاقل کے  
نزدیک ایسا شخص سخت قاتل و قاتل نہ ہوگا۔ پندت جی کی سمجھ میں اتنا بھی نہ آیا کہ  
ان کا یہ کہنا دین دار اور بھی بہت ہو سکتے ہیں اگر اس سے یہ مراد ہے کہ اشر تعالیٰ  
نے اور انبیاء علیہم السلام کو بھی مرسل کیا اور وہ بھی دین لانے تو ان سب کی اطاعت  
واجب ہے اور ان میں سے ہر ایک نبی سے اخلاف کرنے والا مسترد باغی  
مستحق سزا ہے اور اگر پندت جی کی یہ مراد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے طریقوں

کے سوا اور کبھی دیندار ہیں تو انہیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان سے بات نہ کرنا چاہیے۔  
 دین باطل ہے۔ جیسے بت پرستوں کا دین آتش پرستوں کا دین واپس پرستوں کا  
 دین مادہ پرستوں کا دین آریہاں کا دین وین الہی نہیں ہے ان کا اعتقاد اسے والا اور الہی  
 الہی کا چھوڑنے والا تو سخت سزا ہے جیسے ایسے دین کا دین الہی ثابت کیا جوتا ہے  
 اسے دینوں میں شمار کرتے مگر آپ دین الہی کیا دین ہے اس کے آپ کے اعتقاد  
 تو ایشور کا وجود ہی ثابت نہیں ہوئے دیکھئے ہمارے دراصل ہے "صاف و اخلاص" ل  
 خدمت چاہتی ہے کہ عالم خود بخود جو جب بندہ بنی و یسیرم تو وہ خدا کے ہوا  
 کا کبھی نہ سے۔ مری کر سکتے ہیں۔ اور اس سے تو خود الہی دین لیاں سے کہنے کا  
 پنڈت جی کا کہنا کہ یہ یوں کہ لیکن سے تو جو صحت اور اجڑا ہوا ہے وہ نہیں لیتے  
 وہ سب جاہل ہیں عاقل سے کہنے کی بات نہیں لیتا تو یہ شخص جانتا ہے کہ مجھے اپنے  
 کا زمانہ دیکھ رہا جاہل و گمراہ ہے اس سے بڑھ کر انسان سپیڈل و سہنٹی  
 کیا ہوگی کہ دین حق ہے سحر فہم ہو جائے۔

کی پنڈت صاحب کے اعتقاد میں جو لوگ ان کے دین کے خلاف  
 ہیں وہ نادان اور غلط کار نہیں۔ عالم دیندار خدا شناس ہو سکتے ہیں اگر کچھ نہیں  
 جب تو پنڈت صاحب کا اعتراض خود ان کے سر پر سوار ہو جائے گا اور انہیں  
 کہیں دیکھ دھرم کے زمانے والے بھی علم دیندار خدا شناس ہو سکتے ہیں تو  
 پھر فساد کے لئے اس دھرم کا ناخضروری ذرا کیونکہ بغیر اس کے بھی عروج و  
 شناسی اور دینداری حاصل ہو جاتی ہے۔ تو اس دین کی پابندیاں برداشت



کرنے اور ہے نا اور تکلیف اٹھانے کی کیا حاجت۔ پندت جی کا یہ نکتہ آریوں کی سمجھ  
 میں آتا ہے تو وہ دھرم کے قیدوں سے آزاد ہو آئند کریں۔ یا اگر خدا عقل سے تو یہ خدا  
 کو اس کر آریہ میں تو خدا شناسی کے لئے ضرور نہیں اب وہ کون سا دین ہے جو  
 خدا شناسی کے لئے اپنے اصول کی پابندی ضروری بتاتا ہے اور اگر اس کی پابندی  
 نہ کی جائے تو عذاب دائم اور مصیبت ابدی میں گرفتار ہونے کا اعلان کرتا ہے اس کو  
 مستحیال نہیں تا کہ اس کے بوجہ بھی نجات پا سکیں اور پندت جی کے طور پر  
 تو ان کے دین کا جو کہ کرنا نجات کے لئے ضروری سی نہیں ہے۔

اعتراض : آیت کریمہ قد نرى تقلب وجهك فى السماء فلو بينك قبله وموضع  
 کا ترجمہ غلط لکھ کر مسلمانوں پر بہت پرستی کا الزام لگایا ہے۔ آیت شریفہ میں اور حضور کے  
 قبلہ بنانے اور نماز میں اس کی طرف منہ کرنے کا بیان ہے اس آیت نے شراب  
 بہت پرستی بتلایا اور انتہائی غیارت مذہب کھات سے حد و اعتدال ثابت کرنے  
 چند کھات نقل کئے ہوئے ہیں۔

”محمد صاحب نے چھوٹے بہت اور سرائے : سب سے  
 نکال دینے : آیت جو چاروں کی مانند ہو کی سمجھ میں سے اور نہ مل کر  
 کے مذہب میں، اخل کو دیکھا یا چھوٹی بہت پرستی سے بار بھی  
 جو لوگ (دوینک) دوسرے ملتے اور اس پر عمل کرے، کہیں  
 دوسرے تم کو کبھی دیکھو، اور آیت پرستی جیسی : اس سے  
 بچ سکو، ورنہ نہیں؟“

جواب : کتنا برا طوفان و پستان سے جس آدمی آجھوت ہوئے میں شرم نہ ہو اور جو  
 کہے اس کی بدشگونی کیا ہو سکتی ہے کہ جس طرح آیت نے خواہ مسجد بتلایا اور خود ہی بہت  
 بتلایا اب کوئی اور چھے۔ مسجد عبادت خاں کہتے ہیں دنیا میں عبادت خاں کہتے ہیں عبادت خاں  
 نے بتلایا آپ کو ابھی تک یہ معلوم نہیں ہے شعور مخلوقات میں سے جس کو ابھی  
 جس کی پرستش اور عبادت کی ہمارے وہ بت ہوتا ہے : کہ جو جاکر جو : پرستش وہ  
 کا مقام یہ انوکھی ہی بات ہے کہ مقام عبادت کو بہت اور سمجھو کہ لیا جائے جس  
 سمجھو کہ یہ حال ہو اس کا معترض ہونا جائے تعجب و مقام حیرت نہیں بھی حال ہے

تو پختہ ہی ہر چیز کے مکان پر اسی کا حکم جاری کرو یا تو اس گئے۔ بہانہ خاندان کو بہانہ نہ  
خاندان کو مسافر اور یہاں خاندان کو بیمار اور قمار خاندان کو قمار اور شراب خانہ کا شراب کھ لیں گے  
اس مسجد کی آٹھ ہی طرفیں کو یہاں گئے مسجد جلسے سمجھو ہے نہ کہ مسجد ہزار مسجدوں کے  
آتش خانے اور بندوں کے بہت خانے کو کافی بہت نہیں کہتا۔ پھر پختہ کی عقل  
کیا ہو گی کہ اس نے مسجد کو مسافر اور بہت جہاد یا قیصر کی کچھ انتہا ہے پختہ کا  
الزام کسی "سرسے پر اس قدر شیعہ نہ ہوتا جتنا مسلمانوں پر ہے جیسے کہ یہ مسلمان  
نماز کی نیت میں ہے کہتا ہے "نماز شروع کرنا ہے"۔ نیت ان اصول رکھتی  
(صلوة الفجر) اللہ تعالیٰ متوجہا الی الحکمة الشریعة میں نیت کرتا ہوں  
کعب کی طرف نہ کہ کے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے "اور کعب نماز فجر پڑھوں"۔ اس نیت  
میں جس وقت کی نماز ہوئی ہے اسی کا نام لینا ہے مگر باقی تمام گئے ہر نماز میں یکساں ہی  
رہتے ہیں اور نماز شروع کرنے سے قبل وہ یہ کہہ لیتا ہے کہ میری نماز خاص اللہ ہی  
کے لئے ہے تو وہ سرسے کسی کا وہم بھی نہیں آسکتا۔ مسلمانوں کی عبادت میں توحید  
کی "مزید اپنا کعبہ ہے جو خدا پرست کو مست بنا دیتی ہے ان پر کسی مفتری کا  
الزام مستور رہتی کعبہ چسپاں ہو سکتا ہے بغیر کی پرستش کا تو اسلام نے شاید بھی  
نہ پھر اہل غلام کے اندر آنے سے پہلے ہی عابد نے تشریف کر دی کہ اس کی عبادت  
خاص اللہ عزوجل کے لئے ہے اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر خدا کے تعالیٰ کی  
کبریائی کے اعتراف و اقرار کے ساتھ وہ نماز میں داخل ہوتا ہے اور آغاز  
عبادت اپنے "موجود برحق جل شانہ کی شاکر" ہوتا ہے اور کہتا ہے سبحانک

اللہم و بحمدك و تبارك اسمك و تعالیٰ جودك و لا اله الا انت  
اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل کے بعد توحید کا اعلان رکنا ہے اور شرک کی رائی بھی ہے  
ہے کہ فائدہ غیرت یعنی تیرے سوا کوئی سجدہ نہیں میں نے عبادت کی ہے

جس کی عبادت کی ابتدا میں یہ طاعت ہو گی۔ بہت بدست اور سر  
کہنا کیا کذب و لیساف یہ لٹا بڑا جہان اور اترتا ہے جس میں رہتا ہے۔  
لینے کو کوئی وقت پرستی نہیں کہہ سکتا اسی حد تک معروضہ ہے کہ اگر ہم پرستی  
نہیں کہہ سکتا۔ پندت سے کہو کہ گریبان میں منڈاں لے سجدہ کیا ہے۔ اسے استیارت  
پر کاشش ملے گی۔ عبادت کی ہے کہ جنگل یا تنہاں رہ جائے۔ فائدہ بھی ہے  
پانی کے نزدیک چھو کر بت کر کم کرے بے بعد و بانی۔ پڑے۔

اب آریہ چاندی پندت کے اصول پر یہ آریہ چاندی کی ہے  
یا نہیں اور یہ کہ جو آریہ کی عبادت سے بھی عبادت بدست کی ہے  
ستیارت پر کاشش ملے گی۔ اس میں لکھا ہے کہ میں اور میری قوم ہی ہائی سے سجدہ  
جاتی ہے سندھ وغیرہ کی عہدہ لکڑیاں چھو کی جاتی ہیں تب میں بھی آلا جاتا ہے۔  
آکاشش پر جاتی ہوں یا نہیں پندت بھی کہ اپنی آئندہ کاششہ نظر نہیں

اس امر اضر ہڈت نے آیت کریمہ ولا تقولوا لعن یقتل فی سبیل اللہ اموات  
 ہر یہ امر اضر کیا ہے ، بھلا خدا کی راہ میں مرنے والے کی کیا ضرورت ہے یہ کہیں  
 نہیں کہتے کہ یہ بات اپنی مطلب برآری کے سلسلے میں ہے لایق دلیل کے آزاد  
 خوب لڑے گئے اور اپنی فتح کو مرنے سے نہ ڈرے گئے اور اسے اسے سے نہیں د  
 عشت حاصل ہوئی بعد ازاں خوب لگی پھر سے لڑائی کے اپنی مطلب برآری کے لئے  
 اس قسم کی فی ایں گامی ہیں۔

جواب : مرنے والے کی جگہ تو خدا کی ہی راہ ہے اور وہی دانا مارنا کام خاص  
 جو راہ حق میں ہو جو مرنے والا خدا کی راہ کا نہ ہو وہ فساد ہے جو ساختی سے جرم و گناہ  
 سے ختم و حد و ان ہے ہندوستان میں ہندو غوغا اور جنگ لڑتے رہے ہجرت  
 اقوام کے لئے ان کے تیر و تار ہمیشہ قشت خون رہے ہندوستان کے قدیم  
 باشندوں یہ مذہبات جنگ کر دیا منو سمرتی میں ان کے لئے وہ ان کام لگنے  
 ایسی خفیاں کہیں جو انسان کسی جانہ کے لئے بھی گوارہ نہیں کرتا ہڈت صاحب  
 نے اس پر کوئی توجہ نہ کیا تھا غرضی کے جنگ کی ان کا تہربہ تعلیم دیتا ہے ان کے  
 دین و ملتے اسد پر حال رہے اور اسب بھی ایسی سنگار و ان کی طبیعت میں  
 سے ہندوستان کی سر زمین ہے گناہوں کے خون سے رنگ ڈالی گئی مگر ہڈت  
 صاحب نے اس کی نسبت ایک خطا ذکر کیا ان کتابوں کو اپنے دین سے خارج  
 کیا جن تک یہ تعلیم تھی گنجب

اے خدا میں جان دینا تو ہر سے ہندو عرصہ عالی مست خدا پرستوں کا کام

ہے حق و صداقت کے شیدائی راہ حق میں تباہ رہتے ہیں دیباہ تو ہیں اور عقائد  
 حقیقیہ ان پر ملائے نگہبانی کی طرح ٹوٹ چڑھتی ہیں اور سلسلہ راہ حق کو مہربان  
 صدق و مفاد سے بٹانے کے لئے جو رہنما بنائے گیا ان پر قلعے مہانے نہ  
 استقامت گاہ صداقت میں یہ ان کی آزمائش کا وقت ہوتا ہے راست باز خیریت  
 بلاؤں کی بھیانک کٹھانوں کی پچھ پر ڈاؤ نہیں لیتے اگر ان کی کٹھانتیں ہیں تو راہِ خدا  
 سے قدم نہیں ہٹاتے بھائی ان العبد یا خدا روں، رنج و مسکنان، رنج و فوج و فتنے  
 عہد سے محفوظ نہیں رہتے لذت و راحت و عبادت سے تنہا سے یاد میں  
 مست رہتے ہیں خواہ کوئی ان کے حوصلے پر کھائے دانت و مال بھیجے  
 مگر کون سے مگر ان کے استقلال و استقامت میں حق نہیں ہے تو خود سے تنہا  
 سرور کے کہ سدا سے محبت کر رہے ہیں چاہے مخلوق ہر ملکہ اجیریت۔

اہل باطن میں یہ حوصلہ کمال دینا پرستوں کو کسی جاہ و مال یا تہذیب و تمدن  
 براہوس رائے سند، سوز و دل پر واز نکلس رائے ہند۔

دینا کوئی صدق و راستی نے حیرت میں ڈال دیا ہے، اسٹکی صداقت  
 نے متحیر کر دیا ہے سوز کے واقعہ میں کفار نے ستر حقائق قرآن صحابہ کرام و ائمہ سے  
 لئے جاکر شہید کر دیا ان حضرات نے دشمنان اسلام کا خون دینا تھا مال و بیاد  
 اور کسی طرح کی عداوت نہ تھی بجز اس کے وہ دل و زبان سے لارا انات کھیلانے  
 کے متعقد و قائل تھے ان سے بھی کہا جاتا تھا کہ یہ کب جھوٹ، بیہوش جاہ و تہذیب سے  
 لئے حاضر ہے مال و دولت بھی تو بصورت سین و جیل لکھیاں ہیں اگر اس سے

باز آؤ گے تو ہمیں سول دے کر پاتیل ہی جلا کر سختی کے ساتھ ہلاک کر دیا جائے گا۔  
 مگر اسی صادق ائمہ و فاضلین نے دولت دنیا کو شکر ادا کیا اور سولی کی پروا نہ کی مگر  
 شریف پڑھتے پڑھتے جانیں دیدیں اور حق یہ ہے کہ صدق و حقانیت کے جہلے  
 دیکھنے والے ہی خدا کا رہی کر سکتے ہیں جنہیں اپنے دین میں حقانیت کی دلکش روشنی  
 نظر آتی جو وہ بے چارے خدا کا رہی کی لذت سے کیا خبر دار ہوں گے جو دین خود  
 اس دین والوں کی نظر میں اس قابل نہ ہو کہ اس پر جہاں نشاری کی جائے اس کا بھلاؤ  
 اور کسی دلیل کا محتاج نہیں۔

وہ مسلمانوں پر مارنے کا الزام جس کا بڑا غوغا ہے اور بے جا طور پر مسلمانوں  
 کو جہنم اور جہنم کیا جاتا ہے پہلے اس کی حقیقت سامنے لائیے واقعات کی تحقیق  
 کیجئے اس کے بعد حکم لگائیے یہ تو بڑی جہالت ہے کہ واقعات کو نہ تو دیکھا جائے  
 اور محض توہم و خرافات سے کسی کو مورد الزام ٹھہرا دیا جائے۔

حضور انور سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو اسلام  
 کی دعوت دی اور دین الہی کو متبرک کرنے کی ہدایت فرمائی اور کتاب الہی کو پیش  
 فرمایا اس قرآن پاک کو اس نے پر کسی کو بزور شمشیر مجبور نہ کیا بلکہ قرآن پاک کے کتاب الہی  
 ہونے کا ایسی زبردست دلیل سے ثبوت دیا کہ جس نے تمام دنیا کو ساکت کر دیا۔  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ عرب میں ہوئی انشورنا  
 عرب میں پانی عربوں کی گودوں میں بہت عربوں میں جوان ہوئے عربوں کی زبان  
 میں حکم فرمایا کسی دوسرے ملک میں تبلیغ حاصل کرنے سے شریف نہ لگئے

بلکہ اپنے ملک میں بھی کسی کے ساتھ شکر وین کرنا بیٹھے کسی سے ایسا حرف نہ بولنا  
 باوجود اس کے آپ جو کتاب لائے وہ طرفی میں تھی نہ ازلیہ خاور میں ملو اور انسانی  
 عروج پر تھا فصحا، بغا سے ملک جبراً ہوا تھا صاست و دولت نشان دہانی و شہر  
 خانہ نظم و نشر کی اعلیٰ ترین دستگاہ رکھنے والوں سے ملک خالی نہ تھا زبان کے ہر  
 غرور و کینائی کے نشہ میں چمکتے تھے اسی حالت میں حضرات قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لایا  
 لائے اس کے ساتھ یہ اعلان تھا کہ یہ کتاب فصاحت و جماعت میں اپنی نظیر نہیں ملے گی  
 کسی صاحب کمال کی مجال نہیں وہ اس کا مثل بنا کر پیش کر سکے نہاد مخلوق جن و انس  
 کو یہ اعلان دے دیا گیا کہ یہ کتاب ایسی ہے جس سے کسی مخلوق کی قدرت میں نہیں کہ  
 اس کا مثل بنا سکے۔ قل لئن اجتمعت الانس و الجن علی ان یاتوا بمثل هذا  
 القرآن لایأتوا قوتاً بمثلہ و لو کان بعضہم لبعض ظہیر

جب تمام جن و انس اور مل کا مات قرآن پاک کا مثل پیش کرے سے عاجز  
 رہی اور مقدس مخلوق سے اس کتاب پاک کا مثل بنانا ممکن نہ ہو اب اس کے کمال  
 و بے مثالی کے اظہار میں مزید فرمایا کہ اگر تم سب مل کر اور ایک دوسرے کے مدد  
 ہو کر بھی قرآن پاک کا مثل بنانے سے عاجز رہے تو اتنا ہی کہو کہ خطا اس سوچتی  
 اس کی مثل بنالاء ہے تو اس کا چھوٹا سا حصہ ہے فاتو بعشر سور مثله جب دو کو  
 سو دہیں بھی نہیں بنا سکے تو اور تخفیف فرمائی اور ان کے کمال و عجز کے اظہار کے لئے  
 فرمایا قلیاً تو اجد یث مثله ان کا تو اصاد قین کہ ایک بات ہی اس کی مثل  
 بنالاء ایک صحیحی سورت کے برابر ہی کوئی عبارت کھلاؤ زبان کے ہر



فصاحت و بجاغت میں شہرہ آفاق ہو اگر قرآن پاک کے کتاب الہی ہونے میں تردد  
 رکھتے ہو تو اس کی مثل بنالایہ بھی نہ کر سکو تو صرف دس سورتوں کے مثل بنالایہ بھی  
 مکان نہ ہو تو صرف کسی ایک سورت کا ہی مثل بنالایہ مگر عرب کے تمام فخر و دھار کا ماہر  
 زبان اور آسمان فصاحت کے غیر اعظم اتنا بھی نہ کر سکے عاجز رہے ان کو قرآن پاک  
 کی اس تختہ دی نے مجبور و لاپچار کر دیا شرم سے سر نہ اٹھا سکے اور یقین کا بلی ہو گیا کہ  
 اس کتاب کی مثل بنالایہ سے امکان میں نہیں ہے تو انہوں نے بجلے علمی مقابلہ  
 کے مقابلہ میں آکر دیا اور ہنگامہ کا باز آ کر کم کر دیا ان کے مقابلہ کے مسلمانوں کو میدان  
 میں تیار ہوا مسلمانوں کی حالت پر نظر کرنا بھی ضروری ہے ہمارا معلوم ہو جانے کا امتیازی  
 عہد میں جبکہ ان کی تعداد محدود اور جماعت منتشر تھی وہیں کہیں رہتی تھی جیس کہیں۔ اور  
 سب طاقتور دو ہتھیار تھے دار اور جنگجو گھوڑے انہوں میں گھرے ہوئے تھے وہ  
 لوگ اپنے زور سے کے غرور میں رات دن ان پر ظلم کرتے تھے ان کے پاس  
 رہنے کے لئے نہ تو محفوظ مکان تھے نہ گذر اوقات کے لئے کافی اسباب  
 معاش کیونکہ مسلمان ہونے والوں کو اسلام لاکر اپنی تمام دولتوں سے دست بردار  
 ہونا پڑا تھا وہ صرف اپنی جان سے کر سید عالم کی حضور میں حاضر ہوتے زن و فرزند  
 و عزیز و اقارب ہمکنار کے جانی دشمن مٹا دیا کرتے تھے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے پانچ بھی کوئی دنیاوی خزانہ بنا کر موجود تھا اگرچہ وہ حقیقت وہ تمام عالم کے مالک  
 ہیں لیکن انہیں جس چیز کو دولت یا خزانہ سمجھتے ہیں اس کا یہاں پتہ نہ تھا۔

دولت مرنے والے اقوام میں کئی کئی روز صلیح سرور رہتا اور دھواں نکلتا

اشتہار ہم فاقوں سے بادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہر مبارک پہنچا دینے پر  
 اسلام قبول کرنے والے کے لئے یہاں بھی سب اشیاء منگوانے کے سامان ہو جا  
 دیتے نہایت سب سے سب اور سب سے کسی کا حال تھا کہ وہی بات کہ ان سے بات  
 تھے ایسی حالت میں کون کہہ سکتا ہے کہ ان میں ہر قسم کی تفریق پیدا ہو سکتی ہے  
 اور وہ معذور افراد یا وجود ان تمام مصائب کے لئے بھی سب سامان کے نہایت  
 طاقتور ملک سے جنگ کرنے سے بے نیاز ہو گئے تھے ان کے تعداد بدرجہ  
 زیادہ ہر قسم کے سامان ان کے پاس موجود رہا اگر اور یہاں سے مسئلہ منظور  
 وقت تیار اور جو شش عداوت زور پر اگر کسی قسم کی حالت تیار ہو اور حمایت  
 کو پیش آتی تو وہ سرگزشت آئین دین پر قادر ہو سکتی اور ضرور اس ملک کی کو  
 زبردست اکثریت کے لئے۔ ان جھگڑائی اور ایسا دین جھگڑا نہیں دیکھتے  
 کے سوا کوئی چارہ نہ ہو لیکن ان حالات میں مسلمانوں کا استقلال کے ساتھ اپنے  
 دین پر قائم رہنا اور مصائب کے طوفان کو خیال نہ کرنا اور جو ان کو رستی دینا  
 پرستی پر قربان کر دینا اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نصیحت سے جو  
 پرستی میں شر شر ہو جانا کہ دنیا کی آفت و مصیبت اور سختی سے سخت ہوا  
 تمام ملک کا شمشیر کھینچ کر کشد خون ہو جانا انہیں مرحوم نے کہنے کی ہدایت پیش  
 انگیز اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت واضح معجزہ ہے ان واقعات پر غور کے  
 کون عاجل کہہ سکتا ہے کہ مسلمان خود رہے جنگ ہو گئے تھے یہاں سب کتابے  
 انہیں جہنم نہ لینے دیا اور بچانے اس کے کہ قرآن کریم کی ایک جھوٹی سی بہت

کاشل بنا سکے۔ لڑنے کیلئے آمادہ ہو گئے اور ہر طرف سے لشکر کشی شروع کر دی  
 اور مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے لڑتے پڑے تو اس وقت مسلمانوں کا استیصال  
 کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہنا اور ان ہولناک مصائب کے ہجوم میں ثابت قدم  
 رہنا اور شجاعت و بہادری کے ساتھ عدل سے دین کا مقابلہ کرنا اور بتائید الہی اپنی  
 حقیت اور بے سامانی کے باوجود ان پرستش پانا اور تمام ملک کا بادشاہ اسلام کے  
 مقابل حاضر ہونا وہاں کی دونوں لشکروں اور فوجوں کا ان کے کام نہ آنا اسلام کی حقانیت  
 اور ربانی تائید کی کھلی دلیل ہے ایک طالب حق انتہائی دیکھ کر اسلام کی حقانیت  
 کی طرف سے مطمئن ہو سکتا ہے اور یہ حالات اس کی حمایت کے لئے کفایت  
 کر سکتے ہیں بشرطیکہ چھوڑ دینا اور مصیبت دل اس کے پاس موجود ہو جو سرگرم مخالفت  
 تھے اسلام کے شیعہ بن گئے اس جنگ پر جو مسلمانوں کے لئے ناگزیر تھی ان میں  
 انہیں الزام دے سکتا ہے کہ اسلام کے آئین میں ملک و مال کے لئے جنگ کرنا  
 داخل ہی ہے اور یہی سبب ہے کہ اسلام کے پیش اسے غلظت حضور صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے زمانہ واقعہ میں اگرچہ بہت سی فتوحات ہوئیں اور سرکش تو ہیں الامت  
 پیش اور فرمانبردار نہیں خارج نام ہوئے اسلام کو فتح پہنچ حاصل ہوتی چلی گئی لیکن  
 باقی جو فتوحات سلطان کو نین بادشاہ دارین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سکونت  
 تالش کے لئے کوئی قلعہ یا گڑھی تیار نہیں فرمائی بلکہ نہ کوئی خزانہ ذات خاص کے  
 لئے سے اٹاک کثیر و اضافہ بل و خیال کے لئے فراغت عیش کے اسباب جمع کئے  
 ہوں بلکہ آپ لی مقدس زندگی اول سے آخر تک درویشانہ و زاهدانہ ہی رہی۔

اعتراض : پندت سے آیات ان اللہ شدید العقاب والا تسمعوا لصوت ربکم  
کو بے جو طریقہ سے ظاہر کسی کا تہا اسی سے ساتھ جو دشمنی اپنی قوم سے ظہر سے  
اقاب بھی شعور نہیں کو بات کہاں پر ہی مٹنی دو باتیں نہیں اللہ سے پہلی بات کا بلا نصف  
نصف علیہ کیا اور بچھا نصف دوسری بات کے ساتھ اور اس کے شر کوئی نہیں  
کرے تو کیا تعجب ہے وہ خود اپنی نافرمانی کا وارث اسے جو یہ تو وہ خود نصیب  
برید سے کوئی نتیجہ نہ نکلا اب پندت کی عبارت دیکھئے وہاں ہے یہ بھی کہ قرآن  
اعتراض بات اس کے ساتھ اسکی پندت سے آیت و نصیحت دینے سے جو اس کی مثال  
ترجمہ لکھا ہے وہ یہ ہے اور یہ دامن سخت تعلیف دینے والے تبطل سے  
یقیناً مست پہلو وہ واقعی قماراوشم سے اس سے سوال ہے کہ کچھ نہیں کہہ دینی اور  
بے مشرقی کی اجازت دے اور یہ تو کہہ رہا ہے کہ جو نہیں جانتے

پندت کا اعتراض یہ ہے کہ کیا تمہارا خدا ہر کوئی دیکھنے والا ہے  
اور نیکیوں پر رحم کرنے والا ہے یا مسلمانوں پر رحم کرنے والا اور دوسروں کو ظہر  
دینے والا ہے سو خدائے کرم صریح میں وہ خدا ہی نہیں ہو سکتا اگر خدا ظہر دینے  
ہے تو جو آدمی و حرم کرے اس پر خدا رحم کرے اور جو احمق کرے جس کو  
دے گا ایسی حالت میں محمد صاحب اور قرآن کو شفیع جانتا ہے وہی ہے یا وہ جب  
سب کی برائی کرنے والا ایک انسان کا دشمن شیطان ہے جس کو خدا نے پیدا  
ہی کیوں کیا کیا وہ آئندہ کی بات نہیں جانتا تھا اگر کہہ نہ جانتا لیکن زبان بکھر کے  
لئے بنایا تو بھی درست نہیں کیونکہ آزمائش کرنا محدود العقل کا کام ہے ہمہ دان

خدا سب روحوں کے اچھے برے اعمال کو ہمیشہ سے نیک ٹھیکر ہا ٹھیکر ہا ٹھیکر اور اگر شیطان سب کو بیکارتا ہے تو شیطان کو کس نے بیکاریا ہے اگر کہو کہ شیطان خود بخود بیک جاتا ہے تو اور بھی خود بخود بیک کئے جا سکتے ہیں درمیان میں شیطان کا کیا کام ہے اگر خدا ہی نے شیطان کو بیکایا تو خدا شیطان کا بھی شیطان ٹھہرے گا۔ اسی بات خدا کی نہیں ہو سکتی اور جو کوئی کہی کہ بیکارتا ہے وہ بد صحبت اور نا علمی کے باعث نہ مگر اہم ہوتا ہے۔

**جواب :** یہ وہی باتیں ہیں جو پندت کی زبان پر چڑھی ہوئی ہیں اور بارہا ان کو لکھ چکا ہے اور مکرر سے مکرر جواب گذر چکے ہیں جب اسلام دین الہی ہے اور وہ ہدایت کے لئے آیا ہے اور اس نے نیک باتیں بتائیں تو نیک وہی ہے جو اس کا متبع ہو اور جو متبع نہ ہو اسلام قبول نہ کرے وہ بد ہے تو پھر یہ کیا پوچھتا ہے کہ خدا بدوں کو خدا بنائے والا اور نیکوں پر رحم کرنے والا ہے۔ مسلمانوں پر رحم کرنے والا نہ نیک تو مسلمان ہی ہیں جو خدا کی ذات و صفات کی نسبت حق و افتقاد رکھتے ہیں اور وہ نا خدا شناس جو خدا کے غر و بھال کو نہ پہچانیں اور مخلوقات کے ذرہ ذرہ کو خدا کی طرح واجب الوجود اور قدیم جانیں وہ ہر بد سے بدتر ہیں۔ مگر پندت کے افرامی سے آریوں کی نصرت کے لئے ایک نتیجہ برآمد ہوتا ہے وہ یہ کہ خدا کا رحم و کرم آریہ و حرم کے قبول کرنے پر نہیں ہر مذہب میں آدمی نیک رہ کر پندت کے اعتقاد میں رحمت الہی کا مورد ہو سکتا ہے پھر آدمی جو نابے کار اور اس کے لئے گوشہ نشین کرنا کہتا ہے، ایکچہ دنیا، شور مچانا، فساد برپا کرنا، نہایت ظلم اور برے درجہ

کا گناہ ہے اسی طرح پندت کا یہ اعتقاد بھی غلطی ہے انہیں سمجھنا انسان کا دشمن ہے تو اس نے پیدا ہی نہیں کیا اس کی بات تو معمولی کچھ انسان میں نہ بد لانا گوارہ نہ کرے گا۔ مانپ جھوٹے شہر رکھو اور موڑی جاو سب انسان کے دشمن ہیں انہیں کیا خدا کے سوا اور کسی نے پیدا کیا اور خود مسلمان اور عیسائی تیس آدھ اپنا دشمن جانتے ہیں اور ان کی طرف سے دلائل بہت بڑے مضبوط رکھتے ہیں انہیں بھی خدا نے ہی پیدا کیا تو پندت جی سے بھی انشور و شہر ہے۔ پندت یہ غلطی سولی و یک و حرم کا نام رکھنے والے ان کو آپ نے پندت سے دے دراز تک و حرم آبادوں کو ان کی غلامیوں و اتوں میں مقید رکھا کہ آپ جانتے تھے کہ وہ اور حرمی ہیں تو آپ نے پیدا ہی کر لیا کہ نہ جانتے تھے تو انہیں بہت ایش ہوئے گا و دعویٰ جھوٹا ہے پندت جی نہ لگائے یہاں میں سمجھتا ہوں کہ

کا شبہ تیرا نہیں نظر نہیں آتا

پندت جی کا پاک نہایت لخواہ فرمودہ اعتقاد یہ ہے کہ جو سب کو بیکار ہے تو شبہ کہ کسی سے بیکار کیا مرعائل بنائے اور بیکارے والے کے سے یہ ضروری نہیں کہ اس کو بھی کسی سے بیکار نہ ہوں کہیں اور کسی کو اغوا کرتے ہیں تو کیا ضروری ہے کہ اس کو بھی کسی نے اغوا کیا ہو۔ پندت جی کے نزدیک تو آریوں کے سوا ساری دنیا کے لوگ بیکارے ہی والے ہیں شان و عہد ہی پنڈتوں کی شان میں پندت جی نے دل کھل کر اٹھا لکھے ہیں اور ان کو بیکار کرنے والا بتایا ہے تو ان بیکارے والوں کو پندت جی کے عقائد میں ایش

نے بھکاریاں ہیں جیسا کہ خدا ان کا قول ہے یا کسی کے طبیعت میں خود اپنے آپ ہی  
 خبیث ہوتا ہے اور کوئی اچھا کرنے سے راہ حق بھٹو کر منحرف ہوتا ہے شیطان میں  
 خبیث طبیعت ہے اس کے لئے کسی اور بھکاریوں والے کی ضرورت نہیں اتنی بات  
 بھی نہ سمجھنا اور کسی مذہب کے پیشوائی کا دعوای کرنا اس مذہب کی حقیقت کو انکار  
 کر دیتا ہے۔



www.KitaboSunnat.com

اعترض : ہندو نے آیت کریمہ انما احصوا علیکم المیتۃ والدمہ وضعہ الخیر  
وما اهل بہ لغیرہم بلو کا ترجمہ ان الفاظ میں کیا ہے "تم پر وار ہو اور گشت ہو  
حرام ہے اور سوائے اشد کے جس پر کچھ پکارا جائے" اس پر ہندو نے یہ اعتراض  
کیا ہے کہ

یہاں پر سوچنا چاہیے کہ کوئی جانور خود بخود مر جائے یا کسی سے  
مارنے سے دونوں حالتوں میں وہ مر جائے گا۔ مسلماً خود مرنا  
بھی ہے تو بھی موت میں کچھ فرق نہیں اور جب سب کی موت  
ہے تو کیا انسان کا آگشت ہمارا واسعہ کیا یہ بات سمجھیں ہو  
سکتی ہے کہ خدا کے نام دشمن وغیرہ کو عذاب دے کہ اس  
کی جان لی جائے اس سے تو وہ کہہ دے کہ میں مر گیا ہوں  
ہاں خدا نے بلا پر عذاب نہیں دیا۔ مگر سب لوگوں کے سزاوار  
کے ہاتھ سے جانداروں کو عذاب کیوں دلایا کیا ان پر عذاب  
نہیں کرتا ان کو اولاد کی طرح نہیں جانتا جس جاندار سے زیادہ  
فائدہ پہونچے مثلاً گائے وغیرہ ان کے مارنے کی ممانعت  
نہ کرنے سے خدا دنیا کو نقصان پہونچانے والا ثابت ہو گیا۔  
اور عام طور پر ایذا رسانی کے گناہ سے خدا بڑا بھی ہو جاتا ہے  
ایسی باتیں خدا اور خدا کی کتاب کی ہر جگہ نہیں ہو سکتیں۔

جواب : یہ کفار کہہ کا اعتراض تھا کہ مسلمان اپنے ہاتھ کے مارے ہوئے اہل



جانتے ہیں اور خدا کے واسطے ہم نے یعنی اپنی موت مر جانے والے کو حرام پنڈت ہی نے اسی سے یہ اعتراض اڑایا اور جو حاکم انہوں نے کی تھی آپ نے اس کا تہاج کیا ہر حاکم ہا تھا ہے کہ طبی موت فساد مزاج و فاسدے اور اوج اور اکثر حالات میں انتشار سمیت سے واقع ہوتی ہے تو یہی ہیں اگر نہ اسی رست میں بھی باقی ہو تو جاندار نہیں مر تا جب تمام اعضاء کی حرکتیں باطل ہو جکتی ہیں اعضاء فاسد و خراب ہو جاتے ہیں ان کے ذریعہ بدل جاتے ہیں یا ان میں سیت آجاتی ہیں اس وقت طبی موت جاندار کے بدن پروردگار سے تو اس کے کھانے کا حکم دینا اقتضائے حکمت نہ تھا صحیح مسلم قدس جاندار جس کے بدن میں سمیت نہیں ہے اس کو ذبح کر کے کھا یا جانے اور ذبح کرنے سے اس کا دم نیز گھنے آسانی سے نکل جائے تو اس کے اعضاء فساد سے محفوظ رہتے ہیں اور وہ غذا اصل ہو کہ بدن کی صحت و قوت کا سبب ہوتا ہے اس لئے یہ اعتراض چھوٹا ہے کہ مردہ اور ذبح کئے ہوئے میں فرق نہیں دو لوں کہ مردہ اور جانا نا واقعی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر پنڈت اور اس کے ہمنواؤں کے نزدیک مذہب اور مردہ اور دونوں میں غذائیت کے امتداد سے فرق نہیں ہے تو اگر یہ مردہ خوراک شروع کر دیں کہ اس میں بدبستری غذا بھی ملے گی اور کسی کی ایذا بھی نہیں ہے مگر آریوں کا گوشت سے الگ انہوں نے کہا اس کی دلیل ہے کہ وہ مردہ کو ذبح کی مثل صالح غذا نہیں سمجھتے تو پھر سلاماً یہ اعتراض کرنے کی کیا وجہ ہے۔

پنڈت کا یہ قول کہ صرف سور کی منافست ہے قرآن پاک پر اعتراض ہے اور بتیان ہے اس میں یہ کہیں نہیں ہے کہ منافست صرف سور کی ہے بلکہ جو آیت

پہنڈت نے نقل کی ہے اس میں بھی کہیں نہیں سنا نہ مانت صرف یہ ہے کہ  
 کئی قسم کے محرمات کا ذکر ہے یہ کیا اعتراض ہے جس کے شوق میں بھونے والا ہوگا  
 ہائیں اور بیتان اشائے جائیداد باغیچوں کو بلکہ فاذیک کرنا یہ ایک مبالغہ و تغیر ہے  
 کہ جب تم نفیس غذا یعنی حیوان کے گوشت کا راہ کو تو قیاد افرض ہو نہا ہے کہ  
 رب النعمتہ یعنی اپنے اور اس کے خالق کی یاد کرو اور اس کا نام و اب اس میں  
 مومن کو مشرکین کے اطوار و عادات سے بکھانا اور شجر اور شائبہ شرک سے محفوظ  
 رکھنا بھی مد نظر ہے کیوں کہ مشرک جنوں کے نام پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں  
 مومن کو خدا کے نام کا اعلان کر کے غلام کر دینا چاہیے کہ ان کا فعل مشرکین کے اعمال  
 کی طرح باطل اور نجاست شرک سے آلودہ نہیں ہے اور جو گوشت وہ کھاتے ہیں  
 ہیں وہ اس جانور کا نہیں ہے جس کی جان تول کے نام پر بے فائدہ ضائع کی گئی ہو  
 اور اس کا ذبح مشرک اور خدا سے وسیعاً یا مشرک لہ سے عبادت ہو۔

پہنڈت ہی نے اسی سلسلہ میں ایک یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ ان خدائے  
 بلا پر رب جہم یعنی سابقہ زندگی کے گناہوں میں مسلمانوں کے ہاتھ سے جان و مال کا کٹا  
 کیوں دلا یا کہ اگر یہ سوچیں پہنڈت کا یہ اعتراض مسلمانوں پر جو آیا آیدوں پر جب بدعت  
 کے اعتقاد میں ہر جائیداد کی راحت و تکلیف اس کے عمل کی جزا اور پرکرتی کا پھل ہے  
 تو ضرور مذبح جانور اپنے سابقہ اعمال سے ذبح کا مستوجب تھا اور ایسا ہی عدل و  
 داد کی رو سے اس کا ذبح ہونا صحت انصاف اور نہایت ضروری تھا تو مسلمانوں پر  
 ایذا زامانی اور بے رحمی کا اعتراض پہنڈت کے اپنے حیدرے کے خلاف ہے

کہ وہ بندے جن کے ہاتھ سے اس نے احکام عدل جاری کرائے اور حق سزا کو سزا دیا  
 کہ یا ضرور مقبول و مقرب اور اپنے گناہوں کی مرضی کے تابع ہیں جس طرح بمشریٹ شاہی  
 کاغذوں کو نافذ کر کے بادشاہ کے احکام عدل و انصاف کو عمل میں لاتا ہے اور حکومت  
 میں صاحب منصب مانا جاتا ہے ایسے ہی وہ بندے جو لائق سزا مخلوق کو سزا دیکر  
 خداوندی انصاف کا نفاذ کرتے ہیں خدا کی حکومت میں منصبدار اور اس کے  
 مقبول ہیں یہ سمجھ کر تو چند مدت اور اس کے ہم اعتقادوں کو مسلمانوں کے ملتے گراں  
 نیاز جھکا دینا چاہیے اور ان پر اعتراض کر کے ایشور کا مجرم اور پانی نہ بننا چاہیے۔  
 اور اگر چندت یا اس کے ہنواہ کہیں کہ ہانڈ کا محل تو یہاں تک کہ جس پر وہ حق  
 کی سزا کے تحت نہ آتا ایشور کی وحی موعیٰ پر بھی تمام ہوئی تھی بلکہ ایشور کی عطا کی ہوئی امر  
 کے تحت سے سال ابھی باقی تھے لیکن مسلمانوں نے بغیر سابقہ سال کے بے گناہ  
 جانوروں کو وقت سے پہلے مار دیا اور ایشور کی وحی موعیٰ پر امر کو پار نہ ہونے دیا تو اب  
 وہ چاہیں کہ ایشور زبردست ہو یا مسلمان ایشور کی قہروں میں اس کا سزا تو نافذ ہو سکا  
 ملان جو جاتے۔ سب کو کہتے رہے ایشور سبے گناہوں کو گناہ خانہ کھڑا رکھا اپنے قاتلوں  
 شکست سے بچا۔ نہ مانا ایسے مجرم ایشور اودتا اور مطلق مانا جاتا ہے اور جن  
 مسلمانوں سے چندت بھی کے ایشور کی بھی نہ چلی ان سے لانا اور چھوڑ چھوڑا زراعات  
 اور جو جنت کی نشانی ہے۔

اب اسی سلسلے کے ایک دوسرے پہلو پر نظر کیجئے۔ گشت بہترین  
 اور قوی ترین خدا ہے لذیذ بلکہ لذت مغوی اور ضعف دور کرنے والا ہے۔

طلب یہ ہے کہ ایسی نفیس و لذیذ معنوی دنیا، جسے خدا تعالیٰ نے جوہر میں مہیا فرمائی ہے، اسے  
سچا سچ باطل جہاں اور اگر جوہر میں ہے، پہلی جہان میں لینے کیلئے نہ تھے، نہ دنیا اور نہ جہاں اور  
ایسی عمدہ خدا کے مستحق تھے تو پھر دنیا اور احوال میں رہیں، خود ہمارے ہیٹھوں سے پیدا  
انہیں ان کے عمل کے بدلے میں دی گئی ہے، اس پر اعتراض ایسا کی جہاد اور دست  
توہین ہے بلکہ اس پر گریہ و غم و غم و غم ہے۔ یہ سب دنیا و جہاں میں ہے۔  
جہاں میں گوشت پرستی خدا کی بنائی ہے اس میں اس جہاں میں بھی ہے اور جہاں میں  
کو تو لذیذ کھانوں سے موت و طاقت دی جاتی ہے اور جہاں میں اس جہاں اور جہاں  
کھانے کو دیتے جاتے ہیں، عمدہ خدا سے ان کو بھر دیا جائے گا۔

معلوم ہوتا ہے۔ ان سے مسئلہ اصولی بنایا جاتا ہے۔ ان سے ان کے لیے جو عمل نکلتے رہے ہیں حدود فقہائے شیعہ کے تحت آ رہے ہیں۔ ان سے یہاں جو عمل نکلتا ہے،

جہاد روں کے ذبح کو جہر قتلانا اور تنکسٹ لمانا یہ جی دوستی و اتحاد و آشتی میں  
جو کسی طرح جمع نہیں ہو سکتیں اور اگر یہ اثری جہتی کا رورنگہ کران و دوں سطلوں کو باہر  
نکلانے سے نہیں بچا سکتے اس سے عجیب تر معترض کی تابیانی یہ ہے کہ مسلمانوں  
کے ذبح کا اگر اس لئے اپنے عقیدے کے خلاف ظلم اور تکلیف ہے جسقت  
عمل مانا لیکن اپنی سو مانا کو علم بھر سی بانہ حرز ذیل ترین قیدی کی طرح عقیدہ رکھنا اور  
اس کے فوز انید و بچے کو بغیر کسی پھیلے عمل کے اس کی ماں کے سامنے علم و بالہ و حوائی  
اور جاندار کی قدرتی غذا اس سے چھین لینا ہے کہ مجبوس قید بھوک پیاس میں رکھا

ہاں کے پاس پہنچے اور دودھ پینے کو ترسے اور روح فرسا اور جگر کو پاش پاش کر ڈالنے والی مصیبت میں گمو کو مبتلا کرنا اور بچے کی بیکیں اور بے بسی کے دردناک مناظر اس کی ہاں کی نگاہوں کے سامنے لانا اور پھر بچے کا دودھ جبین کر بی جانا یا دودھ دہنے میں اگر گھسنے داخلی زہر اور خضار و غذا کو وہ اپنے پیچھے کے لئے بچا کر رکھنا یہاں ہے تو اس کے بھانڈا خضار ڈھنگا ڈالنا لاشیوں سے مارا طوطا طرح کی ایذا میں دنیا میں ہیں ہم بندو بھلا ہیں تمام آریہ گر قادر ہیں قروں سے ان کی نفسیں پرستگاری کرتی ہیں آئی ہیں یہ کیوں غلو نہیں پندت نے اس کی مخالفت کیوں نہیں کی اپنے معقدین کو اس بے رحمی سے کیوں نہیں روکا۔

اس سے بڑھ کر وہ مصائب ہیں جو ان کی مانا گھوڑے کے شہر میل مہاراج پر نازل ہوتے ہیں لہم اور پندت سب انہیں قابو میں کرنے کے لئے نافذ ڈالتے ہیں اور چٹائی سے سوادی سلیتے ہیں اور اگر وہ آہستہ چلیں تو مار مار کر انہیں بے حال کر ڈالتے ہیں کیسے سعادت مند پندت ہیں جنہیں کبھی چٹائی کی تکلیف کا وہ بیان بھی نہیں آتا۔ زمین جوتے میں پیل کی کیسی مرست کی جاتی ہے اس کی سامی زندگی پٹنے ہی کشتی ہے۔ ہمارے کھانے اور رات و ان نصیبتیں بھیلنے میں گذرتی ہے۔ بغیر سابقہ عمل کے یہ قدر طریقہ عمل ظلم ہوا اور ایسا ظلم ہو اگر ملک کے ہر ہر میل پر زندگی بھر یہ ظلم ہوتا ہی اسی طرح دوسرے حیوانات باقی گھوڑے خیر و غیر کو کیا کی تکلیفیں نہیں دی جاتیں مگر پندت ہی نے کبھی آدمیوں سے ان بے محابانہ مظالم کے ترک کی اپیل نہیں کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان حیوانات پر حکومت تسلط اور اپنے اختیار سے

انہیں کام میں لانا انسانی حق ہے کوئی قابل اعتراض اس نہیں تو ہندو اور مسلمان  
ہر پہلو سے غلط اور باطل ہے۔

اب ایک پہلو پر اور نظر ڈالئے تاکہ آپ کو سمجھ ہو جائے کہ دنیا کی کوئی  
کام میں کے مسلمان نہ شک ہے ہندوستان اور دنیا کے باشندوں پر ظلم نہیں  
اسان ہے اس لئے کہ ہندوستان کے وسیع ملک میں مسلمانوں کی اکھواں بستیوں  
منطق شہر قصبے ایسے موجود ہیں کہ جن میں بکثرت گائے بکرا کی جانیں آ کر رہتی ہیں  
کو آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے چار کروڑ ایسے ہیں جو گائے بکرا کو کھانے نہیں دیتے اور  
ہرگز یہ نسبت نہیں بہت مسلمانوں میں گوشت کھانے والوں کا تناسب تو ایک  
سے کسی طرح کم نہیں ہے لیکن اگر انتہائی کمی کی جائے اور یہ فرض کر لیا جائے  
مسلمان گائے بکرا کو کھانے میں تو یہی چار کروڑ کھانے والے ہوں گے اور  
اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ ایک گائے بکرا کو دو مسلمان کھانے میں مجباً یہ بھی فرض آتی ہے  
ورنہ اوسطاً فیصدی ایک گائے بکرا کی نسبت چری ہے لیکن کم از کم آپ بھی مانے والے  
گائے دو سو آدمی کھاتے ہیں دو چار کروڑ آدمی دو لاکھ گائے بکرا کھاتے ہیں اس حساب  
سے کم از کم دو لاکھ گائے بکرا ہندوستان میں روزانہ ذبح ہو جاتی ہیں یہ رسموت نہیں  
ہے کہ جب مسلمانوں کی نصف تعداد کو گائے بکرا خور نہ مانا جائے اپنی نصف کی تعداد بھی تو  
تقلیل مانی جائے لیکن اب آپ خود کیجئے کہ جس ملک میں روزانہ دو لاکھ گائے بکرا صرف  
مسلمانوں کی خوراک میں آجاتی ہوں اور صدیوں سے مسلمان اسی نسبت سے گوشت  
کھاتے رہے ہوں باوجود اس کے پھر ملک کی قلت نہ ہو گوشت کی کمی نہ ہو

ہندوستان کی کشتیوں اور رکشا خانوں کی بھرتیوں، کنوئروں کی چٹائیوں  
 کے گارے بنیہ گرائی کے بنایات آسانی سے اس کثیر تعداد میں روزانہ ہو چکے جہاتی ہو  
 تو اگر ایک سال کے لئے مسلمان کھانے کا ذبح ترک کر دیں تو ہندوستان میں گھروں کی  
 تعداد سات کروڑ تیس لاکھ سے زیادہ ہو جائے اور لاکھ لوگ اپنی غذا کے لئے  
 بھی کھادوں، نو آئیں کفایت، ذکر سے تمام جنگل ویران ہو جائیں سبزہ کا نام و نشان  
 کہیں باقی نہ رہے غذا بھی ان کی مادی بھی کھا جائیں جب بھی بھوک بھوک کی ریں حکم  
 تباہ ہو جائے کہیں اس طرح کی مستولیت پر بندوں نے غور نہیں کیا اب پنڈت  
 جی سے پوچھئے اگر مسلمان گوشت کھانا ترک کر دیں تو ہندوؤں کے ایثار سے بھی  
 حکم کا نظارہ ہو اور گھائیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد ہندوستان کی مادی پیداوار ہضم کر  
 پاسے اور پھر بھوک سے بے پروا سے کہ مسلمانوں کی آمد سے قبل ہندوستان کی  
 اقوام کسانوں کی وراثی اور اس کے ذبح کی مادی تھیں ہندوؤں کی کتابوں میں اسکے  
 ناقابل انکار ثبوت ملتے ہیں۔

غلا وہ ہر ایک کھانے کا خون تنہا مسلمانوں کے حصہ میں آتا ہے اس کا بھی تنہا  
 مسلمان نہیں کھاتے بلکہ ہستنی وہ توڑیں بھی کھاتی ہیں جن کو مردم شماری میں ہندو  
 لکھا جاتا ہے اور جن کی تعداد اپنے میں شامل کر کے ششستیں حاصل کرتے ہیں گوشت  
 سے علاوہ وہ سرسے اجڑا سینک بڑی دانت چڑا یہ سب ہندوؤں کے کام میں آتا  
 ہے۔ بڑے بڑے بھگت بننے والے گھوڑوں کے ساز چرمی استعمال کرتے ہیں پٹلیں  
 ہاتھوں میں تھامے پھرتے ہیں پانی کے غلوں میں جڑے کی کنوئریاں لٹائی جاتی ہیں

اور وہ ہمیشہ پانی میں ڈوبی رہتی ہیں پانی انہیں پر ہوا آفت نہ پہنچاتا۔ یہ منہ بوس ہوتی ہیں  
 وغیرہ کثرت چیزیں چمڑے کی ہیں استعمال ہوتی ہیں گڑوں روغنے کا بڑا وسیع  
 وغیرہ ہندوؤں کے استعمال میں آجاتا ہے قریباً ہر سے دہندو کو نام سے بہت بڑا  
 استعمال بھی کر کے چمڑے کی جوتیاں بھی بنائیں اور ان پر گدھ لگو کر ان کے ساتھ  
 مسلمانوں ہی پر بہت پھر چمڑے کی تباہیوں نہ بدوں وہ انہیں ہونا ہی کہتے ہیں  
 بتایا جاتا اور جو مال کاٹنے کے اجزاء کی تجارت سے پہلے جہاں دوسرے  
 نے کس طرح جائز سمجھا تھا اسے جب ان سے نزدیک کہہ دیتے ہیں تو  
 لینا غلط ہے تو اس کے ذریعہ جو دولت پیدا کی ہو ویسی ہوتی ہے  
 قرآنی سے ثروت حاصل کر لی جاسے بلکہ پختہ سے ہندوؤں میں  
 نہیں کیا ان کے اعتراضوں کو یہ دیکھنا فقط مسلمانوں کے لئے  
 ہوتا بھی کریں تو اس پر مہین بھیجیں نہیں ہوتے۔

یہ بات ضرور غور طلب تھی کہ اگر ہندو چمڑا بیٹ بڑی دانت وغیرہ کو  
 کے اجزاء کا استعمال غلط قرار کریں تو مسلمانوں سے سے کشت کی تباہیوں ہو جائے  
 کہ اسے بڑے بڑے دولت مند ہی کھا سکتے تھے کی قیمت آج سے سے حاصل  
 ہو جاتی ہے اس لئے ذبح کی جس قدر بھی کثرت ہوگی چمڑے کے کاروبار کی  
 ہوگی تو اس ذبح کا ذمہ دار ہندوؤں کو ٹھہرانا چاہیے تھا کہ پختہ کی نے انہیں  
 چھوڑ دیا اس سے معترض کی نیت اور کدورت قلب کا پتہ چلتا ہے



اعتراف : ہدایت نے آیت فرید احل حکم لیلۃا حصیۃا الوفت الی شاکر  
 کا خاریت جاعہ خط ترجمہ کہہ کر اس پر ایشا درجہ کا خواہر امن کیست اس کی مبارک و سزا  
 فرمائیے۔ روزے کی رات بندہ سے واسطے حلال کی گئی کہ رغبت کرنا اپنی بی بیوں  
 سے جسے تمہارے واسطے پر وہ ہیں اور تم ان کے سنے پر وہ جو اللہ نے ہانا کہ تم  
 حیانت کرتے ہو پر استہنے صاف کیا کہ جس ان سے طو اور ڈھونڈو جو بشر نے  
 تیار سے بنے تھو دیسے یعنی اولاد اور کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے تہاں  
 کاسے دھانگے سے سفید دھاگر رات سے دن نکلے : اب اس پر اعتراف  
 فرمائیے :

”یقیناً مانتے کہ جب مسلمانوں کا مذہب جاری ہو اتب یا اس سے  
 نکلے کسی سنے سے پورا تک سے بوجھا ہو گا کہ چاند رات برت جو ایک مہینہ جبر کا ہوتا  
 ہے اس عادی بیان کو شاستہ کا طریقہ سے کہ چاند کی کوا کی گھٹنے بڑھنے کے  
 مطابق لغتوں کو گھٹانا بڑھا اور دو پہر کے وقت کھانا کھانا چاہیے اس کو جان کر  
 پورا تک سنے لہا ہو گا کہ چاند کو دیکھ کر کھانا کھانا چاہیے اس چاند رات برت کو مسلمانوں  
 نے اس قدر کا بنایا نہیں برت میں نجاست منع ہے ایک بات ان کے خدا نے پرم  
 کہ نہ ہی روزہ روزے کی رات کو نجاست بھی کہا کہ اور رات میں جتنی دھڑپا ہو لہاؤں  
 بھانہ روزہ کو کیا ہوا دن کو نہی : رات بھر چلتے۔ سب بات تہاں ان کی رت  
 سے حدت ہے ان کو نہی نا اور رات کی بات :

تو اب : جس شخص کو ترجمہ رستہ اور بات کرنے کا طریقہ ہو اس کا اور امن میں

کیسے عقل و فہمی کا ثبوت ہے اور پھر اس سے کیا ایک اور عقلی چیز ہے۔  
 کی حقائق شناسی کا یہ وہ فاش ہوتا ہے آپ سمجھتے ہیں کہ تحقیق یہ ثابت ہو جاتی ہے  
 ہے کہ وہ ایک دھرم کی تحقیق کس ڈیڑھ کی ہوتی ہے۔ اس سے کیا ایک دھرم  
 اعتقادات کی حقیقت معلوم ہو جائے گی سمجھوں سے معمول عقل و فہم انسان کی قدر  
 کی نسبت تحقیق کا لفظ اس وقت۔ ان پر لگتا ہے جب سارا قول مست عقلی سمجھ  
 معلوم ہو اور وہ جانتا ہو کہ واقعہ ہو گا اس کے خلاف میں اور اس سے کہانی لگتا ہے  
 اس کے پاس موجود ہیں لیکن پنڈت کی اصطلاح اور اس سے نہ تحقیق کے بار  
 معنی نہیں۔

آپ کے یہاں تحقیق اس کا نام ہے۔ وہ قولی ثابت۔ اس ثبوت پر  
 کوئی دلیل نہ کہیں سے شہادت ہو نہ اس پر سمجھات کی نہ ہو نہ وہ عقلوں و فہموں  
 کا کچھ پتہ ہو نہ یہ بھی نہ دیکھا ہو بلکہ جس طرح بیوقوفیت میں دل تصور مادہیت  
 ہے اسی طرح کا اور نہ ہم پیدا ہو گیا ہو وہ آپ کے یہاں تحقیق ہے  
 جہاں تحقیق اتنی زبردست ہو کہ مذہب کی عقاید کیسے کچھ ہو گی سر  
 تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ و ہیات کے باوجود میں اور آپ کا سر پر تحقیق  
 اصل اوہام ہیں چنانچہ یہاں آپ کی تحقیق کیسے یہ کہ جب مسلمانوں کا مذہب جائی ہو گا  
 تب کسی نے کسی پر انک سے پوچھا ہو گا اور کہا ہو گا کہ پر ثبوت تو اس قریب  
 سامنے ہے کار ہو گئی واقعات کے لئے عقل و فہم کی حمایت۔ نہ وہی ہو ہو گا  
 سے سارے عقدے حل ہو گئے اس تحقیق نے اوجیاں بلاؤ کو جگمگاتے دے

ہاں ہندو ہی ان تحقیق سے ویدک احرام کی تائید کا تصنیف کر رہے تھے تو ہزاروں  
 جہاں تحقیق کا یہ حال ہے۔ وہاں کی معمولی خبریں تو بالکل برعکس ہوتی ہوں گی۔  
 یہی تحقیق ہے جس کے اعتبار سے ہندو ہی اسے آپ کہہ کر کہتے ہیں اعتراض کا  
 حامل صرف اتنا ہے کہ اسلام میں روزہ بندوں کے مشا ستر سے لیا گیا ہو گا اہل تو  
 ہے ثبوت بات محض خود ہوتی ہے شاید کہاں ہندو کہاں مرکز اسلام اس زمانہ کے  
 ہندو نہ مرنے جاتے تھے نہ سمندر پار کا سفر جاز سمجھتے تھے تو پرانا نام کہا جا رہا ہو گا  
 علاوہ بریں آپ کے برت کہ مسلمان کے روزے سے کیا نسبت برت میں ایک  
 برستی سے اس لئے ہاند کے گھٹنے بڑھنے کے ساتھ لہتے گھٹنے بڑھاتے  
 جاتے ہیں پھر برت میں رک خود دانش کہاں دودھ اور دودھ کی بنی چیزیں کھو  
 نقصان کا فی الواقع کھاتے پیتے رہتے ہیں اور دن بائیس دو پہر کے وقت سب  
 کچھ کھا جاتے ہیں اس کو روزے سے کیا علاقہ جو خاص رخصتے الہی کے لئے  
 رکھا جاتا ہے اور کسی مخلوق کے لئے نہیں مسلمانوں کے نزدیک مخلوق پرستی  
 شرک و کفر ہے۔ ان کے لئے ہاند کے گھٹنے بڑھنے سے شہاد ہوتے ہیں نہ چاند  
 دیکھ کر اٹھانے کا حکم نہ دو پہر میں کھانے کی اجازت برت میں نفس پر شفقت ہی کیا  
 ہوتی جب دو پہر میں کھایا اور دودھ وغیرہ کھاتے پیتے رہتے مسلمانوں کا روزہ صبح  
 صادق سے شروع ہوتا ہے اور تمام دن وہ کھاتے پیتے مجاہدت کرنے سے باز رہتے  
 ہیں باوجودیکہ یہ قسم ہے لہذا مذاہب ہوتے ہیں لیکن خدا کا بندہ رخصتے الہی کیلئے  
 کسی عادت التفات نہیں کرتا۔

# حصہ الافاضل: مختصر تعارف اور جامعیت

مراد آباد کی وجہ تسمیہ | ہندوستان ایشیا سب سے بڑا ملک ہے، چھوٹی  
اس ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے اس صوبہ میں نصف ضلع پٹنہ اور میلہ  
ایک مردم خیز علاقہ ہے، حافظ رحمت اللہ صاحب درہندہ، تھانی تھانی سے اس علاقہ کو  
فتح کیا اسی وجہ سے اس علاقہ کو درہندہ کہتے ہیں، اسی درہندہ  
کا ایک مشہور صنعتی شہر ہے مشہور غلہ خانہ، سب سے بڑا درہندہ کے نام پر  
خان نامی جرنیل نے اس بستی کا نام "مراد آباد" رکھا تھا۔

مغل، جاگیردار، اور ایک نیک عالمی عہد کے دور حکومت  
ایران کے شہر مشہور جہاں اب بھی اہلسنت کی اکثریت اور سادات کی کثرت ہے  
سے کچھ ارباب فضل و کمال، متعدد لائبریریوں کے آبا و اجداد، ہندوستان سے انہیں  
گوئیں گوں صلاحیتوں کے سبب بڑی بڑی جائیں عطا ہو گئیں، اور قدر کی تلاش  
دیکھا گیا، اسی خانہ سے ہیں حضرت علامہ مولانا محمد الدین صاحب قرینیت نے کھر  
مسئلہ مطابقت مسئلہ میں ایک موندہ سعادت بچے کی ولادت ہوئی، یزید ہندی  
اور اقبال کے آثار اس کی پیشانی سے ہو رہے تھے، وہی بچہ بڑا ہو کر دنیا سے  
کا عظیم رہنما آسمان سیاست کا نیر اعظم دنیا سے فضل و کمال کا حصہ، الافاضل اور دنیا  
درس و تدریس کا استاد، علماء، نیر میدان شعر و سخن میں فہم الدین، مراد آبادی کے

سے جہاں بھاگیا۔ مزید باں خبر تھکر، دیر دوری، دانشوری علی جاہ و ستم، شرافت نفس  
 نیک نیتی، سادگی، ابتلاخ شریعت، زہد و اتقا، ادب پروری، سخن منہی سیاسی بصیرت  
 حق گوئی و راست بازی جراث و ہے پاک اور دین حق کی مخالفت و اشاعتی سرگرمیوں کے  
 ذکر سے صدر الاناضل کی شخصیت اگر مسترد و پیراستہ نظر آتی ہے۔ ان کے دربار میں اپنی  
 اور بے گانوں کی کوئی تیز نہیں تھی۔ سواد اعظم میں ان کی حیثیت فخر الام کی سی تھی مگر اس کے  
 باوجود نہ تو کوئی طائفہ تھا اور نہ ہی اخیر موقوف کوئی رعب و ویدہ۔ ہاں اگر جاہ و جلال تھا و علم  
 کا حسن و جمال تھا مگر نان کا، ویدہ تھا تو ذہانت کا اور رعب تھا تو نکثر رہی کا، فالجین  
 اللہ رب العلمین۔

حضرت صدر الاناضل کے والد ماجد حضرت مولانا سید حسین الدین نرہت  
 رحمۃ اللہ علیہ اپنے کئی فرزندوں کو اپنے ہاتھوں سے کم سن کے عالم میں سپرد خاک  
 کر چکے تھے اس لئے انہوں نے صدر الاناضل کی ولادت باسعادت پر بارگاہِ قاضی  
 اٹھاجات میں یہ غنیمت مانی تھی کہ اگر میرے بچے کو مگر طبعی عطا ہوئی تو میں اسے جہاد کے  
 لئے پیش کروں گا۔

مختصر صدر الاناضل اس پر آشوب دور میں جبکہ دیار ہندی کتبہ فکر کے دگ  
 آپ کی جان لینے پر تھے ہوئے تھے اس دل رلا دینے والے احوال میں ہندو مسلم  
 اتحاد و اہل جنود کے ساتھ اسلامی موالات کی زبان و قلم سے مخالفت کر کے اپنے والد  
 ماجد کے نذر کی تکلیف کو سہے تھے۔ کسی تقریر میں برسرِ مجمع ایک شرپسند و باجی نگلی تلوار ایک  
 کھڑا ہو گیا کہ میں انہیں (صدر الاناضل) قتل کر کے کسی رچوں گا جب اس کی خبر

والہ ماہہ نوبلی تو آپ کے بہن بھی کیفیت جانیدار یوں دریں

یا الہی بے خطا ہستہ ہستہ رہا ہے دشمنی سخت میں جس سے تیرے فکرا

تو رہا احمد مختار ہو بیکر دشمن دشمنان اور مت گردان میں رہتا

علماء دیوبند و بابیہ کی مسلسل اشتعال کے ارد گرد صدر اور ضعیف ہستہ ہستہ

اور دشمنوں کی ہزار دشمنی کے : دہود استحقاق حق و ابلیہ باطل سے سے ہمیشہ بین سیر رہتا

اور ہر اس مسئلہ کے خلاف میدان میں آخر عمر جہاد اور جہادوت بہرہ سے بہت جیسے

اسلام کا وقار و خروج ہوتا جو نظر آیا : انتہی کار آمد کہہ

استغفار از معصومین جناب : " غلام یحییٰ بکری بکوالہ " کا سورتہ غیر تحفیت لکھی

تہہ ہونا از لکھنؤ

# خاور ہند کا رخشندہ آفتاب

حضور صدر الہامی ضل رضی اللہ عنہ کی ولادت طیبہ ماہ صفر طہ ۱۲۸۷ھ میں ہوئی  
جب آپ چار سال کے ہوئے تو آپ کے والد گرامی حضرت علامہ مولانا سید محمد حسین لدھیانوی  
صاحب نزہت علیہ الرحمۃ و الرضوان نے انتہائی نزک و اعتقاد اور بڑے دھوم و عمارت  
"بسم اللہ خواری" کی پاکیزہ رسم اور افرامانی چندی میں جیسے میں حضرت حافظ سید نبی حسین صاحب  
علیہ الرحمۃ نے قرآن کریم کا ناظر و ختم کر کے حفظ شروع کرادیا۔ ساتھ ہی اردو کی تعلیم بھی

بھی، ان چنانچہ آٹھ سال کی عمر میں حضرت حافظہ سیدہ بنی حسین صاحبہ اور حافظہ حفصہ امہ صاحبہ علیہما الرحمۃ سے قرآن مجید کا حفظ مکمل کر لیا۔ ساتھ ہی ساتھ اردو ادب اور اردو سائنس کی بھی اچھی خاصی لیاقت پیدا ہو گئی اور آپ کی تو پرورش ہی تہذیب و ادب کے گہوارے میں ہوئی والدہ محترمہ حضرت علامہ مولانا سید محمد حسین الدین صاحب بہت عرصہ از سر کار بفضل کے آفتاب، والدہ حضرت علامہ مولانا سید محمد امین الدین صاحب راسخ علیہ الرحمۃ بفضل و کمال کے زیر قیاد پر والدہ حضرت مولانا کریم الدین صاحب آقا علیہ الرحمۃ سادہ و اشواق و اتھار والا دبا تھے۔ جن کی آغوش تربیت نے آپ کو تہذیب و ادب کا چمکتا ہوا سورج بنا دیا تھا۔ طبیعت میں چمکانی اور افتاد تو پیدا نہیں ہو سکتا تھا لیکن آپ کی نگاہ شاد کے ہاتھ تھے۔

**ذہانت و فطانت** جو وقت طبع میں آپ سے ہمہ تھے کہ آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کر کے فارسی میں بھی کافی دسترس حاصل ہو گئی تھی۔ مگر ایک برس بعد رمضان المبارک میں نو عمر بچوں کی جماعت کے ساتھ نفلوں میں پابندی سے غز قرآن مجید پڑھا کرتے۔

**درس نظامی** خاندانی اور مستحبہ ہجرت تک عربی کی تعلیم اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ و آلہ سے حاصل فرمائی اور متوسطات تک علوم و کسب اور فن طب سے مواظبت فرمائی۔ حضرت مولانا علیہ الرحمۃ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی اس کے بعد خود حضرت مولانا علیہ الرحمۃ صاحب علیہ الرحمۃ بنی حضور صدرائے فاضلہ رضی اللہ عنہ اسے کہ ایک زہد دست بزرگ فاضل قدوۃ الفضل شاہدۃ الصدا، شیخ المکن حضرت علامہ مولانا سید محمد علی صاحب کمالی

اہتم مدرسہ امدادیہ مراد آباد کی خدمت فیض و رحمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا حضور  
صاحبزادے صاحب انتہائی ذکاوت و فہیم ہیں۔ لاجن تک پڑھ چکے ہیں میری دلی خواہش ہے  
کہ بقیہ درس نظامی کی تکمیل حضرت کی خدمت میں ہو۔ کہ اگر حضرت شیخ اعلیٰ مولانا سیدنا کو  
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حضور صدر الافاضل کی پیشانی پر ایک تھوڑا سی اور نور و  
کاست قبول فرما کر انہماک سے ترقی فرمایا۔

زمانہ تحصیل علم کے بہ شمار علی صاحب میں تھوڑی مدت و فرائض سے  
بمعصروں کے دلوں پر ملو کا سگر جھار یا تھا۔ بار بار علی صاحب کو وہ نہایت پر غایت سے  
چودہ سال کی عمر میں ایک مرتبہ برجماعت طلباء میں فارسی ادب کا مقابلہ تھا۔  
ہوا دفتر ابو الفضل کو سامنے لکھ کر سنے ہوا کہ سر ایک دوسرے کے مقابلے میں ایک اور  
افشا کے جوہر دکھائے۔ چنانچہ بھی برجماعت طلباء انھیں کہ اسے حضرت سیدنا  
لکھے تو سب نے یک زبان ہو کر اپنے اپنے ٹھکانے پر عزت ان کے سے مارا آپ کا مکتب  
گرامی قدر دفتر ابو الفضل کے بہوش و خوش سے کسی طرح دیکھ میں نہ آکر وہ نہ آپ  
بہمیشہ غالب رہے۔ اس قوم کے نہ آکر سے اور مکاتے ہو بہت کچھ اور بہت ہی طلباء سے بھی  
لکھتے رہے ہیں سو آکر سے تھے مگر طلبہ آپ کو ہی حاصل رہتا تھا۔

مراد آباد میں حضور صدر الافاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد حضرت شیخ اعلیٰ محمد  
علامہ مولانا محمد گل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے زیر اہتمام چلنے والا مدرسہ امدادیہ جس میں  
صدر الافاضل تعلیم حاصل کرتے تھے ان دیوار کے نیچے بالکل متصل دیو بند شالی میں کو مدرک  
شاہی مسجد کہا جاتا تھا۔ دارالعلوم دیوبند پر قابض ہو جانے کے بعد مولوی قاسم نانوتوی نے



اسی کے ساتھ ہی اس سید شاہی مسجد کو قائم کیا تھا جو بہت حد تک مراد آباد اور اس کے اطراف  
و مکانات میں دیوبندیت و بابیت کا شکر گاہ تھا۔ حضورِ صدر الانا جنہوں نے زمانہ طالب علمی بھی  
یہی سید شاہی مسجد میں تشریف لے جاتے اور اسباق کی سماعت فرماتے ہوئے ایسے  
ایسے حیرت منگاتے کہ مدرسہ شاہی مسجد کے امام زادہ حیران ہو کر خمیں و آخرین فرماتے کہ  
نجات و شرف کی ان کے چہروں پر صاف نظر آتی تھی۔

بعض موقعوں پر مدرسہ شاہی مسجد کے اساتذہ کو گناہ گار کہتے تھے کہ اس فخریہ  
کے گناہ سے خدا انہیں اسباق و عمر پر ہونگیا ہے۔ اور اس کی علمی ذہانت سے لاجواب  
ہونا ہمارے علمی وقار کو ٹھیس لگتا ہے لہذا کہنے لگے کہ یہاں درمیان اسباق و مت  
آیا کہ تبار اپنا مدرسہ سے تو اپنے مدرسہ میں رہیں یہاں کیا ضرورت ہے؟ **واللہ فضلہ**  
اسی طرح مراد آباد کے صدر مقام کیٹی چوک میں ایک چوترا تھا جس پر شام کے  
وقت کبھی کوئی پادری، کبھی کوئی آریہ مسیحی، کبھی کوئی مسلمان دھرمی، کبھی کوئی غیر مقلد  
کبھی کوئی واپسی دیوبندی وغیرہ جس سے کھڑا ہو جاتا اور اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہے  
و مدرسہ مذہب کی باتیں کرتا، حضرت صدر الانا جنہوں نے بھجک و بے خوف اپنی فخریہ اور  
طالب علمی کے ناموں ان سے انکار و مذہب میں سے جو بھی ہوتا، بحث و مباحثہ شروع  
کر دیتے اور اس سے خوب خوب مذاکرے کرتے اور اس کے باطل خیالات کی دھجیاں  
بکھیر کر کھو دیتے تھے۔

زمانہ طالب علمی ہی میں آپ نے بہت سارے مناظرے فرمائے انہیں میں  
سے ایک یہ بھی ہے کہ مراد آباد محل محل شہید میں قبرستان سے قریب ایک آریہ

روزانہ اگر لوگوں کو فاتحہ اور ایصال ثواب سے روکا جاسکے گا تو اس کی باتیں میں بھی  
 ہاتھ تھے حضرت نے فرمایا حاجی صاحب! پہلو چلتے ہیں دیکھیں کوئی سب کو کیا کہتے  
 چنانچہ دونوں حضرات قبرستان پہنچے اور فاتحہ پڑھیں حسب عادت۔ مگر حضرت نے فرمایا  
 کو بھی بلایا، اور جس طرح لوگوں کو بہکانے کے لئے فقرہ کرتا تھا اسی سے بھی وہی فقرہ پڑھا  
 لگا۔ حضرت نے پہلے روح سے متعلق اس سے سوال کیا اور پھر بدنامی کے بعد  
 حضرت نے تناسخ، آوارگون، گے اٹل، ہوسنہ، تعداد، بھیجی، قیام، ذریعہ، و غیرہ  
 لگا کر میں نے آج تک کوئی ایسا محقق تصوف نہیں دیکھا اور موضوع کے بارے میں حدیث آپ  
 صاحب میری تسلی ہوگی اب میں کسی کو فاتحہ سے منع نہیں کروں گا

استاذ الاسلام تاج الدین محمد صاحب فرغت

فرغت

سے منطق فلسفہ ریاضی اتمید کس توقیت و ہیئت جندہ پاک و کون خیر ہو تو  
 تفسیر حدیث اور فقہ فرائض و غیرہ بہت سے وجہ ہیں تھائی اور پھر دینی علوم و فنون  
 اپنے شیخ استاد سے حاصل فرمائی اور ہیئت سے سلاسل احادیث و علم و اسلامیات سے  
 بھی تفویض ہوئی۔ زندگی کی برسوں بجا رہا غرض تھی عبادت کا اور دینی علم و ادب  
 کی طرح سجا ہوا تھا۔ علماء و مشائخ رونق افروز تھے کہ ایک چکا سواتر استاد قمر نے  
 استاد کی شکل میں اپنے چہیتے تکیہ خوش تکیہ ازادہ الا فضل کے سر پر رکھتے ہوئے ایک  
 تابندہ و درخشندہ سند فرغت! تھائی میں عطا فرمایا اپنے غل سند مدرس و ارتقا و ترقی  
 یہ دم و استاد فضیلت سند مطابقت سند کوادامی و اسی وقت آپ کے والد گرامی  
 حضرت علامہ مولانا سید محمد حسین الدین صاحب زہدیت علیہ الرحمہ نے جیت و سرور کی

دو بزرگ قطعہ ارشاد فرمایا جس سے مادہ سبز فراغت نکلتا ہے۔

جسے میرے پیسہ کو طلبا پر وہ فضیلت سیارہ دلیں رکھتا ہے جو مرتبہ فضیلت  
ترتیب فہم الدین کو یہ کہہ کے سنائے دستار فضیلت کی ہے تاریخ "فضیلت"  
صفحہ ۳۲۰

حضرت صدر الانا فضل رضی اللہ عنہ خدا اول صلاحیتوں کے مالک تھے حافظ  
امام علیہ السلام کا جس کے سبب بعد فراغت ہی کئی علوم و فنون میں ان کی بالا دستی مسلم بزرگین  
پناہ دہر و فضل میں رہا ہے ورنہ ہر جو کہ قوم کے ساتھ گئے۔

**اعلیٰ حضرت پہلی ملاقات** | جو دھ پور کا ایک مولوی انتہائی دیرینہ گستاخ قوم  
و ابائی تھا جو ملت تو نہیں آتا مگر اخبار و رسائل میں سنی

مالوں کے مضامین کے روح میں مقالے لکھا کرتا تھا اور اس میں اپنے خبیث باطن کا انبار  
خوب خوب کیا کرتا تھا کہ یاد آجوں گا وہ شہ تر ہے ہاں تھا اس وقت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ  
ہا آفتاب علم و فضل نصف النہار پر چمک رہا تھا قسمت کا بار آخاست کا ہر کارہ جو دھ پوری  
و ابائی مولوی کو اعلیٰ حضرت کا فضل و کمال ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا چنانچہ شہ سلطان نے قلم  
بکرایا اور اس سے شرف کندہ کیا کہ تو کہتے ہو سنے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کا فضل پر وہی  
رضی اللہ عنہ کے خلاف ایک نہایت نامعقول ذلت و زالت سے بھر چڑھنوں لکھ کر  
نظام ملک اخبار میں شائع کروایا اعلیٰ حضرت اہلسنت میں اضطراب پیدا ہو گیا چنانچہ ضیاء  
ملت تاجدار اہلسنت استاذ العلماء سید الفضل حضور سعیدی صدر الانا فضل رضی اللہ عنہ  
سے جو دھ پوری مولوی کی غریبہ کا نہایت شوش و طرار و دندان شکن اور مسکت جواب

تلبند فرما کر اسی اخبار نظام الملک میں شائع فرمایا۔ زمانہ گراہت، انجمن استعین الشریعہ کی توفیق کبھی نہ ہو سکی جس میں اعلیٰ مدت کتب اولیٰ ہو۔

جب اس سب ادب مضمون اور بالادب جواب کی اعلیٰ مدتوں سے عورت  
کردی اور خود نظام الملک اخبار حضرت کی خدمت میں پیش کیا جس پر مخلصت کے اور  
پیش نویس علامہ فرمایا تو دل میں حضور صمد الافاضل کی نسبت کچھ زیادہ تین مرتبہ  
حضور سیدی صمد الافاضل رضی اللہ عنہ کو اعلیٰ مدت کے تین تین سرت دیو ثابت  
بیقرار کے ساتھ بریلی شریف تشریف لائے تھے خواہش تھی کہ برومانی چارہ مخلصت  
طلب پر حضور صمد الافاضل بریلی شریف ایمان بخت کی اور کاوش تشریف لائے  
اعلیٰ مدت کے ایمان بخت کے موقف کی آئندہ چاہے یا نہیں یا ایمان بخت کے  
سے نوازاد۔

واضح رہے کہ اعلیٰ مدت سے پہلی ملاقات اور تین اور مرتبہ دیدار  
فرمانت کے فوراً ہی ملا ہے۔

حضور صمد الافاضل کے اعلیٰ مدت  
بڑا چارہ آشوب تجدید و ترمیم کے تھے

## الحکمت العلیا اور العلیٰ حضرت کا مطالعہ

فکر کی نشر و اشاعت کا دور دورہ تھا اور جب سے مولوی قاسم نانوتی نے بریل  
مدر شاہی مسجد کی بنیاد ڈالی تھی وہ جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے تب سے آج تک اور  
کنفس واحد ہو گئے۔ روپائی لگی کوچوں میں بحث مباحثہ کرتے پھر دست سے روپائی  
بھی ان کے نظریات کی آماجگاہ ہونا چاہیے تھا ایک صمد الافاضل کی ذات بھی جو

علی گاہ میں جو فراغت کا سہرہ عاقد ہوا چوں کہ اسحق بن علی و اہل بعل فرماتے تھے اہل اہل  
 وراثت سے بھر رہی ایسی مجلس فرماتے کہ وہاں کے لاف و گزاف کے تار و پود بکھر  
 جاتے تھے اسی زمانہ فراغت میں ہی آپ نے علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب  
 کی طرح داخل دی اور فراغت ہوئی اور کتاب مکمل ہو گئی جو علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 پر سب سے پہلی اور جامع کتاب ہے جس کا نام الکفر العلیا، الاعلا، علم المصطفیٰ ہے جس کا  
 بحال وہابی آج تک نہ دے سکے اور نہ ہی قیامت تک اٹاؤ اللہ تعالیٰ دے سکیں گے  
 جب یہ کتاب شائع ہوئی تو مراد آباد میں ایک بزرگ ان پڑھ تھے لیکن عربی  
 تبلیغ میں گنجینہ معلومات تھے ان کا نام حاجی غلام احمد اشرف شاہ ولی تھا۔ حاجی صاحب  
 موصوف حضرت صدر الانا فضل سے خایت درجہ محبت و شفقت فرماتے تھے جب  
 حاجی صاحب نے یہ کتاب سنی تو بے حد خوش ہوئے اور بریلی شریف حاضر ہو کر غلط  
 امام احمد رضا کی خدمت میں کتاب الکفر العلیا، ہمیش کی الموصوفت رضی اللہ عنہ نے اپنے  
 حوالہ دنا ضلالت اور مجاہدہ از غلطہ نظر سے انتہائی دقیق و متین نگاہ سے مطالعہ فرمایا اور  
 ارشاد فرمایا اشک اللہ بڑی کمر آمد اور عمدہ کتاب ہے۔ عبارت شگفتہ، ضامین و دلائل سے  
 بھجے ہوئے و نوعمری اور اتنے حسن براین کے ساتھ اتنی بلند پایہ کتاب مولانا مہتمم  
 کے ہونہار جو نسخہ پر وال سے آپ نے ملاقات کی خواہش ظاہر فرمائی اور حضرت  
 صدر الانا فضل حضرت حاجی غلام احمد اشرف شاہ ولی مرحوم کے ہمراہ بریلی شریف حاضر ہو کر  
 پھر تو سلا اٹھا کر اٹھا کر تو الموصوفت کو ان کے بغیر چین تھا اور صدر الانا فضل کو اعظمیت  
 کے دیدار کے بغیر سکون الموصوفت کے آستانہ کے سفر کے لئے حضرت صدر الانا فضل

کا بستر ٹھہر رکھی کھلا ہی نہیں۔ ایک بستر پر لی شریف کے سفر کے لئے خاص تھا اور تمام ز  
 تیاریوں کے ساتھ خاص طور پر بندھا رہتا تھا اس لئے کہ ہر چیز اور جہازات اور مصروفیات اور  
 خدمت میں حاضری لازمی ہو کرتی تھی۔ یہ جب ہوتا تھا کہ جب آپ اور آپ کے رفیقین وہاں  
 ہوتے تھے یہ بدستور جمعیت و موزت اس قدر مضبوط ہو گیا کہ اختلافات سے صدر الافاضل  
 قدس سرہ کو اپنا مکتہ اور اپن کا محل کا مختار محل بنادیا لیکن وجہ تھی کہ فرمودہ الافاضل سے  
 اعلیٰ حضرت سے کسی شخصوں یا کچھ عیار توں نہ نزدیک و تفریق یا انداز و ستر و لوں نہ بستر یا  
 توغیر اعلیٰ حضرت سے منظور فرما کر صدر الافاضل کی غشائے مطہرات پر یا اس کا تقدس  
 تفصیل ذکر آگے کر رہا ہے۔

پروفیسر اشتیاق طالب علمیت کرند پاکستان کا حضور۔ علامہ اعلیٰ حضرت  
 سیاسی بصیرت جس کو رضا کینڈی پاکستان نے شل کیا ہے جو در توح اور صدر  
 شخصیت صدر الافاضل مرتبہ مولانا نور محمد تھی۔ میرے مذکورہ بار مغربوں پر ناجہ محل  
 ہے پروفیسر طالب علم صاحب رفقہ ازجین سے

”یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ صدر الافاضل نہ تو

فاضل بریلوی کے مرید تھے اور نہ ہی دست گرفتہ خلیفہ لیکن:

خصوصیت مولانا سید محمد نعیم الدین کو حاصل رہی کہ جہاں فاضل

بریلوی اپنی شرعی ذمہ داریوں کی وجہ سے خود شرکت نہ کرتے

وہاں مولانا سید محمد نعیم الدین آپ کی نمائندگی کرتے:

حضرت صدر الافاضل نہ صرف خانوادہ اعلیٰ حضرت بلکہ مصنف کے نام مستبر

دارا دہل میں کمال مہار و شخصیت کی حیثیت سے رہے۔

## بیعت و خلافت

حضرت شیخ شاد علی محمد شیرمیاں بعلی علیہ الرحمۃ والرضوان پیراچہ  
وقت کے دل کابل اور قطب عصر تھے ان کی خدمت میں  
حضرت صدر الانا فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری ارادت و عقیدت کے ساتھ حاضر ہوئے حضرت  
شیخ شاد علی علیہ السلام کے ارشاد اور اشارے سے اپنے تمام شاگرد گرامی حضرت شیخ اکمل مولانا  
سید محمد گل صاحب بنی قریہ علیہ السلام کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور اجازت و  
خلافت سے نوازے گئے حضرت شیخ اکمل نے اپنے لائق و فاضل قریہ بشید کو چاروں طرف  
اور جملہ اور اوونواح و دگر و بھرا فرکار و اشغال کی اجازت عطا فرما کر ماوراء النہر ہندوستان  
کے بعد نموش و قلعہ قطب و دارالافتاء حضرت شیخ الشیخ حضرت سید شاد علی حسین بنما  
اتہ فی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ چھ بہنوں نے بھی خلافت و اجازت سے نوازا فرمایا پھر  
صدر الانا فضل نے حضرت شیخ الشیخ کی شان میں ایک منقبت بھی لکھی ہے جس کا ایک شعر  
یوں ہے۔

”از وحدت کلمۃ محمد بن عبد اللہ  
امری فی کائناتیں سے بچنے پر“

حضرت صدر الانا فضل رضی اللہ عنہ اپنی مختلف دینی علمی تبلیغی تحقیقی  
تفسیری اور مناظرہ و مقابلہ نیز فرقہ باطلہ کے واپسال جیسی  
سہ لہوں کے باوجود جماعت اہل قدر میں سے وابستہ رہے جس کی وجہ سے علمائے  
مذہب بڑی ضبوط و ممانعت تیار ہوئی اور انھیں شراب کے قصد حیات کی سب سے مایاں  
یاد گار دھماکہ خیز عیب مراد آباد سے اب تک تیار ہو رہی ہے اور افشار ائمہ تعالیٰ آقا

تبیات تیار ہوئی۔ سہل آپ نے یہ دیکھ کر اپنی ذہنی حالت  
 طلباء کے دل و دماغ پر پاپ پاپ کر دیا۔ اس وقت وہ ہاتھ  
 روزگار تھے تفسیر و تفسیر کا رشتہ اصول و اصول کے تحت و تحت بہت و بہت  
 نجوم علم الہی قیامت و علم الفاضل ناظر کے سر کے علم و فن میں ملتا ہے حاصل قیامت  
 آپ امتیازی صلاحیتوں سے ایک تھے۔ کسی فن کی نسبت بہت دور ان کی تدریس  
 پر مغز بدل تقاریر زبانی دیا کرتے تھے جس کی تاب نہ لے کر فرطت پر پہلو ہوتا ہے۔  
 حضرت ہی اس کے صنف میں جو کتاب لکھ کر ان کی تدریس سے دور تدریس سے دور  
 فرار ہے میں بہر حال حضور محمد الاناضل جس قدر کہ تدریس میں ان سے شاگرد  
 حاصل تھے کہ انہاں کی تدریس کے لئے تھے۔ بقول حضرت علامہ مفتی محمد علی صاحب  
 علیہ الرحمہ میں نے اس وقت دیکھا کہ ایک مدرسہ شریعہ "اسم سے صدر الاناضل آج  
 اتنا تھا کہ صدر الاناضل اس شعبے سے زیادہ وابستہ رہے اور حضرت صدر الاناضل  
 تصنیفات میں درجنوں سے زیادہ کتابیں آپ لکھیں

ان سلاطین کی طبیعت کا

فائدہ۔ درکار کی وجہ سے مفتی کا حضور صدر الاناضل جس قدر کہ تدریس سے دور  
 تبلیغی دور سے مجلسوں میں شرکت و جاہد و جاہد، آری قانون و بیوی، الحمد للہ اور ان  
 قرآن و غیرہ و قباہ باطلات اکثر مناظرے کے خبر سلاطین و بیباکی گلشن سیرت  
 حفاظت بھی کر رہی تھی۔ اتنے سارے مصروفیات کے باوجود تدریسی فرائض میں  
 وجود انجام دیتے تھے جس کا اعتراف وقت کے قدر آور علماء کو اور مضائقہ عہدہ لگی کرتے



دنیا بھر کے مدرسین مجھ سے مل کر یا بڑے علمائے کرام اور جوہرے میں اور اپنی اپنی صلاحیتوں اور منصب

کے اعتبار سے مشابہت لیتے ہیں لیکن صدر الامام ابن عربی نے کبھی ایک سپریمہ تنخواہ نہیں لیا اور ان کا تذکرہ جامعہ نعیمیہ بطور خود چلائے تھے۔ کتاب کے خورد و نوش مدرسین کی تنخواہ آپ لکھتے تھے۔ جن کی سیدی بحر العلوم دام ظلہ حضرت کو دست غیب حاصل تھا۔

## شان تدریس

**تفسیر** تفسیر کا درس امام شافعیؒ ہوتا تھا کہ علماء کے علاوہ اگر وقت خالی رہتا تھا تو جامعہ نعیمیہ کے مدرسین بھی درس میں آکر بیٹھتے تھے اور حضرت کی تقریر انتہائی غور و خوض سے سماعت کرتے۔ آپس تفسیر میں خصوصیت سے تفسیر قرآن بالقرآن، تفسیر قرآن بالحدیث اسباب نزول، مفردات القرآن کی تشریح، مفہوم قرآن کی مٹاؤں سے وضاحت آیت متشابہات کی تہجید و تنقیح، مانع و منسوخ کی وضاحت کی مدد کی نشاندہی بطور کلیات بیان کی تھی۔ طبیعت نظام آیات و احادیث میں توفیق احوال مفسرین میں ترجیح اصول دین اور حقائق اسلام کی تشریح مسائل ضروریہ کا حسن استنباط و استخراج علو اہر آیات سے پیدا ہونے والے شمول و شبہات کا ازالہ تفسیر قرآن آثار صحابہ سے، تفسیر قرآن دیگر کتب سہادیہ سے نیز واقعات ائمہ اور بعض اقوام کا تذکرہ وغیرہ یاد کردہ بالا محرمات حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے درجہ تفسیر کے محاسن ظہری میں جو بوقت درس طلبہ صبح و صبح زبان سے سنتے لیکن تھے  
 اور اکثر کلاس درس درگاہ میں بیٹھ کر امام رازوی، امام خازنی کی درگاہ کا محنت اٹھاتے تھے

## حدیث

علوم حدیث میں تو آپ شہر خاص و عام تھے، علم کے نام فضل و سربلندی  
 تھے کہ جس حدیث حدیث کا درس آپ دیتے ہیں اس سے کاغذ سے بھی

نہیں سنا ہے حدیث کے خطاب و مخاطب کو اس جاہلیت کے ساتھ خصوصاً انھوں میں  
 فراتے کو دل کی گہرائیوں میں اترتا، بظاہر خاص احادیث کی حدیث سمجھتے کہ سننے  
 والے مطمئن ہو جاتے، حدیث کی شان ارشاد بیان فرما کر ایسی تقریر فرماتے کہ جو ہمیشہ  
 رہنے لگتا، ہر مرجع روایتوں پر بھرپور کلام فرماتے، اختلافی حدیثوں میں تحقیق و اذہان  
 آپ کا حقہ خاص تھا، قابل کلام احادیث پر ایسی بحث و تہلیل فرماتے کہ جو مقلدین اور اہل  
 کے جوش اڑ جاتے، علاوہ ان کے، ورنہ اس کے جوش اور شہر و سرور و تکرار  
 کا ثانی جو اب دیکھنے کے بعد اپنی طرف سے اعتراضات کی ایسی اینٹیں بیان فرماتے  
 کہ دہائیوں کے نام بھی نہ بیان کر پاتے اور پھر خود بھی اپنی نکتے پر اپنے اعتراضات  
 کے جوابات بھی بیان فرما دیتے، اس طرح سے درس حدیث اس قدر دلچسپ ہو جاتا کہ طلبہ  
 درگاہ سے ہشاش بشاش اٹھتے، مزید براں اسعاد الزہال اور اصول حدیث پر اس قدر  
 عبور حاصل تھا کہ وہ ان درکس اسناد و رواۃ اور مرفوع، منقول، موقوف و دیگر اصطلاحات  
 حدیث پر جستہ بیان فرماتے جس سے سبق کی تقریر اور مذاہم و مطالب کے بیان میں چار چاند  
 لگ جاتے

فقہ: فقہ کے جزئیات پر اس قدر گہری نظر تھی کہ دارالافتاء میں آئے فتاویٰ کے جوابات

موراد مستحق یہ رہا ہے بیت و کتب فقہ اور متون جزییات و بکھنل ذریعہ فی حق۔  
ایسا کہ تہ شہزادہ محمد، افاضل سیدنی و مرشدی، بنامہ امت حضرت علامہ  
عبدالمصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب علیہ الرحمۃ والاعتراف محمد سے فرمائے گئے کہ یہ حضور صمد  
شریف علیہ السلام کی کتاب جہاد شریعت چھپ گئی تو حضرت نے مولانا محمد عمر صاحب غفرلہ  
باسمہ تعالیٰ وقت نامہ لکھ چکے تھے اور جامعہ کلاہنک ان کے دفتر خصال سے فرمایا  
کہ شریعت کے ہر مسئلہ کے بعد کتاب کا نام لکھا ہو اسے وہ تمام مسائل کو ان کتابوں  
سے لکھا ہو کہ تمہارے ملازمین اضافہ ہو، چنانچہ حضرت مولانا محمد عمر صاحب بہار  
نہایت کے سبب لکھوں سے لکھے گئے مگر کہیں کہیں کوئی مسئلہ کتاب کے اس  
ابتداء میں نہیں تھا، حضرت صدر الدین غفرلہ سے آگہا کہ اسے تو حضرت فرمائے کہ ان مسئلہ  
کتاب کے بعد باب دیں، لکھو وہاں مل جائے گا، چنانچہ دیکھتے اور مسئلہ مل جاتا تو  
حضور حضور صمد، افاضل کو تمام متون فقہ سنو حضرت سے۔

وہ سن کر رئیس فقہ کی کتابیں ایسی پڑھاتے تھے جیسے انہوں کی کھلی ہوئی  
سے خلف فی مسائل میں ایسا لکھ فرماتے کہ امام اعظم کے مسلک کی پوری بات سے لایہ  
شیخ موبہاتی فقہ رئیس شمسہ بونی لکھ فرماتے ہیں کہ اب اس کتاب میں نہیں  
نما اور مسلک امام اعظم دشمن ہو رہا ہے، بہر کیف فقہ میں بھی آپ کو بدلولی حاصل تھا  
نہ نہ بہر حال

لوحیت و جمیعت علم بیت و خیم میں حضور صمد، افاضل غفرلہ امت تعالیٰ عز و کبریا  
امارت تار حاصل تھی اس سے درس میں آپ امتیازی مصلحت

کے ملک تھے۔ دورانِ تخیل آپ ایشیائیوں اور افریقیوں کے ساتھ  
اپنے دلکش انداز میں بیان کرتے رہے۔ ان کے لئے ان کا اور ہر ایک  
رہے ہیں۔ اور چشمِ بدست ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کو  
تھے جس میں کسبِ ثواب اور کسبِ بارگاہِ ابرہہ و طلبِ شہرت اور دنیاوی فکروں  
سے واضح کیا تھا۔ آپ بہت کامیاب پڑھنے اور دیکھنے کے لئے رہے تھے اور جب  
کو پڑھاتے پڑھاتے ان میں آسمان کی طرف دیکھنے سے بے نیاز رہتے تھے۔ یہاں  
تھا کہ آسمان زمین پر چلا آیا ہے۔ یہ کنا معلوم ہو گا کہ آسمان کی بات آپ کی دماغی آواز  
میں سے ہے اور کتبوں کی طرف بھی آپ کی نصیحت سے یہ عجیب شہنشاہِ نصیب  
ہے اس فن کے علاوہ اگر اس طرف سے بھی آپ کو نصیحت سے ناواقف ہو جائے تو  
نکاح نہ دیکھنے میں آیا اور نہ ہی سننے میں۔ اس سے بعد الا فاضل علیہ نصیحت اور بے شک  
استاد جوئے کا پتہ پھلتا ہے۔

فائدہ: شہزادہ صدر الافاضل حضور بہت سے ملت نصرتِ حرر سید انصاف بن  
علیہ الرحمۃ و انوار نے متعدد بار بات اس کی سے اجود و تمکشی ہو۔ ایک روز طلب  
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ گیا ہے۔ اور ایک آغا محمد امجد علیہ مبارک باد سے اور ایک نو  
عقیدہ انوار العلوم تمکشی ہو۔ میں تھا۔ ان کو اور ان سے خود بچا ہے۔ یہاں  
نذر الا کرم صاحب کے رتب خانہ میں تھا ایک حضور بہت سے ملت نصرتِ حرر کے  
میں رکھا رہتا تھا اور دو کسے جامو نصیب میں تھے جن کا مشہور دورانِ طریقت مدبر  
اکرم العلوم و ادب اور اقامتِ اخروہ نے دیکھے ہیں۔ اور کتنے پاکستان چلے گئے اور کتنے

جہوں سے چلے گئے نہیں کہا جاسکتا

## دارالافتاء

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خاں غازی رضی اللہ عنہ کے بعد حضور سیدنا صدر الانفاضل رضی اللہ عنہ کا دارالافتاء ایک جامع شان کا تھا اور صحت کی بات سے کہ آپ کے دارالافتاء میں نہ کوئی نائب تھا اور نہ ہی آپ دارالافتاء کے لئے نائب دیکھتے تھے سارے فتوے کے جوابات آپ پرست خود دیا کرتے تھے ہندو بیرون ہندو نیز مراد آباد کے اطراف و گنت سے بے شمار استغاثہ اور استفسارات آتے تھے اور حضرت قدس سرہ العزیز باوجود ہیبت سارے مصر و دنیا سے ہر مشرود و ناشر بلا تفرام تھوڑی سی خدمات آنے جوئے استغاثہ کے جوابات زیر فکر مستغنیوں کے دہان رواں فرمادیا کرتے تھے بے غرض اللہ اکرم فقہ کے جزیات اعتدال سے تھے کہ فتوے کے جوابات دیکھنے کے لئے لکھتے تھے کہ بہت کم دیکھا کرتے تھے اور قلم برداشت جواب تحریر فرما کر دیا کرتے تھے اور آپ کی مشغولیات اعتدال نہیں کہ کتاب دیکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

حضور دہلی سے ملت دہلی علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میراث و فرائض کے فتوے کثرت سے آتے رہتے تھے مگر حضرت کو جواب دیکھنے کے لئے کبھی کتاب دیکھنے سے نہیں دیکھا آج تو ایک بھٹن دو بھٹن چار بھٹن کے فتوے اگر دارالافتاء میں آجائیں تو ٹھنڈی ٹھنڈی کتابیں دیکھی جاتی ہیں تب کہیں ہا کہ فتوے کا جواب لکھا جاتا ہے اور وہ بھی کبھی ایک مفتی دو سرے مفتی کے فتوے کو ستر دکر دیتا ہے مگر حضرت صدر الانفاضل کا یہ حال تھا کہ بیس بیس ایکس ایکس بھٹن کے فتوے بھی

کبھی دارالافتا میں آئے مگر حضرت قلم برداشتہ بغیر کتاب دیکھے وہ اب تقریر فرمادیتے تھے  
البتہ انھیں پر کچھ شمار کرتے ضرور دیکھا جاتا تھا اور انہیں سے خوشی سے استراوا دیا  
تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔

## علم طب

حضور صدر الافاضل رضی اللہ عنہ نے علوم طب کا جو مذاق خاص دور اس  
حضرت مولانا حکیم فیض احمد صاحب مددِ حق سے حاصل کیا جس طرح  
سے آپ کو علوم مغربیہ و علوم مشرقیہ میں سمجھ بھلائی توفیق و بہت سی مہلت تھی اس کی  
قدرت نے میدانِ طب میں بھی کمالِ مہارت عطا فرمائی تھی۔ ہم مارنیش کا پیر و پیر  
مرض پکڑ لیا کرتے تھے بغاضی میں بکتے زائغہ میں ٹھکرتے مفرات و ہرجے کے خواص  
تھے، مرکبات میں بھی خاصی صلاحیتوں کے مالک تھے بہت سے مہل جو ہر موغیر سے  
فارغ ہوئے انہوں نے آپ سے علم طب بھی پڑھا ہے جن میں علم طب عمومی اور بچکانہ  
تھے انہیں تعلیم و تبلیغ کے علاوہ حکمت و طبابت و مکی نمونہ زائغہ کرتے تھے آپ کا جو  
وقت تبلیغ و تدریس سے بچتا تھا اس میں آپ طب و حکمت کے ذریعہ خدمتِ خلق  
فی سبیلِ شرف لایا کرتے تھے۔

## تقریر و تقریر و تبلیغ

مولانا دیکھا گیا ہے کہ تقریر میں ماہر و متاثر ہے نہ کہ میں کا کلام  
نہیں رکھا اور اگر تقریر و تدریس میں مہارت رکھتا ہے تو

تقریر کا میاں نہیں ہوتی اور یہ تو بالکل ہدیہ ہے کہ اکثر علماء رسمِ افطائی نہایت  
کمزور ہوتے ہیں لیکن سعیدی صدر الافاضل علیہ الرحمۃ وارضوان پر اللہ تعالیٰ کا ایسا  
فضل و احسان تھا کہ آپ کو ہر فن میں بدھوتی حاصل تھا تقریر نہایت مدلل و فصیح اور

بے محنت کی کئی گھنٹے گھنٹے تک عجیب و غریب نکات و رموز سے بھرپور ہوتی تھی انکا  
 نہایت شگفتہ و شیریں ہوتے تھے۔ سنے والوں پر کیف و سرور طاری ہو باآدمج  
 کی محویت کا یہ عالم ہوتا کہ اگر سر پر چڑا بیٹھ جائے تو انہیں خبر نہ ہو غرض کہ اپنے ہم حصر  
 علماء میں بے مثال مقرر تھے۔ آخر یہ نہایت شستہ صاف اور سلیس ہوتی تھی۔ آپ کی  
 خطاطی الحسنی عود اور قواعد کے مطابق تھی کہ سینکڑوں خوش نویس اس فن میں آپ کے شاگرد  
 ہیں مگر ہر ایک ہر خط کے ساتوں غز و تحریر میں بے مثال کمال حاصل تھا حتیٰ کہ ہر ایک  
 ہم غلط کو اپنے لئے اس قدر سے محکم کہ آسانی نہایت خوشخط و تحریر فرما سکتے تھے۔

منظرہ اور طرز استدلال

مصور صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کا طرز استدلال  
 بالکل واضح اور روشن ہوتا تھا۔ مغلقات و مضامین

اور طول طویل بکوش کو مختصر کر دیا۔ انکا طرز نہایت ظاہر و باہر پر ہوتا تھا۔ بیان کر سکتے  
 تھے۔ اقامت جہت میں بھی اور جس پر بھی چاہی تو یہ دلائل قطعیہ قائم فرماتے تھے کسی کو اتنی  
 حجت نہ کہ تو سکتا تھا۔ خلافت ایڑی چوٹی کا زور لگانا ناممکن تھا کہ جو گرفت فرمائی تھی اس سے گلو  
 خلاصی پا سکتا وہ اگر گرفت زور پر نہ ہوتی۔ خلافت عدا میں غضب میں اٹھکیاں چہاٹے کر کہ  
 اس کے تھے۔ صدر الافاضل کی یہ صفت تو خاصہ کی حیثیت رکھتی تھی کہ وہ ان گنت کجی بھی  
 کسی کے ساتھ آنا شائستہ غیر مبذبات۔ ان مبارک پر نہیں آتے تھے۔ متقابل کی تحریک  
 و قیام ہا شائبہ تک آپ کے بحث و استدلال میں نہیں ہوتا تھا۔

آپ کے مناظرے کا حال تو آجے تفصیل کے ساتھ ذکر ہے۔ یہ بات بھی ضرورت  
 سے قابل ذکر ہے کہ بسا اوقات مناظرے کا کام اپنے شاگردوں سے بھی کیا کرتے تھے۔

پانچویں موضوع مناظرہ ہی سہی شاگردوں کو پہلی ہی گفتگو میں مخالف کے علمی ہیارہ انکار کا جواب اور جواب ابواب تحقیق فرما دیا کرتے تھے اور تباہ دینے کو مخاطب و جواب دہ کا یہ جواب ہو گا۔ لہذا ایسا ہی ہوتا اور آپ کے شاگرد و تحقیاب ہو کر رہتے۔

حضرت صدر الانا ضل بنی اشتر منبریوں تو سارے فرق و فطرت سے نہاد و انتہا پرست و باہیت و دیوبندیت قادیانیت بہائیت و غیرت کوئی جی روز مہربان کے ان انجیل میں زلزلے ڈالے گات گات ہے ہر ایک عقیدے کے مناظرے آتے رہتے آریز میدان مناظرہ صدر الانا ضل نے متعدد بار و بابوں، یویند پانچویں قادیانیت و غیرت کے ساتھ مناظروں کے اس سائن مابین شہداء میں سے متعدد واد مفادات و دیکھت میں لپکے کر اب ان کے استہزاء و نقصوں کو سننے سے کراں کر رہ گئے تھے۔ لہذا آریوں سے مناظرے کی روداد و میدان مناظرہ میں ان کی شکست و ہجرت کے حالات سننے ہوئے دیکھتے تھے اب بھی اچھا لگتا ہے چنانچہ کچھ آریائی مناظرے ضبط فرمادے گئے جاتے ہیں۔

## مراد آباد کے پنڈت جی

مراد آباد بدو رجوک میں آریہ بھلیقین روزانہ شلدا اسلام کے صلوات فقیر کرتے تھے حضرت صدر الانا ضل فقیر، الی مسجد میں جمعہ پڑھا کر واپس آ رہے تھے ملاحظہ فرمادے آریوں کا ایک پنڈت گجہ اعتراض کر رہا ہے اور دیوبندی متبہ فکر کا ایک سواہی قدرت لکھنؤ نامی دھرم سر شاہی مسجد کے مدرس تھے، جواب دے رہے تھے اور جب مکمل جواب نہ دے سکے تو وہاں سے فرار ہو گئے اور آریہ پنڈت نے ان کی کجائی۔



حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہندوستان میں آپ کا کیا اعتراف ہے یہاں کیسے  
 اس نے کہا کہ آپ کے پیغمبر نے اپنے بیٹے زید کی بیوی سے طعن کیا حضور نے فرمایا کہ  
 زید حضور کے بیٹے نہیں تھے بلکہ بیٹائی تھے جیسے اردو زبان میں سے ہالک کہتے ہیں۔  
 حضور نے اپنے کم سے انہیں بیٹا فرمایا، شریعت اسلامیہ میں منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا  
 نہیں ہوتا اور نہ ہی وراثت میں حصہ ملتا ہے۔ اگرچہ ہندوستان کہنے لگا کہ ہمارے ہندو  
 حرم میں منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹا ہو جاتا ہے وراثت وغیرہ میں حصہ پاتا ہے حضرت  
 نے دلائل عقیدہ سے ثابت فرمایا کہ کسی کو بیٹا کہنے سے حقیقت نہیں بدلتی حقیقت یہاں  
 جس کے نطفے سے پیدا ہوا ہے اسی کا بیٹا ہو جاتا ہے۔ صرف زبان سے بیٹا کہا اس  
 کی حقیقت اس میں بدلتی اس حقیقت کو اس لیے عدم پیرائے میں بیان فرمایا کہ سارا مجمع  
 آپ کی تقریر سے متاثر ہو گیا۔ مگر ہندوستان ماننے کو بہر گز تیار نہیں۔ پھر تو آپ نے اپنا  
 مخصوص مناظرہ طریقہ استعمال فرمایا اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا مجمع والے سنو! میں  
 کہتا ہوں کہ ہندوستان میرے بیٹے میں ہندوستان میرے بیٹے میں ہندوستان میرے  
 بیٹے میں۔ ہندوستان میرے بیٹے میں ہندوستان میرے بیٹے میں ہندوستان میرے بیٹے میں ہندوستان  
 بقول تندر سے تندر سے ہندوستان میرے تمام احکام ثابت ہو گئے۔ چنانچہ بیٹے کی بیوی حرام  
 مگر بیٹے کی ماں حلال تو بتادی ماں میرے لئے حلال ہو گئی ہندوستان بولا آپ گالی دے  
 دے ہیں حضرت نے فرمایا میرا حال ثابت ہو گیا کہ جب تو خود اسے گالی سمجھتا ہے تو  
 معلوم ہوا کہ منہ بولا بیٹا حقیقت میں بیٹا نہیں ہوتا ہے۔ یہ سن کر ہندوستان بھرے مجمع میں چلا آیا  
 کتاب کے مولوی صاحب پہلے گئے اب میں جلتا ہوں اور مجمع کے نیچے تالیاں بجانے لگا۔

## وابیوں کا پنڈت

دہلی میں دلم چند نانی ایک اور بہت خوش نامہ تھا۔ غور قیام

وابیوں نے اسے قرآن مجید کی کچھ سورتیں یاد کروائی تھیں پہلے

بچے کے ساتھ پڑھتا تھا وہ بڑا اور بد روئی اور گستاخ تھا پہلی آگاہی سے ناظرین کو تعجب ہوا  
مسلمانوں نے اس کو پہنچ قبول کر لیا اور حضرت محمد الاسلام شہزادہ اعلیٰ حضرت علامہ صاحب

وہا خاں صاحب علی الزمر کی خدمت میں حاضر ہوا کئی مہینوں کے انتظار کے بعد

گزار ہوئے آپ نے فرمایا کہ ابھی مرا قیام آتا رہا۔ اس کے بعد ان کا نقل تشریف لے گئے

ان سے زیادہ مناسب کوئی دوسرا نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ صبح ساغر و شروق مہتاب

کو نہ کہ کسی قدر تاخیر سے پہونچا تو ان کا وقت گزر گیا صبح کی ٹہنی سے صدر الانفاصل برائے

کے لئے روانہ ہوئے اور ٹھیک ۱۱ بجے پہلی شریف پہونچ گئے حضرت تہذیب

نے صبح انتظار کیا جب آپ نہ پہونچے تو مولانا ظہور الحسن صاحب دہلی کی کنڈلیہ

سے ہمیشہ فراد یا اللہ ہندت دلم چند سے روت اور مادہ سے متعلق گفتگو شروع ہوئی

وقت صدر الانفاصل ساغر و گاہ پہونچے تو گفتگو جاری تھی گرمی بحث سے عوار کو ابل

و بھیجی نہ تھی اور نہ ان کے پٹے کچھ بڑھتا تھا حضور صدر الانفاصل نے جگہ الاسلام صاحب

فرمایا کہ اگر میں گفتگو شروع کرتا ہوں تو پنڈت کہیں کہ آپ کے مولوی صاحب بارگاہ

نے دوسرے مولوی کو کھڑا کیا ہے لہذا آپ صدر میں اعلان کر دیجئے کہ کیا وہ نہ گئے

گئی بیت پڑنے لگی ہے اس نے بقیہ بحث رات کو ہوگی حضرت محمد الاسلام صاحب

نے اعلان فرمایا اور جلسہ رات کے لئے ملتوی ہو گیا حضرت صدر الانفاصل رضی اللہ عنہ

نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا کہ سب لوگ ٹھہر جائیں اور ہر دو مناظر بھی پانچ منٹ کیلئے

شہر جانش میں جمع کر یہ بتا دوں کہ ہندوئی اور مولانا کی گفتگو کا نتیجہ کیا نکلا۔ یہاں چہ بھی ہو  
 شہر کے قصود الافاضل نے ہندوئی رام چندر سے فرمایا ہندوئی آپ بھی تو کہتے ہیں  
 کہ روح انسانی اور روح حیوانی ایک سے صرف صورت تو حید کا فرق ہے ہندوئی نے  
 کہا جی ہاں میں بھی کہتا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ مولانا صاحب آپ یہ کہتے ہیں کہ نقطہ صرت  
 ہی کائنات نہیں ہے بلکہ روح انسانی اور روح حیوانی میں بہت فرق ہے۔ مولانا ظہور نہیں  
 صاحب نے دنیا جی ہاں صحیح ہے

پھر حضور صد الافاضل نے جمع سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ لوگ کچھ سمجھئے؟ جمع  
 نے کہا کچھ نہیں سمجھئے۔ تو صد الافاضل نے فرمایا کہ ہندوئی ہی تمہارے ایسا کہتے ہیں خود تمہارا  
 ہی دلت و سوانی ہے اب کبھی ایسا نہ کہنا ہندوئی نے کہا وہ کیسے؟ آپ نے فرمایا ہندوئی  
 ہی میری کتاب کے چند پارے سناسکتے ہو ذرا اپنا دیکھو جسے خدا کی کتاب مانتے اس کو تم  
 آج سناؤ۔ جو خدائی سناؤ، پندرہ ورق ہی سناؤ۔ یا فقط پانچ ورق ہی پڑھ دو۔  
 سے ہندوئی اس سے قرآن مجید کی صداقت کا پتہ چلا ہے کہ خدایت کی زبان پر بھی  
 اس کا پیچیدگی سے کہ وہ پندرہ پارے سنانے کے لئے تیار ہے۔ قرآن کا یہ "اوحیٰ"  
 سے خدائی للناس" یہ کتاب سارے انسانوں کے لئے ہدایت سے اس مضمون  
 کو صد الافاضل نے اتنے احسن اور پیار سے طریقہ سے بیان فرمایا کہ پورا مجمع حتیٰ کہ مسند  
 تک بھی قرآن مجید کو کلام الہی مانتے پر مجبور ہو گئے۔ فالحمد للہ تعالیٰ۔

مناظرانہ تعاقب اور شر دھاندلہ

حضرت صد الافاضل کہہ رہے ہیں کہ جو جگہ لکھ کر  
 سے مناظرہ کا مطالبہ فرماتے رہتے اور اگر کہیں

کوئی آری خود مناظرہ کا پہلیج کر دیا تھا تو پھر اس کی شامت ہی بقا باقی غنی میسر رہی ہے۔  
 میں پڑھ چکے ہیں بشہ جس تحریر کے الی شروع تھا لنگہ کا آہٹ ہے ناظرہ بنگار و صفا و آب  
 کے سامنے آنے سے گھر آتا تھا ایک مرتبہ دو لب پرانا دھرم جو سے کے دھرم پر آب  
 نے غیرت دلاتے ہوئے مناظرہ کا مطالبہ کر کے پاس نہ شائع فرمایا اور پوسٹ شدتوں  
 میں تقسیم کر دیا مگر پھر بھی مناظرہ کے لئے سامنے نہ آیا اب حضرت اس کے تعاقب میں لنگہ  
 گئے اور مطالبہ مناظرہ فرمایا تو اس نے قبول کر لیا چنانچہ آپ دلی سے دہلی سے روانہ ہو کر آئے  
 پہونچا حضرت بریلی تشریف لے گئے تو انھنے جہاں گیا حضرت بھی گھر پہونچے اور وہ جہ  
 چلا گیا حضرت پٹنہ پہونچے پھر وہاں سے بھاگ کر آئے پہونچا حضرت نے محنت بھیج کر  
 اسے پکڑ لیا اور مناظرہ کا مطالبہ فرمایا چنانچہ پٹنہ نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا

## اعلیٰ حضرت کے دلیل مطلق

سب سے پہلے آپ بکھڑیں اور حضور صمد الانامی  
 رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت امیر مومنان علی

بریلوی رضی اللہ عنہ کا مقام لیا تھا اور صمد الانامی حضرت اس مقدس مقام پر پہنچتے تھے

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعجاز صاحب قادری دہلوی پاکستان کے وزیر دہانے  
 فرماتے ہیں کہ "میں وثوق اور مستند علیہ روایت پہونچی ہے کہ حضرت صمد الانامی صلی اللہ علیہ  
 " ایک بار سیدنا علی حضرت مجدد اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقہ کے علامہ ابن مابین سے  
 حاصل ہوئی تو ہم نے اسے توضیح پر محمول کیا اس لئے کہ ہماری نگاہ میں سیدنا علی حضرت قدس سرہ  
 کی تحقیقات عالیہ علامہ شامی کی تحقیقات سے عالی و بلند تر ہیں۔ معلوم ہوا کہ صمد الانامی  
 کی نظر علی حضرت کی تحقیقات اور علامہ شامی کی تحقیقات پر پوری پوری تعبیر تازہ حضور نبی اتم حضرت

حضرت علامہ مفتی امجد صاحب رضوی اپنے اسی مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت  
صدر الافاضل قدس سرہ کی قدس مظلومت تھے (ام اہلسنت مجدد اعظم اعظم حضرت رضی اللہ عنہ) کی بارگاہ  
ذی جلال سے دو کانت مظلومت جس میں موقوفہ حضرت تاجدار اہلسنت صدر الافاضل کو ملتی تھی  
اس سے یہ اندازہ لگانا بڑا صحیح اور درست ہو گا کہ حضرت صدر الافاضل کا کیا مقام ہے۔ ترویجِ علم  
اور معارفی سے گفتگو و مناظرات میں سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ نے بار بار صدر الافاضل کو  
بارگاہِ خاص بنیاد پر چنانچہ اسی خصوصیت کی بنا پر خود اعظم حضرت قدس سرہ نے بار بار ذکرِ احباب کی  
یہ روش اور فرمایا ہے

میرے فیو الدین کو نعمت اس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ العزیز کے کارہائے تجدید کی ترویج  
و اشاعت جس قدر حضرت سلطان العلوم صدر الافاضل قدس سرہ نے فرمایا وہ اہلسنت  
سولہ اعظم پر تقویٰ نہیں ہے۔ چنانچہ مسکن اعظم حضرت قدس سرہ کی ترویج و اشاعت میں خصوصیت  
حضرت صدر الافاضل کو حاصل ہے وہ ان کی تالیفات و تصنیفات سے ظاہر ہے۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد الباقی صاحب فرنگی نعلی کی مدد میں جب اعظم حضرت  
الطاری الداری لکھا تو اس سلسلے میں مفتی صاحب لکھتے ہیں کہ الطاری الداری کی تصنیف  
پر مسودہ جب حضرت صدر الافاضل کو دکھایا گیا تو حضرت صدر الافاضل نے اس میں کثیر مضافات  
کے بارے میں درخواست کی کہ یہ نکال دیا جائے۔ چنانچہ سیدنا اعظم حضرت قدس سرہ نے جہاں  
اسے کاشت دیا اور حضرت صدر الافاضل قدس سرہ سے یہ بھی نہ فرمایا کہ کیوں یہ ترمیم پیش  
کی۔ غرضیکہ بجا طور پر اگر حضرت سلطان العلوم صدر الافاضل کو رضویوں کا وکیل کہا جائے تو

کوئی مضائقہ نہیں۔ ان مشہور مفتی اہل اہل احمد رضوی پاکستان ماخوذ تاریخ اسلام غیر تحسینت علی  
ترجمہ مولانا محمد سعید نعیمی ص ۱۳۲، ۱۳۱

توبہ نامہ سحر العلوم مفتی عبد الباقی فرنگی محلی | سب حضرت مولانا محمد باقر

علی دہلوی تالیف بہت خوب

کئی کے نام و موت کے وقت کا مذہبی کی خیرات و خیرات کے وقت خیرات و خیرات  
اسلام محل کے مفتی کو بھی کہہ گئے

عمر کے آیات احادیث گذشتہ مفتی و شمار بہت سستی روی نہ

تو انحضرت نے خط و کتابت کا سلسلہ شروع فرمایا اور جارت نہیں و خیر

ب و لہجہ میں اہل اہل و تفسیر چاہی مگر علامہ فرنگی محلی عقیدت کا مذہب سے نہایت

قدس سرور کی خط و کتابت سے بے پروا ہو گئے چنانچہ انحضرت نے احادیث و احادیث

لہجوات عبد الباقی و دو جلدوں میں تالیف قرآنی کتاب چھپ جانے کے بعد

حضرت علامہ فرنگی محلی علیہ الرحمہ کے مطالعہ میں آئی تو پھر علی کے ساتھ نسبت الہی سے

مساعرت کی اور رضا بہت کی عزت میلان خاطر کیا چنانچہ اس وقت کے لئے

لے اپنے بڑے صاحبزادے محمد الاسلام حضرت علامہ حامد رضا خاں صاحب انحضرت

صدر الشریعہ علامہ مفتی امجد علی صاحب دس اسرار جا کہ حضرت استاد اہل اسلام

رضی اللہ عنہ کی صحبت میں لکھنؤ کے لئے روانہ فرمایا جن تین نفوس قدسیہ پر مشتمل ابو قاسم

بہشتیت طالب علم محدث اعظم پاکستان بھی تھے جب مولانا فرنگی محلی کو معلوم ہوا کہ برقی

سے انتہائی ترک و احتشام کے ساتھ ایک دفعہ آ رہے تھے جن میں غلام غلام مفتی

شریک ہیں تو مولانا فرنگی علی علیہ الرحمہ نے انتہائی متحرک و احتشام کے ساتھ لپٹے بہت سے مریدوں اور مجاہدوں کو لے کر وفد کے خیر مقدم کے لئے بطور استقبال پرامیٹیشن پہنچ گئے۔ جیسے ہی گاڑی سے یہ وفد غلیٹ فارم پر اترا فوراً والہانہ اداوار میں مولانا عبد الباری صاحب فرنگی علی مصافحہ و معائنہ کے لئے بیڑھے۔ حضرت حمزہ الاسلام نے یہ کبر مصافحہ و معائنہ سے اعراض فرمایا کہ جن بنیادی اختلافات کی وجہ سے ہم آپ سے اور آپس میں سے دور ہو گئے۔ کاتھنہ یہ جو اسے پھر معائنہ ہو گا یہ دیکھ کر مولانا عبد الباری صاحب فرنگی علی علیہ الرحمہ اور ان کے ہزاروں مریدین ایسے ہو گئے اور مصالحت و موافقت کا معاملہ کشائی میں چل گیا۔ بالآخر حضور صدق الانفاصل رضی اللہ عنہ نے مولانا عبد الباری فرنگی علی علیہ الرحمہ کے پاس کی قیام گاہ پر تشریف لے گئے اور ان سے کہا کہ آپ نماز میں نہ ہولہا اور قطعاً عار و بھروسہ کریں حمزہ الاسلام کے اس طرز عمل میں بھی خلوص و دینداری کا جذبہ صادق ہی کار فرما ہے۔ یہ خود ذاتی منافرت و کدورت نہیں ہے۔ واقعی بنیادی اور اصول اختلاف کا قصہ پہلے ہونا چاہیے۔

حضور صدق الانفاصل رضی اللہ عنہ نے اس حسن تدبیر سے مولانا عبد الباری فرنگی علی کو قابل تیار کردہ گفتگو کے لئے تیار ہو گئے۔ چنانچہ ایسے ماحول میں گفتگو کے لئے حضور صدق الانفاصل کو ہی منتخب کیا گیا۔ اور وقت کو نزاکت کے اعتبار سے ہی مناسب بھی تھا گفتگو ایسے خوشگوار ماحول میں ہوئی کہ مولانا فرنگی علی جھکتے چلے گئے حتیٰ کہ امتحان حق کے ساتھ انہماق کے لئے کاغذ اٹھایا اور اپنے غلیطیہائے ماضیہ پر لکھنا شروع کر دیا کہ اسے میں حضرت مولانا فرنگی علی کا ایک معمول خادم خاص جو کھنڈ کے

یہ چٹاؤں میں سے تھا باخدا اندھ لکھڑا ہو گیا۔ اور وہ جس کمرے کے حضور آنا تھا وہاں دولت  
 دولت و رسوائی ہے۔ بقا کے لئے ہے چھپک ہنسنا نہایت لالہ و لہو پہنچا نہیں  
 خرچ فرمائیں مگر تو بہ نامہ نہ لکھیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت و مہمت و مہمت پر اصرار ہے۔ یہاں  
 نے نہایت بے نیازانہ طور پر اسے جواب دیا کہ کمرے سے باہر بیٹے جاؤ کیا تو سہا جان  
 چیک بک کے اوپر خریدنا چاہتے ہو۔ مجھے تو ایمان دل چاہی ہے وہ مجھے اتنی دولت  
 کا تو ہے جس میں ایسے لوگ اسٹیشن میں داخل ہوتے ہیں کہ میری وہ آج غار کو درست  
 کرنے کے لئے ہے۔ یہ کہ کسی شخصیت سے مدد چاہو

حضرت صدر مہتمم فیاض احمد صاحب سے بر وقت حدیث مناسبت سے فرما  
 حضرت ایہ تحریر صرف شہادت ملائی کہ ہے یا ہر تینوں اک شاہزادہ یا خیر و بدست  
 نہیں چلے گی اس کی اشاعت ہو کر کہیں ہوگی تو اس کو جو اسے سنا ہے اور اسے  
 میں اپنے رب کے حضور خیر و خشیت سے تاب ہوا میں تو اسے نہایت کا  
 بلے کوئی خوف و خطر نہیں ہے تو دنیا کی دولت سے کہیں زیادہ دولت کی دولت و رسوائی  
 سے خطرہ ہے۔ چنانچہ علامہ انگلی مکی رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسے سنا ہے کہ وہ اس کی  
 شائع فرمادیا۔ کتب خانہ انیسویں۔ اور پچھ تینوں حضرات سے علامہ مکی رحمتہ اللہ علیہ سے  
 مصافحہ و مصافحہ فرمایا اور اسی خوشی میں اپنے دولت کو سے پر محفل مبارک کا انعقاد بھی کیا۔  
 اب وہ تحریر نے ہر سہ نفوس قدس پر حضرت مجدد دولت و دولت کے احمد صاحب  
 فاضل بریلوی کی بارگاہ میں پہنچے وہ بے پناہ خوش ہوئے۔ بلکہ اسی کے ساتھ ہی پستی و حق و حق  
 کے طور پر آب نے سکھ دیا کہ "اٹھاریں اٹھاریں" کہ تو "تقسیم کر دیا جائے اس زمانے کے بعد"



سے وہ کنی بڑے کے صوفیہ سے بھی تھے

## علی برادران کی توبہ

مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی صاحبان حضرت بھراؤ علی  
علاء جہاں پوری فرنگی علی کے مدد و حلیف تھے۔ حضرت بھراؤ علی

فرنگی علی علیہ الرحمہ کے آباء اور جوع کے بعد قدوسی اور نفسہانی طور علی برادران بھی اعلیٰ حضرت  
کی تصفیات سے متاثر ہوئے بغیر زور دئے۔ جبکہ وہ دونوں حضرات الطغریات سے خلاف کمیٹی  
اور ہندو مسلم اتحاد و اشتراک کے موضوع پر گفتگو کر چکے تھے۔ حضرت مولانا محمد علی جوہر پڑا اور  
دہلی آئے اور حضرت صدر الافاضل کو بہت جلا تو آپ دہلی تشریف لے گئے اور مولانا محمد علی  
جوہر سے ملاقات کی اور خلاف کمیٹی و ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر تفصیلی گفتگو فرمائی بالآخر  
مولانا جوہر مرحوم نے لا جواب ہو کر توبہ کر رکھا اور صدر الافاضل کے حوالہ کر دیا۔

کچھ عرصہ بعد مولانا شوکت علی علیہ الرحمہ مراد آباد آئے اور حضرت صدر الافاضل  
نے مولانا شوکت علی علیہ الرحمہ سے خلاف کمیٹی کے موضوع پر ہندو مسلم اتحاد سے متعلق تفصیلی  
گفتگو ہوئی، چنانچہ مولانا مرحوم نے بھی تمام تر خلاف شرع افعال و اعمال سے تائب ہو کر اپنا  
توبہ نامہ صدر الافاضل کے ہاتھ میں دے دیا۔ فائدہ شریعہ علیہ السلام۔

۱۹۳۵ء اور ۱۹۳۶ء کے دوران سب ہند  
مشرعہ جانتی کہ شہ علی محمد ایک کائنات زوروں

## شہ علی محمد اور صدر الافاضل

پرمختا آنحضرت صدر الافاضل رضی اللہ عنہ نے اس کی مخالفت کے لئے اس کے مقابلے میں  
جماعت و فتنے کے پلٹ فادم سے فتنہ اور تہاد کا زبردست مقابلہ کر کے  
لئے استفادہ از حضرت مفتی حسین علی دہلوی، مفتی پاکستان علیہ السلام کی فخر شخصیت صدر الافاضل۔

اندرون خانہ ہی است و ذلک لہذا اس کے بعد بہت گروہوں کی قریب چلائی گئی تو آپ نے  
 میں کے نقاشے کے لئے وہاں بہت وجہات لی ایک سو دو دست خطیم اجمیعہ  
 العالیہ العصر لویہ کے دست قاری کی پھر بہت محنت دیا تا کہ سو سو نسخے متواتر  
 برکات میں کتاب ہو۔ سارا اور شاہ اسلام کی شان میں گستاخی کی تو آپ نے  
 اس کے خلاف فرمایا۔ فرمایا کہ اس سے ہوا ضلالت و شہادت کے  
 مسکت جواب اپنی تقریروں سے اور اپنے اچھا رسوہ و اسباب انہما۔ نہ مستحق  
 مضامین نقد کر دینے والا اس مضمون میں تفصیل کے لئے کتاب قریشی مضمون منظم  
 شخصیت صدر الافاضل و تہ مولانا محمد صاحب خیر دہلوی

## تبلیغی خدمات

حضرت صدر الافاضل رضی اللہ عنہ کی بڑی زندگی موت و تبلیغ اور  
 وجہات سے تعبیر کے میں تحریف کا ناظمی اور کتاب کی حیات  
 طیبہ کا وہ درخشندہ باب ہے کہ جس کی مثال مشکل سے مل سکتی ہے۔ اگرچہ حیات میں  
 تحریک کام کرتا تھا، مستحضر ہوتا، گورنگواں، گوہر آباد، حوالی ایچر ہے پرکاشن گند  
 میرٹھ اور اس کے مضافات جند شہر علیگندہ وغیرہ کا دورہ فرما کر اسلام اور اسلام  
 کی خدمتیں انجام دیں۔ اور شدہ میں تحریک کا ڈاکٹر لکھا گیا حالانکہ ان تبلیغی اور قاضیوں  
 میں آپ نے بے مثال تکفیفیں بھی اٹھائی ہیں مگر کبھی اپنی تکفیفوں کا اظہار اشارے اور  
 کائنات میں بھی نہیں فرمایا۔ البتہ محاسن دل دلائے اور محاسن کے بیکروں سلطان اسفار  
 کے مشکلات کے اعتراف میں بخل سے بھی کلمہ نہیں بولا اور رفاہ اعتراف حقیقت کیا

اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مصلحتی کا احترام حقیقت  
قابل قدر ہے اور قابل ذکر بھی وہ فرماتے ہیں کہ ہزار ہا لوگ جس عظیم شخصیت مولانا فضل  
کے بنیاد مند ہوں جو شہر کے پرہیزگاروں کا نمونہ اور عادی ہوں جس کے چلنے اور سنانے کا  
اس کے ہر قدم و آواز میں کچھ اور خیال کرتے ہوں، انہیں سے جو اتنی تک جیسے ایک میل  
بھی پیدل چل کر سفر کرنے کی نوبت نہ آتی ہو وہ نادر و کمیاب ہیں اور وہ سبھی سائے قوم کا خزانہ مسلم  
عوام کے ایمان و عقیدہ کو بچانے کے لئے سبیلوں پیدل چل رہا ہے نہ کہیں کھانے کا  
انتظام ہے اور نہ کہیں سونے کا انتظام، ایس ایک مسئولیت اور جواب دہی کا احساس  
نیز مسلم عوام کی غیر خواہی کا ہندو صادق ہے جو شہر کی چھینٹا ہوا سڑکوں پر سواری کے فریج  
آنے جانے والے کو دیہات کی گڈ گاڑیوں اور ندی نالے کے نشیب و فراز کی سیر کر رہا  
ہے جس کی نذر داری کرتے والوں کی ایک بڑی جماعت ہے وہ ماوشا کی نذر داری  
بادیہ جوانی کر رہا ہے مسلمانوں کی غیر خواہی کا جو علیٰ غلہ ہر آپ نے فرمایا وہ قابل قدر  
اور لائق تقلید ہے۔

پہاڑی زبان میں کتاب پر چین کا ل کی تصنیف | حضرت مولانا محمد حسین  
صاحب رضوی صاحب

استاذ جامعہ نظام الدین دہلی کا زیر نظر مضمون حضرت صدر الانامہ فضل کے تبلیغ و تعریف  
میں بلا ل ایک نئے باب کا اضافہ ہے۔ دعوت و تبلیغ کے لئے آپ کا سوز و غم،  
سے لڑتے ہوئے اور مخلصانہ کوششوں کا قدر سے اعزاز اس بات سے لگا جاسکتا ہے  
کہ آپ نے اس کی خاطر متعدد مسلم و غیر مسلم علاقوں اور دیہاتوں کا دورہ فرمایا اس

سلسلہ میں آپ نہیں آئیں گئے المورثہ اور ملکہ دہقان وغیرہ کے ایسے بیادہی مکتوبوں اور دیہاؤں میں گئے جو علمی اور دینی اعتبار سے کافی پست و ذلیل تھے۔ وہاں کے باشندوں کو اسلام کی صحیح تعلیمات سے روشناس کرایا اور انہیں اسلام پر اپنی طرقت علی کوئے اور بری عاداتوں، غلط رسوم و رواج کو ترک کرنے پر ابھارایا۔ آپ نے یہاں سے باشندوں کیسے پہاڑی زبان میں اسلامی تعلیمات پر مشتمل پڑھیں کال کے نمونے ایک کتاب بھی تصنیف فرمائی۔ ان تمام دعوتی کوششوں اور تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ اس کام کے لئے ملک کے مختلف مقامات پر آپ اپنے وفود بھیجے اور سفینین کہتے ہیں۔ اور اس حرکت آپ کے پوری زندگی دین کی دعوتی و تبلیغی مشن کو فروغ دینے میں گزار دی۔ اور اگر کتاب مذکورہ۔

### مدارس و مکتب

اسلامی دین سازی کے یہاں انہیں اسلامی مدارس و مکتب کا اہم کردار ہے اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدارس و مکتب کی جانب خصوصی توجہ فرمائی اور ایسے علاقوں میں چھوٹے چھوٹے مدارس بنائے قائم فرمائے کہ جہاں کے لوگوں کو ایمان کے تعلق سے کچھ بھی سمجھتا ہیں حتیٰ اس طرح سے وہاں کے لوگوں کو دینی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ فرمادیا۔

### اخلاق و سروت اور داد و دہش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ اپنے جہاد میں سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم کے لئے نئے نئے مصاحبین پر روانہ و ارشاد فرماتے تھے۔ قلادہ و البلاء صفت و محنت رکھنے نئے روایات اور اساتذہ کے شاگردوں میں نہیں ملتی تھیں آپ کے کوہانہ اخلاق کے بگٹے گردیدہ اور ہی گانے معترف تھے آپ کی خدمت عالیہ میں دیگر مقامات سے نکلنے



کی ادارت میں گلگت سے شائع ہونے والا مشہور مجلہ "الہلال" "الجلال" سے ملے دوسرے  
 تک دینی و تاریخی ادبی و فکری سیاسی و سماجی اور اقتصاد سے بھرپور موقوت و نجی مضامین ملے  
 رہے۔ لیکن جب ابو الکلام آزاد کے عقائد اور نظریاتی اختلافات علانیہ حالت کے تو آپ نے  
 یہ سلسلہ بند فرمایا اور خود "السوال الاعظم" کے نام سے ایک ایسا نئے نئے ادارت جاری فرمایا  
 جس کا شاہچند ہی مہینے میں اپنے زمانہ کے ہر نوجوان و نوجوانہ کو جاننے کا

یہ ایسا کہ سنجیدہ اسلوب بلند اسلامی انداز اور ایسے دلکش و تحریر و محال بخار  
 جسکی طرز تحریر دلوں کو موہ لیتی تھی اس کی فکر انگریز عبادتوں اور مشعلہ اخباروں سے اپنے وقت  
 کے ذہین و فطین مفکروں کے ذہن و فکر کے ایک بڑے بڑے محسوس ہوا کہ یہ  
 اور مسلمانوں کو جھنجھوڑ دیا اس طرح سے حضور صدیق الاعظم نے "السوال الاعظم" کے ذریعہ  
 قوم و ملت کی فکری قیادت بھی با حسن و حمود و فرمان۔

دینی، دیوبندی، قادیانی، پھری بہانی، گندھاری، غرض ہر قسم کی میراث  
 و سیما اور باطل آئمہ صباں منسوب بند طریقہ پر ایک جہت ہو کہ اس وقت و قادیان اسلام  
 اور اہلسنت و جماعت پر چلیں بفضل اللہ اگر یہ صدیق الاعظم نے نہایت پامردی کے ساتھ  
 "السوال الاعظم" کے ذریعہ ان کے افکار غاص و اور اوپر کا کھودے عقائد باطلہ کے ذہن  
 شکن جواب تائیات دیتے رہے اور قوم کو بیدار فرماتے رہے۔

کئی قسم کے مضامین مسلسل چھپتے رہے انہم میں بہت دیر انداز سنی  
 کی کتاب ستیا رتھ پر کاغش "جس میں قرآنی آیات و براہین احاطہ بھرے پڑے ہیں اسکے  
 جوابات اور اسٹریڈو میں آپ نے اپنے ایسا "السوال الاعظم" میں ایک مستقل کام کے

خبر مسلسل قسطوں میں لاہور اب مضامین تحریر فرماتے۔  
 مضامین مل جانے تو بات ہی کچھ اور ہوتی۔ پھر ہی خدا بھلا کرے ہمارے محب گرامی مولانا زکریا صاحب نے یہی غیر معادری لکھا انہوں نے بڑی ہوشیاری اور کٹھن صورتوں سے دو چار ہو کر جتنے اپنے کے اسرارِ الٰہیہ رسالے مل سکے اس میں سے سب سے زیادہ پرکاشش کے جواہرات کے مضامین اکٹھا کر کے "میکسل اعلیٰ" کے نام سے ایک لکچر کو پیش فرما کر تقریباً ستر سو صفحہ پر مشتمل ہی ثانی صدر الانفاضل کے آخری جلد رضی اللہ عنہ کے مسلمانوں پر اسان فرمایا۔ راقم الحروف۔

فتنۃ انکار حشر کا مقابلہ حضور صدر الانفاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی دیرس و قدر میں تصنیف و تالیف اور مناظرہ و مقابلہ

سے تعبیر ہے آپ کے زمانہ افدس کا وہ کتنا فرق باطلہ ہے کہ جس سے آپ نمبر آزمایا نہیں ہوئے۔ اور لکھ شہر تیر و تقریر سے بحث و مباحث اور مناظرہ و مقابلہ سے آپ نے تمام فرق باطلہ کا پامردی سے مقابلہ کر کے ہر میدان میں اپنے مقابل کو شکست و فاش دیکر جبریت و ذلت سے دو چار کیا انہیں میں ایک نابکار و باطل فرقہ منکر حدیث کا ہے۔

جس کے تعلق خبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے خبر دیکھی تھی کہ ایک مالدار و منکبر شخص قرآن کا قائل ہو گا اور حدیث کا انکار کرے گا۔ حضور صدر الانفاضل

فرماتے ہیں کہ مسلمان سمجھتے رہے کہ آخر زمانہ میں ایمان و توحید کا جب کوئی مدعی اسلام برآوردینے کیلئے کہ نہ فقط قرآن کو مانو اور حدیث کا اعتبار نہ کرے۔ لیکن خبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خبر ہمارے زمانہ میں پوری ہوئی اور عبد اللہ شیکر ظاہری نے اہل قرآن نامی ایک فرقہ نکالا۔  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح خبر دی تھی بعینہ ویسا ہی ہوا کہ اس مفرور و منکبر

کیا اور لکھا کہ قرآن پاک سے نماز ثابت نہیں۔ خداوند کریم ہی خود رکوع والی عبادت و ہر حرکت کی پابند نہیں ہو سکتی اور قرآن پاک میں جہاں کہیں بھی "صلوۃ" لفظ آیا ہے اس کے معنی نماز کے نہیں ہیں اور مثال میں اس سے ثابت کہ یہ ان اللہ وعلیکم یصلون علی الذین لا اور ویکر آیت "وکان صلواتہم عندہم علیہم الامکا، ووصل بد" پہنچا دینا باطل کی تائید کے لئے پیش کی ہے۔

حضور صدر الانفاضیل نے اس خبیث و طعن حق سے ہمیں جواب آپریشن اور بڑی مبسوط و طویل بحث میں اس کے رد و ابطال میں فرمائی ہے۔ صاحب فوق معارف اسلام مراد آبادی سے مستفاد و ماخوذ کتاب مقالات صدر الانفاضیل پر مشتمل اشکاء، صدر اوانا جس کا ترجمہ فرمایا۔ صدر الانفاضیل رضی اللہ عنہ کے طویل جواب کا مختصر خلاصہ کہ جس میں اسے کہوں تو ان کی فرضیت اور شیوہ میں کلام کرنا ہی دراصل اس سے کہ نہیں یقین کہ نماز کے نبوت پر ان کی جی بکڑ نہ ہوتی، کوئی حدیث نہ ہوتی جب بھی اشکار ملے ہیں صحابیوں کو کسی چیز کا نماز کے ساتھ سہل ہونا اور بے شمار ہندوگان خدا کا ہر قرن میں ہی ہر حال دنیا ہی نبوت کی باری خود دلیل ہے کہ جس کے مقابلے میں بکثرت ان کی کوئی عاقل حرات نہیں اس کے برعکس وہاں ہے کہ ہندو ایک مشہور ہے اور خیر متواتر نے اس کا یقین دلایا ہے کہ آج ان کی شخصیات ہندو کے ہونے کا منکر ہو سکتا ہے، واضح رہے کہ بعد ان کی شہریت کا تو اترا تار بدست نہیں ہے جتنا نماز کی فرضیت کا ہے کہ عہد پاک رسالت اور زمانہ نزول وحی سے آج تک ان کی فرضیت نہ تک لیجے تو اس سے پہنچی ہے کہ جو انقطاع سے پاک ہے ہر قرن میں کسروں بھرے ہندو انسان اس نواز کے حال و حال رہے۔ مذکورہ بالا دونوں آیات طبعیات کے حجابات تو



نے احادیث کریمہ کا انکار کیا اور اب اس کا فرق طرح طرح سے مسلمانوں کو فاضل میں ڈالنے اور احادیث سے نفرت کرنے کی فکر ہی کر رہا ہے۔

اس باطل فرقہ کے ضمیمہ ابی دہبہ شجرہ کلاویٰ کی مدد سے آپ نے اپنے رسالہ رسالہ اولہ منظر حرمہ میں قسط وار کی مضامین چھاپے ہیں جنہیں مقالات ضد الاحادیث میں یکجا اور پڑھا جا سکتا ہے حضرت کے مضامین کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ احادیث کا انکار شریعت و قرآن کا انکار ہے۔ احادیث کریمہ قرآن حکیم کی تفسیر ہیں۔ حضرت اہل بیت علیہم السلام نے ارشاد فرمایا کہ ایسی تفسیر کلام اللہ میرا کلام الہی کی تفسیر ہے۔ زوج تفسیر کو چھوڑ دیا تو قرآن پاک کے صحیح مطالب تک رسائی نہ کیا ذریعہ ہے۔ اب اپنے ہر اس نفس کا اتباع دیکھا ہے اور احادیث کا انکار کرنے سے یہی مقصود بھی ہے۔ اشہد انہی انوار کبر و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ﴿مَا آتَاكَ الرَّسُولُ فَخُذْهُ وَهُوَ مَا يَنْكَرُ عَنْكَ فَإِنَّهُ وَابِعٌ رُبُّكَ﴾ ائمہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیں اسے لے اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ اس آیت کریمہ میں ارشاد ہوا ہے ﴿لَا يُلَاقِيكَ عَلَيْهِمْ صُلُوةٌ وَلَا سَلَامٌ﴾ احادیث کا انکار اس حکم قرآنی کی کھلی مخالفت ہے۔ وہ مہر کی آیت میں ارشاد فرمودہ گا ہے۔ ﴿وَمَا يَنْطَلِقُ عَنْ الْهَدْيِ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ (مقصود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں فرماتے مگر وہی جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وحی الہی ہے۔ اور حدیث کا انکار وحی ضد انندی کا انکار ہے۔

فقہ انکار نماز کا مقابلہ

مکتبہ سے ایک رسالہ نکلنا تھا جس کا نام سنگار تھا اس کا ایڈیٹر نیاز فتح پوری تھا اس نے اپنے رسالہ میں صاف نماز کا انکار کیا

کتاب "ازکاد صد الاناضل" میں دیکھنے سے قلمبند کی اس مختصر سی لیکن گہرائی  
 نہیں۔ مضمون کے آخر میں اس آیت کریمہ "فَاَنْزَلْنَاهُ فِیْ ذِی الْقُرْبَىٰ اَنْزَلْنَاهُ فِیْ ذِی الْقُرْبَىٰ اَنْزَلْنَاهُ"  
 فرماتے ہیں کہ یہ آیت اور اس کے ہر کلمہ کی تفسیر آیت ہے جس میں "فَاَنْزَلْنَاهُ" سے مراد ہے  
 ماننے پر مجبور کرنا ہے۔ "فَاَنْزَلْنَاهُ" میں آیت کے الفاظ کے ساتھ "فَاَنْزَلْنَاهُ" سے مراد ہے  
 کا یہ قول ہے کہ "فَاَنْزَلْنَاهُ" میں "فَاَنْزَلْنَاهُ" سے مراد ہے "فَاَنْزَلْنَاهُ" سے مراد ہے

## افغانستان کا امیر المومنین اور امیر المومنین

امام مولوی عبد السلام

عہد صد الاناضل میں جہازوں کے مدد سے مشرق وسطیٰ میں افغانستان کے شمال میں  
 خاں جو مغربیت کے عشق میں اس قدر دیرینہ تھے کہ انہیں حکومت و عظمت کی یہ ہوا کہ  
 وہ گمنام تھے اور اس کی مغربیت کو ان کی ملک و عظمت سے باہر دھونڈا تھا مولوی جہاز  
 افغانی نے شاہ امان اللہ خاں کو بڑی سخاوت کے ساتھ سطور و نثر کا خطاب و کلام  
 تھا۔ امیر المومنین خلیفۃ المسیحین محمد فی سبیل اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ اعلم اور شاہ  
 امان اللہ خاں کی بیوی شریا بیگم کو امیر المومنین کا خطاب عطا کیا تھا۔

حضور صد الاناضل رضی اللہ عنہ افغانی مولوی کا خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ  
 نورایہ تو بتائیے کہ شاہ امان اللہ خاں نے کون سا جہاد کیا اور کس نے کیا اور کب کیا اور کہاں  
 کیا اور سب ان جہاد سے اور غزوہ کفایت سے کیا کہ قیام ہو کہ افغانستان آگے کہ  
 محمد فی سبیل اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اللہ اعلم اور غازی اسلام ہو گئے بلکہ امیر المومنین و خلیفۃ المسیحین  
 کہہ کر خلفاء راشدین ابو بکر صدیق، عمر ابن خطاب، عثمان غنی، اور حضرت علی ابن ابی طالب

وہاں مشہور صحیحین کے پاکیزہ و باطلت صفت میں فکر کھڑا کر دیا۔ وہ شاہ امام ابن اثیر سے  
 وضع کردہ وہاں نصاریٰ اور مجاہدہ لڑائی (ہیٹ) پہنچنے کا حکم اپنا دیا کہ اسے کراستانی وضع  
 کا کھینے عام مذاق اڑایا اور پھر فرماتے ہیں کہ کیرتھی صاحب دول غفلتی کا لباس ہے ان میں  
 انجیل تنقید ہے لہذا یہ شخص اور داماد بنعبدہ سر ہلک فحشیت میں داخل ہے غریب غضب  
 اٹھایا تھا یہی وہ دلیل انتہائی زلیل ہے اور کسی صاحب علم و عقل کو ایسی بات زبان پر لاتے  
 ہونے شرم آتی چاہیے یا صاحب دول غفلتی کا لباس نہیں کہ وہ جاگھیرے بھی ہے یا بھینس کٹے  
 شلوک اور کہتے بھی ہیں سبوتہ کھلے کپڑے بھی ہیں سب میں انجیل دشمن ہے اور سنگوٹی  
 میں تو اور اندر تنم ہو گا کیا خوب صبار تنم ہے یا کچھ پر آپ کے سے قید کریں وہ تنم ہے۔  
 - یہی پھول کہ جس کی بو گلے پر لگندہ کر دے وہ آپ کے نزدیک تنم ہو گا۔ تنم ہے ایسی  
 تنم پر اور اس کو اٹھاتا بنعبدہ سر ہلک فحشیت میں داخل ہوتا یا اور انکار کے طریقوں کو  
 ایسی سخت رب قرار دیا کہ جس کی تہذیب کا قرآنی حکم ہے کس قسم کی جرات سے اشر تبارک  
 و تعالیٰ اپنے غضب سے پہلے۔ شاید کوئی کٹر شیخی بھی قرآن پاک کے معنی کو اس طرح  
 بگاڑنے کی ہمت نہ کرے مگر مسلم نہیں کہ امام صاحب کی آنکھوں پر کس قسم کی پٹا بندھی ہوئی  
 ہے؟ یہ آتشخیز از خود خوار ہے ہے تفصیل کے لئے کتاب انکار صدر الافاضل دیکھئے،  
 وہ لکھی فرمایا بیسلم میں کہ افغانی نے "ام المؤمنین" کے خطاب سے لہذا اس  
 سلسلہ میں حضور صدر الافاضل کی تحریر ملاحظہ فرمائیے۔ اشر رب العزت تبارک و تعالیٰ نے اپنے  
 حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اے اے المؤمنین من اخصہم فرمایا اور حضور علیہ  
 الصلوٰۃ والسلام کی ازواج مطہرات کو ام المؤمنین کے خطاب سے (اذا فرمایا قال اللہ

نقاتی النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وانزاجہا مہا تہم وہ حقیقت  
 مسلمانوں کی مائش میں اور مسلمانوں کی عزت کی باری سب کی انعام اور ان کی نصیب  
 پر قربان باشد تعالیٰ نے حضور کی ازواج کو یہ خطاب خاص عطا فرمایا ہے کہ کیا تمہارا کچھ  
 دوسرے کو دے اور وہ کسی دوسرے کے حق میں بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ جس طرح  
 مائش ہمیشہ کے لئے حرام ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ نکاح نہیں ہو سکتا اسی طرح حضور  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات علی قسامیہ حرام ہی اور اسی میں انہیں ایسا خاص  
 فرمایا گیا اور یہ مرتبہ ایسا خاص ہے کہ اس میں ان کی اولاد نہ ہو اور انکو عتہ جاری نہیں ہوتا  
 بھائی مسلمانوں کے ماموں اور انکی بہنیں مسلمانوں کی خالہ بہن نہیں ہیں کیونکہ صاحبزادوں کی  
 ان کے اس امتیاز میں شرکت کا دعویٰ نہیں کر سکتے اور اس پر شہادت انکو نہیں  
 ہو سکتی۔ جو مرتبہ ایسا خاص اور انتہائی نام ہے اس کی کسی دوسرے کے لئے تقریر نہیں ہوتی  
 ہے باقی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ کسی بادشاہ کی بیوی کا ام المومنین کا جوش بھی ہے  
 کیونکہ وہ مومنوں پر ہمیشہ کے لئے حرام نہیں اگر ارادت و محبت دے اُنکی بھی مومن سے  
 وہ نکاح کر سکتی ہے۔ ہاں مولوی صاحب یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی سے پردہ نہیں ہوتا  
 تو یا یکم صاحب کسی سے بھی پردہ نہیں کرتی اس اسی لئے انیس نام المومنین کا ایک سے ممتاز  
 باشد تعالیٰ۔ ہر مقل وہ دانش بنیاد گریست۔ "اور فی تفسیر کلمۃ اللہ ص ۱۸۸ ناقل دیکھ  
 حضور ص ۱۸۸ ناقل رضا اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ میں اور  
 فرمایا کہ ایک ایسا درجہ قائم کیا ہے جس میں مقل و مقل  
 کی معیاری تعلیم ہو چنانچہ آپ نے سب سے پہلے ایک لیکن بھائی جس کے نام آپ اور

جامعہ نعیمیہ مراد آباد

صدر محکم حافظ ذہاب ماسی الدین احمد صاحب مراد آباد می جوئے اس انجمن کے تحت ایک مدرسہ قائم فرمایا جس کو مدرسہ اہلسنت و جماعت کہا جاتا تھا جب ذہاب صاحب اور ان کے رفقاء و ہمنواؤں کا اختلاف ہو گیا تو انجمن خود بخود ختم ہو گئی اب مدرسہ آپ کی طرف منسوب کیا جانے لگا اور وہ مدرسہ نعیمیہ کے نام سے مشہور ہوا پھر جب اس کے فارغ التحصیل طلباء و علماء اہل اہل و انکاف اور ملک میں پھیل کر اپنے اپنے مقامات پر مدرسے قائم کئے اور ان کا احاطہ مراد آباد کے مرکزی مدرسہ نعیمیہ سے ہوا اور ملک کے دیگر مدارس اہلسنت میں سے بیشتر اسی مدرسہ سے ملحق ہو گئے۔ تو لازمی اب اس مدرسہ کی حیثیت راجح اکثر زبان میں راجح سرسٹی اور قدیم زبان میں جاریہ کی ہو گئی۔ چنانچہ **مدرسہ** میں اس مدرسہ کا نام جاریہ ہے لکھا گیا اور اسی ملک اسی نام سے قائم و مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل ہمیشہ اس کو قائم و قائم رکھے اور دین و دھارم کی خدمت میں ہمیشہ اسے سب سے آگے رکھے۔ آمین۔

## چند مشاہیر تلامذہ (پاکستان)

حضرت علامہ ابو الحسنات صاحب قادری علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ ابوالخیر کات سید احمد صاحب قادری علیہ الرحمہ ناظم انجمن بزرگ علماء پاکستان

حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی صاحب محدث پاکستان۔

شیخ الحدیث و التفسیر حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں صاحب نعیمی بدایونی۔

مورخ اسلام حبش علامہ سید کریم شاہ ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ نذرا احمد صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ غلام قمر الدین صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ مولانا خداجہش صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ مفتی امین الدین صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ غلام مصطفیٰ الدین صاحب مدظلہ  
 حضرت علامہ مفتی سید غلام مصطفیٰ الدین صاحب مدظلہ  
 حضرت علامہ حکیم محمد عطاء صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ احمد سعید صاحب صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ محمد صالح صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ  
 حضرت علامہ غلام محی الدین صاحب مدظلہ  
 حضرت علامہ محمد اظہر صاحب فیضی ایف اے ازہری مدظلہ

### ہندوستان میں چند مشاہیر تلامذہ

حضرت علامہ غلام پروان علی مدظلہ سابق شیخ الحدیث منظر اسلام بریلی شریف  
 برادر شیخ العلماء علامہ غلام جیلانی اعظمی سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند  
 سلطان النظارین امین شریعت مفتی رفعت حسین کانپوری علیہ الرحمہ

شمس العلماء علامہ قاضی شمس الدین جوہری علیہ الرحمہ صنف قانون شریعت۔

انام المعقولات علامہ سلیمان علیہ الرحمہ بھالچہری۔

حافظات حضرت علامہ عبد العزیز محدث بھارکپوری علیہ الرحمہ

بہادرات حضرت علامہ حبیب الرحمن رئیس انظم ادلیسہ علیہ الرحمہ۔

اجمل العلماء حضرت علامہ مفتی اجمل حسین منجلی علیہ الرحمہ۔

فقیہ اسلام حضرت علامہ مفتی عبدالرشید علیہ الرحمہ بانی جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔

سلطان المناظرین حضرت مفتی عتیق الرحمن فیضی محدث کشمی پوری علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ قاضی احسان الحق نمین بہرائچی علیہ الرحمہ۔

سبحان ایشیا علامہ تقیر الاکرم مراد آبادی علیہ الرحمہ۔

حضرت علامہ ظہور احمد علیہ الرحمہ مراد آباد وغیرہ وغیرہ۔

# تصنیف

دینی و ملی سیاسی و سماجی تدریسی اور تبلیغی خدمات کے بارے میں حضرت الامام  
علیہ السلام نے تقریباً ۴۰۰۰ جن کتابوں بطور یادگار میں جو سند بہ ذیل ہیں

- ۱۔ تفسیر خزائن العرفان شریف
- ۲۔ ضخیم البیان فی تفسیر القرآن جو سبقت روزہ السوا والاعظم پاکستان میں منظر  
مولانا سید ظہیر حسین الدین صاحب نے بھی مجھ سے ہی لے کر اپنے بھائی سے لے کر  
کی بات ہے میں خود السوا والاعظم دور ان طالب علموں جو اس وقت تھے انہیں  
میں منگوا کر ہر کتب میں اس کی کاپی ہوئی نہ کہ کوئی مسلم راہنہ امداد
- ۳۔ النظرۃ العلیا علی العلم
- ۴۔ اطیب البیان در دفع التوفیۃ الایمان
- ۵۔ مفتاح الخیر بر متاثر قدسیہ
- ۶۔ اسواط العذاب علی تواریح العقاب
- ۷۔ آداب الاخیار
- ۸۔ سوانح کر بلا
- ۹۔ سیرت صحابہ
- ۱۰۔ المستقیقات لدفع التلبیسات
- ۱۱۔ ارشاد الانام فی فضل المولد العظیم



۱۲. کتاب العقائد
۱۳. زاد الحرمین
۱۴. الموالات
۱۵. تلمیح غریب لوناژ
۱۶. شرح شرح الیہ عال ایہ کتاب مفتی حفیظ اللہ صاحب نعمی شیخ الحدیث دارالعلوم  
فضل ومانیرہ بیچنے والے کے پاس ہے۔ کا حکم چھپ ہائے۔
۱۷. ہذا بین کمال ایہ کتاب پہاڑی زبان میں ہے
۱۸. ن سہ گری۔ (نام ہی سے اس کے معنائیں کاچہ چلتا ہے۔ نمبر و صد لانی فضل  
حضرت علامہ مولانا حکیم سعید رضوان الدین صاحب قبلہ کے پاس ہے۔)
۱۹. شرح بخاری (نامکمل غیر مطبوع)
۲۰. شرح قطبی (نامکمل غیر مطبوع)
۲۱. ریاض خستیم۔ (مجموعہ کلام)
۲۲. کشف الحجاب عن سائل ایصال ثواب
۲۳. فرائد النورانی جہاد القبور۔ وغیرہ وغیرہ۔

# گروگوکل تحریک اور مراد آباد کا انفرنس

جمیٹہ سلطان علی شاہ کے

میں ان کے جنوا ہو گئے تھے کہ گاندھی جی کا انتخاب مراد آباد کے لوگوں کے لئے ہو گیا تھا۔  
 میں سرخیاؤں کے ہونے نظر آ رہے ہیں۔ ہندوستان کے ساری نے ایسا ہمارا چہرہ نکالتا  
 کر بڑے بڑے صاحبان جیتہ دوستار اور ہاتھ منے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے ہر جگہ  
 ہیں اور ان کی طاقت کو جو سادہ جانتے ہیں۔ تب کہات ہے ہر تحریک خلافت  
 کی تائید گاندھی جی نے کر دی تھی۔

شاعر اور چالاک قوم کے غفلت نے جب دیکھا کہ ان کی گود میں ایسے لوگ تھے  
 ہیں کہ ان کو موس دلائی دے کہ جو پالنے لگے انہوں نے یہاں تک کہ اپنی ذہنی تہذیب  
 کو تیر کر کے مسلمانوں کو مرتد نہایا ہے۔ چنانچہ محض انہی میں شدھی تحریک شروع کر دی اور  
 مسلمانوں کو مرتد بنانے لگے۔

حضور صدر الانفا نعل رضی اللہ عنہ بقول حضرت علامہ دارت جمال صاحب تادی  
 اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت کی مقدس جماعت کے ہر اول دوست کے ساتھ ملے تھے ان  
 کی رائے سے متفق ہو کر جماعت رضائے مصطفیٰ کی تشکیل ہوئی اور اسی جماعت کے مجاہد  
 تھے اعانہ رجال علماء اہلسنت بانصرہ من حضور منقہ حیدر الامم کی میت میں شدھی  
 تحریک کا پامردی سے مقابلہ کیا جس کی ابتداء اگر سے ہوئی۔ چونکہ شدھی تحریک تقریباً  
 دس اضلاع تک پھیل چکی تھی۔ لہذا اہل سنت نے جگہ جگہ ہو کر گرفتار کیا اور  
 کا خوب خوب مقابلہ کیا۔ علماء اہلسنت اس شیطانی جدوجہد میں ایک مدت تک گرفتار

میں مجبور نظر آتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ تو اپنا بھٹا کر ڈھکیں آگ کو بنایا تھا اور  
وہیں سے فتنہ اتر آتا کہ مقابلہ مختلف جگہوں پر پہنچا پہنچا کر کتے دہے۔ آخر کار انہیں  
بھلا دیا یعنی انکی جلودگری ہوئی۔ شر و عاتق ہو شدھی تحریک کا بانی تھا اس کی شرارتیں ملک  
آلود ہوئی اور ہزار ہا مرتد و جہلن سلام ہوئے۔ اور انہوں نے مسلمانوں کو آزاروں کے جنگل  
سے بھائیایا۔

جب شاطران سند نے دیکھا کہ ان کی شدھی مشن اور تحریک ارتداد کی مٹی  
پر عید ہو گئی تو انہوں نے ایک دوسرا منصوبہ بنایا اور گرد و گول کی تحریک چلائی جس کا مقصد  
تھا کہ ایسے گوشے گوشے کا کچا بھون اکٹھی قائم کئے جائیں کہ جس میں نوغروں کو داخل کر کے  
ان کو باقاعدہ ٹریننگ دے کر مسلمانوں کے خلاف غیظ و غضب اور نفرت و عداوت کا  
بتلا بنادیا جائے۔ اس طریقہ تعلیم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غور و نظر کیا اور فرمایا کہ بغاوت پر تعلیم  
کا پھار سے لیکن نتیجہ میں اب سے بیس لکھیں سال کے بعد ایسے لوگ تیار ہو جائیں گے  
جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلیں گے اور اس وقت اس فتنہ کا مقابلہ کرنا آسان نہ  
ہوگا۔ چنانچہ ملک کے ہر سنی عالم کو صدر الافاضل نے مجبوراً اور ان کو انی خطرات سے آگاہ  
کیا اور فرمایا کہ اگر اب بھی ہوش میں نہ آئے اور اپنی تعلیم نہ کی ایک ملک میں منسلک ہوئے  
تو پھر انجام نہ ہوتا ہے اس کے لئے تیار ہو جاؤ چنانچہ اس مقصد کے لئے آپ نے ملک کے  
امام و اہل اہلسنت علماء و مشائخ کو آواز دیا کہ میں مدعو کیا ہوں ملک کے کونے کونے سے  
تقریباً تین سو سے زائد علماء و ائمہ اور مشائخ عظام کو آواز دیا کہ اس کو مراد آباد کا نظرس  
کئے میں۔

علمائے اہلسنت میں بیداری پیدا کرنے کے لئے صدر المذاہب میں درج  
 سے آپ کی قائدانہ و مدبرانہ صلاحیتوں کا جو پورا مجاز دیا جائے گا۔  
 اور جیسا کہ ابن اسلام اس قدر اٹھائیں کہ تہ تنہائی سے علیوں میں  
 ملے یا منصب ملے فقط اس لئے کہ دین کی حفاظت ہو اسلام اور مسلمانوں کے عبادت  
 خلاف پیش آنے والے خطرات کو روک سکیں اور مسلمانوں کے دل اہل حق سے  
 اب آپ کا یہ تقاعد بہرہ و انکسار دل سے گزرتا ہو کہ غفلت و تامل سے  
 ہے۔ اور اس انداز حکومت سے اسلام اور مسلمانوں کی تقاضات پہنچ رہے ہیں اب  
 آپ اس عقیدے کو چھوڑ دیجئے کہ آپ کے واسطے اب مجلس میں اعطاء دنیا یا ایسا  
 میں درس و حکومت خانہ میں مستوی ٹھہرا کر رہا ہو جاتے ہیں اور آپ کو اس پر  
 کی ضرورت نہیں کہ دنیا میں کیا ہو۔ ہاں اب ان اسلام مخالف کے سے کیا کیا  
 عمل میں لا رہے ہیں؛ یقیناً یہ آپ کا فرض ہے اور آپ سے اس کے متعلق سوا کیا  
 لگا۔ اٹھئے اٹھئے اور اپنے فرض کو ادا کیجئے۔

ایسے ۲۰ قویہ حضور صدر الان فاضل نے ایک قاعدہ کے تحت لکھوائے ہیں۔  
 کی ہر زمین پر موٹے ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲،

۱۔ ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ دو ہیاست میں اسلامی انجمنیں قائم کرنا اور ہر  
انجمن کو جس طریقہ پر عیسائی عابد مگر وہ اقل اندیشہ سنی کا غرض کے ساتھ مرکب کرنا  
۲۔ ہندوستان کے کثیر سنی مسلمانوں کے درمیان پیدا شدہ اختلاف کو دور کر کے انکی  
تعلیم کرنا اور انفرادی طور پر مذہبی حکم کے والوں میں ایک رابطہ پیدا کر کے متحد  
قوت بنانا۔

۳۔ تبلیغی کار کو ایک نظم و حکم کے ساتھ وسیع کرنا اور اس کے لئے مفید ذرائع اختیار  
کرنا۔

۴۔ تبلیغ کی تعلیم دینے کے لئے خاص مدارس کھولنا۔

۵۔ مذہبی تعلیم عام کر کے مسلمانوں کے ہر طبقہ کو مذہب سے باخبر اور آشنا بنانا،  
انگریزی غرض طلباء کے لئے مذہبی تعلیم کا خاص اہتمام اور آسان ذرائع بہم  
پہونچانا اور مزدور پیشہ لوگوں کی تعلیم کے لئے مدارس سہینہ جاری کرنا۔  
۶۔ مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنا اور ان کی معاشرت میں اصلاح کرنا۔

۷۔ مسلمانوں سے قرض کی عادت چھڑوانا اور ایسی تدابیر اختیار کرنا کہ مسلمان اپنی  
مزدوری خود پوری کریں اور غیر اقوام کے سامنے قرض کے لئے ہاتھ پھیلانے  
کی ذلت سے محفوظ رہیں۔

۸۔ مفروض مسلمانوں کے لئے وہ تدابیر اختیار کرنا کہ وہ محدود مدت میں قرض سے  
سبکدوش ہو جائیں۔

۹۔ بنے ہوئے مسلمانوں کے لئے ذریعہ معاش تجویز کرنا اور انہیں کام پر لگانا۔



اس موقع پر حضور استاذ الکریم بحر العلوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبداللہ انصاری  
 قبلہ دست بردار ہوئے۔ یہ کہ وہ تحریر سے محل نہ ہوگی جس کو آپ نے الطیب البیان کے مقدمہ  
 میں حضرت مولانا سید تقی الرحمن صاحب گھوسی سے روایت کی ہے۔ سید صاحب فرماتے  
 ہیں کہ صدر الافاضل نے اپنی زندگی میں ایک سے ایک پٹے بڑے کام کئے ہیں مثلاً  
 جامعہ نعیمیہ قائم کیا، اعلیٰ درجہ کا برقی پریس لگایا، ایک ماہنامہ السواد الاعظم جاری کیا جو دنیا  
 شان سے جاڑی رہا، کافی تعداد میں دینی و مذہبی کتابیں اعلیٰ معیار طباعت کے ساتھ شائع  
 فرمائیں، کئی کئی کلاں لٹریا کا نفرنسیں مستند فرمائیں۔ روزانہ کے شاہانہ اخراجات مزید آں مگر  
 کبھی میں نے آپ کو چندہ کی اپیل کرتے دست طلب بھیلائے اور لفظ سوال منہ سے  
 نکالتے نہیں دیکھا اور سارے اخراجات اپنے بڑے سے ہی پورا فرماتے تھے۔ اس کے بعد  
 حضرت بحر العلوم صاحب قبلہ فرماتے ہیں کہ میں یہ نہیں کہتا کہ اگر از خود حضرت کا ہاتھ نہیں  
 بناتے تھے بڑے آپ نے کبھی مارٹا نہیں۔ اس وقت مشہور تھا کہ آپ کو دست نعیم  
 حاصل ہے۔ اقول: بنیہ کہ بکے رگوں کا از خود ہاتھ بٹانا یہ بھی تو کراستہ ہی ہے۔  
 راقم الحروف۔

# وفاتِ حُرّ آیات

ماہ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ کی ۱۹ تاریخ اور اکتوبر ۱۹۴۷ء کی ۳۰ تاریخ کا قریبی جمعہ کو صبح سے ہی اس قسم کے آثار پائے جا رہے تھے کہ آج کل اس باب میں فصل و سال اختر برج کراست شیرازہ بند اہلسنت پیدا و سالارِ جہالت حضرت سیدتِ نبیات کا تاجدار قلم از سرِ نبوت کا گوہر آبدار حقیقت و معرفت کا شہسوار و مفسرینِ عالمِ حقیق حکیم الکھوار، استاذ العلماء سند الفضل، صدر الافاضل، فزلا مال سیدن و سنی آقاؤں و مولانا دی و طبائی کسری و ذوقی حضرت علامہ مولانا حافظ و مفتی مفسر و محدث کبیر الملک سید محمد نعیم الدین احمد صاحب مراد آبادی جس اللہ تعالیٰ عز و اہمہ آج ہی کے دن کے مہان ہیں۔ وصالِ حق سے سر فرزند ہوئے اور تہوارِ اہلسنت و جہالت کو روتا بلکتا چھوڑ جانے والے ہیں۔

بعد نماز جمعہ حضرت کی خدمت میں شاہزادگان حضرت کے اور دیگر بزرگوار صاحب مولانا سید غلام حسین الدین صاحب نعیمی دو لکے عینیں جو جوئے سبیل سے اچکا ایک عقیدت کش جس جو دھری اختر حسین صاحب قدیم بوسی کے لئے گئے ہوئے تھے حضرت سے کچھ غذا نوش فرمانے کے لئے کہا گیا آپ نے منہ را دیا اور ارشاد فرمایا کہ جو دھری صاحب کے لئے چائے کا انتظام کرو۔ چائے بنائی گئی اور جو دھری صاحب کو چائے



دی گئی حضرت سے بھی چاہئے دوستی کی کہ عرض کی گئی، فرمایا لاؤ حضرت کے داماد اور مولانا  
سید غلام حسین صاحب نے بہار اودے کر لگی کرانی اور چاہئے ہائی شروع کی کہ یکایک  
صنف کا یہ سامان ہو اگر آپ کو چہر چار ہال پرنا نا پڑا اور کھڑے شریف سب کے سب پڑھنے  
کے کچھ ہی وقت کے بعد جب سکون ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تم سب کچھ پڑھ رہے تھے  
رک کر کھائے گئے بے بیت سکون مل رہا تھا۔

اس کے بعد پھر مرید ہونے والوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ کا شانہ نہاد  
ملا چکے حسن خاں میں تھا، سب سے پہلے جب ملا چکے حسن خاں کے سلاواں کو آپ کی  
طبیعت اور تاساؤ کا حال کی اطلاع ہوئی تو مرید ہونے کے لئے حق درجوں کا  
اقدس پر حاضر ہونے لگے۔ یعنی ملے ایک میں باغداد کا خانہ سے لے کر پہلے تک  
بھیلا دیا گیا۔ تک پہنچنے کی جگہ نہیں جس کو دیکھ کر عمارہ شریف پکڑ کر مرید ہو رہا ہے بکے بعد  
دیگر سے ملا چکے حسن خاں کے ساتھ لوگ مرید ہو گئے۔ بالکل اسی طرح پردے کے  
ساتھ نور قول اور بچوں کے مرید ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا اور جس کی جس کی بھی قسمت  
میں تھا حضرت قاضی سزا کے واسطے وابستہ ہو گئے، شدہ شدہ حضرت کی نامادنی طبع  
کی خبر پڑے مراد آباد شہر تک، بھیل گئی جو مرید ہو چکے تھے زلیلت اور قد ہوئی کے لئے آئے  
ست اور جو مرید نہیں تھے مرید ہونے کے لئے آئے لگے اور اسی طرح جس طرح ملا  
کے لوگ عمارہ پکڑ کر مرید ہوئے تھے شہر کے لوگوں نے بھی عمارہ پکڑ کر مرید ہونا شروع  
کر دیا۔ یہ سلسلہ ایسے تک چلتا ہے کہ حضور رسائے طے علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے  
تھے کہ ۲۰ ہجرت تک جیتک زبان اقدس میں سکت تھی مرید فرماتے رہے اور

سلسلہ خیر و برکت آخری و نمک قافہ رہا اس کے بعد کچھ وقفہ کے سے غاموں جو کہ  
بیت کا سلسلہ ختم فرمادیا اس کے بعد چشم پاک کھول ہوٹوں پر خوشی کے آثار نظر آئے۔  
سے کھڑے ہوئے رہے چیشانی وقفہ سس اور پھر فرماہا کہ بابے مدہینہ اسے ۱۱  
بھاری دھڑلہ علیہ کے سہی بوقت وصال اس قدر پہنچے تھے تھے جسے بیان نہیں کیا جاسکتا  
سینہ اقدس پر رومال دھرا ہوا تھا صدمہ بار بار پسینہ پونہنے سے اثر پہنچتا تھا جی جی جی جی  
اب وقت مرگ چیشانی سے پہنچتا تھا قریباً تیر کی حالت ہے۔ انواروں بعد از  
بخود قبلہ رخ ہو کر اپنے دستہ پاک اور قدمائے آقا کرمیہ کے سے اور اب آواز و  
دھیرے مدھم ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ انتہائی خفیف آواز کے وقت نمازہ لوکان اور خود ہونے  
کان لگا کر سنے تو زبان پر کلمہ طیبہ جاری تھا ایک بیٹ بیٹہ اقدس پر اب نور کہ ہر عموں کو  
اور ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ پر شہزادہ نور رسالت اصلی شہر علیہ و آلہ و سلم کی پاکیزہ زبان ہمیشہ  
غاموش ہو گئی اور اپنے مالک حقیقی سے چلے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ**  
آپ کی وفات کی خبر پورے شہر اور اطراف و اکناف میں آقا قانا پھیل گئی۔  
اور حضرت کے مکان کے باہر سڑکوں پر گلیوں میں لوگوں کا اتنا عام ہو گیا جسے  
سے حضرت کے اہل بیت خاندان عزیز و اقداب خلم و نجین جامعہ نجیب کے اور اب اس  
و محمد مدد سیرین و طلباء اور تمامی اہلسنت کو جو صدمہ ہوا وہ بیان سے باہر ہے علامہ ارباب الفیہ  
و معاندین کو بھی ایسا صدمہ ہوا کہ وہ اپنی مسجدوں اور مدرسوں میں رونے لگے اور کہنے لگے  
کہ زندگی بھر ہمارا اور ان کا ایسا ہی اختلاف تھا لیکن حیثیت یہ کہ وہ جنس میں ملتے جلتے  
اور نظر بصیرت میں بے مثل و بے مثال تھے چنانچہ سنی مدارس و کتب کے ۱۲۰۰

شاہی مسجد نورسہ اور دوسرے مکاتب و مدارس حق کی یہ سہیل کیشی کے تحت پہلے والے اسکول و مدارس نے بھی اس روز تعطیل کر دی تھی۔ ملک بھر میں علماء کرام اور جماعت اہلسنت کے مدارس میں فرائض بھیجے گئے۔ قرب و ہمار کے علماء اور مدارس میں آؤ بیوں کے ذریعہ اطلاع پہونچائی گئی کہ شہر قنداور میں علماء کرام اور مشائخ عظام جسے جو ذریعہ میسر کیا مرا و آباد آگئے۔

حضرت کے بڑے صاحبزادے صدر العلماء حضرت علامہ مولانا غفر الدین صاحب قبلہ اور منجھل صاحبزادے حضرت علامہ مولانا سید اخص الدین صاحب قبلہ اور ملک اہل حضرت علامہ مولانا محمد عمر صاحب قبلہ اور بہتم جامہ حضرت علامہ مولانا محمد بخش صاحب قبلہ اور خادم خاص حضرت علامہ سید غلام حسین الدین صاحب نعیمی ان حضرات نے مل کر سرکار صدر الافاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دیا۔ بعد ازاں ہمارے دوسری پہنایا گیا۔ اور پھر درون خانہ زیارت کرائی گئی۔ باہر نمازیں کا ایک جم غفیر دیدار اور جنازہ کا مشظر تھا مگر جمع کے اثر و حام کی وجہ سے ملن نہیں تھا کہ کچھ بعد دیگرے فرائض و نمازیں کو زیارت کرائی جاسکے۔ لہذا جنازہ مشرف جامہ نعیمی سے چلنے کا انتظام شروع ہوا۔ تاہذا اہلسنت کے جنازہ کو کندھا دینے کی آمد و سارے حاضرین و نمازیں کو تھی۔ لہذا جنازہ پاک کی چار باقی میں بچے بچے ہنس و روئے طریقہ پرانے گئے تاکہ ہر ایک جنازہ کو کندھا دے سکے پھر بھی جمع کی کثرت کی وجہ سے کتنے لوگ غم و مرہ گئے۔

حضرت کی وصیت کے مطابق جنازہ محلہ پور کی حسن خان تحصیل اسکول ٹیٹرک اور کاٹھ دروازہ ہوتے ہوئے جامہ نعیمی میں پہونچا حضرت کے شاہزادگان تو غم نہ تھا حال سقے جنازہ کے سامنے انہیں کھڑا ہونا دشوار ہوا تھا لہذا حضور صدر العلماء

(پڑھے صاحبزادے) نے تلمیذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد عمر صاحب فنیکی کو خانہ چرخہ کی اجازت دی اور حضرت تلمیذ العلماء نے تاجدار اہلسنت کی نماز چار روزہ خانہ چرخہ اخذ نماز آخری دیدار کے لئے از و ہار کی کثرت مانگنی اس سے بھانڈہ دارا حضرت تاجدار علیا یہ بھی دارا حدیث ہے جس میں حضرت خدیجہ صدیقہؓ اور کئی اہل بیتؑ کے لئے اور اہل بیتؑ کی برکتیں فرمادیں اور ایک روز انہ سے آئیں اور دوسرے روز ان سے نکل جائیں۔ بعد جامعہ فیضیہ کی مسجد کے بائیں گوشہ میں آپ کی کمرگاہ و مقبرہ بنی اور آپ اس پر دعا گو ہوئے زبان حال سے عرض گزار ہوئے۔

اسے خاک تیر عزت مہماں نگاہ دور  
ایں نور قلب ماست کہ در بر آفت

لمحہ فکر یہ : قتائی اعتدال رئیس انور رب گرامی حضرت سرور مومنان محمد اورش عالم و رب قادری بارک اشرفی علیہ وعلوہ وعلوہ نے بجا فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاف و باتجربہ و پس ماندگان میں یوں تو پیر و پیر صغیر و بزرگ ہیں ہر اس کو انصاف ہے نہ کہ اگر وہاں ہوں گے ہے یہاں احسانات میں قوی علی مذہبی اور کسبائی حد اکثر یہاں سے جتنے آپ نے اپنے خون جگر سے لالہ زار اور اسلامیان ہند کے لئے مستنیر کیا ہوا عطا کیا احسان الہی الاحسان کے طور پر کیا اسلامیان ہند و پاک کے دامن میں کوئی ایسی شے نہ کر دی جاسکے ان کی بزرگوار عظمت میں بطور خراج تحسین و عقیدت پیش کیا جائے ؟

قافلہ دور کا اس رات کی تاریکی میں منزل ضبط کار رو کے پہنچے

غلام غلامی اہل مبارک

شعبان علی فیضی خضر القوی صحابی قسطنطنیہ بڑی شہر لاہور

(خطیب امام شاہکار و کشیش سہروردی و صدر تہذیب و اہل سنت مولانا)

# اجمالی سوانحی خاکہ

ولادت : ماہ صفر، مظفر آباد، ۱۲۹۳ھ مطابق ۱۹۱۳ء

اسم گرامی : سید محمد نعیم الدین

تاریخی نام : غلام مصطفیٰ

لقب : صدر الافاضل، فخر الاماثل، استاذ العلماء

تخلص : نعیم، مستقم

والد گرامی : حضرت علامہ مولانا سید محمد حسین الدین عزہت مراد آبادی علیہ الرحمہ

جد کرم : استاذ الشرح حضرت مولانا سید محمد ابن الدین راسخ ابن حضرت

علامہ مولانا سید کریم الدین آزاد علیہما الرحمۃ والرضوان

دسم بہم دستہ خوانی : چار سال کی عمر میں

تکمیل عظیم قرآن : آٹھ سال کی عمر میں

تعلیم : بیس سال کی عمر تک تمام علوم عقلیہ و نقلیہ سے فراغت

مادر علمی : متوسطات تک مگر ہی میں اپنے والد بزرگوار سے تعلیم حاصل کی بعدہ

مدرسہ اعداء سے فراغت ہوئی

دست ارفضیت : ۱۳۲۰ھ ۲۱ سال کی عمر میں

فتویٰ نویسی : فراغت کے بعد ایک سال شافعی فرائی بعدہ دارالافتاء کی مستقل خدمت

انجام دیتے رہے۔

استاذ کرام،

حضرت والد صاحب قبلہ شیخ انور سولانا سید محمد صاحب تھلوی  
حافظ سید نبی حسین صاحب، حضرت حافظ حفیظ اللہ صاحب، علامہ  
علامہ ابو الفضل احمد صاحب، صیہم الرحمہ والرضوان

پیر و مرشد : شیخ انور استاذ الامامہ حضرت علامہ مولانا سید کریم صاحب مدظلہ العالی  
خلافت و اہواز : شیخ انور استاذ الامامہ حضرت علامہ مولانا سید کریم صاحب مدظلہ العالی

حضرت سید علی حسین صاحب الشرفی میاں کچھوچھو جیلہ الرحمہ

عقد مسنون : ۱۳۲۲ھ بمطابق ۱۹۰۴ء بمطابق ۱۹۰۴ء بمطابق ۱۹۰۴ء

اولاد و اہواز : چار صاحبزادے ۱۔ صدر الممد حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نور الدین

صاحب علیہ الرحمہ ۲۔ دہشائے ملت حضرت علامہ مولانا سید محمد علی

صاحب علیہ الرحمہ ۳۔ حضرت علامہ محمد علیہ الرحمہ

۴۔ حضرت مولانا حکیم سید محمد الدین عرف مفتی میاں داد محمد

جو تادم تحریر باجیات میں اور چار صاحبزادیاں

تصنیفات : تفسیر خزائن العرفان شریف، علاوہ ازیں بیس کتابیں

قیام بدر انجمن اہلسنت : ۱۳۲۵ھ

نشأۃ ثانیہ : جامعہ نعیمیہ ۱۳۵۴ھ

تظہیری خدمات : الجمعية العامة المركزية (اکی اندلیاسنی کاتھرس) جماعت اہلسنت

بریلی کے چلیٹ فارم سے اسلام دشمن غرضگوں کے قاتلین مظہرین

دن و سبت کی خدمت انجام دی جو آپ کی زندگی کا روشن ترین اہم ہے۔

تجلی خدات : غیر منقسم ہندوستان کے قادیانی مذہبی جلسوں میں آپ کی شرکت لازم ہوتی تھی۔ شدھی تحریک و اہیت اور دیوبندیت کے طوفان بلاغیت سے قوم مسلم کو بچانے کے لئے آپ نے مسلسل سفر فرمائے اور اسلام دشمن نظریات سے آپ نے متحدہ کامیاب مناظرے بھی کئے۔ اپنی بات مختصر اور دیکش انداز میں پیش فرما کر مخالف کو جلد از جلد شکست فاش دیدینا آپ کا طرہ امتیاز رہا ہے۔

آل انڈیائی کانفرنس مراد آباد - ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹ مارچ ۱۹۲۵ء

آل انڈیائی کانفرنس بنارس - ۲۶، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اپریل ۱۹۲۵ء

ماہنامہ المولانا غفر : اسلام دشمن عناصر کی بخیرہ دی کے لئے نیز اپنی بات عوام اہلسنت تک پہنچانے کے لئے آپ نے مراد آباد سے اسے جاری فرمایا جو آج تک مسلسل جاری رہا۔ بعدہ مولانا غلام مصباح الدین نعیمی کی ادارت میں پاکستان سے شائع ہوا۔

وصال پر حال : ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء - راست

ساتھ بارہ بچے جس کا مادہ تاریخ " غلام رسول بکھتا ہے۔

روضہ مقدسہ : اندرون جامو و کشمیر، سہرہ جاکہ بازار، جانیہ،

عمر پاک : ہر سال ۱۹۴۷ء تا ۱۹۵۳ء ذی الحجہ کو اندرون جامو و استہالی شان و شوکت سے منایا جاتا ہے۔ استفادہ از کتاب تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت مولانا غفر



# مطبوعات تنظیم افکار صدر الافاضل مسٹر

نام کتاب

صفحات

۱۔ فتاویٰ صدر الافاضل

۷۳۶

۲۔ مسائل خزان العرفان

۲۹۲

۳۔ تاریخ اسلام کی عظیم شخصیت صدر الافاضل

۳۶۶

۴۔ قصائد نعیمیہ

۴۰

۵۔ افکار صدر الافاضل

۱۳۳

۶۔ کشف الحجاب عن مسائل ایضاً ثواب

۵۶

۷۔ تحقیقات لدفع التلبیسات

۴۰

۸۔ تعارف علمائے بلراپور کوئٹہ

ذیل ترتیب

